حقیقۃ الفقہ

تألیف
مولانا حافظ محمد یوسف جے پوری

تصحیح و نظرِ ثانی :
حضرت مولانا محمد داؤد راز رحمۃ اللہ علیہ

اسلامی اکادمی

من یرد اللہ بہ خیرا یفقہہ فی الدین

الحمد للہ علی احسانہ

کہ کتاب بے نظیر من تالیف لطیف مولنا الحاج مولوی حافظ

محمد یوسف صاحب جیپوری

اعنی

حقیقۃ الفقہ

الموسومۃ بالاسم التاریخی

اِفَاضَاتُ الجَدِیدَہ

۱۳۰۴

علے

ضِیَافَۃِ الاَحِبَّہ

بعد تصحیح ونظر ثانی

خادم العلم والعلماء محمد داؤد راز جامع فتاوی ثنائیہ وغیرہ ناظم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خاکسار نے کتاب ہذا کو ایکسو چھپن کتب (جو مفصلاً درج ذیل ہیں) سے عبارات نقل کر کے ہدیۂ ناظرین کیا ہے۔ غرض صرف یہ ہے کہ اگر اس کتاب کو اول سے آخر تک ملاحظہ فرمالیں گے تو انشاء اللہ صحیح نتیجہ پر پہونچیں گے۔ ورنہ مقصود مولف فوت ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ فقط والسلام۔

وھو ہذا قرآن مجید۔ کتب احادیث۔ کتب تفاسیر۔ کتب اصول فقہ۔ کتب فقہ۔ کتب تواریخ وسیر۔ طبقات کتب علم رجال۔ (تصانیف) حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ۔ علامہ ابن عربیؒ۔ امام غزالیؒ۔ امام شعرانیؒ علامہ مرجانی۔ ملا معین۔ ملا حسن شرنبلالی۔ امام طحطاوی۔ فاضل قندھاری۔ علامہ ابن تیمیہ۔ علامہ ابن قیم۔ علامہ محمد حیات سندھی۔ علامہ سند بن عنان۔ ملا علی قاری۔ علامہ سرخسی۔ علامہ ابن ہمام۔ علامہ ابن حزم۔ علامہ تاج الدین۔ علامہ ابوشامہ۔ علامہ شیخ کروی۔ شاہ عبدالحق دہلوی ملا جیون۔ علامہ مجدد الف ثانی۔ شاہ ولی اللہ۔ شاہ عبدالعزیز۔ امام شوکانی۔ قاضی ثناء اللہ۔ مولانا بحرالعلوم۔ میرزا مظہر جان جاناں شہید۔ مولانا محمد اسمعیل شہید۔ مولانا سید نذیر حسین۔ مولانا محمد شاہجہانپوری مولانا ولایت علی۔ علامہ مجدالدین فیروزآبادی۔ مولانا شبلی نعمانی۔ مولوی محی الدین لاہوری، مولانا عبدالحی لکھنوی وغیرہ وغیرہ۔

(نوٹ) کتب کے نام اشتہار میں مفصل درج کئے جائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ

فہرست مضامین کتاب حقیقۃ الفقہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتَابَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا ٥ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ مِّنْ اُمُوْرِ الدِّيْنِ الَّذِيْ لَمْ يَجْعَلْ فِيْهِ حَرَجًا ٥ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَى الرَّسُوْلِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ بَيَّنَ لِلنَّاسِ سُبُلَ الْهُدٰى ٥ فَمَنْ اَطَاعَهٗ رَشَدَ وَاهْتَدٰى ٥ وَمَنْ يَّعْصِهٖ فَقَدْ ضَلَّ وَغَوٰى ٥ الَّذِيْ صَارَ اتِّبَاعُهٗ دَلِيْلًا عَلٰى مَحَبَّةِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ فَقَالَ تَعَالٰى اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ طُوْبٰى لِمَنْ اَحَبَّهٗ اَكْثَرَ مِنَ الْاَنْفُسِ وَالْاَهْلِيْنَ مُقْتَدِيًا بِقَوْلِهٖ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ٥ وَتَبًّا لِمَنْ اَبٰى وَعَصَاهُ ٥ نَصَارٰى مِنْ اَصْحَابِ اتَّخَذُوْا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ٥ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ ٥ وَعَلٰى مَنِ اتَّبَعَهُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ

سبب تالیف

آج یہ خاکسار ہیچمدان کج مج زبان جس موضوع پر خامہ فرسائی کرنا چاہتا ہے۔ اُس میں علماء کرام نے کافی سے زیادہ حصہ لیا ہے جن میں خاصکر قابلِ ذکر مولوی محی الدین صاحب مرحوم لاہوری مولّف

ظفر المبین ہیں۔ مولانا موصوف نے اپنی کتاب میں فقہ کی عربی کتابوں سے عبارات نقل کر کے ذیل میں انکا ترجمہ سلیس اُردو میں کر دیا ہے۔ تاہم ہمارے حنفی بھائی جو عربی سے ناواقف اور تحقیق سے ناآشنا ہیں اُنکے ترجمہ کی صحت اور عدم صحت کے متعلق طرح طرح کے شکوک پیش کیا کرتے ہیں۔ یا اصل حقیقت خوب جانتے سمجھتے ہیں۔ مگر ضد اور نفسانیت سے بطریق تجاہلِ عارفانہ حجت لاتے ہیں۔ اس لئے یہ ناچیز انشاء اللہ اول چند مضامین متعلقہ فرد دریہ بصورت **مقدمہ** تحریر ونقل کر کے بعد میں اُن کتب فقہ سے کہ جن کا ترجمہ اُردو میں ہوگیا ہے اور جن کے مولف یا مترجم علمائے احناف ہی ہیں۔ اور اُن کے خواص وعوام کی مقبول ومعمول بہا ہیں۔ مسائل اخذ کر کے دو حصوں میں تقسیم کرتا ہے۔

حصہ اوّل میں وہ باتیں مذکور ہونگی کہ قرآن وحدیث یا اجماع صحابہ کے خلاف اور سراسر عقل وقیاس کے نتائج غیر ضروری ہیں۔ یا جنکی تہذیب اجازت نہیں دیتی۔ اور اس پر طرہ یہ کہ اُن کو کلامِ الٰہی اور احادیث نبوی کا مغز وعطر بتلایا جاتا ہے۔

حصہ دوم میں وہ امور صحیحہ مسلمہ علمائے احناف درج کئے جائیں گے کہ جن کے اکثر پر بالخصوص اہلحدیث کا عمل ہے۔ اور جنکی وجہ سے حضراتِ حنفیہ انواع واقسام کے دل آزار کلمات اہلِ حدیث کے حق میں استعمال کرتے ہیں۔ اور ہر صورت سے ان کے درپئے تخریب رہتے ہیں۔ بلکہ خادمانِ سنت رسول کو اللہ کی مسجدوں میں عبادت کرنے سے مانع ومزاحم ہو کر خود ظالم وگنہگار بنتے ہیں۔ **نعوذ باللہ**۔

پس اس تالیف سے غرض صرف رفع اشتباہ عام واصلاح خیالات خام ہے۔ اس لئے ناظرین احباب سے اُمید کہ تحقیق اور اخلاص کی نظر سے بغور وتامل ملاحظہ فرمائیں۔ اور بغض وتعصب سے باز رہیں۔ اور خداوند تعالٰی شانہ سے دعا ہے کہ اس سعی حقیر کو ناجح ومشکور فرما کر راقم سطور کے لئے باعث فلاح دارین کرے۔ اور جمیع عامہ مسلمین کو اس سے نفع پہونچائے۔ اور اتباع حق کی توفیق بخشے۔ آمین ثم آمین۔ وَمَا تَوْفِيْقِيْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ○

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ○

مُقَدَّمَہ

تمہید مشتمل برحالات جاہلیت وبعثت

جب عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عہدِ مبارک ختم ہوگیا۔ اور اُن کے مخلص حواریوں کا زمانہ بھی

گذر گیا۔ تو شیطان عدو انسان نے پھر میدان خالی پایا اور اپنی تلبیسات کا جال پھیلایا۔ چنانچہ حضرت روح اللہ کے پیروان خلف برسم عادت قدیم اپنی جہالت یا ہوائے نفسانی اور القائے شیطانی سے انجیل آسمانی و احکام ربانی میں ذاتی تصرف و تحریف سے کام لینے لگے۔ اور رفتہ رفتہ قریباً چھ صدیوں میں یہ لوگ اپنے نبی کی اصل ہدایات و ارشادات سے بے خبر ہو کر اپنی یا دوسروں کی عقل ورائے کے پابند۔ اور سخت ضلالت و گمراہی یا فسق و فجور میں مبتلا ہوگئے۔ یہانتک کہ خود حضرت مسیح ابن مریم کو خدا یا خدا کا بیٹا۔ اور انکی والدہ صدیقہ کو خدا کی بیوی قرار دے لیا۔ اور باوجود اس کے کہ اتباع توریت موسوی کے مدعی تھے

اُسوقت دیگر اہل مذاہب و اقوام دنیا کا حال ان سے بھی بدتر تھا۔ کیونکہ بعض کے پیشوایان مقدس کو سیکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں برس گذر چکے تھے۔ جیسے یہود کہ جن کے علماء سوء نے توریت اور صحیفوں کو عوام سے پوشیدہ رکھا۔ اور احکام دین میں بہت کچھ تغییر و تبدل یعنی حرام کو حلال اور حلال کو حرام کردیا۔ اور امیروں کے لئے آسان تو غریبوں کے لئے سخت قوانین بنادیئے اور پھر جب چاہتے اس کو بدل ڈالتے۔ اور جس طرح چاہتے فتوی دیتے۔ اس پر خوب رشوتیں کھاتے، اور ریاست کرتے اور اسی وجہ سے جو نبی یا ہادی مخلوق کو راہ راست پر لاتا تو اُسکو ستاتے، مارتے اور قتل کرتے۔ الغرض یہود و نصاریٰ نے اپنے علماء اور درویشوں کو گویا خدا بنا رکھا تھا جیسا کہ آیت کلام اللہ اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَھُمْ وَرُھْبَانَھُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ اس کا شاہد ناطق ہے۔ اور اس پر دعویٰ ان دونوں کا یہی تھا کہ ہمارا عمل آسمانی کتابوں پر ہے۔ اور بعض کی ابتدا و بنیاد ہی سرے سے غلط تھی کہ جسکی وجہ سے ابلیس ملعون کی حکومت اُن پر پورے طور پر مسلط ہو چکی تھی جیسے ایران کے آتش پرست اور ہند کے بت پرست وغیرہ۔ تاہم لوگ بزعم خود برسر حق تھے۔

بالخصوص ملک عرب کفر و شرک۔ بدعات۔ شراب خوری۔ زناکاری قماربازی۔ چوری۔ غارتگری اور ظلم و زیادتی وغیرہ وغیرہ۔ ان تمام منہیات و منکرات خلاف عقل و نقل کا مرکز بنا ہوا تھا کہ جنکا وجود امم سابقہ میں فرداً فرداً پایا جاتا ہے۔ اور اہل عرب صرف اپنے دین سے خارج بلکہ دائرہ انسانیت سے گذر کر درجہ حیوانیت پر پہنچ چکے تھے۔ اور انکے قبیلہ قبیلہ بلکہ گھر گھر میں اور خاص خانہ کعبہ میں جہاں تین سو ساٹھ بت رکھے ہوئے تھے خدائے واحد کے سوا ملائکہ انبیاء اور صالحین سابقین وغیرہ کی تصویروں اور بتوں کی عام پرستش ہوتی تھی اور ہمیشہ لوگ انکی نذر و نیاز مانتے رہتے تھے۔ اور خداوند تعالیٰ سے زیادہ ان سے ڈرتے تھے اور شجر و حجر وغیرہ مخلوق پرستی کی بھی کوئی حد نہ تھی۔ ہر وقت ہر جگہ گویا انکا نیا معبود ہوتا تھا۔ اور علاوہ اس کے انکے آباو اجداد نے دین میں نئے نئے اور فحش رسم و آئین اپنی طرف سے مقرر کر لئے تھے جسکے سخت پابند تھے لیکن باایں ہمہ مشرکین عرب خود کو مِلَّۃَ اِبْرٰھِیْمَ حَنِیْفًا وَّمَا کَانَ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ پر قائم

سمجھ رہے تھے۔ اور اپنے خود تراشیدہ مذہبی اصول و فروع کو بالکل حق خیال کئے بیٹھے تھے۔

آخر جب اس عالمگیر ظلمت و تاریکی میں وہ شاہراہِ رسالت کہ جو بندوں کو بخطِ مستقیم اپنے خالق و معبود حقیقی سے ملانیوالی اور دارالسلام نامی مہمان خانۂ خداوندی میں پہونچانیوالی تھی بے نام و نشان اور نسیاً منسیاً ہوگئی۔ اور تمام خلق اللہ نے شیطان اور آباؤ اجداد کی تقلید میں جہنم کا راستہ اختیار کرلیا۔ تب حالات اور واقعات ناگفتہ بہ اس زمانہ کے کہ جس کا لقب جاہلیت ایک صحیح اور واقعی اسم بامسمیٰ ہے۔ متقاضی اس امر کے ہوئے کہ خلاف انبیاءؑ سابقین کہ جو صرف اپنی اپنی قوم کی اصلاح کے لئے مبعوث ہوئے تھے کسی ایسے ہادی برحق اور رہبر کامل کا وجود ظہور میں آئے کہ جو اصلاحِ عالم کا بانی ہو۔

آخر غیرت و حمیتِ ربانی نے اشتعال پایا۔ اور رحمتِ یزدانی کا دریا جوش میں آیا۔ تو خالق ارض و سما نے **حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ اکمل صفات کو دنیا میں سرزمین عرب پر جلوہ افروز اور نبی آخرالزمان و رحمتِ عالم و عالمیان کے تمغۂ نشان سے بہرہ اندوز کیا۔

آپنے توفیق ایزدی و تائید صمدی اپنا فرض رسالت و حق نبوت ادا کرنا شروع کیا۔ اور باوجود بے انتہاء مصائب و بیحد مشکلات کے اس کام کو باحسن وجوہ اس طرح انجام دیا کہ انوارِ ہدایت سے اطراف جہاں پرنور اور ظلماتِ کفر و شرک کافور ہونے لگیں۔ شیاطین نے راہ گریز اختیار کی۔ اور بندگان گم گشتہ راہ نے راہ پائی۔ پس جو لوگ ازلی اشقیا اور محروم القسمت تھے وہ بدستور اپنے باپ دادا کے غلط طریق اور باطل رسم و رواج پر اڑے رہے۔ اور کلام الٰہی کے مقابلہ میں یہی کہتے رہے کہ ہم تو آبائی طریق پر ہی چلیں گے اور جب کوئی برا کام کرتے تو یہی کہتے کہ ہم نے اپنے بڑوں کو ایسا ہی کرتے پایا ہے۔ اور اللہ نے ہم کو اس کام کا حکم کیا ہے۔ جیسا کہ ذیل کی تین آیتوں سے صاف معلوم ہوتا ہے۔

(۱) وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَا أَنزَلَ اللَّهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا أَلْفَيْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا ۝ أَوَلَوْ كَانَ آبَاؤُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ شَيْئًا وَلَا يَهْتَدُونَ ۝ **ترجمہ** اور جب اُن سے کہا جاتا ہو کہ اللہ نے جو (حکم) اُتارا ہے اُس پر چلو تو کہتے ہیں نہیں۔ ہم تو اُسی طریق پر چلیں گے جس پر ہمنے اپنے بزرگوں کو چلتے ہوئے پایا۔ بھلا اگر اُن کے بزرگ (باپ دادے) بے عقل اور گمراہ ہوں (پارہ ۲۔ رکوع ۴۔ آیۃ ۳)

(۲) وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا إِلَىٰ مَا أَنزَلَ اللَّهُ وَإِلَى الرَّسُولِ قَالُوا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا ۚ أَوَلَوْ كَانَ آبَاؤُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ شَيْئًا وَلَا يَهْتَدُونَ ۝ **ترجمہ** اور جب اُن (کافروں) سے کہا جاتا ہے کہ اللہ نے جو اُتارا (یعنی قرآن) اُسکی اور پیغمبر کی طرف آجاؤ۔ تو کہتے ہیں ہمکو تو وہی طریق کافی ہے جس پر ہم نے اپنے باپ دادوں کو پایا۔ بھلا اگرچہ انکے باپ دادے نرے بے علم اور گمراہ ہوں تب بھی

کیا انہیں کی پیروی کریں گے (پارہ ۷۔ رکوع ۳۔ آیۃ ۴)

(۳) وَاِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً قَالُوْا وَجَدْنَا عَلَيْهَآ اٰبَآءَنَا وَاللّٰهُ اَمَرَنَا بِهَا ؕ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ ؕ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ○ **ترجمہ** اور جب یہ لوگ (یعنی مشرک) کوئی برا کام کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے بڑوں کو ایسا ہی کرتے پایا۔ اور اللہ نے ہم کو اس کام کا حکم کیا (اے پیغمبر) کہدے اللہ تعالےٰ برے کام کا حکم نہیں دیتا۔ کیا جو بات تم کو معلوم نہیں اُس کو اللہ تعالےٰ پر لگاتے ہو (پارہ ۸۔ رکوع ۹۔ آیۃ ۳)

جب رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے تمام بری باتوں کی تردید علانیہ کی۔ تو اُن جاہل اور گمراہ آبائی مقلدوں نے آپ سے سخت عداوت کی اور ہر طرح تکلیف پہنچانے لگے حتیٰ کہ خانۂ خدا مسجد الحرام میں عبادت کرنے سے آپکو مانع ومزاحم ہوئے جس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِیْ خَرَابِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَآ اِلَّا خَآئِفِيْنَ ؕ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ○ **ترجمہ** اور اُس سے بڑھکر ظالم کون ہے جو خدا کی مسجدوں میں اُس کا نام لینے سے روکے۔ اور ان کو اُجاڑنا چاہے۔ یہ لوگ خود مسجدوں میں آنے پاوینگے مگر ڈرتے ڈرتے وہ دنیا میں ذلیل ہونگے۔ اور آخرت میں بُری مار کھاوینگے۔ (پارہ ۱۔ رکوع ۱۴۔ آیۃ ۲)

آخر جب کچھ لوگ مسلمان ہوگئے تو اُنکی آتش غضب اور بھڑکی جس سے اُن غریب مسلمانوں کو ستانے لگے اور حضرتؐ کی جان آبرو کے خواہاں بن گئے۔ یہانتک کہ اکثر مسلمان اپنے عزیز واقارب اور وطن کو چھوڑکر حبشہ و مدینہ منورہ کی طرف چلے گئے۔ پھر مدینہ کے کچھ لوگ مسلمان ہوگئے تو بحکم خداوندی پیغمبر خدا بھی معہ متعلقین ورفقاء کے مدینہ تشریف لے گئے۔ اور مہاجرینؓ حبشہ بھی آپکے پاس آگئے۔ چنانچہ یہاں اسلام کی ترقی ہوکر جہاد شروع ہوا۔ اور باپ دادا کے پیرو کار مشرک مقابلہ میں آکر واصل بجہنم ہوئے۔ یا بکمال ذلت وخواری زندگی بسر کرکے داخل فی النار ہوئے۔ یا بظاہر کلمہ گو بن کر جان و مال کی سلامتی کو غنیمت سمجھا۔ مگر عقائد واعمال میں ہمیشہ حیلے بہانہ سے کام لیتے رہے جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ بزبان وحی الٰہی منافق کہلا کر دنیا میں ذلیل و خوار اور عذاب آخرت میں گرفتار ہوئے۔ اور جنکی قسمت میں ایمان کا حصہ میسر اور اس چشمۂ رحمت سے سیراب ہونا مقدر تھا۔ وہ لوگ سرسری یا پوری مخالفت کے بعد نشانات خداوندی دیکھکر۔ یا بحث وتحقیق کے ذریعے اپنے شکوک رفع کرکے یا اپنی خداداد دانائی اور فراست سے حق سمجھکر جوق درجوق دربار نبوت میں حاضر ہوکر مشرف باسلام۔ اور جان و مال سے فدائے رسولؐ انام ہوئے حتیٰ کہ حضور نبیؐ فداہ روحی کی فیض صحبت سے ایسی تہذیب اور صلاحیت حاصل کرلی۔ کہ پھر نہ صرف انسان بن گئے بلکہ ملائک صفت ہوکر اپنے نیک افعال اور حسن اعمال کی بدولت بارگاہِ احدی صمدی سے

بجائے کافر و مشرک نام کے رَضِیَ اللہُ عَنْھُمْ وَ رَضُوْا عَنْہُ کے معزز لقب سے ممتاز اور كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ کے خطاب اعلیٰ سے سرفراز ہو کر مرجع انام ہوئے۔ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کا طرز عمل

یہ بات سب کی مسلم اور متفق علیہ ہے کہ اسوقت عرب میں عام طور پر نوشت و خواند کا رواج نہ تھا۔ نہ اس کے لئے کوئی باقاعدہ درسگاہیں مقرر تھیں۔ اور جنہوں نے معمولی لکھنا پڑھنا کہیں سے سیکھ بھی لیا تھا وہ بھی شاذ و نادر اور عزیز الوجود تھے۔ اور کلام پاک بھی ایک ہی دفعہ میں بصورت کتاب منزل نہیں ہوا۔ بلکہ حسب ضرورت رفتہ رفتہ بذریعہ وحی نازل ہو کر تیئیس سال کے عرصہ میں پورا ہوا تھا۔ اور اسی طرح ارشادات نبوی بھی ایک ہی وقت یا ایک ہی مجلس میں تمام نہیں ہوئے تھے۔ اس لئے احکام شریعت ابتدائے نبوت سے آخر تک من حیث المجموع باقاعدہ تدوین کتابت میں نہ آئے تھے اور طریق تعلیم حضرت رسول خدا فداہ ابی و امی کا اکثر و بیشتر زبانی و عملی تھا۔ پس بعد قبول اسلام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے جو کوئی دربار نبوت میں حاضر ہوتے وہ نبی کی زبان فیض ترجمان سے جو کچھ سنتے یا کوئی عمل آپ کا دیکھتے اُس کو خوب یاد رکھتے اور عمل کرتے۔ اور جو لوگ اُس مجلس میں موجود نہ ہوتے اُن کو جا کر سناتے۔ بتلاتے۔ اور عمل کراتے۔ اسی طرح جو لوگ فاصلہ پر سکونت پذیر ہوتے وہ باہمی یہ انتظام اور التزام کر لیتے کہ اُن میں سے باری باری ایک شخص ایک ایک دن او روہ آنحضرتؐ کی خدمت میں برابر حاضر رہتا۔ اور جو کچھ آپ سے سنتا یا دیکھتا اپنے لوگوں کو آ کر سناتا بتاتا۔ اور جو لوگ دور دراز مسافت پر ہوتے اُنکی تعلیم کے لئے بروقت ضرورت حضرتؐ خود یا اُنکی درخواست پر اصحاب حاضرین میں سے کسی کو بھجوا دیتے یا کبھی کبھی وہ خود آکر مستفید و مستفیض ہوتے اور جو کوئی نیا واقعہ پیش آتا۔ تو دور و نزدیک والے خود حاضر ہو کر یا کسی کو بھیج کر رسول خدا سے دریافت کر لیتے۔ اور بے چون و چرا و بے کم و کاست عمل کرتے اور جنت کے مستحق ہوتے۔ چنانچہ ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھے ایسا عمل بتلائیے کہ میں اُس کو کروں تو جنت میں داخل ہوں۔ تو آپ نے ارکان خمسہ کی تعلیم دی۔ سننے پر اُس نے کہا قسم اُس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں اس سے نہ زیادہ کروں گا نہ کم کروں گا۔ جب وہ پھر کر چلا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کی یہ خوشی ہو کہ جنت والوں میں سے کسی آدمی کو دیکھے تو اسکو دیکھ لے (بخاری) اس سے معلوم ہوا کہ احکام دینی کو بجنسہ بلا کم و کاست قائم رکھ کر عمل کرنا بڑی سعادت اور وسیلہ نجات کا ہے۔ اور اُن میں ذاتی تصرف یا تحریف کرنا بڑی شقاوت اور ذریعہ عذاب ابدی کا ہے۔ اسی وجہ سے صحابہ رضی اللہ عنہم کو اتباع نبوی کا پورا خیال اور کامل اہتمام تھا۔ چنانچہ

فرائض و واجبات وغیرہ امورِ عظیمہ کا تو ذکر ہی کیا ہے خفیف خفیف باتوں بلکہ امورِ اتفاقیہ میں بھی مخالفت روا نہ رکھتے تھے۔ جیسا کہ واقعات ذیل سے اسکی تصدیق ہوتی ہے۔

(۱) آپنے ایک خاص ضرورت سے انگوٹھی بنوائی اور پہنی۔ تو سب نے انگوٹھیاں بنوالیں اور پہن لیں جب آپنے اُس کو اُتار کر پھینک دیا۔ تو سب نے اُتار کر پھینک دیں۔ (بخاری)

(۲) بعض کا ذکر ہے کہ جہاں کہیں آپ سفروں میں اُترے۔ یا قضائے حاجت کی۔ تو وہ بلا ضرورت وہاں اُترے۔ یا قضائے حاجت کی (ابوداؤد)

(۳) ایک مرتبہ آپ نعلین پہنے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے۔ تو آپنے اثنائے نماز میں کسی ضرورت سے نعلیں اُتار دیں۔ تو انہوں نے بھی آپ کو اُتارتے دیکھ کر سبنے اُتار دیں (ابوداؤد)

(۴) ایک صحابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اُس حالت میں دیکھا کہ آپ کے کرتہ کا تکمہ کھلا ہوا تھا تو انہوں نے عمر بھر تکمہ کھلا رکھا۔ (ابوداؤد)

(۵) ایک دفعہ حضرت علیؓ گھوڑے پر سوار ہو کر ہنسے۔ وجہ دریافت کرنے پر آپنے جواب دیا کہ میں نے رسول اللہؐ کو اس جگہ گھوڑے پر سوار ہو کر اسی طرح ہنستے دیکھا۔ (بخاری)

(۶) ایک مرتبہ حضرت علیؓ نے بعد وضو کھڑے ہو کر پانی پیا۔ اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا تھا جیسا میں نے کیا۔ (نسائی)

(۷) ایک سفر میں عبداللہ بن عمرؓ ایک مقام پر راستے ہٹکر چلنے لگے۔ اِن سے دریافت کیا تو کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے دیکھا ہے۔

(۸) اسی طرح عبداللہ بن عمرؓ ہمیشہ بابین مکہ و مدینہ ایک درخت کے نیچے جا کر قیلولہ کرتے۔ اور خبر دیتے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔ (مصباح الزجاجہ)

علاوہ ان واقعات کے اور بہت سے امور اسی قسم کے کتب احادیث و سیر میں ملتے ہیں مگر بوجہ طوالت اُنکی گنجائش نہیں ہے۔ العاقل تکفیہ الاشارۃ

پس خلاصہ اس تمام تقریر کا یہ ہے کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنے طرزِ عمل سے اس بات کو اچھی طرح ثابت کردیا۔ کہ اتباعِ سنت میں کسی کو علت و سبب کے دریافت کرنے کی ضرورت نہیں

صحابہؓ و تابعینؒ کے زمانے کا طرزِ عمل

اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بعد کے اور خصوصاً آج کل کے علماء کی طرح کتابی علوم و فنون کے ماہر نہ تھے کیونکہ اس قسم کے ذخیروں اور مجموعوں کا وجود ہی اُس وقت نہ تھا۔ تاہم انہیں وہ نفوس بھی

تھے کہ جو کسی زمانہ میں اپنے قدیم آسمانی علم و فضل کی وجہ سے یہود و نصاریٰ کے مایہ ناز تھے۔ اور ایسے بھی تھے کہ جنکی عقل دور اندیش و رائے صائب حکمِ الٰہی کے موافق پڑتی تھی۔ اور نبوت کی صلاحیت و قابلیت رکھتے تھے۔ علاوہ اس کے زباندانی تو بالعموم سب کی خانہ زاد تھی برجستہ مسجع و مقفیٰ تقریر کرنا اُن کا روزمرہ یا بے ساختہ و بے تامل نظم و اشعار میں واقعات کو بیان کرنا اُن کی ایک معمولی بات تھی۔ اگر بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ لوگ اپنی اپنی عقل و رائے پر اعتماد کر بیٹھتے تو اُسی وقت دین میں بہت کچھ تغیر و تبدل واقع ہو جاتا۔ اور بالفرض وہ اپنی قیاس و رائے پر چلتے بھی تو احق بالاولی تھے۔ مگر ان حضرات بابرکات نے معجزات و کمالات ظاہری و باطنی میں کامل پاکر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نبی برحق تسلیم کیا تھا۔ اور دور اندیشی سے کام لے کر اپنے دل و دماغ وغیرہ سب کو فرمان نبوت ہی کے ماتحت کر دیا تھا۔ رسول کریمؐ دنیا میں تشریف لے جاتے وقت دو چیز یعنی ایک کلام اللہ دوسرے اپنی سنت اُن میں چھوڑ کر فرما گئے تھے کہ جب تک تم ان دونوں کو مضبوط پکڑے رہو گے گمراہ نہ ہوگے (مشکوٰۃ) چنانچہ باقتضاء بشریت طبائع متضاد کے ان میں بھی اختلافات باہمی کا وقوع ضروری تھا۔ کہ جن میں اکثر انسانی قدموں کو لغزش ہو جایا کرتی ہے۔ مگر سخت سے سخت اختلاف میں بھی انہوں نے کتاب و سنت کو ہاتھ سے نہیں چھوڑا۔ اور امت محمدیہ کے شیرازہ کو بکھرنے نہیں دیا۔ نیز ہر کام متعلق عبادات یا معاملات میں ان دونوں اصل اصول کو مضبوط پکڑے رہے اور برابر لوگوں کو طریقہ محمدیہ سے واقف کرتے رہے جزاھم اللہ خیر الجزاء۔ بعد وفات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے پہلا اور بڑا اختلاف خلافت کے متعلق واقع ہوا۔ اِدھر مہاجرین کہتے تھے کہ خلیفہ ہم میں سے ہو۔ اُدھر انصار اپنا حق ظاہر کرتے تھے۔ باہم کش مکش ہوئی۔ قریب تھا کہ تلواریں میان سے باہر ہو جائیں۔ تو حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کہ میں نے آنحضرتؐ کو یہ فرماتے سُنا ہے الائمۃ من قریش یعنی امامت قریش کا حق ہے۔ یہ سنتے ہی انصارؓ کے سارے جوش پر پانی پڑ گیا (فتح الباری)

دوسرا واقعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تدفین کا تھا صحابہ میں اختلاف ہوا کہ آپ کس مقام پر دفن ہوں حضرت ابوبکرؓ نے حدیث بیان کی کہ میں نے رسول اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ نبی جہاں کہیں انتقال کریں وہیں دفن کئے جاویں۔ آخر اسی پر فیصلہ ہوا۔

زمانۂ خلافت ابوبکرؓ میں آنحضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ترکہ کی نسبت سوال کیا گیا تو حضرت ابوبکرؓ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں قسم دیکر سوال کیا کہ بھلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا ہے کہ نَحْنُ مَعْشَرُ الْاَنْبِيَاءِ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ یعنی ہم انبیاء کی جماعت ہیں ہمارا ترکہ نہیں تقسیم ہوتا جو ہم چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے سب نے بالاتفاق کہا ہاں۔ (بخاری)

حضرت ابوبکرؓ کے زمانے خلافت میں یہ دستور رہا کہ جب کوئی واقعہ پیش آتا تو اول قرآن میں غور کرتے اگر صریح مسئلہ مل گیا تو خیر ورنہ حدیث کے متلاشی ہوتے اور لوگوں سے دریافت کرتے۔ مل جانے پر شکرِ خدا بجا لاتے اگر تلاش سے بھی نہ ملتا تو لوگوں کو جمع کر کے اُنکی رائے اور اجتہاد پر نظر کرتے۔ جب متفق الرائے ہو جاتے تو اسی پر فیصلہ کرتے۔ انتہی ملخصًا (دارمی) (حجۃ اللہ البالغہ مطبوعہ صدیقی بریلی ص۱۵۱)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اثناء راہ میں سفر شام کے معلوم ہوا کہ وہاں طاعون ہے۔ تو مشورہ کیا گیا ایک گروہ نے کہا واپس لوٹنا مناسب ہے۔ دوسرے نے کہا چلنا چاہیے گفتگو ختم نہ ہونے پائی تھی کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ جو جلسہ میں موجود نہ تھے آگئے اور طرفین کی تقریر سنکر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ جس جگہ تم ہو اور وہاں طاعون آجائے تو وہاں سے بھاگو نہیں اور جہاں طاعون ہو وہاں جاؤ نہیں پس فرمانِ رسالت سُنتے ہی سب نے سرِ تسلیم خم کر لیا (بخاری)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر مسجدِ نبوی کی توسیع اور اُس کو توڑ کر مضبوط بنانے کی بابت اعتراض کیا گیا آپ نے جواب میں کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے مَنْ بَنٰى مَسْجِدًا لِلّٰهِ بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ یعنی جس نے خدا کے لیے مسجد بنائی خدا اُسکے لیے جنت میں گھر بنائے

حضرت عثمانؓ و حضرت علی رضی اللہ عنہما عام صحابہؓ کو مخاطب کر کے فرماتے۔ کہ تم لوگوں کو کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو نہ دکھاؤں۔ یہ کہہ کر بلا ضرورت تعلیماً وضو کر کے بتلاتے۔

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ عام صحابہؓ کو مخاطب کر کے فرماتے۔ کہ کیا میں تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز نہ دکھاؤں۔ پھر پڑھکر دکھاتے۔

غرض یہی دستور بالعموم صحابہ کرامؓ کا تھا۔ اور تابعینؒ بھی اسی کے پابند رہے۔ بلکہ ہر شخص اپنے شوق اور توفیق کے موافق احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معلوم کرتا۔ اور جہاں سے اور جس سے ملتیں حصّہ لیتا اور عمل کرتا۔ چنانچہ شاہ ولی اللہ صاحب انصاف مطبوعہ مجتبائی ص۵۹ میں فرماتے ہیں کہ وَقَدْ تَوَاتَرَ عَنِ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ اَنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا بَلَغَهُمُ الْحَدِيْثُ يَعْمَلُوْنَ بِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يُّلَاحِظُوْا شَرْطًا۔ ترجمہ صحابہؓ اور تابعینؒ سے متواتر ثابت ہے کہ جب اُنکو کوئی حدیث پہنچتی تو بدون لحاظ کسی شرط کے وہ اس پر عمل کر لیتے۔

غرض صحابہؓ اور زمانہ صدرِ اوّل کے مسلمان متبع سنتِ رسول کریمؐ اور پورے طور پر وَاعْتَصِمُوْا

بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا کے مصداق تھے۔

اسلام میں فرقہ بندی

آہ یہ وہ نقشہ ہے کہ جس سے اسلام نے انتہائی بیزاری ظاہر کی ہے۔ تمام قرآن وحدیث اس کی تردید میں لبریز ہے۔ چنانچہ فرمایا اللہ پاک نے پارہ ۸۔ رکوع ۶ کی پانچویں آیۃ میں اِنَّ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَھُمْ وَکَانُوْا شِیَعًا لَّسْتَ مِنْھُمْ فِیْ شَیْءٍ اِنَّمَآ اَمْرُھُمْ اِلَی اللّٰہِ ثُمَّ یُنَبِّئُھُمْ بِمَا کَانُوْا یَفْعَلُوْنَ ترجمہ جنہوں نے راہیں نکالیں اپنے دین میں اور ہو گئے کئی فرقے تجھ کو (اے محمدؐ) اُن سے کچھ کام نہیں اُنکا کام حوالے اللہ کے ہے پھر وہی جتا دیگا اُنکو جیسا کچھ کرتے تھے۔

اس آیت کی تفسیر خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے۔ چنانچہ مجمع الزوائد مطبوعہ انصاری جلد ا صفحہ ۵ میں ہے کہ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَائِشَۃَ یَا عَائِشَۃُ اِنَّ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَھُمْ وَکَانُوْا شِیَعًا ھُمْ اَصْحَابُ الْبِدَعِ وَاَصْحَابُ الْاَھْوَاءِ لَیْسَ لَھُمْ تَوْبَۃٌ اَنَا مِنْھُمْ بَرِیْءٌ وَھُمْ مِنِّیْ بُرَآءُ رَوَاہُ الطَّبْرَانِیُّ ترجمہ عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ تحقیق رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا۔ اے عائشہؓ بے شک جن لوگوں نے پھوٹ ڈالی اپنے دین میں اور ہو گئے وہ گروہ گروہ تو وہ اہل بدعت ہیں اور خواہش کی تابعداری کرنے والے نہیں ہے اُنکے لئے توبہ۔ میں اُن سے بیزار ہوں اور وہ مجھ سے بیزار ہیں۔

نیز غنیۃ الطالبین مطبوعہ لاہور صفحہ ۱۸۹ میں حضرت پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَتَسْلُکُنَّ سُنَنَ مَنْ قَبْلَکُمْ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ وَلَتَاْخُذُنَّ مِثْلَ اَخْذِھِمْ اِنْ شِبْرًا فَشِبْرًا وَاِنْ ذِرَاعًا فَذِرَاعًا وَاِنْ بَاعًا فَبَاعًا حَتّٰی لَوْ دَخَلُوْا جُحْرَ ضَبٍّ لَدَخَلْتُمْ فِیْہِ مَعَھُمْ اَلَا اِنَّ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ افْتَرَقَتْ عَلٰی مُوْسٰی بِاِحْدٰی وَسَبْعِیْنَ فِرْقَۃً کُلُّھَا ضَالَّۃٌ اِلَّا فِرْقَۃً وَّاحِدَۃً اَلْاِسْلَامُ وَجَمَاعَتُھُمْ ثُمَّ اِنَّھَا افْتَرَقَتْ عَلٰی عِیْسَی بْنِ مَرْیَمَ بِاثْنَیْنِ وَسَبْعِیْنَ فِرْقَۃً کُلُّھَا ضَالَّۃٌ اِلَّا وَاحِدَۃً اَلْاِسْلَامُ وَجَمَاعَتُھُمْ ثُمَّ اَنْتُمْ تَکُوْنُوْنَ عَلٰی ثَلٰثَۃٍ وَّسَبْعِیْنَ فِرْقَۃً کُلُّھَا ضَالَّۃٌ اِلَّا فِرْقَۃً وَّاحِدَۃً اَلْاِسْلَامُ وَجَمَاعَتُھُمْ ترجمہ کثیر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ چلوگے تم راہ اُن لوگوں کی جو پہلے تمہارے تھے۔ (یہود) مانند برابر کرنے جوتی کے ساتھ

لہ مثل اس کے احادیث مختلف الفاظ کے ساتھ صحاح میں موجود ہیں لیکن چونکہ حضرت پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ پر ہمارے برادران احناف کو گونہ ناز ہیں اس لئے اُنکی کتاب غنیۃ الطالبین سے حدیث درج کی جاتی ہے وھو ھذا۔

جوتی کے۔ اور البتہ پکڑو گے تم مانند انکے پکڑنے کے۔ اگر ایک بالشت پس ایک بالشت اور اگر ایک ہاتھ پس ایک ہاتھ۔ اور اگر دو ہاتھ پس دو ہاتھ۔ یہاں تک کہ اگر داخل ہوتے ہیں وہ گوہ کے سوراخ میں البتہ داخل ہوگے تم اس میں ان کے ساتھ خبر دار تحقیق بنی اسرائیل جدا ہوئے ہیں۔ موسیٰ پر ساتھ اکہتر فرقوں کے سب گمراہ ہیں مگر ایک فرقہ اسلام کا اور جماعت ان کی۔ پس تحقیق بنی اسرائیل جدا ہوئے۔ عیسیٰ بیٹے مریم پر ساتھ بہتر (۷۲) فرقوں کے سب گمراہ ہیں مگر ایک فرقہ جو اہل اسلام ہیں اور جماعت انکی پھر تحقیق تم ہو جاؤ گے اوپر تہتر (۷۳) فرقوں کے سب گمراہ ہونگے۔ مگر ایک فرقہ اہل اسلام اور ان کی جماعت۔

تفصیل تہتر (۷۳) فرقوں کی

حضرت پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب غنیۃ الطالبین میں مفصل تشریح فرمائی ہے۔ آپ نے کل اسلامی فرقوں کو دس گروہ پر تقسیم کیا ہے۔ عبارت یہ ہے :۔ فَاَصْلُ ثَلٰثٍ وَّ سَبْعِيْنَ فِرْقَةً عَشَرَةٌ اَهْلُ السُّنَّةِ وَالْخَوَارِجُ وَالشِّيْعَةُ وَالْمُعْتَزِلَةُ وَالْمُرْجِئَةُ وَالْمُشَبِّهَةُ وَالْجَهْمِيَّةُ وَالضِّرَارِيَّةُ وَالنَّجَّارِيَّةُ وَالْكُلَّابِيَّةُ

ترجمہ: تہتر فرقوں کی یہ دس گروہ ہیں (۱) اہل سنت (۲) خارجی (۳) شیعہ (۴) معتزلہ (۵) مرجیہ (۶) مشبہ (۷) جہمیہ (۸) ضراریہ (۹) نجاریہ (۱۰) کلابیہ (غنیہ مطبوعہ اسلامیہ لاہور ص۱۹۲) منجملہ انکے ناجی گروہ اہل سنت والجماعت ہے۔ اور اہل سنت والجماعت کا صرف ایک ہی فرقہ ہے اور وہ فرقہ محض اہلحدیث کا ہی ہے۔ چنانچہ حضرت پیران پیر علیہ الرحمۃ غنیۃ الطالبین میں فرماتے ہیں (۱) وَاَمَّا الْفِرْقَةُ النَّاجِيَةُ فَهِيَ اَهْلُ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ یعنی فرقہ ناجیہ اہلسنت والجماعت ہے (ص۱۹۲)۔ (۲) فَاَهْلُ السُّنَّةِ طَائِفَةٌ وَّاحِدَةٌ یعنی اہلسنت کا گروہ ایک ہی ہے (ص۱۹۲)۔ (۳) اَهْلُ السُّنَّةِ وَلَا اسْمَ لَهُمْ اِلَّا اسْمٌ وَّاحِدٌ وَّ هُوَ اَصْحَابُ الْحَدِيْثِ یعنی اہلسنت کا ایک ہی نام ہے اور وہ اہلحدیث ہے (ص۱۸۲ و ۱۹۳)

باقی رہے ۹ نو گروہ وہ دراصل بنیاد ہیں بہتر گروہوں کی۔ وہ سب کے سب انہیں میں سے پھوٹ کر نکلے ہیں۔ اسی طرح علامہ عبدالکریم شہرستانی مصنف کتاب الملل والنحل نے بھی (جس کو سات سو سال سے زائد گزرے ہیں) تہتر فرقوں کی تفصیل درج کی ہے۔ چنانچہ منجملہ تہتر فرقوں کے ایک فرقہ حقہ اہلسنت کا حال معلوم ہو چکا کہ وہ اہلحدیث ہی ہے۔ باقی بہتر فرقہ ہائے ضالہ کا حال یہاں مفصل بیان کرنا ضروری اور مناسب معلوم ہوتا ہے۔ لہذا ہر گروہ اور اس کے پیشوا کا نام معہ انکے عقائد کے ہر دو کتاب غنیۃ الطالبین اور کتاب الملل والنحل سے بصورت نقشہ ذیل ہدیہ ناظرین ہے بغور ملاحظہ فرمائیں۔

نقشہ بہتر ۷۲ فرقوں کا

پہلا گروہ خارجیوں کا جس کے پندرہ فرقے حسب ذیل ہیں۔

عموماً یہ گروہ قائل ہے کہ اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کافر تھے۔ (عیاذاً باللہ) اور عذاب قبر و حوض کوثر اور شفاعت کچھ نہیں۔ قبل رویت ہلال کے روزہ رکھنا اور افطار کرنا۔ نماز کو وقت سے تاخیر کر دینا بغیر ولی کے نکاح کر دینا درست ہے۔ متعہ کرنا۔ ایک درہم کے بدلے دو درہم نقد لینا حلال ہے حضرت علیؓ کافر تھے (معاذاللہ) مرتکب کبیرہ کا کافر ہے۔ (غنیۃ الطالبین مطبوعہ اسلامیہ ص۱۹۳ و کتاب الملل والنحل مطبوعہ مصر ص۶۵)

نمبر شمار	فرقہ کا نام	پیشوا کا نام	عقائد
۱	اَلنَّجْدَاتُ	نَجْدَۃُ بْنُ عَامِرِ الْحَنَفِیُّ	تقیہ کرنا قول اور عمل میں جائز ہے۔ لوگوں کے لئے امام ضروری نہیں۔ ذمی کا خون کرنا اور اس کا مال لینا دار التقیہ میں حلال ہے۔ (غنیۃ الطالبین ص۱۹۴ و ملل ص۶۹)
۲	اَلْاَزَارِقَۃُ	اَبُوْرَاشِد نَافِعُ بْنُ اَزْرَقْ	حضرت علیؓ و عثمانؓ و عائشہؓ کافر تھے۔ (معاذ اللہ) جس نے کبیرہ گناہ کیا وہ اسلام سے خارج ہو گیا۔ لڑائی سے بیٹھ رہنا کفر ہے۔ مخالفین کی عورتوں اور بچوں کا قتل کرنا جائز ہے۔ (غنیۃ ص۱۹۴ و ملل ص۶۰)
۳	اَلْفُدَیْکِیَّۃُ	اِبْنُ فُدَیْکٍ	تمام عقیدہ خوارج کا ہے (غنیہ ص۱۹۵)
۴	اَلْعَطْوِیَّۃُ	عَطِیَّۃُ بْنُ اَسْوَدِ الْحَنَفِیُّ	خدا کو کسی چیز کا علم نہ تھا۔ جب تک کہ اس نے اپنے لئے علم کو مہیا نہ کیا (غنیہ ص۱۹۵)
۵	اَلْعَجَارِدَۃُ	عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَجْرَدٍ اَوْ عَبْدُالْکَرِیْمِ بْنُ عَجْرَدْ	فرقہ نجدات کا ہم عقیدہ ہے۔ نیز یہ کہ ہجرت فرض نہیں صاحب کبیرہ کافر ہے۔ سورۂ یوسف قرآن نہیں بچہ ایمان سے خالی ہے اس کو بعد بلوغت کے دعوت اسلام کی جاوے۔ اطفال مشرکین ناری ہیں۔ (ملل ص۷۳)
	اَلْمَیْمُوْنِیَّۃُ	مَیْمُوْنُ بْنُ خَالِدْ	عجاردہ کا ہم عقیدہ ہے۔ مگر اطفال کفار جنتی ہیں تقدیر بھلی بری بندہ کی طرف سے ہے۔ بندہ اپنے افعال کا خالق ہے۔

نمبر شمار	نام فرقہ کا	نام پیشوا کا	عقیدہ
			پوتیوں۔ نواسیوں، بھتیجیوں۔ بھانجیوں سے نکاح درست ہے۔ (غنیہ ص۱۹۶ وملل ص۴۳)
۷	اَلْحَازِمِیَّۃُ	حَازِمُ بْنُ عَلِی	دوستی اور دشمنی دو صفات ہیں اللہ تعالیٰ کی نہ اور نہیں اسکے قبضہ میں مگر جو وہ چاہے۔ اللہ تعالیٰ بندوں کے اعمال کا خالق نہیں حضرت علیؓ کے معاملہ میں توقف کرتے ہیں براءت میں صراحت نہیں کرتے (غنیہ ص۱۹۵ وملل ص۴۳)
۸	اَلصَّلْتِیَّۃُ	عُثْمَانُ بْنُ اَبِی الصَّلْت	اطفال نومسلمین سے سکوت لازم ہے حتی کہ بالغ ہو کر اسلام قبول نہ کریں۔ آقا کو اپنے غلام سے اسی طرح غلام کو آقا سے زکوٰۃ لینا جائز ہے (غنیہ ص۱۹۵ وملل ص۴۳)
۹ ۱۰ ۱۱	اَلْمَخْلُوْقِیَّۃُ اَلْاَخْنَسِیَّۃُ اَلظَّفْرِیَّۃُ اَلْحَفْصِیَّۃُ	مَجْهُوْلٌ لَمْ یُعْلَمِ اسْمُہٗ اَخْنَسُ حَفْصُ بْنُ اَبِی الْمِقْدَام	اعمال بندوں کے مخلوق خدا نہیں وغیرہ (غنیہ ص۱۹۵ وملل ص۴۶) عام عقیدہ خوارج کا۔ اور کم عقیدہ صلتیہ کا ہے (غنیہ ص۱۹۵) فرق درمیان شرک اور ایمان کے وحدانیت ہے جس نے خدا کو واحد جان کر رسول کا یا بہشت اور دوزخ کا انکار کیا۔ یا قتل نفس وغیرہ سب گناہ کئے۔ زناکاری کو حلال جانا تو وہ شرک سے بری ہے۔ (غنیہ ص۱۹۶)
۱۲	اَلْاَبَاضِیَّۃُ	عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ اَبَاض	اطفال مشرکین پر توقف ہے۔ مگر جائز ہے کہ بطریق انتقام عذاب ہو۔ مخالفین خواہ اہل قبلہ ہوں کافر ہیں۔ مگر ان سے نکاح جائز ہے (ملل ص۶۰)
۱۳	اَلْبَیْهَسِیَّۃُ او اَلْبَیْهَسِیَّۃُ	اَبُوْ بَیْهَسْ او اَبُوْ بَیْهَسْ اَلْهَیْصَمُ بْنُ جَابِرٍ	جبتک انسان اپنے متعلق تمام حلال اور حرام معلوم نہ کرلے مسلمان نہیں۔ ایمان اقرار اور علم اور عمل کا نام ہے۔ مومن کی اولاد مومن اور کافر کی اولاد کافر ہے۔ تقدیر کوئی شے نہیں۔ بندوں کے کاموں میں خدا کی مشیت کو دخل نہیں امام جب کافر ہو جائے تو رعیت بھی خواہ حاضر ہو یا غائب کافر ہو جاتی ہے۔ (غنیہ ص۱۹۰ وملل ص۶۱)

نمبر شمار	فرقہ کا نام	پیشوا کا نام	عقائد
۱۴	الشمراخیۃ	عبداللہ بن الشمراخ	قتل والدین حلال ہے۔ وغیرہ۔ (غنیہ ص۱۹۶)
۱۵	الیدعیۃ	مجہول لم یعلم اسمہ	ہمعقیدہ ازارقہ کا ہے۔ نیز یہ کہ نماز صرف دو رکعت ہیں صبح کو اور دو رکعت شام کو (غنیہ ص۱۹۶)
علاوہ ان کے علامہ شہرستانی نے بعض دیگر فرقوں کے نام اور ان کے پیشوا نیز عقائد بیان فرمائے ہیں جو خوارج کے ہمعقیدہ یا انکی شاخ ہیں اور اصولاً سب متفق ہیں۔			
دوسرا گروہ شیعہ کا جس کی تین قسمیں ہیں۔ پہلی قسم غالیہ جس کے بارہ فرقے ہیں۔ عموماً اس گروہ کا عقیدہ ہے کہ امام برحق حد خلقت سے نکل کر حد الہیت میں آجاتے ہیں مثل تشبیہ بداء۔ رجعت۔ تناسخ کے قائل ہیں۔ دراصل حضرت علیؓ ہی نبی برحق بلکہ خدا ہیں۔ مگر جبرئیل نے غلطی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نزول کیا۔ تقیہ برحق ہے۔ حضرت علیؓ تمام انبیاء سے افضل ہیں وہ آسمان پر بادلوں میں ہیں۔ انکو موت نہیں آخر زمانہ میں تشریف لاویں گے بلکہ تمام امام موت سے بری ہیں۔ قیامت کا حساب اور حشر نہیں ہے۔ (غنیہ ص۱۹۸تا۲۰۰ و ملل ص۹۰)۔			
۱۶	البنانیۃ	بنان بن سمعان النہدی	اللہ تعالیٰ شکل و صورت میں مانند انسان کے ہے (غنیہ ص۲۰۰)
۱۷	الطیاریۃ	عبداللہ بن معاویۃ بن عبداللہ بن جعفر الطیار	حضرت آدمؑ کی روح درحقیقت خدا کی روح ہے جس نے تناسخ کیا۔ (غنیہ ص۲۰۰)
۱۸	المنصوریۃ	ابو منصور العجلی	حضرت علیؓ ایک ٹکڑا ہے جو آسمان سے نازل ہوا۔ اور وہ خدا ہے۔ امام ابی منصور نے آسمان پر جاکر خدا سے کلام کیا۔ خدا نے اس کو بیٹا کہا۔ اور سر پر ہاتھ پھیرا۔ وہ بھی آسمان سے نازل ہوا ہے۔ جنت و دوزخ نہیں ہے (غنیہ ص۲۰۱ و ملل ص۱۰۳)
۱۹	المغیریۃ	مغیرۃ بن سعید العجلی[1]	خدا نور ہے اور مع جمیع اعضاء کے مانند صورت انسان کے ہے جس کے سر پر نورانی تاج ہے۔ امام برحق محمد بن عبداللہ بن حسن ہے جس نے مدینہ میں خروج کیا۔ وہ زندہ ہے اس کے لوٹ کر آنے کا انتظار ہے۔ اس سے جبرئیلؑ اور میکائیل بیعت کریں گے (غنیہ ص۲۰۲ و ملل ص۱۰۲)

[1] مغیرہ بن سعد عجلی جس نے بعد خلافت محمد بن عبداللہ بن حسن کے اپنی خلافت کا دعویٰ کیا اس کے بعد اپنی نبوت کا دعویٰ کیا اور حضرت علی کے بارے میں بہت کچھ غلو کیا کما قیل ۱۲

نمبر شمار	فرقہ کا نام	پیشوا کا نام	عقائد
۲۰	اَلْخَطَّابِیَۃُ	اَبُوالْخَطَّاب مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ زَیْنَب الْاَسَدِیُّ الْاَجْدَعُ	امام برحق (خلیفہ وقت) بھی پیغمبر ہے اور ہر وقت ایک پیغمبر ناطق ہوتا ہے۔ اور ایک خاموش بلکہ بعض تو امام کی الوہیت کے قائل ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ دنیا کو فنا نہیں۔ یہی جنت اور دوزخ ہے۔ (غنیہ ص۲۰۱ و ملل ص۱۳۱)
۲۱ و ۲۲	اَلْمَعْمَرِیَّۃُ وَالْعِجْلِیَہ	عُمَیْرُ ابْنُ بَنَان الْعِجْلِیُّ	(شاخ ہے خطابیہ کی جو مذکور ہوا) نیز ترک نماز کے قائل ہیں۔ شراب اور زنا اور تمام محرمات حلال ہیں (غنیہ ص۲۰۱)
۲۳	اَلْبَزِیْغِیَۃُ	بُزَیْغ	امام جعفر صادق در اصل خدا تھے۔ جو ان کی صورت میں مخلوقات پر ظاہر ہوا۔ ہر مومن کی طرف وحی نازل ہوتی ہے وہ مرتا نہیں۔ بلکہ ملکوت کی طرف اٹھایا جاتا ہے۔ اور ہر صبح و شام موت کے معائنہ کے مدعی ہیں (غنیہ ص۲۰۱)
۲۴	اَلْمُفَضَّلِیَّۃُ	مُفَضَّلُ الصَّیْرَفِیُّ	امام جعفر کی و دیگر ائمہ کی ربوبیت کے قائل ہیں مثل نصاریٰ کے نیز اپنی موت کے قائل ہیں۔ وغیرہ (غنیہ ص۲۰۱)
۲۵	اَلشَّرِیْعِیَّۃُ	شَرِیْع	الوہیت پانچ شخصوں میں ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل یعنی عباسؓ و علیؓ و جعفرؓ و عقیلؓ (غنیہ ص۲۰۲)
۲۶	اَلسَّبَائِیَّۃُ	عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ سَبَا[1]	حضرت علیؓ جزو خدا ہیں۔ وہ زندہ ہیں۔ شہید نہیں ہوئے مقام ان کا بادل ہے کڑک اور گرج ان کی آواز ہے۔ بجلی ان کا کوڑا ہے۔ پھر زمین پر نزول کریں گے۔ حضرت علیؓ کا جزو الوہیت ان کے بعد اماموں میں تناسخ کرتا ہے (غنیہ ص۲۰۲)
۲۷	اَلْمُفَوِّضَۃُ	مَجْہُوْلٌ	اللہ تعالیٰ نے تدبیر خلقت کے تمام اختیارات حضرت علیؓ و دیگر ائمہ کو دیدیئے۔ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قدرت کاملہ عطا فرمادی۔ لہذا دنیا میں خدا تعالیٰ نے کچھ بھی پیدا نہیں کیا۔ (غنیہ ص۲۰۲)
			شیعہ کی دوسری قسم زیدیہ جس کے چھ فرقے ہیں۔

[1] عبداللہ بن سبا یہودی تھا در پردہ یہودیت پر قائم رہا اور شل یہودیت کے اسلام کی تذلیل و تحقیر کے درپے رہا حضرت علیؓ نے اسکو عقائد باطلہ اور خیالات فاسدہ کے سبب سے مدائن کی طرف بدر کردیا تھا ۱۲

عموماً اس گروہ کا عقیدہ مطابق گروہ معتزلہ کے ہے۔ مگر بباعث صحبت واصل بن عطاء غزال کے مختلف ہوگئے۔ کہتے ہیں کہ امام برحق اولاد فاطمہؓ سے ہوں گے۔ اور محمد و ابراہیم دونوں بیٹے عبداللہ بن حسن بن حسینؓ کے امام برحق تھے۔

نمبر شمار	فرقہ کا نام	پیشوا کا نام	عقائد
۲۸	اَلزَّیدِیَّۃُ	زَیدُ بنُ عَلِیِّ بنُ حُسَینٌ	امامت مفضول کی بعد فاضل مصلحتاً جائز ہے پس خلافت ابوبکرؓ و عمرؓ کی بعد علیؓ مصلحتاً جائز ہے (غنیہ ص۲۰۱)
۲۹	اَلجَارُودِیَّۃُ	اَبُو الجَارُود	خلیفہ برحق حضرت علیؓ ہی ہیں۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گو نام نہیں لیا۔ مگر تصریح ان کی ہی فرمائی ہے۔ ان کے بعد امام حسنؓ پھر امام حسینؓ۔ پھر امام زین العابدینؒ پھر ان کا فرزند زید بن علیؒ۔ تاآنکہ محمد بن عبداللہ بن حسن جن سے امام ابوحنیفہؒ نے برخلاف منصور عباسی کے بیعت کی (غنیہ ص۲۰۲)
۳۰	اَلسُّلَیمَانِیَّۃُ	سُلَیمَانُ بنُ کَثِیرٍ اَوْ جَرِیر	باوجود حضرت علیؓ کے امامت کا ابوبکرؓ و عمرؓ کو خلیفہ منتخب کرنا خطاء اجتہادی ہے لہذا شیخین خلیفہ برحق ہیں۔ اور حضرت عثمانؓ و عائشہؓ و طلحہ و زبیرؓ کافر تھے (معاذ اللہ) (غنیہ ص۲۰۲)
۳۱	البَترِیَّۃُ	کَثِیرُ النَّوِی الاَبتَر	ہم عقیدہ سلیمانیہ کا ہے مگر حضرت عثمانؓ کے بارے میں توقف کرتے ہیں اور اکثر ان میں سے مقلد ہیں جو اصول میں معتزلہ کی۔ اور فروع میں امام ابوحنیفہؒ کی تقلید کرتے ہیں (غنیہ ص۲۰۲)
۳۲	اَلنُّعَیمِیَّۃُ	نُعَیمُ بنُ الیَمَان	تبریہ اور سلیمانیہ کا ہم عقیدہ ہے۔ مگر حضرت عثمان کے کفر کا قائل ہے (غنیہ ص۲۰۲)
۳۳	اَلیَعقُوبِیَّۃُ	یَعقُوب	انہیں سے بعض خلافت شیخینؓ کے قائل ہیں۔ اور مسئلہ رجعت کے منکر۔ مگر بعض مسئلہ رجعت کے قائل ہیں۔ اور خلافت شیخین سے منکر۔ (غنیہ ص۲۰۲)

شیعہ کی تیسری قسم رافضہ جس کے چودہ ۱۴ فرقے ہیں

عموماً اس گروہ کا عقیدہ ہے کہ خلافت حضرت علیؓ ہی کا حق ہے۔ اور ان کی اولاد کا جو ان سے

خارج نہیں ہوتا مگر غیروں کے ظلم سے۔ یا اِن کے تقیہ سے۔ امام معصوم ہیں۔ سہو اور خطا سے۔ شیخین پر تبریٰ کرتے ہیں۔ خدائے تعالیٰ کو کسی چیز کے پیدا ہونے سے پہلے اس کا علم نہیں تھا۔ مرنے یوم الحساب سے پہلے دنیا کی طرف لوٹیں گے۔ امام کو دینی اور دنیاوی تمام باتوں اور چیزوں کا علم ہوتا ہے۔ ان سے مثل انبیاء کے معجزات صادر ہوتے ہیں۔

نمبر شمار	فرقہ کا نام	پیشوا کا نام	عقائد
۳۴	اَلْقَطْعِیَّۃُ	مُحَمَّدُ بْنُ الْحَنَفِیَّۃِ	موسیٰ بن جعفر[1] امام برحق ہے۔ اسکے بعد خلافت حق محمد بن حنفیہ کی ہے۔ جو کہ انتظاری کیا گیا ہے۔ اور برخلاف عقیدہ بعض شیعہ کے یہ لوگ موسیٰ کی موت کے قائل ہیں۔ (غنیہ ص۲۰۳)
۳۵	اَلْکَیْسَانِیَّۃُ	کَیْسَانُ مَوْلٰی اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیٍّ	امام برحق محمد بن حنفیہ ہے۔ اس کی شان میں بہت مبالغہ کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے تمام علوم ظاہری و باطنی و علوم آفاق اور تمام اسرار پر احاطہ کیا۔ اعتقادات اور ارکان شرعیہ میں تاویل کرتے ہیں۔ بعض تناسخ۔ حلول۔ رجعت کے قائل ہیں۔ (غنیہ ص۲۰۳)
۳۶	اَلْکُرَیْبِیَّۃُ	اِبْنُ کُرَیْبِ الضَّرِیْرِ	عام عقیدہ روافض کا ہے (غنیہ ص۲۰۳)
۳۷	اَلْعُمَیْرِیَّۃُ	عُمَیْرُ	عمیر کو امام مہدی کے خروج تک امام مانتے ہیں (غنیہ ص۲۰۳)
۳۸	اَلْمُحَمَّدِیَّۃُ	مُحَمَّدُ[2] بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ حَسَنٍ	امام قائم رہنے والا محمد بن عبداللہ بن حسن ہے جس نے سوائے بنی ہاشم کے ابی منصور کی طرف امامت کی وصیت کی (غنیہ ص۲۰۳)
۳۹	اَلْحُسَیْنِیَّۃُ	حُسَیْنُ بْنُ اَبِیْ مَنْصُوْرٍ	حسین بن ابی منصور کی امامت کے قائل ہیں۔ بموجب وصیت ابی منصور کے۔ (غنیہ ص۲۰۳)
۴۰	اَلنَّاوُسِیَّۃُ	نَاوُسُ الْبَصْرِیُّ	امام جعفر صادقؒ اب تک زندہ ہیں۔ اور وہ دوبارہ ظہور کرنے تک نہ مریں گے۔ بلکہ وہی امام مہدی ہیں (غنیہ ص۲۰۳)
۴۱	اَلْاِسْمٰعِیْلِیَّۃُ	اِسْمٰعِیْلُ بْنُ جَعْفَرٍ	امام جعفر صادقؒ فوت ہو گئے۔ ان کے بعد اسمٰعیل امام برحق ہے جو انتظاری کیا گیا ہے۔ بعض نے ان کی موت میں اختلاف کیا ہے۔ اور یہ سبب خلفاء عباسیہ کے

[1] موسیٰ ابن جعفر جس نے ہارون الرشید کے زمانہ میں مدینہ میں خروج کیا چنانچہ ہارون الرشید نے اس کو مدینہ سے خارج کر کے بغداد میں قید کر دیا اور قید خانہ ہی میں زہر دیکر قتل کیا گیا۔ [2] محمد بن عبداللہ بن حسن نے باوجود ہونے خلیفۃ المسلمین خلیفہ منصور عباسی کے اپنی بغاوت کا اظہار

نمبر شمار	فرقہ کا نام	پیشوا کا نام	عقائد
			تقیہ پر محمول کیا ہے (غنیہ ص۲۰۲ و ملل ص۱۱۱)
۴۲	اَلْقَرَامِطِیَّۃُ	جَعْفَرُ	خلیفہ برحق جعفر صادق تک ہوئے جعفر نے محمد بن اسمٰعیل کی درایت کی تصریح کی ہے۔ اور محمد فوت نہیں ہوا ابتک زندہ ہے۔ اور وہی امام مہدی ہے (غنیہ ص۲۰۲)
۴۳	اَلْمُبَارَکِیَّۃُ	اَلْمُبَارَکُ	امامت محمد بن اسمٰعیل کی صحیح ہے۔ اور وہ فوت ہو چکا ہے اسکے بعد خلافت اسکی اولاد میں باقی ہے (غنیہ ص۲۰۲)
۴۴	اَلشُّمَیْطِیَّۃُ	یَحْیَی بْنُ اَبِیْ شُمَیْطٍ	امام برحق جعفر ہے۔ پھر محمد بن جعفر۔ اس کے بعد خلافت اس کی اولاد میں باقی ہے۔ (غنیہ ص۲۰۲)
۴۵	اَلْعَمَّارِیَّۃُ اَوْ اَلْمُعَمَّرِیَّۃُ یُقَالُ لَہُمُ الْاَفْطَحِیَّۃُ	عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ جَعْفَرَ اَفْطَحُ[1]	بعد امام جعفر صادق کے امامت ان کے فرزند عبداللہ کی طرف منتقل ہوئی۔ کیونکہ یہ ان کا فرزند اکبر ہے۔ اور اسمٰعیل اصغر (غنیہ ص۲۰۲)
۴۶	اَلْمَمْطُوْرِیَّۃُ مِنْہُمُ الْمُوْسَوِیَّۃُ اَوْ اَلْوَاقِفَۃُ	مُوْسَی بْنُ جَعْفَرَ مَمْطُوْرَۃ[2] (فرقہ ممطوریہ کی شاخ ہے)	بعد امام جعفر کے انکے فرزند موسیٰ کی خلافت کے قائل ہیں اور اس کی موت پر توقف کرتے ہیں۔ کہ ہم نہیں جانتے کہ آیا وہ فوت ہوا یا نہیں۔ موسیٰ بن جعفر پر توقف کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ ابتک زندہ ہے۔ فوت نہیں ہوگا۔ اور وہی امام مہدی ہے (غنیہ ص۲۰۲)
۴۷	اَلْاِمَامِیَّۃُ	مُحَمَّدُ بْنُ حُسَیْنٍ	محمد بن حسین امام برحق ہے اور قائم ہے۔ انتظاری کیا گیا ہے۔ بعد میں ظہور کریگا۔ اور زمین کو عدل سے پر کریگا (غنیہ ص۲۰۵)

تیسرا گروہ **معتزلہ** کا ہے جس کے **چھ** فرقے حسب ذیل ہیں۔

عموماً یہ گروہ قائل ہے کہ خدا کی کوئی صفت قدیم نہیں۔ اس کا علم قدرت۔ سمع۔ بصر۔ کلام ارادہ وغیرہ تمام اوصاف حادث ہیں۔ خدا کے عرش پر قرار پکڑنے کا انکار کرتے ہیں۔ نیز تجلی رات کو آسمان دنیا پر اترنے کا۔ وہ اپنی معلومات کے خلاف بھی ارادہ کر لیتا ہے۔ اور جو کچھ وہ ارادہ کرتا ہے کبھی ہوتا ہے کبھی نہیں ہوتا۔ اپنے غیر کے مقدورات پر اس کو قدرت نہیں۔ بندے اپنے افعال کے آپ خالق ہیں۔ خدا خالق نہیں۔ انسان بدون اجل کے بھی مرجاتا ہے۔ مرتکب کبیرہ کا ایمان سے خارج ہے۔

[1] افطح کہتے ہیں چوڑے اور موٹے پاؤں والے کو چونکہ عبداللہ اسی طرح کے پاؤں رکھتا تھا۔ لہذا اس کے متبعین افطحیہ کہلائے (غنیہ ص۲۰۲)
[2] ممطورہ اس کو کہتے ہیں کہ جو مینہ سے مارا جائے چونکہ یونس بن عبدالرحمٰن نے جو کہ ممطورہ کے مقابل فریق میں تھا۔ (جو قطعیہ کہلاتے ہیں اور موسیٰ بن جعفر کے فوت ہو جانے کے قائل ہیں) بوقت مناظرہ کے ان کو خطاب کیا اَنْتُمْ اَھْوَنُ مِنَ الْکِلَابِ الْمَمْطُوْرَۃِ یعنی تم ان کتوں سے بھی زیادہ ذلیل ہو جو مینہ کی وجہ سے بھیگ گئے ہوں اسی طرح کہ اس کو فاحش علی بن اسمٰعیل نے (غنیہ ص۲۰۲)

اس لئے ابدالآباد جہنم میں رہے گا۔ اُسکے لئے شفاعت بھی نہیں۔ اکثر عذاب قبر اور میزان کے بھی قائل نہیں مردہ کو زندوں کی دعا اور صدقہ کا ثواب اور فائدہ نہیں پہونچتا۔ اہل جنت کو خدا کا دیدار نہیں ہوگا وغیر ذلک۔ (غنیہ ص۲۱۰ و ۲۱۱ وملل ص۲۲)

نمبر شمار	فرقہ کا نام	پیشوا کا نام	عقائد
۴۸	اَلْهُذَيْلِيَّةُ	حَمْدَانُ بْنُ اَبُو الْهُذَيْلِ الْعَلَّافُ	صفات خداوندی اسکی عین ذات ہیں۔ کلام الٰہی بعض مخلوق ہے اور بعض غیر مخلوق۔ قدرت الٰہی متناہی ہے۔ وغیر ذلک۔
۴۹	اَلنَّظَّامِيَّةُ	اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَيَّارِ بْنِ هَانِي النَّظَّامُ	انسان حقیقت میں روح کا نام ہے۔ جسم اسکا ظرف ہے۔ اس لئے کہ کسی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا۔ بلکہ ان کے ظرف کو دیکھا ہے۔ خدا میں قدرت نہیں کہ اہل بہشت کی نعمتوں اور اہل دوزخ کے عذاب میں کمی بیشی کر سکے۔ ایمان مانند کفر کے ہے۔ اور طاعت مثل معصیت کے اسی طرح فعل نبی صلعم کا مثل فعل ابلیس لعین کے ہے (معاذ اللہ) غنیہ ص۲۱۲ وملل ص۳۰)
۵۰	اَلْمَعْمَرِيَّةُ	مَعْمَرُ	خدا صرف جسم کا خالق ہے اور عوارضات جسمانی جسم کے اختراعی ہیں۔ خدا اُن کا خالق نہیں۔ قرآن فعل جسمانی ہے فعل الٰہی نہیں۔ خداوند تعالیٰ کی ذات قدیم نہیں (غنیہ ص۲۱۲
۵۱	اَلْجُبَّائِيَّةُ	اَبُو عَلِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْجُبَّائِيُّ	بندہ اپنے افعال کا آپ ہی خالق ہے۔ خدا اپنے بندوں کے ارادے پورے کرنے میں انکا تابعدار ہے۔ انشاء اللہ کہنا بیکار ہے۔ پانچ درہم سے ایک حبہ کم چوری کرنے والا فاسق نہیں۔ کرامات اولیاء صحابہؓ وغیرہم کے منکر ہیں (غنیہ ص۲۱۳ وملل ص۳۷)
۵۲	اَلْبَهْشَمِيَّةُ	اَبُو هَاشِمٍ عَبْدُ السَّلَامِ بْنِ الْجُبَّائِيِّ	ہمعقیدہ جبائیہ کا ہے بعض عقائد میں۔ مثلاً دیدار الٰہی سے انکار۔ بندہ اپنے افعال کا خالق ہے۔ وغیر ذلک۔ اور منفرد ہیں ان سے بعض عقائد میں۔ مثلاً صفات الٰہی موجود بالذات نہیں۔ وغیر ذلک (غنیہ ص۲۱۳ وملل ص۴۱)
۵۳	اَلْكَعْبِيَّةُ	اَبُو الْقَاسِمِ الْكَعْبِي الْبَغْدَادِي	خدا سمیع و بصیر نہیں۔ نہ اسمیں صفت ارادہ حقیقتاً پائی جاتی ہے

چوتھا گروہ **مرجیہ** کا جس کے بارہ فرقے حسب ذیل ہیں۔
عموماً یہ گروہ قائل ہے کہ جب کسی نے ایک بار کلمہ پڑھ لیا پھر اگرچہ سارے ہی گناہ کرلے ہرگز دوزخ میں نہ جاویگا۔ ایمان صرف قول کا نام ہے عمل ایمان سے خارج ہیں۔ وہ صرف احکام شریعت ہیں لوگوں کا ایمان کم زیادہ نہیں ہوتا ہے۔ (عام لوگ نیک ہوں یا بدفاسق ہوں یا فاجر) ان کا ایمان اور نبیوں اور فرشتوں کا ایمان ایک ہی ہے کم زیادہ نہیں۔ اگرچہ عمل نہ کرے۔ (غنیہ ص۲۰۶)

عقیدہ	بانی	فرقہ	نمبر
یہ فرقہ دو جماعت میں منقسم ہے بعض تو مرجیہ کے ہم عقیدہ ہیں عموماً اور بعض جبریہ عقیدہ کے ساتھ متفق ہیں۔ نیز عموماً انکار صفات باری میں معتزلہ کے بھی موافق ہیں (غنیہ ص۲۰۷)	جَہْمُ بن صَفْوَان	اَلْجَہْمِیَّۃُ اَلْمُرْجِئَۃُ	۵۴
ایمان صرف معرفت الٰہی کا نام ہے اور عدم معرفت کا نام کفر۔ تثلیث کا اقرار کرنا کفر نہیں ہے اگرچہ یہ کافروں کا قول ہے۔ انکار رسالت سے معرفت باطل نہیں ہوتی۔ نماز عبادت نہیں نہ ایمان میں کمی بیشی ہوتی ہے نہ کفر میں۔	اَبُو الْحُسَیْنِ صَالِحُ بْنُ عُمَرَ والصَّالِحِيّ	اَلصَّالِحِیَّۃُ	۵۵
ہم عقیدہ یونسیہ کا ہے۔ نیز یہ کہ توحید کا اقرار کرنا جبتک کہ اس پر انبیاء علیہم السلام کی حجت قائم نہو۔ جب ان کی حجت قائم ہو جاوے تو انکا اقرار اور تصدیق بھی ایمان ہی ہے لیکن اقرار اور معرفت اس چیز کی جو خدا کے پاس سے وہ لائے ہیں ایمان میں داخل نہیں۔ (غنیہ ص۲۰۷ و ملل ص۱۸)	اَبُو شَمِر	اَلشَّمِرِیَّۃُ	۵۶
ایمان صرف معرفت الٰہی اور خضوع اور محبت کا نام ہے دخول جنت کے لئے اخلاص و محبت ہی کافی ہے۔ اعمال و طاعات ضروری نہیں۔ نہ معصیت سے مومن کو کوئی ضرر ہے نہ طاعت داخل معرفت (غنیہ ص۲۰۷ و ملل ص۹۰)	یُوْنُسُ السَّمَرِيُّ اَوِ الْبَرِّيُّ	اَلْیُوْنُسِیَّۃُ	۵۷
ایمان صرف خدا کی معرفت اور رسول کے اقرار کا نام ہے اور جو بات عقل میں جائز نہیں۔ اس کا کرنا اور جو عقل میں جائز ہے۔ اسکا نکرنا ایمان سے متعلق نہیں ہے۔ غرضکہ کل اعمال ایمان سے خارج ہیں۔ (غنیہ ص۲۰۷)	یُوْنَانُ اَوْ اَبُوْ ثَوْبَانَ	اَلْیُوْنَانِیَّۃُ اَوِ الثَّوْبَانِیَّۃُ	۵۸

جہم بن صفوان دراصل جبریہ کے اعتقاد رکھتا تھا اور عقائد مرجیہ کا بھی قائل تھا۔ خلافت بنی امیہ کے اخیر میں سالم بن احوز مازنی یا مسلم بن احوز مازنی نے مرو میں اس کو قتل کر دیا کیونکہ اس نے ترمذ کے علاقہ میں اپنی بدترین بدعات کی ترویج کی تھی۔ کہا تھا کہ قرآن مخلوق ہے خدا نے موسیٰ سے کلام نہیں کیا۔ نہ وہ دیکھا جاتا ہے۔ نہ اسکا عرش ہے۔ نہ کرسی۔ لہذا استواء علی العرش سے انکار کر دیا اور میزان و عذاب قبر سے بھی اور جنت و دوزخ فانی ہیں۔ دیدار الٰہی نہیں ہوگا۔ ایمان صرف معرفت بالقلب کا نام ہے اقرار باللسان ایمان نہیں پس جو شخص بعد معرفت کے قصداً انکار کرے تو بھی ایمان سے خارج نہیں ہوگا۔ نیز اس کے اور انبیاء کے ایمان میں کچھ کمی بیشی نہیں۔ (غنیہ ص۲۰۷۔ ملل ص۱۸)

نمبر شمار	فرقہ کا نام	پیشوا کا نام	عقائد
۵۹	اَلنَّجَّارِيَّةُ اَلْمُرْجِيَةُ	حَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ النَّجَّار	صفات باری میں معتزلہ کے ہمعقیدہ ہے نیز یہ کہ دیدار الٰہی محال ہے۔ ہاں ممکن ہے کہ معرفت الٰہی دل سے منتقل ہو کر آنکھوں میں سما جائے۔ اور بجائے دل کے آنکھیں معرفت الٰہی حاصل کرلیں تو یہی دیدار الٰہی ہے۔ کلام الٰہی مخلوق ہے۔ جو شخص قرآن کو مخلوق کہے وہ کافر ہے۔ (تعجب ہے!) خدا کی ذات ہر جگہ اور ہر مکان میں موجود ہے (ملل صفحہ ۴۲)
۶۰	اَلْغَيْلَانِيَّةُ	غَيْلَانُ بْنُ مَرْوَانَ اَوِ ابْنُ حَارِث	ہمعقیدہ ہے شمریہ کا۔ نیز ان کے نزدیک اقرار باللسان ہی تصدیق ہے۔ (غنیہ صفحہ ۲۰۸ و ملل صفحہ ۵۳)
۶۱	اَلْحَنَفِيَّةُ	اَبُوْحَنِيْفَةَ نُعْمَانُ بْنُ ثَابِتٍ	ایمان صرف معرفت الٰہی اور اقرار کرنا ہے خدا اور رسول کا اور جو کچھ وہ خدا کے پاس سے لائے ہیں اجمالی طور پر اسی طرح ذکر کیا برہوتی نے (غنیہ صفحہ ۲۰۸)
۶۲	اَلشَّبِيْبِيَّةُ	مُحَمَّدُ بْنُ شَبِيْب	ایمان صرف وحدانیت کا اقرار کرنا اور تشبیہ کا اس سے انکار کرنا ہے۔ (غنیہ صفحہ ۲۰۸)
۶۳	اَلْمُعَاذِيَّةُ	مُعَاذُ الْمُوْصِيْ	جس نے خدا کی نافرمانی کی اسکی نسبت کہیں گے کہ اس نے فسق کا کام کیا لیکن اس کو فاسق نہ کہیں گے۔ اور آدمی فاسق نہ خدا کا دشمن ہے نہ دوست (غنیہ صفحہ ۲۰۸)
۶۴	اَلْمَرِيْسِيَّةُ	بِشْرُ بْنُ غِيَاثٍ الْمَرِيْسِيْ	ایمان صرف تصدیق کا نام ہے جو دل اور زبان سے ہو اور کفر انکار کا نام ہے (عملیات کو اسمیں دخل نہیں) چنانچہ چاند سورج بت کو سجدہ کرنا کفر نہیں ہے۔ صرف کفر کی علامت ہے (غنیہ صفحہ ۲۰۸)
۶۵	اَلْكَرَّامِيَّةُ	اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ كَرَّامٍ	ایمان صرف اقرار باللسان کا نام ہے نہ تصدیق بالقلب کا۔ منافقین بھی مومن حقیقی ہیں۔ (اور ان میں بہت سے مختلف فرقے شامل ہیں) (غنیہ صفحہ ۲۰۹ و ملل صفحہ ۶۱)
			پانچواں گروہ مشبّہہ کا جس کے تین فرقے حسب ذیل ہیں

ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کوفی مقتدا ہیں فرقہ حنفیہ کے۔ اکثر اہل علم نے ان کو مرجیہ فرقے میں شمار کیا ہے چنانچہ ایمان کی تعریف اور اسکی کمی زیادتی کے بارہ میں جو عقیدہ مرجیہ کا ہے انہوں نے بھی بعینہ وہی اپنا عقیدہ اپنی تصنیف فقہ اکبر میں درج فرمایا ہے۔ علاوہ شہرستانی نے کتاب الملل والنحل میں بھی جناب الخ جن میں حماد بن ابی سلیمان اور ابوحنیفہ اور ابو یوسف اور محمد بن حسن وغیرہم کو درج کیا ہے اسی طرح غسان بھی جو فرقہ غسانیہ کا پیشوا ہے ابوحنیفہ کو فرقہ مرجیہ میں شمار کرتا ہے (ملل والنحل مطبوعہ مصر صفحہ ۱۸۶ تا ۱۹۴ جلد اول) اور غضب یہ کہ اپنے سرگروہ اور مقتدا حضرت پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ نے بھی امام صاحب کو مرجیہ لکھ دیا۔ اب ناظرین انصاف کریں انکے ساتھ کیا معاملہ رکھتے ہیں۔ کیا ان کی گیارہویں تو بند کر دیں گے مگر شکم شریف خارج ہو گئے تو بڑی مشکل ہے (مؤلف)

۵۵ اس بحث کے سلسلہ میں تاریخ اہلحدیث مؤلفہ مولانا میر سیالکوٹیؒ کا مطالعہ بھی مناسب ہے جس سے بہت سی علمی معلومات حاصل ہوں گی (راز)

عموماً یہ گروہ روافض اور کرامیہ کے عقائد پر مشتمل ہے جو حلول اور تشبیہ کے قائل ہیں کہتے ہیں کہ جائز ہے کہ خداوند تعالیٰ کسی شخص کی صورت میں ظہور کرے مثل جبرئیل علیہ السلام کے اور کہتے ہیں کہ اس کو چھو سکتے ہیں، اور مصافحہ کر سکتے ہیں۔ اور اس کے مخلص بندے اُس کو دنیا اور آخرت میں دیکھتے ہیں۔ وغیر ذالک۔ (ملل ص۵۸)

۶۹	فرقہ کا نام	پیشوا کا نام	عقائد
۶۶	اَلْهِشَامِيَّةُ	هِشَامُ بْنُ الْحَكَمِ	خدا کا جسم ایک نور ہے۔ جو چوڑا لمبا اور موٹا چمکدار ہے۔ مثل ٹکڑے چاندی کے جو حرکت کرتا ہے اور ٹھہر جاتا ہے۔ کھڑا ہو جاتا ہے اور بیٹھ جاتا ہے اور کہتے ہیں کہ سب سے بہتر قد سات بالشت ہے۔ (غنیہ ص۲۱۲)
۶۷	اَلْمُقَاتِلِيَّةُ	مُقَاتِلُ بْنُ سُلَيْمَانَ	خدا کا جسم اور صورت مثل انسان کے ہے جس کے گوشت خون۔ جوڑ۔ اعضا۔ سر۔ زبان۔ گردن وغیرہ ہیں۔ باوجود کے وہ غیر مشابہ ہیں۔ (غنیہ ص۲۱۲ و ملل ص۵۸)
۶۸	اَلْوَاسِمِيَّةُ	مجہول	فرقہ غیر معروف کہ جو مشبہ کے عام عقائد پر ہے (غنیہ ص۲۱۲)
	چھٹا گروہ جہمیہ۔ جبریہ کا جسکا ایک ہی فرقہ ہے		
۶۹	اَلْجَهْمِيَّةُ اَلْجَبْرِيَّةُ	جَهْمُ بْنُ صَفْوَانَ	مرجیہ فرقہ سے الگ ہو کر معتزلہ اور جبریہ کے عقائد پر مشتمل ہے۔ اور کہتے ہیں کہ خداوند تعالیٰ کسی چیز کو اُس کے پیدا کرنے سے پہلے نہیں جانتا۔ انسان اپنے کاموں پر مختار نہیں نہ وہ خود ارادہ کر سکتا ہے۔ بلکہ قدرت الٰہی کی طرف سے مجبور ہے۔ اور اس کا مکلف ہونا اور ثواب عذاب کا دیا جانا سب کچھ خدا کی طرف سے جبر ہے۔ (غنیہ ص۲۱۲ و ملل ص۲۶)
	ساتواں گروہ ضراریہ کا جس کا ایک ہی فرقہ ہے		
۷۰	اَلضِّرَارِيَّةُ	ضِرَارُ بْنُ عَمْرٍو	خدا اس معنی سے عالم اور قادر ہے کہ وہ جاہل اور عاجز نہیں۔ اور خدا کی بھی ماہیت ثابت ہے۔ مگر اُس کا علم اسی کو ہے۔ یعنی وہ اپنے نفس کا شاہد ہے۔ مگر اسکی دلیل اُس کو معلوم نہیں (غنیہ ص۲۱۵ و ملل ص۴۰)

یہ ضرار دو پیشوایان فرقہ مرجیہ کے امام ابو حنیفہ اور انکے اصحاب کا بھی یہی عقیدہ نقل کرتے ہیں۔ (ملل ص۱۱۲)

آٹھواں گروہ نجاریہ صفاتیہ کا جسکا ایک ہی فرقہ ہے۔

نمبر شمار	فرقہ کا نام	پیشوا کا نام	عقائد
۱،	اَلنَّجَّارِیَّۃُ الصِّفَاتِیَّہ	حَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ النَّجَّارُ	اول یہ فرقہ معتزلہ کے عقائد پر مشتمل رہا۔ بعدہ ایک جماعت مختلف ہوکر برخلاف روش سلف کے صفات باری تعالیٰ میں تاویل کرنے لگے۔ اور مثل فرقہ مشبہ کے تشبیہ تک نوبت پہونچانے لگے اور کئی جماعتوں میں منقسم ہوگئے (غنیہ ص۲۱۵ دہلی)

نواں گروہ کلابیہ کا جس کا ایک ہی فرقہ ہے

نمبر شمار	فرقہ کا نام	پیشوا کا نام	عقائد
	اَلْکُلَّابِیَّۃُ	اَبُوْعَبْدِ اللّٰہِ بْنُ کُلَّاب	صفات خداوندی قدیم ہیں نہ حادث۔ نہ یہ کہتے ہیں کہ اسکی صفتیں عین ہیں یا غیر اور استواء علی العرش کے قائل نہیں کہتے ہیں کہ خدا کا کوئی مکان نہیں۔ قرآن حروف نہیں ہے وغیر ذالک (غنیہ ص۲۱۵)

یہ نئے نئے مذاہب جو پیدا ہوئے صحابہؓ اُن سے محفوظ رہے۔ مگر بعض بدعات اُنکے سامنے شروع ہوگئی تھیں۔ جن کے رد میں اُنہوں نے کوئی دقیقہ اُٹھا نہیں رکھا۔ مثلاً ایک واقعہ درج ذیل ہے:۔ اَخْرَجَ اَبُوْنُعَیْمِ الْبَصْرِیُّ فِی الْبَحْرِ وَغَیْرُہٗ فِیْ غَیْرِہٖ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّہٗ سَمِعَ قَوْمًا اجْتَمَعُوْا فِیْ مَسْجِدٍ یُّھَلِّلُوْنَ وَیُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ جَھْرًا فَقَامَ اِلَیْھِمْ فَقَالَ مَا عَھِدْنَا ذٰلِکَ فِیْ عَھْدِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَا اَرَاکُمْ اِلَّا مُبْتَدِعِیْنَ وَمَازَالَ یَذْکُرُ ذٰلِکَ حَتّٰی اَخْرَجَھُمْ مِنَ الْمَسْجِدِ ترجمہ عبداللہ بن مسعودؓ نے سنا کہ لوگ مسجد میں جمع ہوکر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اور درود شریف پڑھتے ہیں۔ خبر پاکر آپ گئے۔ فرمایا کہ اے لوگو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کسی کو کلمہ و درود پڑھتے اس طرح نہیں دیکھا میں تم کو بدعتی جانتا ہوں بس یہی کہتے رہے۔ یہانتک کہ اُن کو مسجد سے نکلوا دیا۔ قریب قریب یہی مضمون دارمی مطبوعہ رحمانی دہلی ص۲۶ میں ہے)

(درود شریف کے جلسے کرنے والے اور تیجے کے چنے پڑھنے والے اس پر غور کریں)

اسی طرح تابعینؒ و تبع تابعینؒ ائمہ محدثین و مجتہدین بھی جو قدم بقدم صحابہؓ کے اُس اصلی سیدھے راستے پر چلے آتے تھے ان نئی باتوں اور نئے نئے فرقوں کا رد کرتے رہے۔ وہ ان مستحدث فرقوں کے مقابلہ میں **اہلسنّت** کہلائے۔ چنانچہ حضرت پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانیؒ غنیۃ الطالبین مطبوعہ اسلامیہ لاہور ص۱۶۵ میں فرماتے ہیں کہ فَعَلَی الْمُؤْمِنِ اِتِّبَاعُ السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ فَالسُّنَّۃُ

مَا سَنَّهُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم وَالْجَمَاعَةُ مَا اتَّفَقَ عَلَيْهِ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلعم ترجمہ مومن پر لازم ہے اتباع سنت اور جماعت کی۔ پس سنت سے مراد سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ اور جماعت سے مراد یہ ہے کہ جس پر صحابہ کا اتفاق ہو اور توضیح تلویح مطبوعہ نولکشور ص۳۵۲ میں ہے۔ اَهْلُ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ وَهُمُ الَّذِيْنَ طَرِيْقَتُهُمْ طَرِيْقَةُ الرَّسُوْلِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاَصْحَابِهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ دُوْنَ اَهْلِ الْبِدَعِ ترجمہ اہلسنت والجماعۃ وہ ہیں کہ جن کا طریقہ طریقہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور آپکے صحابہ رضی اللہ عنہم کا سوائے اہل بدعت کے۔

تقلید کی تمہید

یہ مضمون میرے موضوع سے متعلق ہے۔ اس لئے اس کو ذرا وضاحت سے ہدیۂ ناظرین کرتا ہوں۔ ابتدائے اسلام سے تین سو سال تک تو تقلید کا نام ونشان بھی نہ تھا۔ نہ مذاہب اربعہ کی بُنیاد پڑی تھی۔ البتہ زمانۂ خیر القرون منقضی ہوتے ہی۔ لوگ آرائے رجال کی طرف رجوع کرنے لگے سلف کا طریقہ جو احادیث کے ساتھ تمسک کا تھا رخصت ہونے لگا۔ اس کی (تقلید کی) ظاہری صورت پر فریفتہ ہوکر قال اللہ وقال الرسول کو خیر باد کہہ بیٹھے۔ اب اگر کسی طرف سے صدا آبھی جاتی ہے تو اُس کو اقوال رجال سے دفع کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کیا یہ صاحب اقوال۔ ائمہ اور زمرۂ علماء میں سے نہ تھے۔ آہ یہ سارے کرشمے تقلید کے ہیں۔

تقلید کے معنی

(۱) **اوّل باعتبار لغت** از غیاث اللغات مطبوعہ نولکشور ص۱۰۳ (تقلید گردن بند در گردن انداختن و کار بعہدہ کسے ساختن. و بر گردن خود کار گرفتن۔ ومجازاً بمعنی پیروی کسے بے دریافت حقیقت آں) ترجمہ گردن بند گلے میں ڈالنا۔ اور کسی کی ذمہ داری پر کام کرنا۔ اور اپنی گردن پر کوئی کام لے لینا۔ اور معنی مجازی یہ ہیں کہ کسی کی تابعداری بغیر حقیقت معلوم کئے کرنا۔ ایضاً کتاب بہار عجم جلد دوم مطبوعہ نولکشور ص۲۱۷ قلادہ بالکسر گردن بند گلے کا پٹا) قلائد جمع۔

(۲) **دوم باصطلاح شرع** تقلید یہ ہے جس کی بابت ملا علی قاری حنفیؒ اپنی کتاب شرح قصیدہ امالی مطبوعہ یوسفی دہلی ص۳۴ میں لکھتے ہیں کہ وَالتَّقْلِيْدُ قَبُوْلُ قَوْلِ الْغَيْرِ بِلَا دَلِيْلٍ فَكَاَنَّهٗ لِقَبُوْلِهٖ جَعَلَهٗ قِلَادَةً فِيْ عُنُقِهٖ ترجمہ تقلید قبول کرنا ہے قول غیر کا بغیر ثبوت کے پس گویا کہ اُس مقلد نے بوجہ قبول کر لینے اپنے امام کے قول کو اپنے گلے کا ہار بنا لیا۔

(۳) مسلم الثبوت بحر العلوم مطبوعہ نولکشور ص۶۲۴ اَلتَّقْلِيْدُ اَلْعَمَلُ بِقَوْلِ الْغَيْرِ مِنْ غَيْرِ

حُجَّۃٍ۔ ترجمہ تقلید عمل کرنا ہے قول غیر پر بلا دلیل کے۔

(۴) عقد الفرید میں ملاحسن شرنبلالی حنفی فرماتے ہیں کہ :۔ حَقِيْقَةُ التَّقْلِيْدِ الْعَمَلُ بِقَوْلِ مَنْ لَيْسَ قَوْلُهُ اِحْدَى الْحُجَجِ الْاَرْبَعَةِ الشَّرْعِيَّةِ بِلَا حُجَّةٍ مِّنْهَا فَلَيْسَ الرُّجُوْعُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ الْاِجْمَاعِ مِنَ التَّقْلِيْدِ لِاَنَّ كُلًّا مِّنْهُمَا حُجَّةٌ شَرْعِيَّةٌ مِّنَ الْحُجَجِ الشَّرْعِيَّةِ۔ ترجمہ اصل تقلید کی ایسے شخص کے قول پر عمل کرنا کہ جس کا قول چاروں حجتوں شرعیہ میں سے نہو اور نہ اُس کے قول پر عمل کرنیکی کوئی حجت شرعی ہو سو رجوع کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اجماع کی طرف تقلید نہیں ہے اس لئے کہ یہ دونوں حجتوں شرعیہ میں سے ہیں۔ (معیار الحق مطبوعہ رحمانی ص۳۶)

(۵) منتہم الحصول میں فاضل قندھاری حنفی فرماتے ہیں کہ اَلتَّقْلِيْدُ الْعَمَلُ بِقَوْلِ مَنْ لَيْسَ قَوْلُهُ مِنَ الْحُجَجِ الشَّرْعِيَّةِ بِلَا حُجَّةٍ فَالرُّجُوْعُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِلَى الْاِجْمَاعِ لَيْسَ مِنْهُ ترجمہ تقلید اُس شخص کے قول پر بلا دلیل عمل کرنا جس کا قول حجتوں شرعیہ میں سے نہو سو رجوع کرنا آنحضرتؐ اور اجماع کی طرف تقلید نہ ٹھہری۔ (معیار الحق مطبوعہ رحمانی ص۳۷)

(۶) علامہ سبکی شرح جمع الجوامع جلد ۲ ص۲۵۱ میں لکھتے ہیں کہ اَلتَّقْلِيْدُ اَخْذُ الْقَوْلِ مِنْ غَيْرِ مَعْرِفَةِ دَلِيْلِهٖ ترجمہ کسی کے قول کو اس کی دلیل کے جاننے کے بغیر قبول کرنا تقلید ہے

(۷) اعلام الموقعین مطبوعہ اشرف المطابع جلد ۱ ص۲۱۵ میں ہے کہ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ خُوَازْ مَنْدَادَ الْبَصْرِيُّ الْمَالِكِيُّ التَّقْلِيْدُ مَعْنَاهُ فِي الشَّرْعِ الرُّجُوْعُ اِلَى الْقَوْلِ لَا حُجَّةَ لِقَائِلِهٖ وَذٰلِكَ مَمْنُوْعٌ مِّنْهُ فِي الشَّرِيْعَةِ وَالْاِتِّبَاعُ مَا ثَبَتَ عَلَيْهِ حُجَّةٌ ترجمہ ابوعبداللہ بن خواز منداد البصری مالکی فرماتے ہیں کہ تقلید کے شرعی معنی یہ ہیں کہ ایسے شخص کی طرف رجوع کرنا جس کا قول حجت نہیں ہے۔ شریعت نے ایسی تقلید سے منع کیا ہے۔ اور اتباع وہ ہے کہ جس پر دلیل ہو۔

غرض مطلب صاف ہے بغیر دلیل قرآن و حدیث کے کسی امام یا فقیہ کی بات مان لینے کو تقلید کہتے ہیں

تقلید کب سے شروع ہوئی

(۱) شاہ ولی اللہ صاحب حجۃ اللہ البالغہ مطبوعہ صدیقی بریلی ص۱۵۲ میں فرماتے ہیں کہ :۔ اِعْلَمْ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا قَبْلَ الْمِائَةِ الرَّابِعَةِ غَيْرَ مُجْمِعِيْنَ عَلَى التَّقْلِيْدِ الْخَالِصِ

لِمَذْهَبٍ وَّاحِدٍ۔ یعنی معلوم کرنا چاہئے کہ چوتھی صدی سے پہلے لوگ کسی خالص ایک مذہب پر متفق نہ تھے۔

(۲) روض الریاحین ترجمہ بستان المحدثین مطبوعہ قاسمی ص۱۷ میں شاہ عبدالعزیز صاحب فرماتے ہیں کہ۔ امام مالکؒ کے زمانے تک لوگوں میں ایک مذہب کی تقلید راسخ نہوئی تھی۔

(۳) اِعْلَامُ الْمُوَقِّعِیْنَ مطبوعہ اشرف المطابع دہلی جلد اول ص۲۲۲ میں ہے۔ اِنَّمَا حَدَثَتْ هٰذِهِ الْبِدْعَةُ فِي الْقَرْنِ الرَّابِعِ الْمَذْمُوْمَةِ عَلٰى لِسَانِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ یہ تقلید بدعت چوتھی صدی میں جاری ہوئی ہے۔ یہ وہ زمانہ ہے کہ جسکی مذمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہو چکی ہے۔

(۴) علامہ سند بن عنان مالکی تحریر فرماتے ہیں کہ وَهُوَ اَيْضًا فِي نَفْسِهٖ بِدْعَةٌ مُّحْدَثَةٌ لِاَنَّا نَعْلَمُ بِالْقَطْعِ اَنَّ الصَّحَابَةَ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ لَمْ يَكُنْ فِي زَمَانِهِمْ وَعَصْرِهِمْ مَذْهَبٌ لِرَجُلٍ مُعَيَّنٍ يُدْرَسُ وَيُقَلَّدُ وَاِنَّمَا كَانُوْا يَرْجِعُوْنَ فِي النَّوَازِلِ اِلَى الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ اَوْ اِلٰى مَا يَتَمَخَّضُ بَيْنَهُمْ مِنَ النَّظَرِ عِنْدَ فَقْدِ الدَّلِيْلِ وَكَذٰلِكَ تَابِعُوْهُمْ اَيْضًا يَرْجِعُوْنَ اِلَى الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ فَاِنْ لَمْ يَجِدُوْا نَظَرُوْا اِلٰى مَا اَجْمَعَ عَلَيْهِ الصَّحَابَةُ فَاِنْ لَمْ يَجِدُوْا اجْتَهَدُوْا وَاخْتَارَ بَعْضُهُمْ قَوْلَ صَحَابِيٍّ فَرَاٰهُ الْاَقْوٰى فِي دِيْنِ اللّٰهِ تَعَالٰى ثُمَّ كَانَ الْقَرْنُ الثَّالِثُ وَفِيْهِ كَانَ اَبُوْحَنِيْفَةَ وَمَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَابْنُ حَنْبَلٍ فَاِنَّ مَالِكًا تُوُفِّيَ سَنَةَ تِسْعٍ وَّسَبْعِيْنَ وَمِائَةٍ وَتُوُفِّيَ اَبُوْحَنِيْفَةَ سَنَةَ خَمْسِيْنَ وَمِائَةٍ وَفِي هٰذِهِ السَّنَةِ وُلِدَ الْاِمَامُ الشَّافِعِيُّ وَوُلِدَ ابْنُ حَنْبَلٍ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَّسِتِّيْنَ وَمِائَةٍ وَكَانُوْا عَلٰى مِنْهَاجِ مَنْ مَّضٰى لَمْ يَكُنْ فِي عَصْرِهِمْ مَذْهَبُ رَجُلٍ مُعَيَّنٍ يَتَدَارَسُوْنَهٗ وَعَلٰى قَرِيْبٍ مِّنْهُمْ كَانَ اَتْبَاعُهُمْ فَكَمْ مِّنْ قَوْلَةٍ لِمَالِكٍ وَّلِنُظَرَائِهٖ خَالَفَهٗ فِيْهَا اَصْحَابُهٗ وَلَوْ نَقَلْنَا ذٰلِكَ لَخَرَجْنَا عَنْ مَقْصُوْدِ هٰذَا الْكِتَابِ وَمَا ذَاكَ اِلَّا لِجَمْعِهِمْ اٰلَاتِ الْاِجْتِهَادِ وَقُدْرَتِهِمْ عَلٰى ضُرُوْبِ الْاِسْتِنْبَاطَاتِ وَلَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ نَبِيَّهٗ صلعم فِي قَوْلِهٖ خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ذَكَرَ بَعْدَ قَرْنَيْنِ اَلْحَدِيْث

فِي صَحِيحِ الْبُخَارِيِّ فَالْعَجَبُ لِأَهْلِ التَّقْلِيدِ كَيْفَ يَقُولُونَ هٰذَا هُوَ الْأَمْرُ الْقَدِيمُ وَعَلَيْهِ أَدْرَكْنَا الشُّيُوخَ وَهُوَ إِنَّمَا حَدَثَ بَعْدَ مِائَتَيْ سَنَةٍ مِنَ الْهِجْرَةِ وَبَعْدَ فَنَاءِ الْقُرُونِ الَّذِيْ أَثْنٰى عَلَيْهِمُ الرَّسُوْلُ۔

اور یہ تقلید ایک بدعت ہے جو (بعد کے زمانہ میں) پیدا کی گئی۔ اس لئے کہ ہم یقیناً جانتے ہیں کہ صحابہؓ کے زمانہ میں کسی خاص شخص کے نام کا مذہب نہ تھا جس کو پڑھا پڑھایا جاتا ہو اور اسکی تقلید کی جاتی ہو بلکہ وہ لوگ واقعات میں قرآن و حدیث کی طرف رجوع کرتے تھے اور قرآن و حدیث سے نہ ملنے کی صورت میں جس طرف اُن کی بصیرت پہنچی۔ اُسی طرح تابعینؒ کرتے رہے یعنی قرآن و حدیث کی طرف رجوع کرتے تھے اگر قرآن و حدیث سے نہ ملتا تو اجماع صحابہؓ کی طرف نظر کرتے اگر اجماع بھی نہ ملتا تو خود اجتہاد کرتے۔ اور بعض کسی صحابیؓ کے قول کو قوی سمجھکر اختیار کر لیتے۔ پھر قرن ثالث (تبع تابعین کا زمانہ) آیا اسی قرن میں (امام) ابوحنیفہؒ اور (امام) مالکؒ اور (امام) شافعیؒ اور (امام) احمد بن حنبلؒ ہوئے۔ کیونکہ امام مالکؒ نے ۱۷۹ھ میں وفات پائی اور امام ابوحنیفہؒ نے ۱۵۰ھ میں وفات پائی اور اسی سال میں امام شافعیؒ پیدا ہوئے۔ اور امام احمدؒ ۱۶۴ھ میں پیدا ہوئے۔ یہ چاروں بھی پہلوں کے طریقے پر تھے۔ اُن کے زمانہ میں بھی کسی خاص شخص کا مذہب مقرر نہ تھا جسکو آپس میں درس دیتے ہوں۔ اور انہیں کے طرز عمل کے قریب قریب انکے اتباع کا بھی یہی طرز عمل تھا۔ بہت سے امام مالکؒ اور ان کے ہم پلہ اماموں کے قول ہیں جنمیں انہیں کے شاگردوں نے اختلاف کیا۔ اگر ہم اُن کو نقل کریں تو اس کتاب سے جو مقصود ہے وہ رہ جاویگا۔ ان شاگردوں نے اس آزادی کے ساتھ خلاف اسی واسطے کیا کہ وہ اُن کے (مقلد نہ تھے) بلکہ آلات اجتہاد کے جامع تھے اور استنباط مسائل کے طریقوں پر قادر نہ تھے۔ (بہرحال قرون ثلٰثہ میں مذہب تقلید پیدا نہ ہوا تھا) اور اللہ نے اپنے نبی صلعم کو ان کے اس قول میں سچا کر دیا کہ بہتر سب فرقوں میں اہل زمانہ میرے ہیں پھر وہ جو ان کے بعد والے ہیں۔ پھر جو انکے بعد والے ہیں۔ اپنے زمانے کے بعد دو زمانوں کا ذکر کیا۔ یہ حدیث صحیح بخاری میں ہے پس اہل تقلید سے تعجب ہے کہ وہ کیسے کہتے ہیں کہ یہ (تقلید والا مذہب) قدیم ہے۔ اور یہی ہم بزرگوں سے دیکھتے چلے آتے ہیں۔ حالانکہ وہ ہجرت سے دو سو برس بعد پیدا ہوا۔ بعد گزرنے ان قرون کے جن کی رسول نے تعریف کی (ازالہ ارشاد ص۳۱)

(۵) فتح الباری پارہ چودہ باب فضائل اصحاب النبی صلعم ص۳۵۳ میں علامہ ابن حجرؒ

فرماتے ہیں کہ وَاتَّفَقُوْٓا اَنَّ الْاٰخِرَ مَنْ كَانَ مِنْ اَتْبَاعِ التَّابِعِيْنَ مِمَّنْ يُّقْبَلُ قَوْلُهٗ عَاشَ اِلٰى حُدُوْدِ الْعِشْرِيْنَ وَمِائَتَيْنِ وَفِيْ هٰذَا الْوَقْتِ ظَهَرَتِ الْبِدَعُ ظُهُوْرًا فَاشِيًا اِلٰى قَوْلِهٖ وَتَغَيَّرَتِ الْاَحْوَالُ تَغَيُّرًا شَدِيْدًا۔ ترجمہ تبع تابعین دوسو بیس برس تک زندہ رہے پس اُسی وقت سے بدعتیں پھیلنے لگیں اور (دین میں) بہت کچھ تغیر (تقلید سے) واقع ہوگیا۔

(۶) تذکرۃ الحفاظ مطبوعہ دائرۃ المعارف نظامیہ صفحہ ۲۰۲ میں ہے کہ۔ وَكَذٰلِكَ كَانَ فِيْ هٰذَا الْوَقْتِ خَلْقٌ مِّنْ اَئِمَّةِ اَهْلِ الرَّاْيِ وَالْفُرُوْعِ وَعَدَدٌ مِّنْ اَسَاطِيْنِ الْمُعْتَزِلَةِ وَالشِّيْعَةِ وَاَصْحَابِ الْكَلَامِ الَّذِيْنَ مَشَوْا آرَاءَ الْمَعْقُوْلِ وَاَعْرَضُوْا عَمَّا عَلَيْهِ السَّلَفُ مِنَ التَّمَسُّكِ بِالْاٰثَارِ النَّبَوِيَّةِ وَظَهَرَ فِي الْفُقَهَاءِ التَّقْلِيْدُ وَتَنَاقَصَ الْاِجْتِهَادُ ترجمہ اسی طرح اُس وقت میں اہل الرائے وفروع (فقہا) کی ایک جماعت اور کتنے سردار معتزلہ اور شیعہ اور اصحاب کلام موجود تھے۔ جو آرائے معقول پر چلے۔ اور سلف کا جو طریقہ احادیث کے ساتھ تمسک کا تھا۔ اُس کو چھوڑ دیا۔ اور (اُسوقت سے) فقہا میں تقلید ظاہر ہوئی اور طریقہ اجتہاد گھٹنے لگا۔

زمانہ رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم سے لیکر تینوں زمانوں خیر القرون تک تقلید کا وجود ہی نہ تھا۔ بعد زمانہ خیر القرون کے وجود پایا جاتا ہے۔

تقلید کے اسباب

(۱) شاہ ولی اللہ صاحب انصاف مطبوعہ مجتبائی دہلی صفحہ ۵۸ میں فرماتے ہیں کہ وَكَانَ سَبَبُ ذٰلِكَ تَزَاحُمَ الْفُقَهَاءِ وَتَجَادُلَهُمْ فِيْ مَا بَيْنَهُمْ فَاِنَّهُمْ لَمَّا وَقَعَتْ فِيْهِمُ الْمُزَاحَمَةُ فِي الْفَتْوٰى كَانَ كُلُّ مَنْ اَفْتٰى بِشَيْءٍ نُوْقِضَ فِيْ فَتْوَاهُ وَرُدَّ عَلَيْهِ فَلَمْ يَنْقَطِعِ الْكَلَامُ اِلَّا بِالْمَصِيْرِ اِلٰى تَصْرِيْحِ رَجُلٍ مِّنَ الْمُتَقَدِّمِيْنَ فِي الْمَسْئَلَةِ وَاَيْضًا جَوْرُ الْقُضَاةِ فَاِنَّ الْقُضَاةَ لَمَّا جَارَ اَكْثَرُهُمْ وَلَمْ يَكُوْنُوْا اُمَنَاءَ لَمْ يُقْبَلْ مِنْهُمْ اِلَّا مَا لَا يَرِيْبُ الْعَامَّةُ فِيْهِ وَيَكُوْنُ شَيْئًا قَدْ قِيْلَ مِنْ قَبْلُ وَاَيْضًا جَهْلُ رُءُوْسِ النَّاسِ وَاسْتِفْتَاءُ النَّاسِ مَنْ لَّا عِلْمَ لَهٗ بِالْحَدِيْثِ وَلَا بِطَرِيْقِ التَّخْرِيْجِ كَمَا تَرٰى ذٰلِكَ ظَاهِرًا فِيْ اَكْثَرِ الْمُتَاَخِّرِيْنَ وَقَدْ نَبَّهَ عَلَيْهِ ابْنُ الْهُمَامِ وَغَيْرُهٗ وَفِيْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ سُمِّيَ غَيْرُ الْمُجْتَهِدِ فَقِيْهًا وَفِيْ ذٰلِكَ

اَلْوَقْتِ تَنَبَّهُوْا عَلَى التَّعَصُّبِ۔ اور وجہ تقلید کی فقہا کا آپس کا دھینگا پیسل کرنا اور باہمدگر جھگڑا کرنا ہوا۔ کیونکہ جب اُنمیں فتویٰ دینے میں مقابلہ آپڑا۔ تو جو کوئی کسی چیز کا حکم دیتا اُس کے فتویٰ میں اعتراض کیا جاتا اور مانا نہ جاتا۔ اور بدون رجوع کرنیکے متقدمین میں سے کسی کی تصریح پر مسئلہ میں بحث موقوف نہ ہوتی۔ اور ایک وجہ تقلید کی قاضیوں کا حکم کرنا ہے کیونکہ جب اکثر قاضیوں نے ظلم کیا۔ اور امین نہوے تو اُنکے وہ حکم مقبول ہوتے جن میں عوام کو شک نہو۔ اور جن کو پہلے کسی نے کہا ہو۔ اور ایک وجہ یہ ہوئی کہ رؤسا جاہل ہوئے اور لوگوں نے ایسوں کو مسائل پوچھے جنکو حدیث اور طریق تخریج کا علم نہ تھا جیسے اکثر متاخرین کا حال بظاہر ہی دیکھتے ہو۔ اور ابن ہمام وغیرہ نے اس بات پر تنبیہہ کی ہے۔ اور اس وقت میں غیر مجتہد کو فقیہ کہنے لگے۔ اور اسی وقت میں یہ لوگ تعصب پر جم گئے۔

(۲) تذکرۃ الحفاظ جلد ۲ صلالا میں ہے کہ فَلَقَدْ تَفَانَوْا اَصْحَابُ الْحَدِيْثِ وَتَلَاشَوْا وَتَبَدَّلَ النَّاسُ بِطَلَبِهٖ بِهُزْءٍ بِهِمْ اَعْدَاءُ الْحَدِيْثِ وَالسُّنَّةِ وَيَسْخَرُوْنَ مِنْهُمْ وَصَارَ عُلَمَاءُ الْعَصْرِ فِي الْغَالِبِ عَاكِفِيْنَ عَلَى التَّقْلِيْدِ فِي الْفُرُوْعِ مِنْ غَيْرِ تَحْرِيْرٍ لَهَا وَمُكِبِّيْنَ عَلَى عَقْلِيَاتٍ مِنْ حِكْمَةِ الْاَوَائِلِ وَاٰرَاءِ الْمُتَكَلِّمِيْنَ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَتَعَقَّلُوْا اَكْثَرَهَا فَعَمَّ الْبَلَاءُ وَاسْتَحْكَمَتِ الْاَهْوَاءُ وَلَاحَتْ مَبَادِيْ رَفْعِ الْعِلْمِ وَقَبْضِهٖ مِنَ النَّاسِ فَرَحِمَ اللّٰهُ امْرَءًا اَقْبَلَ عَلٰى شَانِهٖ وَقَصَرَ مِنْ لِسَانِهٖ وَاَقْبَلَ عَلٰى تِلَاوَةِ قُرْاٰنِهٖ وَبَكٰى عَلٰى زَمَانِهٖ وَاَدْمَنَ النَّظَرَ فِي الصَّحِيْحِ وَعَبَدَ اللّٰهَ قَبْلَ اَنْ يَبْغَتَهُ الْاَجَلُ اَللّٰهُمَّ وَفِّقْ وَارْحَمْ (وَاجْعَلْنَا مِنْهُمْ) ترجمہ اصحاب حدیث یکے بعد دیگرے مر گئے اور (جو نیچے وہ) حقیر سمجھے جاتے تھے لوگوں نے علم حدیث کی نگہداشت چھوڑ دی۔ اور حدیث و سنت کے دشمن ہوگئے۔ محدثین کو ٹھٹھے اور مخول میں اُڑانے لگے اور اُس زمانے کے اکثر علماء فروع (عملیات) میں بغیر تحقیق کے تقلید پر جم گئے اور عقلیات یعنی علوم حکمت اور آراء متکلمین پر جھک پڑے بغیر سمجھے پس کیسی بلا پھیل گئی اور بدعات (تقلید) قوی ہوگئیں اور علم کے اُٹھ جانیکے آثار ظاہر ہوگئے۔ سو اللہ بھلا کرے اس شخص کا جو اپنے حال پر توجہ کرے۔ اور اپنی زبان کو روکے اور قرآن مجید کی تلاوت کیا کرے۔ اور اپنے زمانے کی حالت پر روئے۔ اور بغور صحیحین (بخاری و مسلم) کو دیکھے۔ اور موت کے آنیسے پہلے اللہ کی (سنت طریقہ پر) عبادت کرے۔ اے اللہ تو توفیق دے

اور ہمارے حال پر رحم کر اور ہم کو انہیں لوگوں میں داخل کر جن کے یہ نصیب ہیں

تقلید کی ترقی

(۱) شاہ ولی اللہ صاحب حجۃ اللہ البالغہ مطبوعہ صدیقی بریلی ص۱۵۱ باب الفرق بین اہل الحدیث میں تحریر فرماتے ہیں کہ فَاَیُّ مَذْهَبٍ كَانَ اَصْحَابُهُ مَشْهُوْرِيْنَ وَوُسِّدَ اِلَيْهِمُ الْقَضَاءُ وَالْاِفْتَاءُ وَاشْتَهَرَ تَصَانِيْفُهُمْ فِي النَّاسِ وَدَرَسُوْا دَرْسًا ظَاهِرًا اِنْتَشَرَ فِي اَقْطَارِ الْاَرْضِ وَلَمْ يَزَلْ يَنْتَشِرُ كُلَّ حِيْنٍ وَاَيُّ مَذْهَبٍ كَانَ اَصْحَابُهُ خَامِلِيْنَ وَلَمْ يُوَلَّوُا الْقَضَاءَ وَالْاِفْتَاءَ وَلَمْ يَرْغَبْ فِيْهِمُ النَّاسُ اِنْدَرَسَ بَعْدَ حِيْنٍ ترجمہ جس مذہب کے اصحاب مشہور ہوئے اور خدمت قضاء اور افتاء انکے سپرد ہوئی اور انکی تصانیف لوگوں میں مشہور ہوئیں اور لوگوں نے ان کو پڑھا پڑھایا تو وہ اطراف عالم میں پھیل گیا اور ہمیشہ روز بروز بڑھتا گیا اور جس مذہب کے اصحاب غیر مشہور ہوتے اور قاضی و مفتی نہ بنائے گئے اور لوگ انکی طرف متوجہ نہ ہوئے وہ مذہب کچھ دنوں کے بعد مٹ گیا۔

(۲) خاصکر حنفی مذہب کو امام ابو یوسفؒ وغیرہ کی وجہ سے زیادہ ترقی ہوئی چنانچہ شاہ ولی اللہ صاحب حجۃ اللہ البالغہ مطبوعہ صدیقی بریلی ص۱۵۱ میں فرماتے ہیں کہ وَكَانَ اَشْهَرُ اَصْحَابِهِ (اَبِيْ حَنِيْفَةَؒ) ذِكْرًا اَبُوْ يُوْسُفَ تَوَلّٰى قَضَاءَ الْقُضَاةِ اَيَّامَ هَارُوْنَ الرَّشِيْدِ فَكَانَ سَبَبًا لِظُهُوْرِ مَذْهَبِهِ وَالْقَضَاءِ بِهِ فِيْ اَقْطَارِ الْعِرَاقِ وَخُرَاسَانَ وَمَا وَرَاءَ النَّهَرِ ترجمہ امام ابو حنیفہؒ کے شاگردوں میں سب سے زیادہ شہرت امام ابو یوسفؒ کی ہوئی۔ ہارون رشید کے عہد میں قاضی القضات کا منصب اُن کو حاصل ہوا۔ اسکی وجہ سے امام ابو حنیفہؒ کا مذہب پھیل گیا۔ اور تمام اطراف عراق خراسان۔ ماوراء النہر تک اُس کا قبضہ ہو گیا۔

حنفی مذہب کی ترقی کے متعلق ایک مغالطہ کا ازالہ

ہمارے برادران احناف فرمایا کرتے ہیں کہ حنفی مذہب کی اس قدر ترویج و شہرت اسکی حقیت کی دلیل ہے چنانچہ اکثر سلاطین بھی اسی مذہب کے پابند رہے ہیں۔

جواب یہ ہے کہ کسی مذہب کا رواج پا جانا اور سلاطین کا اُسی مذہب کو اختیار کرنا اُس مذہب کی حقیت کی دلیل نہیں ہو سکتی۔ بادشاہ اور عام لوگ تو اُسی مذہب کو ضرور پسند کرینگے جو ان کی طبیعت اور خواہش کے موافق ہو اور جس میں وسعت اور آزادی زیادہ ہو۔ چونکہ حنفی مذہب اسی کا مصداق تھا اور ہے اس لئے اس کی ترقی ہونا قرین قیاس ہے۔

اب میں یہ دکھانا چاہتا ہوں کہ سلاطین کا میلان اس طرف کیسے ہوا۔ اپنے لفظوں میں نہیں۔ بلکہ کتب تواریخ سے۔ چنانچہ ابن خلکانؒ مطبوعہ ایران جلد ۲ ص۲۶۳ میں لکھتے ہیں کہ سبب عروج امام ابویوسفؒ اور ہارون رشید کے یہاں انکی رسائی کا ذریعہ یہ ہوا کہ ہارون رشید نے اپنے گھر میں کسی کو زنا کرتے خود دیکھا اور سخت کوفت میں ہوا کہ کیا کریں۔ خادم سے کہا کہ کسی فقیہ کو لے آ۔ امام ابویوسفؒ کو اس خادم سے پہلے ربط تھا وہ انہیں کو لے گیا۔ ہارون رشید نے اُن سے پوچھا کہ اگر امام وقت خود کسی کو زنا کرتے دیکھے تو کیا کرے۔ اور اُس وقت ہارون رشید کے چہرے پر رنج کے آثار نمایاں تھے۔ امام ابویوسفؒ سمجھ گئے کہ یہ ہارون رشید کے گھر کا واقعہ ہے۔ انہوں نے فتویٰ دیا کہ اس صورت میں حد نہیں ہے۔ ہارون رشید بہت خوش ہوا۔ اور امام ابویوسفؒ کو انعام عطا فرمایا۔ اس قصہ کے ذکر کرنے کے بعد ابن خلکان جلد ۲ ص۲۶۳ میں لکھتے ہیں کہ:۔ فَصَارَ ذٰلِكَ اَصْلًا لِلنِّعْمَةِ یعنی امام ابویوسفؒ کو ہارون رشید کے دربار میں عروج کی ابتدا یہ ہوئی۔ پھر رفتہ رفتہ قاضی ہوئے۔ ہارون رشید کی ساری سلطنت میں قاضی انہیں کی تجویز سے مقرر ہوئے تھے اور انہیں سے امام ابوحنیفہؒ کے مذہب کی ترویج اور شہرت ہوئی۔ چنانچہ اسی موقع میں ابن خلکان جلد ۲ ص۲۶۳ میں لکھتے ہیں کہ مَا كَانَ فِي اَصْحَابِ اَبِي حَنِيْفَةَ مِثْلُ اَبِي يُوْسُفَ لَوْلَا اَبُوْ يُوْسُفَ مَا ذُكِرَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ۔ **ترجمہ** امام ابوحنیفہؒ کے شاگردوں میں ابویوسفؒ کا مثل نہیں تھا۔ اگر ابویوسفؒ نہ ہوتے تو امام ابوحنیفہؒ کا ذکر بھی نہ ہوتا۔

تاریخ الخلفاء مطبوعہ مصر ص۱۹۲ میں لکھتے ہیں کہ سلفی نے طیوریات میں بسند ابن مبارکؒ نقل کیا ہے کہ جب ہارون رشید خلیفہ ہوا تو اپنے باپ کی ایک لونڈی پر اس کی طبیعت آئی۔ اور اپنی خواہش اس پر ظاہر کی۔ اُس لونڈی نے کہا کہ میں تمہارے لئے حلال نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ تمہارے باپ نے میرے ساتھ خلوت کی تھی۔ پھر ہارون رشید کا عشق بڑھا تو اُس نے قاضی ابویوسفؒ کو بلا کر کہا کہ اس لونڈی کے حلال ہونے کی کوئی صورت تمہارے پاس ہے۔ قاضی صاحب نے کہا کہ کیا لونڈی جو دعویٰ کریگی وہ مان لیا جاویگا۔ آپ اسکی بات نہ مانئے کیونکہ وہ جھوٹ سے محفوظ نہیں۔ ابن مبارکؒ کہتے ہیں کہ میں کس سے تعجب کروں آیا اُس بادشاہ سے جس نے مسلمانوں کے خون و مال میں ہاتھ ڈالا۔ اور اپنے باپ کی حرمت کا لحاظ نہ کیا۔ یا اُس لونڈی سے کہ بادشاہ نے اُس سے خواہش کی اور اُس نے پرہیز کیا۔ یا اُس قاضی (ابویوسفؒ) فقیہ زمانہ سے کہ اجازت دیدی اِهْتِكْ حُرْمَةَ اَبِيْكَ وَاقْضِ شَهْوَتَكَ وَصَيِّرْهُ فِيْ رَقَبَتِيْ یعنی (اے ہارون رشید) اپنے باپ کی ہتک حرمت کر اور اپنی خواہش

پوری کر۔ اور اس (گناہ) کو مری گردن میں ڈال۔ (اللہ رے جرارت)

تاریخ الخلفاء ص۱۱ میں ہے کہ سلفی نے عبداللہ ابن یوسف سے روایت کی ہے کہ ہارون رشید نے قاضی ابو یوسفؒ سے کہا کہ میں نے ایک لونڈی خریدی ہے اور میں چاہتا ہوں کہ بغیر عدت پوری ہوئے اس وقت میں اس سے صحبت کروں۔ اُس کے حلال ہونے کا تمہارے پاس کوئی حیلہ ہے۔ قاضی صاحب نے کہا ہاں آپ وہ لونڈی اپنے کسی لڑکے کو ہبہ کر دیجئے بعد اُسکے اُس سے نکاح کر لیجئے۔ اس فتویٰ پر ہارون رشید نے ایک لاکھ درہم انعام کا حکم دیا۔ قاضی صاحب نے کہا یہ روپیہ اسی وقت رات ہی کو مجھے مل جائے۔ اسپر کسی نے کہا کہ خزانچی اپنے گھر ہے اور دروازے تمام بند ہو چکے ہیں (کہلا اب صبر کی تاب کہاں تھی) قاضی صاحب فرماتے ہیں کہ فَقَدْ كَانَتِ الْاَبْوَابُ مُغْلَقَةً حِيْنَ دَعَانِيْ فَفُتِحَتْ یعنی جب ہم بلائے گئے تھے تب بھی تو دروازے بند تھے آخر کھولے گئے۔

اِنکے سوا اور بھی قصے ہیں جو بخوف طوالت نظر انداز کئے جاتے ہیں[۱]۔

ناظرین اب تو سمجھ گئے کہ حنفی مذہب کے ترقی کے اسباب کیا تھے۔

قطع نظر ان قصوں کے مسائل حنفیہ پر غور کرنے سے پتہ لگ جاتا ہے کہ اس مذہب کو امرا و سلاطین کے اختیار کرنے کی وجہ کیا تھی۔ دیکھو حقیقۃ الفقہ حصہ اول کے مسائل ملاحظہ فرما کر مسئلہ ص۱۲۵ ملاحظہ فرمائیں مرد نے جھوٹے گواہ پیش کر کے دعویٰ کیا کہ میرا فلاں عورت سے نکاح ہو گیا اور قاضی نے تسلیم کر کے ڈگری دیدی تو مرد کو اس عورت سے وطی کرنی جائز ہے (ابو حنیفہ) ترجمہ درمختار جلد ۲ ص۲۲ اردو عالمگیری جلد ۳ ص۲۴۳۔ شرح وقایہ اردو ص۲۴۷۔

اسی قسم کے مسائل کی وجہ سے اُس زمانہ کے محدثین کے وہ اشعار ہیں جو ابن قتیبہ نے کتاب المعارف مطبوعہ مصر ص۱۷ میں نقل کئے ہیں جن میں کا آخر شعر یہ ہے ؎

وَكَمْ مِنْ فَرْجِ مُحْصَنَةٍ عَفِيْفٍ   اُحِلَّ حَرَامُهٗ بِاَبِيْ حَنِيْفَةْ

کتنی ایک پاکدامن عورتوں کی شرمگاہیں   جو حرام تھیں ابو حنیفہؒ کی بدولت حلال کر دی گئیں

امراء کو تیمم میں منہ پر خاک ملنا انکی نفاست طبع کے خلاف ہے یا کہ صاف چکنے پتھر (سنگ مرمر۔ یاقوت۔ ہیرہ۔ یشب۔ عقیق۔ زمرد) پر تیمم جائز ہے۔ اگرچہ دھلا ہوا ہو صبح کو اُٹھنا امراء سے نہیں ہو سکتا۔ حنفی مذہب میں صبح کی نماز آخر وقت پڑھنی چاہئے۔ لہذا اُنہوں نے اسی کو اختیار کیا نماز میں دیر تک ٹھہرنا امیروں پر گراں ہے حنفی مذہب میں صرف بقدر ایک آیت قیام کرنا اور رکوع سجود میں دیر نہ لگانا کافی ہے۔ امراء کو بھی آسان معلوم ہوا۔ رمضان میں سوا فرج کے ناف یا ران

[۱] تذکرۃ الحفاظ جلد ۱ ص۲۷۳ میں ہے۔ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيْمِيُّ سَمِعْتُ اَبَا يُوْسُفَ عِنْدَ وَفَاتِهٖ كُلُّ مَا اَفْتَيْتُ بِهٖ فَقَدْ رَجَعْتُ عَنْهُ اِلَّا مَا وَافَقَ الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ۔ ترجمہ یحییٰ ابن تمیمی کہتے ہیں کہ میں نے امام ابو یوسف کے وفات کے وقت انہیں کہتے سنا کہ میں نے جو کچھ فتوے دیئے ہیں اُن میں جس قدر فتوے قرآن و حدیث کے موافق نہوں اُن سب سے میں توبہ کرتا ہوں اور ان سب سے رجوع کرتا ہوں۔ ۱۲

یا چوپایہ کی فرج۔ یا مردہ عورت سے وطی کرے یا جلق لگائے تو روزہ فاسد نہیں ہے۔ یہ مسئلہ خواہش پرستوں کے مناسب حال ہے۔ غرضکہ اسی طرح کے صدہا مسائل ہیں جن میں امراء کے لئے بڑی آسانیاں ہیں تو پھر امراء کیوں نہ ایسے مذہب کو بطیب خاطر قبول کریں گے۔ اور عوام بقول شخصیکہ اَلنَّاسُ عَلٰی دِیْنِ مُلُوْکِهِمْ کیوں نہ انکے قدم بقدم چلیں گے۔ یہی ہے حضرت حنفی مذہب کے ترویج و شہرت کی اصلیت ہے۔

تقلید کی تردید قرآن و تفاسیر سے

(۱) فرمایا اللہ پاک نے پارہ ۱۰ کے رکوع ۱۰ میں اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ (ترجمہ ٹھہرا لئے ہیں اپنے عالم اور درویشوں کو خدا۔ اللہ کو چھوڑ کر) اس آیت کے تحت میں امام فخر الدین رازیؒ اپنی تفسیر کبیر مطبوعہ استنبول جلد چہارم ص۴۲۳ میں فرماتے ہیں کہ:۔ اَلْاَكْثَرُوْنَ مِنَ الْمُفَسِّرِيْنَ قَالُوْا لَيْسَ الْمُرَادُ مِنَ الْاَرْبَابِ اَنَّهُمْ اعْتَقَدُوْا فِيْهِمْ اَنَّهُمْ اٰلِهَةُ الْعَالَمِ بَلِ الْمُرَادُ اَنَّهُمْ اَطَاعُوْهُمْ فِیْ اَوَامِرِهِمْ وَنَوَاهِيْهِمْ نُقِلَ اَنَّ عَدِیَّ ابْنَ حَاتِمٍ كَانَ نَصْرَانِيًّا فَانْتَهٰی اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم وَهُوَ يَقْرَاُ سُوْرَةَ بَرَاۤءَةٌ فَوَصَلَ اِلٰی هٰذِهِ الْاٰيَةِ قَالَ فَقُلْتُ لَسْنَا نَعْبُدُهُمْ فَقَالَ اَلَيْسَ يُحَرِّمُوْنَ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ فَتُحَرِّمُوْنَهٗ وَيُحِلُّوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فَتَسْتَحِلُّوْنَهٗ فَقُلْتُ بَلٰی قَالَ فَتِلْكَ عِبَادَتُهُمْ ترجمہ اکثر مفسرین کہتے ہیں کہ ارباب سے یہ مراد نہیں کہ یہود اور نصاریٰ نے اپنے مولویوں اور درویشوں کو جہاں کے خدا ہونیکا اعتقاد کر لیا تھا۔ بلکہ مراد یہ ہے کہ انہوں نے اطاعت کی تھی اپنے مولویوں اور درویشوں کی اوامر اور نواہی انکی میں۔ نقل کیگئی ہے کہ تحقیق عدیؓ بن حاتم تھا نصرانی۔ پس آیا طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ حالانکہ حضرت پڑھ رہے تھے سورہ براءت پس جب پہونچے اس آیت تک کہا (عدیؓ نے) پس کہا میں نے (حضرتؐ کو) نہ تھے ہم پرستش کرتے انکی پس فرمایا حضرت نے کیا نہیں حرام کرتے تھے وہ اُس چیز کو کہ حلال کیا ہے اُس کو اللہ نے پس حرام جانتے تھے تم بھی اُس کو۔ اور حلال کرتے تھے وہ اُس چیز کو کہ حرام کیا ہے اُس کو اللہ نے پس حلال جانتے تھے تم بھی اسکو پس کہا میں نے ہاں۔ پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی ہے پرستش انکی

(۲) اور اسی کے قریب قریب مضمون تفسیر فتح البیان فی مقاصد القرآن مطبوعہ مصر جلد ۴ ص۹۵ میں ہے۔

(۳) ایضاً تفسیر ابن کثیر مطبوعہ مصر جلد ۲ ص۳۴۹ میں ہے۔

(۴) ایضاً تفسیر تبصیر الرحمٰن مطبوعہ مصر جلد ۱ ص۲۹۵ میں ہے۔

(۵) ایضاً تفسیر جامع البیان فی تفسیر القرآن مطبوعہ فاروقی دہلی ص۱۶۶ میں ہے۔

(۶) ایضاً تفسیر بیضاوی جلد دوم مطبوعہ استنبول ص۳۳ میں ہے۔

(۷) شاہ عبدالعزیز صاحب اپنی تفسیر فتح العزیز مطبوعہ مجتبائی ص۱۲۵ میں تحریر فرماتے ہیں۔ آیت فَلَا تَجْعَلُوا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ٥ (ترجمہ نہ ٹھہراؤ اللہ کے برابر کوئی اور تم جانتے ہو) اس آیت کے تحت میں فرماتے ہیں کہ دینجا باید دانست کہ چنانچہ عبادت غیر خدا مطلقاً شرک و کفر است اطاعت غیر او تعالیٰ نیز بالاستقلال کفر است۔ ومعنی اطاعت غیر باستقلال آنست کہ او را مبلغ احکام او نداننستہ ربقۂ اطاعت او در گردن اندازد۔ وتقلید او را لازم شمارد۔ باوجود ظہور مخالفت حکم او با حکم او تعالیٰ دست از اتباع او بندارد۔ وایں ہم نوعیست از اتخاذ انداد کہ در آیت کریمہ:۔ اِتَّخَذُوْا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ نکوہش آن فرمودند (ترجمہ ٹھہراتے ہیں اپنے عالم اور درویشوں کو خدا۔ اللہ کو چھوڑ کر) ترجمہ یہ معلوم کرنا چاہیئے کہ عبادت خدا کے سوا کسی اور کی قطعی کفر اور شرک ہے۔ اور اطاعت کسی اور کی بالاستقلال سوا باری تعالیٰ کے کفر ہے۔ اور معنی اطاعت غیر استقلال کے یہی کہ کسی کے احکام کی حقیقت معلوم کئے بغیر اسکی تقلید کا حلقہ اپنی گردن میں ڈالے اور اس کی تقلید لازم جانے۔ اور باوجود اسکے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم اسکے حکم کے خلاف ظاہر ہو اس کی اتباع کو نہ چھوڑے۔ اور یہ ہی ایک قسم کا شرک قبول کرنا ہے کہ جس کی آیۃ کریمہ اِتَّخَذُوْا اَحْبَارَهُمْ میں برائی ظاہر فرمائی گئی ہے۔

(۸) تفسیر عزیزی مطبوعہ مجتبائی ص۱۰۲ تحت آیت مَا اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا (ہم چلیں گے اس پر جس پر پایا اپنے باپ دادوں کو) دریں آیۃ اشارہ است بابطال تقلید بدو طریق اول آنکہ از مقلد باید پرسید کہ ہر کرا تقلید میکنی نزد تو محقق است یا نے اگر محقق بودن او را می شناسی پس باوجود احتمال مبطل بودن او چرا او را تقلید میکنی واگر محقق بودن او می شناسی پس بکدام دلیل می شناسی اگر بتقلید دیگری می شناسی سخن دراں خواہد رفت وتسلسل لازم خواہد آمد واگر بعقل می شناسی پس آں را چرا در معرفت حق صرف نمی کنی وعار تقلید بر خود گوارا می داری۔ طریق دوم آنکہ کسے را کہ تقلید می کنی۔ اگر ایں مسئلہ را او ہم بتقلید دانستہ است۔ پس تو و او برابر شدہ۔ او را چہ ترجیح ماند کہ تقلید او می کنی واگر بدلیل دانستہ است پس تقلید وقتے تمام می شود کہ تو ہمان مسئلہ ایہمان دلیل بدانی والا مخالف او باشی نہ مقلد او وچوں تو ہم آں مسئلہ بدلیل دانستی تقلید ضائع شد۔ ترجمہ اس آیۃ میں اشارہ ہے ابطال تقلید کا۔ دو طرح پر۔ اول یہ کہ مقلد سے پوچھنا چاہیئے۔

کہ تو جسکی تقلید کرتا ہے تیرے نزدیک وہ محقق ہے یا نہیں اگر تو اُس کا محقق ہونا نہیں جانتا ہے تو باوجود احتمال بالبطال کے اُسکی تقلید کیوں کرتا ہے۔ اور اگر تو اُس کو محقق جانتا ہے تو کس دلیل سے تو اُس کو محقق سمجھتا ہے۔ اگر دوسرے کی تقلید سے اُس کو محقق جانتا ہے۔ تو (بھی) بحث اُس (دوسرے) میں چلے گی اور تسلسل لازم آئے گا۔ اور اگر اپنی عقل سے محقق جانتا ہے تو عقل کو تحقیق کیوں صرف نہیں کرتا اور تقلید کی بدنامی اپنے اوپر گوارا کرتا ہے۔ دوم یہ کہ جسکی تو تقلید کرتا ہے اگر اُس نے بھی اِس مسئلہ کو تقلید سے معلوم کیا ہے تو تو اور وہ تقلید میں دونوں برابر ہوئے۔ اُسکو وجہ فضیلت کیا ہے۔ کہ تو اُسکی تقلید کرتا ہے اور اگر تو نے دلیل کے ساتھ معلوم کیا ہے تو تقلید اُسی وقت ختم ہو جاتی ہے کہ تو نے بھی اُس مسئلہ کو اُس دلیل سے معلوم کر لیا۔ ورنہ تو اُس کا مخالف ہوگا نہ اُس کا مقلد کیونکہ جب تو نے بھی اُس مسئلہ کو دلیل سے معلوم کیا ہے تو تقلید جاتی رہی۔

(۹) تفسیر عزیزی مطبوعہ مجتبائی ص۳۳ تحت آیت وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ اِنَّكَ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ (ترجمہ اگر تابعداری کی اُن کی خواہشوں کی علم پہونچنے کے بعد تو تو (اے محمدؐ) بے انصافوں میں سے ہے) ازیں آیت معلوم شد کہ بعد از وضوح دلائل و سطوع براہین تقلید باطل ست۔ زیرا کہ اتباع ہوی بعد مجئ العلم است۔ ترجمہ اس آیت سے معلوم ہو گیا کہ دلائل کے ظاہر ہونے اور ثبوت کے کھل جانیکے بعد تقلید باطل ہے۔ اسواسطے کہ یہ خواہش کا اتباع علم حاصل ہو جانے پر ہے۔

(۱۰) تفسیر عزیزی مطبوعہ کلکتہ ص۳۳ تحت آیت اِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ رقم می نمود ندکہ برہر عالم فرض است کہ موافق علم خود عمل نماید واز دروغ گفتن و تحریف کتاب کردن احتراز کنند و برعامی فرض است کہ بر تقلید و ظن اکتفا نکند بلکہ تحصیل یقین را قصد نماید۔ ترجمہ ہر عالم پر فرض ہے کہ اپنے علم کے موافق عمل کرے اور غلط بیانی اور تحریف کتاب اللہ سے باز رہے۔ اور عامی پر فرض ہے کہ صرف تقلید اور خیال ہی پر اکتفا نہ کرے۔ بلکہ یقین حاصل ہونے کی کوشش کرے۔

(۱۱) تفسیر مظہری میں تحت آیت وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی فرماتے ہیں کہ وَمِنْ هٰهُنَا يَظْهَرُ اَنَّهُ اِذَا صَحَّ عِنْدَ اَحَدٍ حَدِيْثٌ مَّرْفُوْعٌ مِّنَ النَّبِيِّ صلعم سَالِمًا عَنِ الْمُعَارَضَةِ وَلَمْ يَظْهَرْ لَهُ نَاسِخٌ وَّكَانَ فَتْوٰى اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ مَثَلًا خِلَافَهُ وَقَدْ ذَهَبَ عَلٰى وَفْقِ الْحَدِيْثِ اَحَدٌ مِّنَ الْاَئِمَّةِ الْاَرْبَعَةِ يَجِبُ عَلَيْهِ اِتِّبَاعُ

اَلْحَدِیْثِ الثَّابِتِ وَلَا یَمْنَعُہُ الْجُمُوْدُ عَلٰی مَذْھَبِہٖ مِنْ ذٰلِکَ کَیْلَا یَلْزَمَ اِتِّخَاذُ بَعْضِنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ ترجمہ یہیں سے کھل گیا کہ جس وقت کسی کے نزدیک حدیث مرفوع آنحضرتؐ کی صحیح ہوجائے اور معارضہ سے سالم ہووے اور نہ ظاہر ہووے واسطے اس کے نسخ اور مثلاً امام ابوحنیفہؒ کا فتویٰ اس کے خلاف ہووے تو موافق اس حدیث کے ائمۂ اربعہ میں سے کوئی امام گیا ہو تو واجب ہے کہ اس حدیث کی پیروی کرے اور اس سے اُس کے مذہب پر جمنا مانع نہ پڑے۔ نہیں تو بعضے کو بعض کا پروردگار پکڑنا لازم آجاوے گا (معیار الحق مطبوعہ رحمانی ص۴۶)

تقلید کی تردید احادیث سے

(۱۲) مشکوٰۃ طبع اول مطبوعہ انصاری دہلی کے ص۲۲ میں ہے کہ وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صلعم حِیْنَ اَتَاہُ عُمَرُ فَقَالَ اِنَّا نَسْمَعُ اَحَادِیْثَ مِنْ یَھُوْدَ تُعْجِبُنَا اَفَتَرٰی اَنْ نَّکْتُبَ بَعْضَھَا فَقَالَ اَمُتَھَوِّکُوْنَ اَنْتُمْ کَمَا تَھَوَّکَتِ الْیَھُوْدُ وَالنَّصَارٰی لَقَدْ جِئْتُکُمْ بِھَا بَیْضَاءَ نَقِیَّۃً وَلَوْ کَانَ مُوْسٰی حَیًّا مَّا وَسِعَہٗ اِلَّا اتِّبَاعِیْ۔
ترجمہ حضرت جابرؓ سے روایت ہے نقل کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اُس وقت کہ آئے اُنکے پاس عمرؓ پس کہا تحقیق ہم سنتے ہیں۔ باتیں یہودیوں کی۔ تو اچھی لگتی ہیں وہ ہم کو۔ کیا پھر آپکی رائے ہے کہ ہم انمیں سے کچھ لکھ لیا کریں۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا حیران ہو تم جیسے کہ حیران ہوئے یہود و نصاریٰ تحقیق لایا ہوں میں تمہارے پاس شریعت روشن صاف۔ اگر ہوتے موسٰیؑ زندہ نہیں لائق تھی اُن کو مگر پیروی میری۔

(۱۳) مشکوٰۃ ص۳۰ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِؓ اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صلعم بِنُسْخَۃٍ مِّنَ التَّوْرَاۃِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صلعم ھٰذِہٖ نُسْخَۃٌ مِّنَ التَّوْرَاۃِ فَسَکَتَ فَجَعَلَ یَقْرَأُ وَوَجْہُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلعم یَتَغَیَّرُ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ ثَکِلَتْکَ الثَّوَاکِلُ مَا تَرٰی بِوَجْہِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلعم فَنَظَرَ عُمَرُ اِلٰی وَجْہِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلعم فَقَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ غَضَبِ اللّٰہِ وَغَضَبِ رَسُوْلِہٖ رَضِیْنَا بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِیًّا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَوْ بَدَا لَکُمْ مُوْسٰی فَاتَّبَعْتُمُوْہُ وَتَرَکْتُمُوْنِیْ لَضَلَلْتُمْ عَنْ سَوَاءِ السَّبِیْلِ وَلَوْ کَانَ مُوْسٰی حَیًّا وَّاَدْرَکَ نُبُوَّتِیْ لَاتَّبَعَنِیْ ترجمہ روایت ہے

جابرؓ سے کہ عمر بن خطابؓ لائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نسخہ توراۃ کا۔ پس کہا اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یہ ہے نسخہ توراۃ کا۔ پس چپ رہے حضرتؐ۔ پس شروع کیا پڑھنا۔ اور چہرہ آنحضرتؐ کا متغیر ہوتا تھا پس کہا ابوبکرؓ نے۔ گم کریو تجھکو گم کرنیوالیاں۔ کیا نہیں دیکھتا تو اس چیز کو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ میں ہے۔ پس دیکھا عمرؓ نے طرف چہرہ آنحضرت کے کہا (عمرؓ نے) پس پناہ پکڑتا ہوں میں ساتھ اللہ کے۔ اللہ کے غضب سے۔ اور غضب رسولؐ اسکے سے راضی ہوئے ہم اللہ کے رب ہونے پر۔ اور اسلام کے دین ہونے پر۔ اور محمدؐ کے نبی ہونے پر پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اُس ذات کی کہ جان محمد کی اُس کے ہاتھ میں ہے اگر ظاہر ہوتے واسطے تمہارے موسیٰؑ۔ پس پیروی کرتے تم اُس کی اور چھوڑ دیتے تم مجھکو البتہ گمراہ ہوتے تم سیدھی راہ سے اور اگر ہوتے موسیٰ زندہ اور پاتے نبوت میری کو پیروی کرتے میری۔ ان احادیث کو پیش نظر رکھکر نہایت ہی غور طلب ہے کہ حضرت موسیٰؑ جیسے اولوالعزم رسول صاحب شریعت۔ اور صاحب کتاب کی تابعداری کرنے سے تو گمراہ ہوجائے اور آرائے رجال کے سامنے سر تسلیم خم کرنے سے ہدایت پاوئے۔

تقلید کی تردید اقوال صحابہؓ وتابعینؒ وتبع تابعینؒ سے

(۱۴) ممانعت تقلید پر صحابہ۔ تابعین۔ اور تبع تابعین کا اجماع ہوچکا ہے۔ چنانچہ شاہ ولی اللہ صاحب اپنی کتاب عقد الجید مطبوعہ صدیقی لاہور ۱۲ میں فرماتے ہیں کہ وَقَدْ صَحَّ اِجْمَاعُ الصَّحَابَةِ كُلِّهِمْ اَوَّلِهِمْ عَنْ اٰخِرِهِمْ وَاِجْمَاعُ التَّابِعِيْنَ اَوَّلِهِمْ عَنْ اٰخِرِهِمْ وَاِجْمَاعُ تَبْعِ التَّابِعِيْنَ اَوَّلِهِمْ عَنْ اٰخِرِهِمْ عَلَى الْاِمْتِنَاعِ وَالْمَنْعِ مِنْ اَنْ يَّقْصِدَ اَحَدٌ اِلٰى قَوْلِ اِنْسَانٍ مِّنْهُمْ اَوْ مِمَّنْ قَبْلَهُمْ فَيَاْخُذَهٗ كُلَّهٗ ترجمہ بیشک تمام صحابہؓ کا اجماع اول سے آخر تک اور تابعینؒ کا اجماع اول سے آخر تک اور تبع تابعینؒ کا اجماع اول سے آخر تک اس بات سے روکنے اور منع کرنے پر ثابت ہوچکا ہے کہ کوئی شخص اپنے میں سے۔ یا اپنے سابقین میں سے کسی انسان کے قول کی طرف رجوع کرلے۔ پھر اُس کے تمام قول لے لے۔

(۱۵) القول المفید میں امام شوکانی فرماتے ہیں کہ قَدْ عَلِمَ كُلُّ عَالِمٍ اَنَّهُمْ (اَهْلَ الْقُرُوْنِ الثَّلَاثَةِ) لَمْ يَكُوْنُوْا مُقَلِّدِيْنَ وَلَا مُنْتَسِبِيْنَ اِلٰى فَرْدٍ مِّنْ اَفْرَادِ الْعُلَمَاءِ بَلْ كَانَ الْجَاهِلُ يَسْئَلُ الْعَالِمَ عَنِ الْحُكْمِ الشَّرْعِيِّ الثَّابِتِ فِيْ كِتَابِ

اللہِ وَسُنَّۃِ رَسُوْلِہٖ فَیُفْتِیْہِ بِہٖ وَیَرْوِیْہِ لَہٗ اَلْفَاظًا اَوْ مَعْنًی فَیَعْمَلُ
بِذٰلِکَ مِنْ بَابِ الْعَمَلِ بِالرِّوَایَۃِ وَلَا بِالرَّاْیِ ترجمہ ہر عالم جانتا ہے کہ صحابہؓ
اور تابعینؒ اور تبع تابعینؒ کسی کے مقلد نہ تھے اور نہ کسی عالم کے نام کے مذہب کی طرف منسوب
تھے۔ بلکہ ناواقف لوگ عالم سے حکم شرعی جو کہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ سے ثابت ہو دریافت
کیا کرتے تھے۔ اور علماء حکم شرعی کو لفظاً یا معنیً روایت کرکے فتویٰ دیتے تھے۔ لہٰذا اُن کا
عمل روایت پر ہوتا نہ کسی کی رائے پر (الارشاد مطبوعہ انصاری ص۵۷)

(۱۶) اعلام الموقعین مطبوعہ اشرف المطابع جلد ا ص۹۲ میں ہے کہ وَکَذٰلِکَ اَئِمَّۃُ التَّابِعِیْنَ
وَتَابِعُوْھُمْ یُصَرِّحُوْنَ بِذَمِّ الْقِیَاسِ وَاِبْطَالِہٖ وَالنَّھْیِ عَنْہُ۔ ترجمہ اسی طرح
تابعینؒ اور تبع تابعینؒ کے امام قیاس کی مذمت و ابطال کھلم کھلا بیان کرتے تھے اور اس سے
منع کرتے تھے۔

(۱۷) میزان الشعرانی مطبوعہ مصر جلد ا ص۴۲ میں ہے کہ وَکَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِؓ یَقُوْلُ وَالَّذِیْ
نَفْسُ عُمَرَ بِیَدِہٖ مَا قَبَضَ اللہُ تَعَالٰی رُوْحَ نَبِیِّہٖ صلعم وَلَا رَفَعَ الْوَحْیَ
عَنْہُ حَتّٰی اَغْنٰی اُمَّتَہٗ کُلَّھُمْ عَنِ الرَّاْیِ۔ ترجمہ حضرت عمرؓ فرماتے تھے کہ قسم ہے
اُس ذات کی جس کے قبضہ میں عمرؓ کی جان ہے۔ نہیں قبض کی اللہ نے اپنے نبی کی روح اور نہ
اُٹھایا اُن سے وحی کو یہاں تک کہ بے پرواہ کر دیا اُن کی امت کو رائے سے۔

(۱۸) میزان شعرانی جلد ا ص۴۲ میں ہے کہ وَکَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِذَا اَفْتَی النَّاسَ
یَقُوْلُ ھٰذَا رَاْیُ عُمَرَ فَاِنْ کَانَ صَوَابًا فَمِنَ اللہِ وَاِنْ کَانَ خَطَأً فَمِنْ عُمَرَؓ
حضرت عمرؓ جب کوئی فتویٰ دیتے تو کہتے کہ یہ عمرؓ کی رائے ہے اگر ٹھیک ہے تو اللہ کی طرف سے
سمجھو ورنہ خطا ہو تو عمرؓ کی طرف سے۔

(۱۹) حجۃ اللہ البالغہ مطبوعہ صدیقی بریلی ص۱۵۷ میں ہے کہ وَعَنْ شُرَیْحٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِؓ
کَتَبَ اِلَیْہِ اِنْ جَاءَکَ شَیْءٌ فِیْ کِتَابِ اللہِ فَاقْضِ بِہٖ وَلَا یَلْفِتُکَ عَنْہُ الرِّجَالُ
فَاِنْ جَاءَکَ مَا لَیْسَ فِیْ کِتَابِ اللہِ فَانْظُرْ سُنَّۃَ رَسُوْلِ اللہِ صلعم فَاقْضِ
بِھَا فَاِنْ جَاءَکَ مَا لَیْسَ فِیْ کِتَابِ اللہِ وَلَمْ یَکُنْ فِیْہِ سُنَّۃُ رَسُوْلِ اللہِ صلعم
فَانْظُرْ مَا اجْتَمَعَ عَلَیْہِ النَّاسُ فَخُذْ بِہٖ فَاِنْ جَاءَکَ مَا لَیْسَ فِیْ
کِتَابِ اللہِ وَلَمْ یَکُنْ فِیْہِ سُنَّۃُ رَسُوْلِ اللہِ صلعم وَلَمْ یَتَکَلَّمْ فِیْہِ اَحَدٌ

قَبْلَكَ فَاخْتَرْ اَیَّ الْاَمْرَیْنِ شِئْتَ اِنْ شِئْتَ اَنْ تَجْتَهِدَ بِرَاْیِكَ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَتَقَدَّمْ وَاِنْ شِئْتَ اَنْ تَتَاَخَّرَ فَتَاَخَّرْ وَلَا اَرَی التَّاَخُّرَ اِلَّا خَیْرًا لَكَ

ترجمہ شریحؒ کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے مجھے خط لکھا۔ اسمیں یہ تھا کہ اگر کوئی مسئلہ درپیش ہو اور قرآن میں ہو تو اس سے فیصلہ کرنا۔ اس سے لوگ تجھے نہ پھیریں۔ اگر آوے ایسی چیز جو قرآن میں نہیں ہے تو اس کا فیصلہ سنت رسول اللہ صلعم کے مطابق کرنا۔ اگر کوئی مسئلہ ایسا درپیش ہو کہ جو نہ قرآن میں نہ حدیث رسول اللہ صلعم میں ہو تو اگر لوگ کسی بات پر متفق ہو گئے ہوں تو اُس پر عمل کرنا اگر ایسا معاملہ آوے جو نہ قرآن میں ہے نہ حدیث میں ہے۔ نہ تجھ سے پہلے اسمیں کوئی بولا ہے تو تجھے اختیار ہے کہ ان دو باتوں میں سے ایک پسند کرے۔ ایک یہ کہ اجتہاد کر کے اپنی رائے سے فیصلہ کرے۔ دوسرے یہ کہ سکوت کرے اور کوئی فیصلہ نہ کرے۔ میری رائے میں تیرے واسطے سکوت بہتر ہے۔

(۲۰) شاہ صاحب حجۃ اللہ البالغہ ص۱۵۵ میں فرماتے ہیں کہ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَمَا تَخَافُوْنَ اَنْ تُعَذَّبُوْا اَوْ یُخْسَفَ بِكُمْ اَنْ تَقُوْلُوْا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم وَقَالَ فُلَانٌ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے وہ فرمایا کرتے کیا تمکو خوف نہیں کہ خدا تمکو عذاب کرے یا زمین میں دھنسا دیوے۔ تم کہتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا تھا اور فلاں شخص نے ایسا کہا۔

(۲۱) شاہ صاحب حجۃ اللہ البالغہ ص۱۵۵ میں فرماتے ہیں کہ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ وَ عَطَاءٍ وَمُجَاهِدٍ وَمَالِكِ بْنِ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا یَقُوْلُوْنَ مَا مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَهُوَ مَاْخُوْذٌ مِنْ كَلَامِهٖ وَمَرْدُوْدٌ عَلَیْهِ اِلَّا رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور عطاءؒ اور مجاہدؒ اور مالک بن انسؒ سے مروی ہے ان سب کا قول یہی ہے کہ کوئی شخص ایسا نہیں ہے جس کے قول کو اختیار اور رد نہ کر سکیں بجز قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے۔

(۲۲) حجۃ اللہ البالغہ ص۱۵۳ میں فرماتے ہیں کہ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لِجَابِرِ بْنِ زَیْدٍ اِنَّكَ مِنْ فُقَهَاءِ الْبَصْرَةِ فَلَا تُفْتِ اِلَّا بِقُرْاٰنٍ نَاطِقٍ اَوْ سُنَّةٍ مَاضِیَةٍ فَاِنَّكَ اِنْ فَعَلْتَ غَیْرَ ذٰلِكَ هَلَكْتَ وَاَهْلَكْتَ۔ ترجمہ حضرت جابر بن زیدؒ سے عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ تم بصرہ کے فقہاء میں سے ہو۔ اس لئے ہمیشہ فتویٰ قرآن و حدیث کے موافق ہی دینا۔ اگر

ایسا نہ کرو گے تو خود بھی ہلاک ہو گے اور ہلاک کرو گے۔

(۲۳) دارمی مطبوعہ رحمانی دہلی ص۲۲ میں ہے کہ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ اِتَّبِعُوْا وَلَا تَبْتَدِعُوْا فَقَدْ کُفِیْتُمْ۔ ترجمہ ابو عبدالرحمٰنؒ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے تھے۔ فرمایا کہ قرآن و حدیث کی تابعداری کرو۔ اور نئی بات مت نکالو۔ تم کو وہی کافی ہے

(۲۴) میزان شعرانی جلد ۱ ص۱۷ میں ہے کہ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ لَا یُقَلِّدَنَّ رَجُلٌ رَجُلًا فِیْ دِیْنِہٖ فَاِنْ اٰمَنَ اٰمَنَ وَاِنْ کَفَرَ کَفَرَ یَعْنِیْ فِیْ نَفْسِ الْاَمْرِ وَانْظُرُوْا فِیْ دِیْنِکُمْ۔ ترجمہ عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے تھے نہ تقلید کرے کوئی مرد کسی مرد کی اپنے دین میں۔ (اسطرح) کہ اگر ایمان لائے وہ تو ایمان لا دے یہ۔ اور اگر کفر کرے وہ تو کفر کرے یہ نفس الامر میں۔ نظر کرو تم اپنے دین میں۔

(۲۵) اعلام الموقعین مطبوعہ اشرف المطابع جلد ۱ ص۱۵ میں ہے کہ۔ قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ لَا یُقَلِّدَنَّ اَحَدُکُمْ دِیْنَہٗ رَجُلًا اِنْ اٰمَنَ اٰمَنَ وَاِنْ کَفَرَ کَفَرَ فَاِنَّہٗ لَا اُسْوَۃَ فِی الشَّرِّ۔ ترجمہ حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ کوئی شخص دین کے بارہ میں کسی کی تقلید نہ کرے کیونکہ اگر وہ (متبوع) مومن رہا تو اسکا مقلد بھی مومن رہے گا۔ اور اگر وہ کافر ہوا تو اس کا مقلد بھی کافر رہے گا پس برائی میں کسی کی پیروی نہیں۔

(۲۶) اعلام الموقعین جلد ۱ ص۲۱ میں ہے کہ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ الْمُعْتَمِرِ لَا فَرْقَ بَیْنَ بَہِیْمَۃٍ تُنْقَادُ وَاِنْسَانٍ یُقَلِّدُ ترجمہ عبداللہ بن معتمر کہتے تھے کہ مقلد انسان اور حیوان میں کوئی فرق نہیں۔

(۲۷) میزان شعرانی جلد ۱ ص۱۶ میں ہے کہ وَکَانَ الْاِمَامُ جَعْفَرُ الصَّادِقُ یَقُوْلُ مِنْ اَعْظَمِ فِتْنَۃٍ تَکُوْنُ عَلَی الْاُمَّۃِ قَوْمٌ یَقِیْسُوْنَ فِی الْاُمُوْرِ بِرَایِہِمْ فَیُحَرِّمُوْنَ مَا اَحَلَّ اللّٰہُ وَیُحِلُّوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰہُ۔ ترجمہ امام جعفر صادقؒ فرماتے تھے کہ امت پر اس سے بڑھکر کونسا فتنہ ہوگا کہ قیاس کریں امور دین میں اپنی رائے سے تو حرام کریں اس چیز کو کہ حلال کیا اللہ نے اور حلال کریں اس چیز کو کہ حرام کیا اللہ نے۔

(۲۸) دارمی ص۴۵ میں ہے کہ عَنْ مَسْرُوْقٍ اَنَّہٗ قَالَ اِنِّیْ اَخَافُ اَوْ اَخْشٰی اَنْ اَقِیْسَ فَتَزِلَّ قَدَمِیْ۔ مسروقؒ نے کہا میں خوف کرتا ہوں یا (کہا) میں ڈرتا ہوں کہ

قیاس کروں اور میرا پاؤں پھسل جائے۔

(۲۹) اعلام الموقعین جلد ۱ ص۹۱ میں ہے کہ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ لَا اَقِيْسُ شَيْئًا بِشَيْءٍ قَالَ لِمَ قَالَ اَخْشٰى اَنْ تَزِلَّ رِجْلِيْ وَسُئِلَ عَنْ مَسْئَلَةٍ فَقَالَ لَا اَدْرِيْ فَقِيْلَ لَهٗ نَقِسْ لَنَا بِرَأْيِكَ فَقَالَ اَخَافُ اَنْ تَزِلَّ قَدَمِيْ وَكَانَ يَقُوْلُ اِيَّاكُمْ وَالْقِيَاسَ وَالرَّاْيَ فَاِنَّ الرَّاْيَ قَدْ يَزِلُّ ترجمہ شعبیؒ بیان کرتے ہیں کہ مسروقؒ نے کہا میں قیاس نہیں کرتا میں نے سوال کیا کیوں۔ کہا ڈرتا ہوں کہ کہیں میرا پیر نہ پھسل جائے۔ ایک مسئلہ اُنسے دریافت کیا گیا جواب دیا مجھے معلوم نہیں۔ اُنسے کہا گیا کہ قیاس کرکے اپنی رائے سے بتاؤ کہا مجھے خوف ہے کہ کہیں میرا قدم نہ پھسلے۔ اور کہا کرتے تھے کہ تم قیاس اور رائے سے بچو۔ رائے میں غلطی ہوتی ہے۔

(۳۰) اعلام الموقعین جلد ۱ ص۹۲ میں ہے کہ قَالَ ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ مُسْلِمُ بْنُ عَلِيٍّ اَنَّ شُرَيْحًا الْكِنْدِيَّ هُوَ الْقَاضِيْ قَالَ اِنَّ السُّنَّةَ هِيَ سَيْفُ قِيَاسِكُمْ۔ ترجمہ ابن وہبؒ نے مسلم بن علیؒ سے روایت کی۔ وہ قاضی شریح کندیؒ سے روایت کرتے ہیں۔ بولے سنت تمہارے قیاس کے لئے تلوار ہے۔

(۳۱) دارمی مطبوعہ رحمانی ص۲۶ میں ہے کہ ثنا مَالِكٌ هُوَ ابْنُ مِغْوَلٍ قَالَ قَالَ لِيَ الشَّعْبِيُّ قَالَ مَا حَدَّثُوْكَ هٰؤُلَاءِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم فَخُذْ بِهٖ وَمَا قَالُوْهُ بِرَأْيِهِمْ فَالْقِهٖ فِي الْحُشِّ۔ ترجمہ ابن مغولؒ کہتے ہیں کہ مجھ سے شعبیؒ نے کہا کہ لوگ جو بات تمکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرکے سُنائیں۔ اس کو اختیار کرو۔ اور جو بات اپنی رائے سے کہیں اس کو پاخانہ میں ڈالو۔

(۳۲) دارمی ص۲۶ میں ہے کہ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ وَاللّٰهِ لَئِنْ اَخَذْتُمْ بِالْمَقَايِيْسِ لَتُحَرِّمُنَّ الْحَلَالَ وَلَتُحِلُّنَّ الْحَرَامَ۔ ترجمہ اسمٰعیلؒ سے منقول ہے کہ شعبیؒ نے کہا قسم ہے اللہ کی اگر قیاس اختیار کروگے تو حلال کو حرام کروگے۔ اور حرام کو حلال۔

(۳۳) میزان شعرانی جلد ۱ ص۴۴ میں ہے کہ وَكَانَ الشَّعْبِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ سَيَجِيْئُ قَوْمٌ يَقِيْسُوْنَ الْاُمُوْرَ بِرَأْيِهِمْ فَيَنْهَدِمُ الْاِسْلَامُ وَيَنْثَلِمُ ترجمہ شعبیؒ کہتے تھے کہ عنقریب ایسے لوگ ہونیوالے ہیں کہ جو ہر ایک بات اپنی اٹکل اور تُکّے سے کہیں گے۔ تو اسلام ڈہ جاویگا۔ اور ٹوٹ جاویگا۔

(۴۴) اعلام الموقعین جلد ا صفحہ ۹۳ میں ہے کہ ثنا عیسی الخیاط عن الشعبی قال لان اتغنی باغنیۃ احب الی من ان اقول فی مسئلۃ برأی۔ ترجمہ (وکیع کہتے ہیں) ہم سے عیسیٰ خیاط نے بیان کیا وہ شعبیؒ سے روایت کرتے ہیں کہ میں کوئی شعر گاؤں بہتر ہے اس سے کہ کسی مسئلہ میں اپنی رائے سے گفتگو کروں۔

(۴۵) اعلام الموقعین جلد ا صفحہ ۹۴ میں ہے کہ وکان الشعبی یقول لا تجالس اصحاب القیاس فتحل حراما او تحرم حلالا۔ ترجمہ شعبیؒ کہتے تھے کہ قیاس والوں کے پاس نہ بیٹھنا ورنہ تو حلال کو حرام اور حرام کو حلال کر دیگا۔

(۴۶) اعلام الموقعین جلد ا صفحہ ۹۴ میں ہے کہ عن الشعبی قال لقد بغض الی ھولاء القوم ھذا المسجد حتی لھو ابغض الی من کناسۃ داری قلت من ھم یا ابا عمرو قال ھولاء الارائیون۔ ترجمہ شعبیؒ کہتے تھے کہ لوگوں نے میرے دل میں اس مسجد کا بغض پیدا کر دیا یہانتک کہ یہ مجمع برا معلوم ہوتا ہے اپنے گھر کے گھورے کی جگہ سے میں نے دریافت کیا اے ابا عمرو وہ کون لوگ ہیں۔ جواب دیا کہ یہ اصحاب رائے۔

(۴۷) اعلام الموقعین جلد ا صفحہ ۹۵ میں ہے کہ ثنا صالح بن مسلم قال قال لی عامر الشعبی یوما وھو اخذ بیدی انما ھلکتم حین ترکتم الاثار واخذتم بالمقاییس۔ ترجمہ صالحؒ بن مسلم کہتے ہیں کہ عامرؒ شعبی نے میرا ہاتھ پکڑ کر ایک دن کہا تم اس لئے ہلاک ہوئے کہ حدیثوں کو تم نے چھوڑدیا اور قیاس پر عمل کیا

(۴۸) شاہ صاحب حجۃ اللہ البالغہ صفحہ ۱۵۵ میں فرماتے ہیں کہ عن قتادۃ قال حدث ابن سیرین رجلا بحدیث عن النبی صلعم فقال الرجل قال فلان کذا کذا فقال ابن سیرین احدثک عن النبی صلعم وتقول قال فلان کذا۔ ترجمہ حضرت قتادہؓ سے روایت ہے کہ ابن سیرینؒ نے ایک شخص کے سامنے ایک حدیث بیان کی۔ تو اُس شخص نے کہا کہ فلاں فلاں شخص ایسا ایسا کہتے ہیں۔ تب ابن سیرینؒ نے کہا کہ میں تجھ سے رسول اللہ صلعم کی حدیث بیان کروں اور تم اُس پر کہتے ہو کہ فلاں نے ایسا کہا ہے۔

۴۹ دارمی صفحہ ۴۵ میں ہے کہ سمعت داؤد بن ابی ھند عن ابن سیرین قال اول من قاس ابلیس وما عبدت الشمس والقمر الا بالمقاییس۔ ترجمہ داود بن ابی ہندؒ کہتے ہیں کہ ابن سیرینؒ نے کہا کہ پہلے جس نے قیاس کیا وہ شیطان ہوا اور سورج اور چاند کی

قیاس ہی سے عبادت کی گئی ہے۔

(۴۰) اعلام الموقعین جلد ۱ صفحہ ۱۹ میں ہے کہ حَدَّثَنِیْ دَاوٗدُ بْنُ اَبِیْ هِنْدٍ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ سِیْرِیْنَ یَقُوْلُ اَلْقِیَاسُ شُؤْمٌ وَاَوَّلُ مَنْ قَاسَ اِبْلِیْسُ فَهَلَكَ۔ ترجمہ داؤد بن ابی ہند کہتے ہیں کہ ابن سیرینؒ کہتے ہیں کہ قیاس نحوست ہے اول اول جس نے قیاس کیا وہ ابلیس تھا تو وہ ہلاک ہوا

(۴۱) میزان جلد ۱ صفحہ ۱۲ میں ہے کہ وَكَانَ مُجَاهِدٌ یَقُوْلُ لِاَصْحَابِهٖ لَا تَكْتُبُوْا عَنِّیْ كُلَّ مَا اَفْتَیْتُ بِهٖ وَاِنَّمَا یُكْتَبُ الْحَدِیْثُ وَلَعَلَّ كُلَّ شَیْءٍ اَفْتَیْتُكُمْ بِهِ الْیَوْمَ اَرْجِعُ عَنْهُ غَدًا۔ ترجمہ مجاہدؒ اپنے شاگردوں سے کہتے تھے کہ میری ہر بات اور ہر فتویٰ مت لکھا کرو صرف حدیث (رسول اللہ صلعم) لکھنے کے قابل ہے شاید کہ میں آج جن چیزوں کا فتویٰ دیتا ہوں کل اس سے رجوع کرلوں۔

(۴۲) شاہ صاحب حجۃ اللہ البالغہ صفحہ ۱۵۰ میں فرماتے ہیں کہ وَقَالَ اَبُو النَّضْرِ لَمَّا قَدِمَ اَبُوْ سَلَمَةَ الْبَصْرَةَ اَتَیْتُهٗ اَنَا وَالْحَسَنُ فَقَالَ لِلْحَسَنِ اَنْتَ الْحَسَنُ مَا كَانَ اَحَدٌ بِالْبَصْرَةِ اَحَبَّ اِلَیَّ لِقَاءً مِنْكَ وَذٰلِكَ اَنَّهٗ بَلَغَنِیْ اَنَّكَ تُفْتِیْ بِرَاْیِكَ فَلَا تُفْتِ بِرَاْیِكَ اِلَّا اَنْ یَّكُوْنَ سُنَّةً عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صلعم اَوْ كِتَابٌ مُنْزَلٌ۔ ترجمہ ابو نضر کہتے ہیں کہ جب ابو سلمۃ بصرہ میں آئے تو میں اور حسن بصریؒ ان کی ملاقات کو گئے۔ انہوں نے حسنؒ بصری سے فرمایا کہ تم حسنؒ بصری ہو۔ بصرہ میں تمہاری ملاقات سے زیادہ کسی سے ملنے کا مجکو شوق نہ تھا۔ اشتیاق زیادہ اس واسطے تھا کہ مجکو معلوم ہوا تھا۔ کہ تم اپنی رائے سے مسئلہ کا جواب دیتے ہو۔ آیندہ بجز قرآن وحدیث کے اپنی رائے سے فتویٰ نہ دینا۔

(۴۳) اعلام الموقعین جلد ۱ صفحہ ۱۹ میں ہے کہ قَالَ حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ قَالَ تَرَكَ اَصْحَابُ الرَّاْیِ الْاٰثَارَ وَاللّٰهِ۔ ترجمہ حماد بن زید نے مطر وراق سے بیان کیا کہ خدا کی قسم اصحاب رائے نے حدیثوں کو چھوڑ دیا ہے۔

(۴۴) اعلام الموقعین جلد ۱ صفحہ ۱۹ میں ہے کہ۔ قَالَ سَمِعْتُ وَكِیْعَ ابْنَ الْجَرَّاحِ یَقُوْلُ لِیَحْیٰی ابْنِ صَالِحِ الْوُحَاظِیِّ یَا اَبَا زَكَرِیَّا اَحْذَرِ الرَّاْیَ۔ ترجمہ سنا میں نے وکیعؒ بن جراح سے کہ وہ یحییٰ ابن صالح وحاظی سے کہتے تھے کہ اے ابا زکریا بچو رائے سے

(۴۵) شاہ صاحب حجۃ اللہ البالغہ صفحہ ۱۵۵ میں فرماتے ہیں کہ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ قَالَ كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ اَنَّهٗ لَا رَاْیَ لِاَحَدٍ فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ۔ ترجمہ حضرت اوزاعیؒ سے مروی

ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے لکھ دیا کہ کتاب الٰہی میں کسی کو رائے دینے کا حق نہیں۔

تقلید کی تردید ائمہ اربعہ کے اقوال سے

(۴۶) فتاویٰ ابن تیمیہ مطبوعہ مصر ص۲۱۱ میں ہے قَدْ ثَبَتَ عَنْهُمْ اَعْنِی الْفُقَهَاءَ الْاَرْبَعَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّهُمْ نَهَوُا النَّاسَ عَنْ تَقْلِیْدِهِمْ وَاَمَرُوْا اِذَا رَاَوْا قَوْلًا فِی الْکِتَابِ وَالسُّنَّةِ اَقْوٰی مِنْ قَوْلِهِمْ اَنْ یَّاْخُذُوْا بِمَا دَلَّ عَلَیْهِ الْکِتَابُ وَالسُّنَّةُ وَیَدَعُوْا اَقْوَالَهُمْ ترجمہ چاروں اماموں سے ثابت ہو چکا ہے کہ انہوں نے لوگوں کو اپنی تقلید سے منع کیا ہے۔ اور یہی حکم دیا ہے کہ جب کوئی بات انکو کتاب و سنت سے معلوم ہو جائے۔ انکے قول سے قوی تر تو اسی بات کو لیں کہ جو کتاب و سنت سے معلوم ہوئی اور انکے قولوں کو چھوڑ دیں۔

(۴۷) میزان شعرانی مطبوعہ مصر ص۲۶ میں ہے کہ وَقَدْ کَانَ الْاَئِمَّةُ الْمُجْتَهِدُوْنَ کُلُّهُمْ یَحُثُّوْنَ اَصْحَابَهُمْ عَلَی الْعَمَلِ بِظَاهِرِ الْکِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَیَقُوْلُوْنَ اِذَا رَاَیْتُمْ کَلَامَنَا یُخَالِفُ ظَاهِرَ الْکِتَابِ وَالسُّنَّةِ فَاعْمَلُوْا بِالْکِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَاضْرِبُوْا بِکَلَامِنَا الْحَائِطَ ترجمہ بیشک تمام ائمہ مجتہدینؒ اپنے شاگردوں کو بظاہر کتاب و سنت پر عمل کرنے کی رغیب دیا کرتے تھے۔ اور کہتے تھے جب تم ہمارے کلام کو ظاہر کتاب و سنت کے مخالف پاؤ تو کتاب و سنت پر عمل کرو اور ہمارے کلام کو دیوار پر دے مارو۔

(۴۸) حجۃ اللہ البالغہ مطبوعہ صدیقی بریلی ص۱۵۵ میں ہے کہ وَجُمْهُوْرُ الْمُجْتَهِدِیْنَ کَانُوْا لَا یُقَلِّدُوْنَ اِلَّا صَاحِبَ الشَّرْعِ۔ تمام مجتہدین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی کی تقلید نہیں کرتے تھے۔

(۴۹) عقد الجید مطبوعہ صدیقی لاہور ص۲۷ میں ہے کہ فَاِنَّ هٰؤُلَاءِ الْفُقَهَاءِ کُلُّهُمْ قَدْ نَهَوْا عَنْ تَقْلِیْدِهِمْ وَتَقْلِیْدِ غَیْرِهِمْ ترجمہ بیشک تمام جماعت فقہاء نے اپنی تقلید اور غیر کی تقلید سے منع کیا۔

(۵۰) کتاب الرد علی من اخلد الی الارض میں علامہ جلال الدین السیوطی فرماتے ہیں کہ هَلْ اَبَاحَ مَالِکٌ وَاَبُوْحَنِیْفَةَ وَالشَّافِعِیُّ قَطُّ لِاَحَدٍ تَقْلِیْدَهُمْ حَاشَا لِلّٰهِ مِنْهُمْ بَلْ اِنَّهُمْ قَدْ نَهَوْا عَنْ ذٰلِکَ وَلَمْ یَفْسَحُوْا لِاَحَدٍ فِیْهِ۔ ترجمہ ہرگز نہیں روا رکھا مالکؒ اور ابو حنیفہؒ اور شافعیؒ نے (خدا ان سے خوش ہو) کسی کیلئے اپنی تقلید کو بلکہ بلا شک انہوں نے اس سے منع کیا۔ اور کسی کو اس بات میں ڈھیل نہیں دی۔ (معیار الحق مطبوعہ رحمانی ص۳۵)

اقوال امام ابوحنیفہؒ

(۵۱) عقد الجید مطبوعہ مجتبائی ص۵۳ میں شاہ ولی اللہ صاحب فرماتے ہیں کہ سُئِلَ عَنْ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ اِذَا قُلْتَ قَوْلًا وَّ کِتَابُ اللّٰہِ یُخَالِفُہٗ قَالَ اُتْرُکُوْا قَوْلِیْ بِکِتَابِ اللّٰہِ فَقِیْلَ اِذَا کَانَ خَبَرُ الرَّسُوْلِ صلعم یُخَالِفُہٗ قَالَ اُتْرُکُوْا قَوْلِیْ بِخَبَرِ الرَّسُوْلِ صلعم فَقِیْلَ اِذَا کَانَ قَوْلُ الصَّحَابَۃِ یُخَالِفُہٗ قَالَ اُتْرُکُوْا قَوْلِیْ بِقَوْلِ الصَّحَابَۃِ **ترجمہ** امام ابوحنیفہؒ سے کسی نے پوچھا اگر آپ نے کچھ کہا اور کتاب اللہ اُسکے مخالف ہو۔ جواب دیا کہ میرا قول کتاب اللہ کے مقابلہ میں ترک کرو۔ اُس نے پھر پوچھا کہ اگر رسول اللہ صلعم کی خبر (حدیث) اُسکے خلاف ہو تو جواب دیا کہ میرا قول رسول اللہ صلعم کے مقابلہ میں ترک کرو۔ اس نے پھر پوچھا کہ اگر صحابہؓ کا قول اُس کے مخالف ہو جواب دیا کہ میرا قول صحابہؓ کے مقابلہ میں ترک کرو۔

(۵۲) میزان شعرانی مطبوعہ مصر ص۲۹ میں ہے کہ اَشَارَ الْاِمَامُ الْاَعْظَمُ اَبُوْحَنِیْفَۃَ بِقَوْلِہٖ مَا جَاءَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صلعم بِاَبِیْ ھُوَ وَاُمِّیْ فَعَلَی الرَّاْسِ وَالْعَیْنِ وَمَا جَاءَ عَنْ اَصْحَابِہٖ تَخَیَّرْنَا وَمَا جَاءَ عَنْ غَیْرِھِمْ فَھُمْ رِجَالٌ وَّنَحْنُ رِجَالٌ۔ **ترجمہ** امام اعظمؒ نے اپنے اس قول سے اشارہ کیا ہے کہ جو رسول اللہ صلعم سے (میرے ماں باپ قربان ہوں) پہونچے وہ بسر و چشم منظور ہے۔ اور جو صحابہؓ سے پہونچے اُسمیں سے انتخاب کرینگے اور جو صحابہؓ کے سوا تابعین وغیرہ سے پہونچے تو وہ آدمی ہیں اور ہم بھی آدمی ہیں۔

(۵۳) کلمات طیبات مطبوعہ مطلع العلوم ص۳۰ میں قول امام ابوحنیفہؒ کا نقل فرماتے ہیں کہ اِذَا صَحَّ الْحَدِیْثُ فَھُوَ مَذْھَبِیْ **ترجمہ** جب صحیح حدیث مل جاوے پس وہی میرا مذہب ہے۔

(۵۴) میزان ص۴۹ میں ہے کہ وَکَانَ یَقُوْلُ لَمْ یَزَلِ النَّاسُ فِیْ صَلَاحٍ مَّا دَامَ فِیْھِمْ مَنْ یَّطْلُبُ الْحَدِیْثَ فَاِذَا طَلَبُوا الْعِلْمَ بِلَا حَدِیْثٍ فَسَدُوْا۔ **ترجمہ** ابوحنیفہؒ فرماتے تھے کہ لوگ ہدایت پر رہیں گے جبتک کہ اُنمیں حدیث کے طلبہ ہونگے جب حدیث چھوڑ کر اور چیزیں طلب کرینگے تو بگڑ جاویں گے۔

(۵۵) میزان ص۵۱ میں ہے کہ فَعَلَیْکُمْ بِالْاٰثَارِ وَطَرِیْقَۃِ السَّلَفِ وَاِیَّاکُمْ وَکُلَّ مُحْدَثٍ فَاِنَّہٗ بِدْعَۃٌ وَقِیْلَ لَہٗ مَرَّۃً قَدْ تَرَکَ النَّاسُ الْعَمَلَ بِالْحَدِیْثِ وَاَقْبَلُوْا عَلٰی سِمَاعِہٖ فَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نَفْسُ سَمَاعِھِمْ لِلْحَدِیْثِ عَمَلٌ بِھَا **ترجمہ** امام ابوحنیفہؒ فرماتے تھے کہ آثار اور طریقہ صالحین پر جم جاؤ اور ہر ایک نئی بات سے

سمجھو کہ وہ بدعت ہے کسی نے ابوحنیفہؒ سے کہا کہ لوگوں نے عمل بالحدیث چھوڑ دیا اور اسکو صرف تبرکاً پڑھتے ہیں۔ فرمایا کہ اُنکا حدیث پڑھنا بھی عمل بالحدیث ہے۔

(۵۶) عینی شرح ہدایہ مطبوعہ نولکشور جلد ۱ صفحہ ۲۵۳ میں ہے کہ اَلْمَرَاسِیْلُ عِنْدَنَا حُجَّۃٌ ترجمہ احادیث مرسل ہمارے لئے حجت ہیں

(۵۷) ردالمحتار شرح درالمختار مطبوعہ دہلی جلد ۱ صفحہ ۵۱ میں ہے کہ اِنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ ضَعِیْفُ الْحَدِیْثِ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اٰرَاءِ الرِّجَالِ۔ ترجمہ امام ابوحنیفہؒ فرمایا کرتے تھے کہ ضعیف حدیث مجھ کو زیادہ محبوب ہے لوگوں کی رائے سے۔

(۵۸) عقدالجید صفحہ ۸ میں ہے کہ قَالَ اَبُوْحَنِیْفَۃَؒ لَایَنْبَغِیْ لِمَنْ لَمْ یَعْرِفْ دَلِیْلِیْ اَنْ یُّفْتِیَ بِکَلَامِیْ ترجمہ امام ابوحنیفہؒ کہتے ہیں کہ جو شخص میری دلیل سے واقف نہو اسکو لائق نہیں کہ میرے کلام کا فتویٰ دے۔

(۵۹) مقدمہ ہدایہ جلد ۱ صفحہ ۹۳ میں ہے کہ لَایَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ یَّاْخُذَ بِقَوْلِیْ مَا لَمْ یَعْلَمْ مِنْ اَیْنَ قُلْتُہٗ وَنَھٰی عَنِ التَّقْلِیْدِ وَمَذْھَبًا اِلٰی مَعْرِفَۃِ الدَّلِیْلِ ترجمہ امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں کہ کسی کو حلال نہیں کہ میرے قول کو لے جبتک یہ نہ جانے کہ میں نے کہاں سے کہا ہے۔ پس تقلید سے ممانعت کی اور معرفت دلیل کی جانب ترغیب دی۔

(۶۰) ایضاً عمدۃ الرعایہ حاشیہ شرح وقایہ مطبوعہ مجتبائی صفحہ ۹ میں مثل اسی کے ہے۔

(۶۱) اعلام الموقعین جلد ۱ صفحہ ۹۳ میں ہے کہ قَالَ اَبِیْ لَایَفْقَہُ مَنْ لَّمْ یَدَعِ الْقِیَاسَ فِیْ مَوْضِعِ الْحَاجَۃِ اِلَیْہِ وَھُوَ مَجْلِسُ الْقَضَاءِ قَالُوْا مَقْتًا لِکُلِّ شَیْءٍ لَا یَفْقَہُ الْمَرْءُ اِلَّا بِتَرْکِہٖ۔ ترجمہ (حماد ابوحنیفہؒ کے بیٹے نے کہا) کہ میرے باپ ابوحنیفہؒ فرماتے تھے کہ انسان فقیہ نہیں ہوسکتا جبتک کہ ضرورت کے وقت قیاس کو نہ چھوڑے ایسے موقع پر کہ وہ مجلس قضا میں ہو۔ لوگ بولے کہ لعنت ہے اس چیز پر کہ انسان اُسکے ترک کئے بغیر فقیہ نہو سکے۔

(۶۲) میزان صفحہ ۱۴ میں ہے کہ وَکَانَ یَقُوْلُ اِیَّاکُمْ وَاٰرَاءَ الرِّجَالِ ترجمہ امام ابوحنیفہؒ فرماتے تھے کہ بچو تم لوگوں کی رائے سے۔

(۶۳) اعلام الموقعین مطبوعہ اشرف المطابع جلد ۱ صفحہ ۹۲ میں ہے کہ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ اَبَا حَنِیْفَۃَ یَقُوْلُ اَلْبَوْلُ فِی الْمَسْجِدِ اَحْسَنُ مِنْ بَعْضِ قِیَاسِھِمْ ترجمہ (وکیعؒ یحییٰ بن صالح سے کہتے تھے) میں نے ابوحنیفہؒ سے سنا کہ وہ فرماتے تھے پیشاب کرنا مسجد میں بہتر ہے ان لوگوں کے

بعض قیاس سے۔

(۶۴) میزان شعرانی مطبوعہ دہلی جلد اول کے ص۶۱ میں ہے کہ ۔ وَرَوَى الشَّيْخُ مُحْيِ الدِّيْنِ فِي الْفُتُوحَاتِ الْمَكِّيَّةِ بِسَنَدِهٖ إِلَى الْإِمَامِ أَبِيْ حَنِيْفَةَ أَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ إِيَّاكُمْ وَالْقَوْلَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ تَعَالٰى بِالرَّأْيِ وَعَلَيْكُمْ بِاتِّبَاعِ السُّنَّةِ فَمَنْ خَرَجَ عَنْهَا ضَلَّ ۔ ترجمہ اور روایت کیا ہے شیخ محی الدین نے فتوحات مکیہ میں ساتھ اپنی سند کے جو امام ابوحنیفہؒ تک پہونچتی ہے کہ وہ یعنی امام صاحب فرمایا کرتے کہ بچو لوگو اس بات سے کہ دین میں کوئی بات عقل سے کہو اور لازم پکڑو اپنے اوپر پیروی سنت کی ۔ کیونکہ جو کوئی اس سے نکل گیا وہ گمراہ ہو گیا۔

(۶۵) میزان شعرانی مطبوعہ مصر جلد ۱ ص۱۹ میں ہے کہ وَدَخَلَ شَخْصٌ بِالْكُوْفَةِ بِكِتَابِ دَانْيَالَ فَكَادَ أَبُوْحَنِيْفَةَ أَنْ يَقْتُلَهٗ وَقَالُوا أَلَكَ كِتَابٌ سِوَى الْقُرْاٰنِ وَالْحَدِيْثِ ۔ ترجمہ ایک آدمی کوفہ میں دانیالؒ کی کتاب لیکر آیا تو ابوحنیفہؒ اور انکے علاوہ اور لوگ اسکے قتل پر آمادہ ہوگئے۔ اور کہنے لگے کیا سوائے قرآن حدیث کے اور کوئی کتاب بھی (دین میں) ہے؟

(۶۶) تحفۃ الاخیار فی بیان سنت سید الابرار مطبوعہ فاروقی کے ص۱۱ میں ہے کہ وَقَالَ الْإِمَامُ أَبُوْحَنِيْفَةَ لَا تُقَلِّدْنِيْ وَلَا تُقَلِّدَنَّ مَالِكًا وَلَا غَيْرَهٗ وَخُذِ الْأَحْكَامَ مِنْ حَيْثُ أَخَذُوْا مِنَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ كَذَا فِي الْمِيْزَانِ وَغَيْرِهٖ ۔ ترجمہ امام ابوحنیفہؒ فرمایا کرتے کہ میری تقلید نہ کرنا اور نہ مالکؒ کی اور نہ کسی اور کی تقلید کرنا اور احکام کو وہاں سے لے جہاں سے انہوں نے لئے ہیں کتاب و سنت سے۔

اقوال امام مالکؒ

(۶۷) عقد الجید مطبوعہ صدیقی لاہور کے ص۸ میں ہے کہ وَقَالَ مَالِكٌ مَا مِنْ أَحَدٍ إِلَّا مَأْخُوْذٌ مِنْ كَلَامِهٖ وَمَرْدُوْدٌ عَلَيْهِ إِلَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم ۔ ترجمہ امام مالکؒ نے فرمایا کہ جو ہے سوا اپنے کلام سے ماخوذ ہوگا ۔ اور اسی پر اس کا کلام رد کیا جاویگا سوائے رسول اللہ کے

(۶۸) جلب المنفعہ ص۸ میں ہے کہ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أُخْطِئُ وَأُصِيْبُ فَانْظُرُوْا فِيْ رَأْيِيْ فَكُلُّ مَا وَافَقَ الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ فَخُذُوْهُ وَكُلُّ مَا لَمْ يُوَافِقْ فَاتْرُكُوْهُ سوا اسکے نہیں میں بھی آدمی ہوں کبھی میری رائے صحیح اور کبھی غلط ہوتی ہے ۔ اب تم میری رائے کو دیکھ لو جو کتاب و سنت کے موافق ہو اس کو لے لو اور جو مخالف ہو اس کو چھوڑ دو۔

(۶۹) تاریخ ابن خلکان مطبوعہ ایران جلد ۲ ص۱۱ میں ہے کہ حَكَى الْحَافِظُ أَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ

الحُمَیْدِیُّ فِی کِتَابِ جِذْوَۃِ الْمُقْتَبِسِ قَالَ حَدَّثَ الْقَعْنَبِیُّ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی مَالِکِ بْنِ اَنَسٍ فِیْ مَرَضِہِ الَّذِیْ مَاتَ فِیْہِ فَسَلَّمْتُ عَلَیْہِ ثُمَّ جَلَسْتُ فَرَاَیْتُہٗ یَبْکِیْ فَقُلْتُ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ مَا الَّذِیْ یُبْکِیْکَ فَقَالَ لِیْ یَا ابْنَ قَعْنَبٍ وَمَالِیْ لَا اَبْکِیْ وَمَنْ اَحَقُّ بِالْبُکَاءِ مِنِّیْ وَاللّٰہِ لَوَدِدْتُ اَنِّیْ ضُرِبْتُ بِکُلِّ مَسْئَلَۃٍ اَفْتَیْتُ فِیْھَا بِرَایٍ بِسَوْطٍ سَوْطٍ وَقَدْ کَانَتْ لِیْ السَّعَۃُ فِیْمَا قَدْ سُبِقْتُ اِلَیْہِ وَلَیْتَنِیْ لَمْ اُفْتِ بِالرَّایِ **ترجمہ** حافظ حمیدی نے حکایت کی ہے کہ قعنبی نے بیان کیا کہ میں امام مالکؒ کے مرض موت میں انکے پاس گیا اور سلام کرکے بیٹھا تو دیکھا اُن کو روتے ہوئے میں نے کہا آپ کیوں روتے ہیں۔ فرمایا اے قعنبی میں کیوں نہ روؤں، مجھ سے بڑھ کر قابل رونے کے کون ہے میں نے جس جس مسئلہ میں رائے سے فتویٰ دیا۔ مجھے یہ اچھا معلوم ہوتا ہے کہ اُن ہر مسئلے کے بدلے کوڑے سے میں مار کھاتا۔ مجکو اس میں گنجائش تھی کاش میں رائے سے فتویٰ نہ دیتا۔

اقوال امام شافعیؒ

(۷۰) عقد الجید ص۵ میں ہے کہ قَالَ الشَّافِعِیُّ اِذَا قُلْتُ قَوْلًا وَکَانَ النَّبِیُّ صلعم قَالَ خِلَافَ قَوْلِیْ فَمَا یَصِحُّ مِنْ حَدِیْثِ النَّبِیِّ صلعم اَوْلٰی فَلَا تُقَلِّدُوْنِیْ۔ **ترجمہ** امام شافعیؒ فرماتے ہیں جب میں کوئی مسئلہ کہوں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے قول کیخلاف فرمایا ہو۔ تو جو مسئلہ نبی صلعم کی حدیث سے ثابت ہوتا ہے وہی اولیٰ ہے۔ پس میری تقلید مت کرو۔

(۷۱) عقد الجید ص۸ میں ہے کہ عَنِ الشَّافِعِیِّ اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ اِذَا صَحَّ الْحَدِیْثُ فَھُوَ مَذْھَبِیْ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اِذَا رَاَیْتُمْ کَلَامِیْ یُخَالِفُ الْحَدِیْثَ فَاعْمَلُوْا بِالْحَدِیْثِ وَاضْرِبُوْا بِکَلَامِیْ الْحَائِطَ وَقَالَ یَوْمًا لِلْمُزَنِیِّ یَا اَبَا اِبْرَاھِیْمَ لَا تُقَلِّدْنِیْ فِیْ کُلِّ مَا اَقُوْلُ وَانْظُرْ فِیْ ذٰلِکَ لِنَفْسِکَ فَاِنَّہٗ دِیْنٌ وَکَانَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ یَقُوْلُ لَا حُجَّۃَ فِیْ قَوْلِ اَحَدٍ دُوْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلعم وَاِنْ کَثُرُوْا وَلَا فِیْ قِیَاسٍ وَلَا فِیْ شَیْءٍ وَمَا ثَمَّ اِلَّا طَاعَۃُ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ بِالتَّسْلِیْمِ **ترجمہ** امام شافعیؒ سے روایت ہے کہ وہ فرمایا کرتے تھے جب صحیح حدیث مل جاوے پس وہی میرا مذہب ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ جب میرے کلام کو دیکھو کہ حدیث سے مخالف ہے تو حدیث پر عمل کرو۔ اور میرے کلام کو دیوار پرے مارو۔ اور ایک دن مزنیؒ سے کہا کہ اے ابراہیم ہر ایک بات میں میری تقلید نہ کرنا۔ اور اُس میں اپنی جان پر رحم کرنا۔ کیونکہ یہ دین ہے۔ اور نیز امام شافعیؒ فرمایا کرتے تھے کہ کسی کے قول میں حجت نہیں ہے سوا رسول اللہ صلعم

کے۔ اگرچہ کہنے والے کثرت سے ہوں۔ اور نہ کسی قیاس میں، اور نہ کسی شے میں۔ یہاں بجز طاعت اللہ اور اسکے رسولؐ کے تسلیم کرنے کے اور کچھ نہیں ہے۔

(۲) ناظورۃ الحق مطبوعہ بلغار ملا میں علامہ مرجانی حنفی فرماتے ہیں کہ قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ اَجْمَعَ الْمُسْلِمُوْنَ عَلٰی اَنَّ مَنِ اسْتَبَانَتْ لَهُ سُنَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم لَمْ يَحِلَّ لَهُ اَنْ يَّدَعَهَا بِقَوْلِ اَحَدٍ ترجمہ:۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ سب مسلمانوں نے اتفاق کیا ہے کہ آنحضرت صلعم کی حدیث کسی کے قول سے نہ چھوڑی جاوے۔

(۳) میزان شعرانی مطبوعہ مصر ملا میں ہے کہ اِنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ حَدِيْثُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم مُسْتَغْنٍ بِنَفْسِهٖ اِذَا صَحَّ ترجمہ امام شافعیؒ فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلعم کی حدیث جب صحیح ہو جائے تو اس کو کسی مدد کی ضرورت نہیں۔ وہ مستغنی ہے۔

(۴) میزان شعرانی ملا میں ہے کہ وَكَانَ يَقُوْلُ اِذَا ثَبَتَ عَنِ النَّبِيِّ صلعم بِاَبِيْ وَاُمِّيْ فَمَنْ لَمْ يَحِلَّ لَنَا تَرْكُهُ ترجمہ امام شافعیؒ فرماتے تھے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی بات ثابت ہو تو اس کو چھوڑنا جائز نہیں۔

(۵) بیہقی میں ہے کہ اِذَا وَجَدْتُّمْ فِيْ كِتَابِيْ خِلَافَ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم فَقُوْلُوْا بِسُنَّتِهٖ وَدَعُوْا مَا قُلْتُ ترجمہ (امام شافعیؒ فرماتے تھے) جب تم میری کتاب میں خلاف سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بات پاؤ تو سنت کے موافق کہو۔ اور جو کچھ میں نے کہا ہے اسکو چھوڑ دو۔

(۶) حجۃ اللہ البالغہ مطبوعہ صدیقی ملا میں ہے کہ قَالَ الشَّافِعِيُّ لِاَحْمَدَ اَنْتُمْ اَعْلَمُ بِالْاَخْبَارِ الصَّحِيْحَةِ مِنَّا فَاِذَا كَانَ خَبَرٌ صَحِيْحٌ فَاَعْلِمُوْنِيْ حَتّٰى اَذْهَبَ اِلَيْهِ ترجمہ امام شافعیؒ نے امام احمدؒ سے کہا کہ صحیح حدیث کا علم تم کو ہم سے زیادہ ہے جو حدیث صحیح ہوا کرے وہ مجھکو بتادیا کرو تاکہ میں اسی کو اپنا مذہب قرار دوں۔

(۷) میزان شعرانی ملا میں ہے کہ لَا تُقَلِّدْنِيْ فِيْ كُلِّ مَا اَقُوْلُ وَانْظُرْ فِيْ ذٰلِكَ لِنَفْسِكَ فَاِنَّهُ دِيْنٌ ترجمہ امام شافعیؒ نے فرمایا کہ میری تقلید ہر ایک بات میں ہرگز نہ کرنا اور اپنے واسطے حجت تلاش کرنا کیونکہ یہ دین کا معاملہ ہے۔

(۸) اعلام الموقعین جلد ۲ ملا میں ہے کہ نَهْيُهُ عَنْ تَقْلِيْدِهٖ وَتَقْلِيْدِ غَيْرِهٖ لِيَنْظُرَ فِيْهِ لِدِيْنِهٖ وَيَحْتَاطَ لِنَفْسِهٖ ترجمہ (مزنیؒ کہتے ہیں کہ امام شافعیؒ نے) اپنی اور

دوسرے کی تقلید سے منع کیا ہے تاکہ اسمیں غور کرے اور اپنے واسطے بچاؤ کا راستہ تلاش کرے۔

(۷۹) عقد الجید ص۳۲ میں ہے کہ فَقَدْ صَحَّ عَنِ الشَّافِعِيِّ اَنَّهُ نَهٰى عَنْ تَقْلِيْدِهٖ وَتَقْلِيْدِ غَيْرِهٖ۔ ترجمہ تحقیق امام شافعیؒ سے ثابت ہو چکا ہے کہ اُنہوں نے اپنی تقلید اور غیر کی تقلید سے منع کیا ہے۔

اعلام الموقعین مطبوعہ اشرف المطابع جلد ۱ ص۲۱۹ میں ہے کہ فَقَالَ الشَّافِعِيُّ مَثَلُ الَّذِيْ يَطْلُبُ الْعِلْمَ بِلَا حُجَّةٍ كَمَثَلِ حَاطِبِ لَيْلٍ يَحْمِلُ حُزْمَةَ حَطَبٍ وَفِيْهِ اَفْعٰى تَلْدَغُهٗ وَهُوَ لَا يَدْرِيْ۔ ترجمہ امام شافعیؒ فرماتے تھے کہ اس شخص کی مثال جو علم کو بلا دلیل طلب کرتا ہے رات کے لکڑہارے کی طرح ہے جو ایندھن کا ایک بوجھ اُٹھانے جاتا ہے جسمیں سانپ بھی ہے کہ ڈسے گا اُسے مگر اسکو معلوم نہیں۔

اقوال امام احمدؒ

(۸۱) عقد الجید مطبوعہ صدیقی لاہور ص۵۱ میں ہے کہ وَكَانَ الْاِمَامُ اَحْمَدُ يَقُوْلُ لَيْسَ لِاَحَدٍ مَّعَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ كَلَامٌ۔ ترجمہ امام احمدؒ فرمایا کرتے تھے کہ کسی کو اللہ و رسولؐ کے ساتھ کلام کی گنجائش نہیں ہے۔

(۸۲) میزان شعرانی مطبوعہ مصر جلد ۱ ص۵ میں ہے کہ وَكَانَ وَلَدُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ يَقُوْلُ سألت الامام احمد عن الرجل يكون في بلد لا يجد فيها الا صاحب حَدِيْثٍ لَا يَعْرِفُ صَحِيْحَهٗ مِنْ سَقِيْمِهٖ وَصَاحِبَ رَأْيٍ فَمَنْ يَّسْاَلُ مِنْهُمَا عَنْ دِيْنِهٖ فَقَالَ يَسْاَلُ صَاحِبَ الْحَدِيْثِ وَلَا يَسْاَلُ صَاحِبَ الرَّاْيِ ترجمہ احمد بن حنبلؒ کے بیٹے عبداللہ نامی کہتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ احمد بن حنبلؒ سے دریافت کیا کہ شہر ایسا ہے جہاں ایک محدث ہے کہ جو صحیح ضعیف حدیث کا علم نہیں رکھتا اور ایک صاحب الرائے یعنی فقیہ ہے اب آپ فرمائیں کہ کس سے فتویٰ پوچھیں تو کہا صاحب الحدیث سے نہ صاحب الرائے سے۔

(۸۳) اعلام الموقعین مطبوعہ اشرف المطابع جلد ۱ ص۲۱۹ میں ہے کہ قَالَ لَا تُقَلِّدْ دِيْنَكَ اَحَدًا مِّنْ هٰؤُلَاءِ مَا جَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صلعم وَاَصْحَابِهٖ فَخُذْ بِهٖ ثُمَّ التَّابِعِيْنَ بَعْدُ الرَّجُلُ فِيْهِ مُخَيَّرٌ۔ ترجمہ (امام احمدؒ) فرماتے تھے کہ اپنا دین کسی ایک کی تقلید کر کے مت سپرد کر دو۔ جو آنحضرت صلعم سے اور صحابہؓ سے پہنچے اسپر عمل کرنا پھر تابعینؒ میں انسان مختار ہے۔

(۸۴) میزان شعرانی جلد ۱ ص۱۵ میں ہے کہ یَقُوْلُ لَا تَرٰى اَحَدًا يَنْظُرُ فِيْ كُتُبِ الرَّاْيِ غَالِبًا اِلَّا وَفِيْ قَلْبِهٖ دَغَلٌ۔ ترجمہ اور (احمد بن حنبلؒ) اکثر اوقات یہی فرماتے کہ انسان جبکبھی رائے

کی کتابوں کو دیکھتا اور غور کرتا ہے تو اس کا دل بگڑ جاتا ہے۔

(۸۵) اعلام الموقعین جلد ۱ ص ۹۱ میں ہے کہ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَبْدَ اللّٰہِ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ یُنْکِرُ عَلٰی اَصْحَابِ الْقِیَاسِ وَیَتَکَلَّمُ فِیْہِ بِکَلَامٍ شَدِیْدٍ۔ ترجمہ (خلالؒ نے ابوبکر مروزیؒ سے بیان کیا کہ میں نے احمد بن حنبلؒ سے سنا وہ قیاس والوں کو برا کہتے تھے اور ان کے بارے میں بہت سخت کلام کرتے تھے۔

(۸۶) میزان شعرانی ص ۲ میں ہے کہ یَقُوْلُ کَثْرَۃُ التَّقْلِیْدِ عَمًی فِی الْبَصِیْرَۃِ کَاَنَّہٗ یَحُثُّ الْعُلَمَاءَ عَلٰی اَنْ یَّاْخُذُوْا اَحْکَامَ دِیْنِہِمْ مِنْ عَیْنِ الشَّرِیْعَۃِ وَلَا یَقْنَعُوْا بِالتَّقْلِیْدِ مِنْ خَلْفِ حِجَابِ اَحَدٍ مِّنَ الْمُجْتَہِدِیْنَ۔ ترجمہ امام احمدؒ فرماتے تھے کہ اکثر تقلید کرنا اندھا پن ہے سمجھ میں۔ اس سے مقصود ان کا یہ ہے کہ علماء احکام دین اصل چشمہ شریعت سے حاصل کریں اور پس پردہ کسی مجتہد کی آڑ میں تقلید پر قناعت نہ کریں۔

(۸۷) میزان شعرانی مطبوعہ مصر جلد ۱ ص ۱۰ میں ہے کہ یَقُوْلُ خُذُوْا عِلْمَکُمْ مِنْ حَیْثُ اَخَذَہٗ الْاَئِمَّۃُ وَلَا تَقْنَعُوْا بِالتَّقْلِیْدِ فَاِنَّ ذٰلِکَ عَمًی فِی الْبَصِیْرَۃِ۔ ترجمہ امام شافعیؒ فرماتے تھے کہ اپنا علم اسی جگہ سے لو جہاں سے امام لیتے ہیں۔ اور تقلید پر قناعت نہ کرو کیونکہ یہ اندھا پن ہے سمجھ میں۔

(۸۸) عقد الجید ص ۸ میں ہے کہ لَا تُقَلِّدْنِیْ وَلَا تُقَلِّدَنَّ مَالِکًا وَّلَا الْاَوْزَاعِیَّ وَلَا النَّخْعِیَّ وَلَا غَیْرَہُمْ وَخُذِ الْاَحْکَامَ مِنْ حَیْثُ اَخَذُوْا مِنَ الْکِتَابِ وَالسُّنَّۃِ۔ ترجمہ اور فرمایا کرتے تھے کہ میری تقلید نہ کرنا اور نہ مالکؒ کی اور نہ اوزاعی کی اور نہ نخعیؒ کی اور نہ کسی اور کی تقلید کرنا اور احکام کو وہاں سے لے جہاں سے انہوں نے لئے ہیں کتاب و سنت سے

اقوال امام ابو یوسفؒ وزفرؒ وعافیہؒ بن یزید وحسنؒ بن زیاد وعبداللہؒ بن مبارک

(۸۹) عقد الجید مطبوعہ صدیقی ص ۵ میں ہے کہ وَعَنْ اَبِیْ یُوْسُفَ وَزُفَرَ وَعَافِیَۃَ بْنِ یَزِیْدَ اَنَّہُمْ قَالُوْا لَا یَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ یُّفْتِیَ بِقَوْلِنَا مَا لَمْ یَعْلَمْ مِنْ اَیْنَ قُلْنَا۔
وزفرؒ وعافیہ بن یزیدؒ سے منقول ہے کہ وہ کہتے تھے کسی کو حلال نہیں ہے کہ ہمارے قول پر فتویٰ دیوے جب تک کہ یہ خبر نہ ہو کہ ہم نے کہاں سے کہا ہے۔

(۹۰) بستان العارفین مطبوعہ مصر ص ۴ میں ہے کہ وَرُوِیَ عَنْ عِصَامِ بْنِ یُوْسُفَ اَنَّہٗ قَالَ کُنْتُ فِیْ مَاْتَمٍ فَاجْتَمَعَ فِیْہِ اَرْبَعَۃٌ مِّنْ اَصْحَابِ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ مِنْہُمْ

زُفَرُ بْنُ الْهُذَيْلِ وَاَبُوْ يُوْسُفَ وَعَافِيَةُ بْنُ يَزِيْدَ وَاٰخَرُ وَهُوَ الْحَسَنُ بْنُ زِيَادٍ فَكُلُّهُمْ اَجْمَعُوْا اَنَّهُ لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ يُّفْتِيَ بِقَوْلِنَا مَالَمْ يَعْلَمْ مِنْ اَيْنَ قُلْنَا وَرُوِيَ اَيْضًا عَنْ عِصَامِ بْنِ يُوْسُفَ اَنَّهُ قِيْلَ لَهٗ اِنَّكَ تُكْثِرُ الْخِلَافَ لِاَبِيْ حَنِيْفَةَ فَقَالَ اِنَّ اَبَا حَنِيْفَةَ قَدْ اُوْتِيَ مِنَ الْفَهْمِ مَا لَمْ نُؤْتَ وَلَا يَسَعُنَا اَنْ نُفْتِيَ بِقَوْلِهٖ مَالَمْ نَفْهَمْ مِنْ اَيْنَ قَالَ ترجمہ عصام بن یوسف سے روایت ہے وہ کہتے تھے کہ میں مجلس ماتم میں تھا کہ جسمیں چاروں شاگرد ابو حنیفہؒ کے موجود تھے۔ زفر بن ہذیلؒ ۔ ابو یوسفؒ ۔ عافیہ بن یزیدؒ حسن بن زیادؒ تامی ۔ ان سب کا اس پر اتفاق ہوا کہ کسی کو زیبا نہیں کہ ہمارے قول پر فتویٰ دے ۔ جبتک کہ یہ نہ جان لے کہ ہمارے قول کا ماخذ کیا ہے ۔ اور یہ بھی روایت عصام سے ہے کہ جب اُن سے کہا گیا کہ تم ابُو حنیفہؒ کا بہت خلاف کرتے ہو ۔ تو کہنے لگے کہ ابو حنیفہؒ کو جتنی سمجھ بوجھ دیگئی ہے ہم کو اتنی نہیں دیگئی ۔ اور جو باتیں انہوں نے سمجھی ہیں ہم اسقدر نہیں سمجھ سکتے ۔ اور ہمکو جسقدر فہم عطا ہوئی ۔ ہوئی ۔ ہمکو یہ سزاوار نہیں کہ ہم بے سوچے سمجھے انکے قول پر فتویٰ دیدیں جبتک کہ یہ نہ معلوم کرلیں کہ یہ فتویٰ کہاں سے دیا ہے ۔ (یعنی کس حدیث سے)

(۹۱) اعلام الموقعین مطبوعہ اشرف المطابع جلد ا صلا ۔ میں ہے کہ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُبَارَكِ فِيْ اٰخِرِ خَرْجَةٍ خَرَجَ فَقُلْنَا لَهٗ اَوْصِنَا فَقَالَ لَا تَتَّخِذُوا الرَّاْيَ اِمَامًا ۔
(محمد بن خاقان کہتے ہیں) کہ میں نے ابن مبارکؒ سے اُنکے آخری سفر میں سنا ہم نے اُنسے کہا کہ ہمیں وصیت کرو ۔ بولے رائے کو اپنا امام مت بنانا۔

تقلید کی تردید فقہاء و علماء کے اقوال سے

(۹۲) حجۃ اللہ البالغہ صلاا میں ہے کہ وَقَالَ لَمْ يَزَلِ النَّاسُ يَسْئَلُوْنَ مَنِ اتَّفَقَ مِنَ الْعُلَمَاءِ مِنْ غَيْرِ تَقْيِيْدٍ لِمَذْهَبٍ وَلَا اِنْكَارٍ عَلٰى اَحَدٍ مِّنَ السَّائِلِيْنَ اِلٰى اَنْ ظَهَرَتْ هٰذِهِ الْمَذَاهِبُ وَمُتَعَصِّبُوْهَا مِنَ الْمُقَلِّدِيْنَ فَاِنَّ اَحَدَهُمْ يَتَّبِعُ اِمَامَهٗ مَعَ بُعْدِ مَذْهَبِهٖ عَنِ الْاَدِلَّةِ مُقَلِّدًا لَهٗ فِيْمَا قَالَ كَاَنَّهٗ نَبِيٌّ اُرْسِلَ وَهٰذَا نَاْيٌ عَنِ الْحَقِّ وَبُعْدٌ عَنِ الصَّوَابِ لَا يَرْضٰى بِهٖ اَحَدٌ مِّنْ اُولِي الْاَلْبَابِ وَ
قَالَ اَبُوْ شَامَةَ يَنْبَغِيْ لِمَنِ اشْتَغَلَ بِالْفِقْهِ اَنْ لَا يَقْتَصِرَ عَلٰى مَذْهَبِ اِمَامٍ
قَالَ اَبُوْ شَامَةَ يَنْبَغِيْ لِمَنِ اشْتَغَلَ بِالْفِقْهِ اَنْ لَا يَقْتَصِرَ عَلٰى مَذْهَبِ اِمَامٍ
کہا شیخ عزالدین عبدالسلام نے ہمیشہ سے لوگ اسپر تھے کہ علماء کے متفق فتوی دریافت کرتے بغیر

کسی مذہب کی پابندی کے۔ اور نہ کوئی ان قائلین پر اعتراض کرتا تھا اور انکار کرتا تھا یہانتک کہ یہ مذاہب اربعہ ظاہر ہوئے۔ اور مقلدین ان مذاہب کے جوان مذاہب پر سخت متعصب ہیں اب ہر ایک ان سے اپنے امام ہی کا تابع ہے۔ اگرچہ اس کا مذہب قرآن و حدیث کی دلیل سے دور ہو۔ اور اسی کو ماننے والا ہے جو اس نے کہا۔ گویا کہ وہ امام ایک نبی مرسل ہے اور یہی تو حق سے دور پڑنا ہے اور صواب سے دور ہونا اسکو تو کوئی دانشمند پسند نہ کریگا۔ ابو شامہ نے کہا کہ جو شخص علم فقہ میں مشغول ہو اسکو زیبا نہیں کہ کسی ایک امام کے مذہب کا پابند ہو۔

(۴۳) منہاج السنہ جلد ۲ ص۱۴۲ میں ہے کہ فَاِنَّ هٰٓؤُلَآءِ الْاَئِمَّةَ (اَیِ الْاَرْبَعَةَ) لَمْ یَکُوْنُوْا عَلٰی عَصْرٍ وَّاحِدٍ بَلْ اَبُوْحَنِیْفَةَ تُوُفِّیَ سَنَةَ خَمْسِیْنَ وَمِائَةٍ وَّمَالِكٌ سَنَةَ تِسْعٍ وَّسَبْعِیْنَ وَمِائَةٍ وَّالشَّافِعِیُّ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَّمِائَتَیْنِ وَاَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ سَنَةَ اِحْدٰی وَّاَرْبَعِیْنَ وَمِائَتَیْنِ وَلَیْسَ فِیْ هٰٓؤُلَآءِ مَنْ یُّقَلِّدُ الْاٰخَرَ وَلَا مَنْ یَّاْمُرُ بِاتِّبَاعِ النَّاسِ لَهٗ بَلْ کُلٌّ مِّنْهُمْ یَدْعُوْا اِلٰی مُتَابَعَةِ الْکِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَاِذَا قَالَ غَیْرُهٗ قَوْلًا یُّخَالِفُ الْکِتَابَ وَالسُّنَّةَ عِنْدَهٗ رَدَّهٗ وَلَا یُوْجِبُ عَلَی النَّاسِ تَقْلِیْدَهٗ۔ ترجمہ یہ چاروں امام ایک زمانہ میں نہیں ہوئے ہیں۔ امام ابو حنیفہ ۱۵۰ھ میں فوت ہوئے اور امام مالک ۱۷۹ھ میں فوت ہوئے۔ اور امام شافعی ۲۰۴ھ میں۔ اور امام احمد بن حنبل ۲۴۱ھ میں فوت ہوئے ہیں۔ اور آپس میں ان سے کوئی پچھلا پہلے کی تقلید نہیں کرتا تھا۔ اور نہ لوگوں سے کہتا تھا کہ میری اتباع کرو۔ یا انکی۔ بلکہ ہر ایک انکا کتاب و سنت کے اتباع کی طرف بلاتا تھا۔ اور انکو جب کوئی بات کتاب و سنت کے مخالف معلوم ہوتی تو فوراً اسے رد کر دیتے تھے اور اپنی تقلید کو انہوں نے کسی کیلئے ضروری نہ ٹھہرایا۔

(۴۴) ایضاح الحق الصریح مطبوعہ فاروقی ص۸ میں ہے کہ۔ وامادہ و تقلید شخصے معین از مجتہدین و مشائخ دار کان دین لازم نے۔ بلکہ ہمیں قدر کافیست کہ وقتے کہ حاجتے پیش آید از کسے از ایشاں استفسار کردہ شود نہ آنکہ ارادہ و تقلید ہم مثل ایمان بالانبیاء از ارکان دین شمردہ شود و لقب حنفی و قادری مشابہ لقب مسلمان و سنی اظہار کردہ شود و امتیاز از شافعیان و چشتیان مثل امتیاز از کفار و مبتدعین از لوازم دین شمردہ شود و انتقال را از مذہبے بمذہبے یا طریقہ بطریقہ مثل ارتداد و ابتداع و بغی موجب قتل و بتک معدود کردہ شود (الی قولہ) و عنوان شعار خود محمدیہ خالصہ و سنن قدیم باید داشت نہ بمذہب بمذہب خاص و انسلاک در طریقہ مخصوصہ بلکہ مذاہب و طرق را مثل دکاکین عطارین باید داشت خود را از منسلکان جند محمدی

اور مرید ہونا اور مقلد ہونا کسی شخص معین کا مجتہدین اور مشائخوں سے ارکان دین میں نہیں ہے۔ بلکہ اسی قدر کافی ہے کہ جسوقت حاجت پیش آوے کوکسی سے ان لوگوں سے پوچھ لے۔ نہ یہ کہ مرید و مقلد

ہونا مانند ایمان کے ساتھ نبیوں کے رکن دین گنا جاوے اور لقب حنفی اور قادری مانند لقب مسلمان اور سنی کے ظاہر کیا جاوے۔ اور فرق شافعیوں و حنفیوں سے مانند فرق کافروں اور رافضیوں کے لازمۂ دین سے گنا جاوے۔ اور فرق کرنا ایک مذہب سے دوسرے مذہب کی طرف اور ایک طریقہ سے دوسرے طریقہ کی طرف مانند مرتد اور باغی اور مبتدع ہونیکے سبب قتل اور ہتک عزت کا ہووے (آگے جاکے لکھتے ہیں) اور سر نام اور لباس اپنا محمدی خالص اور طریقہ سنت ہمیشہ رکھنا چاہئے۔ اور کسی مذہب خاص کو اختیار نہ کرنا چاہیئے اور نہ کسی طریقہ خاص میں داخل ہونا۔ بلکہ سب مذہبوں و طریقوں کو عطاموں کی دکان کے مانند گننا چاہیئے اور اپنے کو لشکر محمدی میں داخل کرنا چاہیئے۔

(۹۵) کشف الغمہ ص۱۳ میں امام شعرانی فرماتے ہیں کہ وَالْمَذْهَبُ الْوَاحِدُ بِلَا شَكٍّ لَا يَحْتَوِي عَلٰى كُلِّ اَحَادِيْثِ الشَّرِيْعَةِ اِلَّا اَنْ قَالَ صَاحِبُهٗ اِذَا صَحَّ الْحَدِيْثُ فَهُوَ مَذْهَبِيْ فَيَدْخُلُ فِيْ مَذْهَبِهٖ كُلُّ حَدِيْثٍ اِسْتَدَلَّ بِهٖ مُجْتَهِدٌ مِّنَ الْمُجْتَهِدِيْنَ وَقَدْ ثَبَتَ عَنِ الشَّافِعِيِّ ذٰلِكَ فَجَمِيْعُ الْمَذَاهِبِ عَلٰى هٰذَا مَذْهَبُ الشَّافِعِيِّ عِنْدَ كُلِّ مَنْ سَلِمَ مِنَ التَّعَصُّبِ فِي الدِّيْنِ۔ ترجمہ یقینا کوئی ایک مذہب بھی تمام احادیث شریعت پر حاوی نہیں ہوسکتا۔ چہ جائیکہ یہاں تک کہ (امام) صاحب المذہب نے کہہ دیا کہ جب کبھی حدیث صحیح مل جائے تو وہی میرا مذہب ہے۔ اس قول کی بنا پر جتنی بھی حدیثیں ہیں کہ جن سے کسی بھی مجتہد نے مجتہدوں سے استدلال کیا ہے اس کے مذہب میں داخل ہوجائینگی اور اس کا مذہب ٹھہرینگی۔ اور (امام) شافعی سے بھی یہی ثابت ہے۔ اس صورت میں تمام مذاہب اس قول کی وجہ سے شافعی کا مذہب ٹھہرے ہر اس شخص کے نزدیک کہ جس میں تعصب نہیں ہے۔

(۹۶) رد المحتار شرح در مختار جلد ا ص۱۷۱ میں علامہ شامی حنفی فرماتے ہیں کہ وَالْمُفْتِيْ هُوَ الْوَاحِدُ مَرَّةً وَّاحِدَةً وَّمَرَّةً غَيْرَهٗ غَيْرَ مُلْتَزِمِيْنَ مَذْهَبًا مُّعَيَّنًا فَلَوِ الْتَزَمَ مَذْهَبًا مُّعَيَّنًا كَاَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالشَّافِعِيِّ فَقِيْلَ يَلْزَمُهٗ وَقِيْلَ لَا وَقِيْلَ مِثْلُ مَنْ لَّمْ يَلْتَزِمْ وَهُوَ الْغَالِبُ عَلَى الظَّنِّ لِعَدَمِ مَا يُوْجِبُهٗ شَرْعًا۔ ترجمہ زمانہ سابق میں لوگوں کا طریق عمل تھا کہ وہ ایک دفعہ ایک عالم سے فتویٰ پوچھتے دوسری دفعہ دوسرے سے ایک ہی مفتی کی تعیین نہ کرتے تھے۔ آجکل کوئی ایک مذہب کو اپنے اوپر لازم سمجھے حنفی یا شافعی تو بعض کے نزدیک لازم نہیں ہوگا۔ بعض نے کہا ہے کہ اس کا لازم کرنا نہ کرنے والے کے برابر ہے۔ یہی راجح ہے کیونکہ شریعت میں کوئی حکم نہیں ہے جو تقلید شخصی کو لازم کرے۔

(۹۷) عقد الجید مطبوعہ مجتبائی ص۴۱ میں ہے کہ وَنَقَلَ يَعْنِي الشَّيْخُ عَبْدُ الْوَهَّابِ الشَّعْرَانِيُّ عَنْ جَمَاعَةٍ عَظِيمَةٍ مِنْ عُلَمَاءِ الْمَذَاهِبِ أَنَّهُمْ كَانُوا يَعْمَلُونَ وَيُفْتُونَ بِالْمَذَاهِبِ مِنْ غَيْرِ الْتِزَامِ مَذْهَبٍ مُعَيَّنٍ مِنْ زَمَنِ أَصْحَابِ الْمَذَاهِبِ إِلَى زَمَانِهِ۔ ترجمہ اور نقل کیا شیخ عبدالوہاب نے علمائے مذاہب کی ایک بڑی جماعت سے یہ کہ فتویٰ دیتے تھے اور عمل کرتے تھے مطابق مذہب کے بغیر قید ایک مذہب کے زمانہ اصحاب مذاہب سے لیکر شیخ کے زمانہ تک۔

(۹۸) عقد الفرید میں ملاحسن شرنبلالی حنفی فرماتے ہیں کہ فَتَحَصَّلَ مِمَّا ذَكَرْنَا أَنَّهُ لَيْسَ عَلَى الْإِنْسَانِ الْتِزَامُ مَذْهَبٍ مُعَيَّنٍ۔ ترجمہ سو تمام مذکور سے حاصل کلام یہ ہوا کہ التزام مذہب معین کا آدمی پر ضروری نہیں (از معیار الحق مطبوعہ رحمانی ص۶۸)

(۹۹) تحصیل التعرف میں مولانا شاہ عبدالحق محدث دہلوی حنفی فرماتے ہیں کہ فَكَانَتْ طَرِيقَةُ الْمُتَقَدِّمِينَ أَنَّهُمْ لَا يَرَوْنَ الْتِزَامَ مَذْهَبٍ مُعَيَّنٍ ترجمہ طریقہ متقدمین میں التزام مذہب معین کا نہیں پایا جاتا۔

(۱۰۰) اعلام الموقعین مطبوعہ اشرف المطابع جلد اص۲۱ میں ہے کہ قَالَ أَبُو عُمَرَ وَثَبَتَ عَنِ النَّبِيِّ صلعم أَنَّهُ قَالَ يَذْهَبُ الْعُلَمَاءُ ثُمَّ يَتَّخِذُ النَّاسُ رُءُوسًا جُهَّالًا يُسْأَلُونَ فَيُفْتُونَ بِغَيْرِ عِلْمٍ فَيَضِلُّونَ وَيُضِلُّونَ قَالَ أَبُو عُمَرَ وَهٰذَا كُلُّهُ نَفْيٌ لِلتَّقْلِيدِ وَإِبْطَالٌ لَهُ لِمَنْ فَهِمَهُ وَهُدِيَ لِرُشْدِهِ۔ ترجمہ ابو عمر بن عبد البر کہتے ہیں کہ آنحضرت صلعم سے ثابت ہوا کہ آپ نے فرمایا علماء ختم ہو جائینگے پھر لوگ جاہلوں کو اپنا پیشوا بنائیں گے اُنسے سوال کریں گے وہ بغیر علم کے (اٹکل و قیاس سے) جواب دیں گے۔ خود گمراہ ہونگے اور لوگوں کو بھی گمراہ کرینگے۔ ابن عبدالبر کہتے ہیں کہ اسمیں تقلید کی تردید اور ابطال ہے جو فہم رکھتا ہے اور ہدایت نصیب ہوئی اُسے سمجھتا ہے۔

(۱۰۱) بستان العارفین مطبوعہ مصر ص۳ میں ہے کہ وَقَالَ الْفَقِيهُ أَبُو اللَّيْثِ رَحِمَهُ اللّٰهُ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يُفْتِيَ إِلَّا أَنْ يَعْرِفَ أَقَاوِيلَ الْعُلَمَاءِ يَعْنِي أَبَا حَنِيفَةَ وَصَاحِبَيْهِ وَيَعْلَمَ مِنْ أَيْنَ قَالُوا وَيَعْرِفَ مُعَامَلَاتِ النَّاسِ۔ ترجمہ فقیہ ابو اللیث کہتے ہیں کہ کسی کو بھی فتویٰ دینا جائز نہیں یہانتک کہ علماء کے اقوال کو سمجھ لے یعنی ابو حنیفہؒ اور صاحبین (ابو یوسف و محمدؒ) کے قول کو۔ اور یہ بھی جانتا ہو کہ یہ قول کہاں سے کہا ہے (یعنی قرآن و

وحدیث سے اسکا استنباط معلوم ہو) اور لوگوں کے معاملات سے واقف ہو۔

(۱۰۲) فتوحات مکیہ میں شیخ محی الدین ابن عربیؒ فرماتے ہیں کہ وَصِيَّةُ الَّذِيْ اُوْصِيْكَ بِهٖ اِنْ كُنْتَ عَالِمًا مُحَرَّمٌ عَلَيْكَ اَنْ تَعْمَلَ بِخِلَافِ مَا اَعْطَاكَ اللّٰهُ دَلِيْلَهٗ وَيُحَرَّمُ عَلَيْكَ تَقْلِيْدُ غَيْرِكَ مَعَ تَمَكُّنِكَ مِنْ حُصُوْلِ الدَّلِيْلِ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ فِيْ هٰذِهِ الدَّرَجَةِ وكنت مقلداً فاياك ان تلتزم مذهبًا بعينه بل اعمل كما امرك الله وهو ان تَسْأَلَ اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتَ لَا تَعْلَمُ وَاَهْلُ الذِّكْرِ هُمُ الْعُلَمَاءُ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ ترجمہ جس بات کی میں تجھے وصیت کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ اگر تو عالم ہے تو تجھکو جو اللہ نے دلیل دی ہے اسکے برخلاف عمل کرنا حرام ہے، اور جب تجھے دلیل حاصل ہوسکتی ہے تو پھر تجھے اپنی ذات کے سوا کسی اور کی تقلید حرام ہے، اور اگر تو اس درجہ پر نہیں بلکہ مقلد ہے تو دیکھنا کہیں ایک ہی مذہب کو خاص کر لازم نہ پکڑ لینا بلکہ جیسے تجھے اللہ تعالےٰ نے حکم فرمایا ہے ویسے ہی عمل کیجیو۔ اور وہ یوں ہے کہ اگر تو خود عالم نہ ہو تو اہل ذکر سے پوچھیو اور اہل ذکر وہ لوگ ہیں جو قرآن و حدیث سے واقف ہیں (معیار الحق مطبوعہ رحمانی ص۱۱۸)

(۱۰۳) فتح القدیر مطبوعہ نولکشور جلد سوم ص۳۴۹ میں علامہ ابن ہمام حنفی نے یوں تحریر فرمایا ہے کہ۔ فَلَا دَلِيْلَ عَلٰى وُجُوْبِ اِتِّبَاعِ الْمُجْتَهِدِ الْمُعَيَّنِ بِاِلْزَامِهٖ نَفْسَهٗ ذٰلِكَ قَوْلًا اَوْ شَرْعًا بَلِ الدَّلِيْلُ اِقْتَضٰى الْعَمَلَ بِقَوْلِ الْمُجْتَهِدِ فِيْمَا احْتَاجَ اِلَيْهِ بِقَوْلِهٖ تَعَالٰى فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ○ ترجمہ اپنے پر خاص ایک معین مجتہد کے قول و فعل کو لازم پکڑنے سے اسکی تقلید واجب ہونے پر کوئی بھی دلیل نہیں۔ بلکہ دلیل کا مقتضیٰ تو یہ ہے کہ خواہ کوئی سا مجتہد ہو اس کے قول پر جس مسئلہ میں حاجت پڑے عمل کیا جاوے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ۔ یعنی پس پوچھ لو تم اہل ذکر سے اگر تم نہیں جانتے

(۱۰۴) شرح مسلم الثبوت مطبوعہ نولکشور ص۶۲۹ و ص۶۳۰ میں مولنا بحر العلوم فرماتے ہیں کہ قَالَ الْعِرَاقِيُّ اِنْعَقَدَ الْاِجْمَاعُ عَلٰى مَنْ اَسْلَمَ فَلَهٗ اَنْ يُّقَلِّدَ مَنْ شَاءَ مِنَ الْعُلَمَاءِ مِنْ غَيْرِ حَجْرٍ وَاَجْمَعَ الصَّحَابَةُ عَلٰى اَنَّ مَنِ اسْتَفْتٰى اَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ اَمِيْرَيِ الْمُؤْمِنِيْنَ فَلَهٗ اَنْ يَّسْتَفْتِيَ اَبَا هُرَيْرَةَ وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ وَغَيْرَهُمَا مِنْ غَيْرِ نَكِيْرٍ ترجمہ عراقی نے کہا ہے کہ اجماع ٹھہر چکا ہے اسپر کہ جو مسلمان ہے اُسے روا ہے کہ بلا روک ٹوک علماء میں سے جسکی پیروی چاہے کرے۔ اور متفق ہوگئے صحابہؓ اسپر کہ جو فتوی پوچھے دونوں مومنوں کے سردار ابوبکرؓ اور عمرؓ سے تو اُسے روا ہے کہ فتوی پوچھے ابوہریرہؓ اور معاذ بن جبل وغیرہ سے اور بلا کھٹکا ان کے

قولوں پر عمل کرے۔

(۱۰۵) کتاب شرح عین العلم مطبوعہ عامرہ استنبول ص۳۲۶ میں ملا علیؒ قاری حنفی فرماتے ہیں کہ وَمِنَ الْمَعْلُوْمِ اَنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی مَا کَلَّفَ اَحَدًا اَنْ یَّکُوْنَ حَنَفِیًّا اَوْ مَالِکِیًّا اَوْ شَافِعِیًّا اَوْ حَنْبَلِیًّا بَلْ کَلَّفَهُمْ اَنْ یَّعْمَلُوْا بِالسُّنَّةِ **ترجمہ** یہ تو معلوم ہی ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے کسی کو یہ تکلیف نہیں دی کہ حنفی بنے یا مالکی بنے یا شافعی بنے یا حنبلی بنے بلکہ انہیں یہ تکلیف دی ہو کہ وہ سنت کے موافق عمل کریں (معیار الحق ص۵۳)

(۱۰۶) القول السدید مطبوعہ منگلور کے ص۱۳ میں علامہ طحطاوی حنفی فرماتے ہیں کہ۔ اِعْلَمْ اَنَّهٗ لَمْ یُکَلِّفِ اللّٰهُ تَعَالٰی اَحَدًا مِّنْ عِبَادِهٖ بِاَنْ یَّکُوْنَ حَنَفِیًّا اَوْ مَالِکِیًّا اَوْ شَافِعِیًّا اَوْ حَنْبَلِیًّا بَلْ اَوْجَبَ عِلْمَ الدِّیْنِ بِمَا بَعَثَ بِهٖ سَیِّدَنَا مُحَمَّدًا صلعم وَالْعَمَلَ بِشَرِیْعَتِهٖ **ترجمہ** جاننا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں میں سے کسی کو اس امر کی تکلیف نہیں دی۔ کہ وہ حنفی بنے۔ یا مالکی بنے۔ یا شافعی بنے یا حنبلی بنے۔ بلکہ اُن پر اسی بات پر ایمان لانا واجب کیا ہے جسکے لئے ہمارے سردار محمد صلعم کو مبعوث کیا۔ اور عمل کرنا اُنکی شریعت پر۔

(۱۰۷) میزان شعرانی مطبوعہ دہلی جلد اول کے ص۱۴ میں امام شعرانی فرماتے ہیں کہ وَکَانَ یَقُوْلُ اَیْضًا لَمْ یَبْلُغْنَا فِیْ حَدِیْثٍ صَحِیْحٍ وَّلَا ضَعِیْفٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ اَحَدًا مِّنَ الْاَئِمَّةِ بِاِلْتِزَامِ مَذْهَبٍ مُّعَیَّنٍ۔ **ترجمہ** (امام ابن عبد البرؒ) یہی فرماتے تھے کہ نہیں پہونچا ہمکو کسی حدیث صحیح میں اور نہ ضعیف میں کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ہو کسی کو اپنی امت میں سے ساتھ التزام مذہب معین کے۔

(۱۰۸) مبسوط سرخسی مطبوعہ مصر کے کتاب الوقف میں ہے کہ وَلَوْ جَازَ التَّقْلِیْدُ کَانَ مَنْ مَضٰی مِنْ قَبْلِ اَبِیْ حَنِیْفَةَ مِثْلَ الْحَسَنِ الْبَصْرِیِّ وَاِبْرَاهِیْمَ النَّخَعِیِّ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ تَعَالٰی اَحْرٰی اَنْ یُّقَلَّدُوْا۔ **ترجمہ** اور اگر تقلید جائز ہوتی تو ابو حنیفہؒ سے پہلے جو لوگ تھے مثل حسن بصریؒ اور ابراہیم نخعی کے انکی تقلید زیادہ بہتر تھی بہ نسبت انکے۔

(۱۰۹) تنویر العینین مطبوعہ صدیقی ص۳۱ میں ہے کہ وَالْعَجَبُ مِنَ الْقَوْمِ لَا یَخَافُوْنَ مِنْ مِّثْلِ هٰذَا الْاِتِّبَاعِ بَلْ یُخِیْفُوْنَ تَارِکَهٗ کَمَا اَحَقَّ هٰذِهِ الْاٰیَةَ فِیْ جَوَابِهِمْ وَکَیْفَ اَخَافُ مَا اَشْرَکْتُمْ وَلَا تَخَافُوْنَ اَنَّکُمْ اَشْرَکْتُمْ بِاللّٰهِ مَا لَمْ یُنَزِّلْ بِهٖ عَلَیْکُمْ سُلْطَانًا فَاَیُّ الْفَرِیْقَیْنِ اَحَقُّ بِالْاَمْنِ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ٥ فَقَدْ بَرَءَ

وَانْصَفْ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْمُمْتَرِیْنَ ○ ترجمہ اور تعجب ہے اسکا لوگوں سے کہ خوف نہیں کرتے اس طور کی تقلید سے بلکہ ظلم کرتے ہیں اُسکے چھوڑنے والے پر سو کیا خوب لگتی ہے۔ یہ آیت اُنکے جواب میں (وَكَيْفَ اَخَافُ الخ) اور کیا ڈرونگا تمہارے شریکوں سے اور تم نہیں ڈرتے اس سے کہ شریک کرتے ہو اللہ کے ساتھ ان چیزوں کو جو نہ اُتاری تم پر اللہ نے کوئی دلیل اسکی سو کونسی جماعت دونوں میں سزاوار ہے امن کی اگر جانتے ہو تم سو غور کرو اور انصاف کرو اور نہ ہو جا شکی لوگوں سے۔

(۱۱۰) عقد الجید صہ۲ میں ہے کہ فَلَوْ سَاغَ التَّقْلِیْدُ لَكَانَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْ هٰؤُلَآءِ اَحَقَّ بِاَنْ يُّتَّبَعَ مِنْ غَيْرِهٖ۔ ترجمہ پس اگر تقلید جائز ہوتی تو اس جماعت صحابہؓ میں سے ہر ایک تقلید کے لئے غیر کی نسبت زیادہ سزاوار تھا۔

(۱۱۲) مجموعۃ الفتاوی مولانا عبدالحی صاحب مطبوعہ شوکت اسلام صہ۲۳ میں ہے کہ مختار بعض علماء آنست کہ تقلید مذہب معین ضرور نیست ہر کس را اختیار است کہ بہر مذہبے کہ خواہد عمل نماید ترجمہ بعض علماء کے نزدیک مختار یہ ہے کہ مذہب معین کی تقلید ضرور نہیں ہے۔ ہر شخص کو اختیار ہے کہ جس مذہب پر چاہے عمل کرے۔

(۱۱۲) شرح سفر السعادت مطبوعہ نولکشور صہ۲ میں مولوی عبدالحق صاحبؒ۔ محدث دہلوی حنفی فرماتے ہیں کہ طریقہ پیشینیاں برخلاف ایں بود ایشاں تعیین مذہب و اتباع مجتہد واحد را از واجبات نمی دانستند مجتہداں را عمل باجتہاد خود بود و سبیل عوام رجوع بایشاں بے آنکہ التزام متابعت احدے کنند و انکار بر دیگرے نمایند۔ ترجمہ سلف کا طریقہ اسکے خلاف تھا۔ وہ تعیین مذہب اور اتباع مجتہد واحد کو واجبات سے نہیں جانتے تھے۔ اور مجتہدوں کا عمل اپنے اجتہاد پر تھا۔ اور عوام کا طریقہ مجتہدوں سے رجوع کرنے کا تھا۔ اور اس کا التزام نہیں تھا کہ کسی ایک کی متابعت کریں اور دوسرے کی نہ کریں۔

(۱۱۳) رد المحتار شرح در مختار مطبوعہ مصر جلد ا صہ۵۳ میں علامہ شامی حنفی فرماتے ہیں کہ لَيْسَ عَلَى الْاِنْسَانِ الْتِزَامُ مَذْهَبٍ مُّعَيَّنٍ۔ ترجمہ انسان پر مذہب معین کا لازم پکڑنا واجب نہیں ہے۔

(۱۱۴) عقد الجید مطبوعہ مجتبائی صہ۱ میں ہے کہ ترجمہ فَاِنْ بَلَغَنَا حَدِيْثٌ مِّنَ الرَّسُوْلِ الْمَعْصُوْمِ الَّذِيْ فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْنَا طَاعَتَهٗ بِسَنَدٍ صَالِحٍ يَّدُلُّ عَلٰى خِلَافِ مَذْهَبِهٖ وَ تَرَكْنَا حَدِيْثَهٗ وَاتَّبَعْنَا ذٰلِكَ التَّخْمِيْنَ فَمَنْ اَظْلَمُ مِنَّا وَمَا عُذْرُنَا يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ ترجمہ پس اگر ہمکو رسول معصوم کی حدیث پہونچ جاوے جسکی اطاعت اللہ نے ہم پر فرض کی ہے ساتھ صحیح سند کے جو مذہب امام کے مخالف ہو اور ہم حدیث کو چھوڑ دیں اور اس بناوٹی بات (یعنی قول امام) کے پیچھے لگیں۔ پس ہم سے کون زیادہ ظالم ہے اور

اُس دن ہمارا کوئی عذر نہیں جس دن تمام لوگ رب العلمین کے سامنے کھڑے ہوں گے۔

(۱۱۵) کلمات طیبات مطبوعہ مطبع العلوم مراد آباد ص۳۰ مکتوبات میرزا مظہر جان جاناںؒ میں ہے کہ بر ہر افراد امت اتباع پیغمبرؐ واجب است و اتباع ہیچ یکے از ائمہ واجب نیست۔ **ترجمہ** ہر شخص پر اتباع پیغمبرؐ کی واجب ہے۔ اور اماموں میں سے کسی کی اتباع واجب نہیں ہے۔

(۱۱۶) طوالع الانوار حاشیہ درمختار میں ملا عابد سندھی فرماتے ہیں کہ وَوُجُوْبُ تَقْلِيْدِ مُجْتَهِدٍ مُّعَيَّنٍ لَا حُجَّةَ عَلَيْهِ لَا مِنْ جِهَةِ الشَّرِيْعَةِ وَلَا مِنْ جِهَةِ الْعَقْلِ **ترجمہ**۔ ایک مجتہد معین کی تقلید کے وجوب پر کوئی دلیل نہیں نہ شریعت کی رو سے نہ عقل کی رو سے (الارشاد مطبوعہ انصاری دہلی ص۳۲)

(۱۱۷) شرح مسلم الثبوت مطبوعہ نولکشور ص۶۲۹ میں مولانا بحر العلوم حنفی فرماتے ہیں کہ وَيَتَخَرَّجُ مِنْهُ اَيْ مِمَّا ذُكِرَ اَنَّهُ لَا يَجِبُ الْاِسْتِمْرَارُ عَلٰى مَذْهَبٍ جَوَازُ اِتِّبَاعِهِ رُخَصَ الْمَذَاهِبِ قَالَ فِيْ فَتْحِ الْقَدِيْرِ لَعَلَّ الْمَانِعِيْنَ لِلْاِنْتِقَالِ اِنَّمَا مَنَعُوْا لِئَلَّا يَتَتَبَّعَ اَحَدٌ رُخَصَ الْمَذَاهِبِ وَقَالَ هُوَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَا يَمْنَعُ مِنْهُ مَانِعٌ شَرْعِيٌّ اِذْ لِلْاِنْسَانِ اَنْ يَّسْلُكَ الْاَخَفَّ عَلَيْهِ اِذَا كَانَ لَهُ اِلَيْهِ سَبِيْلٌ **ترجمہ** ہم نے جو ذکر کیا کہ ایک مذہب پر جمارہنا واجب نہیں اس سے یہ بھی نکلا کہ مذہبوں میں سے آسان آسان باتیں لینا جائز ہے۔ فتح القدیر میں لکھتے ہیں غالباً جو لوگ ایک مذہب سے دوسرے مذہب کی طرف انتقال کو منع کرتے ہیں تو وہ اس وجہ سے منع کرتے ہیں کہ کوئی آسان آسان باتیں ہر سو کی نہ ڈھونڈے حالانکہ یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کو تنگ کرنا ہے اور کوئی مانع شرعی اس سے منع کرنے والا نہیں کیونکہ انسان کو اختیار ہے کہ گنجائش ہو تو جو آسان تر بات ہو اسکو اختیار کرے۔

(۱۱۸) میزان کبریٰ جلد۱ ص۱ میں امام عبدالوہاب شعرانی فرماتے ہیں کہ مَا ثَمَّ اَحَدٌ حُقِّقَ لَهُ قَدَمُ الْوَلَايَةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ اِلَّا وَيَصِيْرُ يَاْخُذُ اَحْكَامَ شَرْعِهٖ مِنْ حَيْثُ اَخَذَهَا الْمُجْتَهِدُوْنَ وَيَنْفَكُّ عَنْهُ التَّقْلِيْدُ لِجَمِيْعِ الْعُلَمَاءِ اِلَّا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم ثُمَّ اِنْ نُقِلَ عَنْ اَحَدٍ مِّنَ الْاَوْلِيَاءِ اَنَّهٗ كَانَ شَافِعِيًّا اَوْ حَنَفِيًّا مَثَلًا فَذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ يَّصِلَ اِلٰى مَقَامِ الْكَمَالِ **ترجمہ** جس کسی کا قدم ولایت محمدیہ پر ٹھہرا وہ احکام شرع کے وہیں سے لیتا ہے جہاں سے مجتہدوں نے لیا اور تمام علماء کی تقلید سے علیحدہ ہو جاتا ہے۔ اگر کسی ولی سے منقول ہو کہ وہ شافعی تھا یا حنفی مثلاً تو مقام کمال پر پہنچنے سے پہلے کا ذکر ہے۔

(۱۱۹) میزان کبریٰ مطبوعہ مصر جلد۱ ص۲ میں امام شعرانی تحریر فرماتے ہیں کہ اِنَّ الْوَلِيَّ الْكَامِلَ

لا یکون مقلدا انما اخذ علمه من العین التی اخذ منها المجتهدون ترجمہ ولی کامل مقلد نہیں ہوا کرتا۔ بلکہ وہ علم اسی چشمہ سے لیتا ہے جس سے مجتہدوں نے لیا۔

(۱۲۰) علامہ شیخ کردی اپنے رسالہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ :- اِنَّ طَرِیْقَةَ الْمَشَائِخِ الصُّوْفِیَّةِ عُمُوْمًا وَطَرِیْقَةَ الْاَکَابِرِ النَّقْشَبَنْدِیَّةِ خُصُوْصًا اِتِّبَاعُ السُّنَّةِ النَّبَوِیَّةِ وَعَدَمُ التَّقْلِیْدِ بِمَذْهَبٍ مُّعَیَّنٍ۔ ترجمہ طریقہ مشائخ صوفیہ کا عموماً اور اکابر نقشبندیہ کا خصوصاً اتباع سنت نبویہ ہے نہ مذہب معین کا مقلد ہو رہنا۔ (الارشاد ص۲۳۸)

(۱۲۱) ملا جیون تفسیر احمدی میں فرماتے ہیں کہ یَجُوْزُ لَهٗ اَنْ یَّعْمَلَ بِمَذْهَبٍ ثُمَّ یَنْتَقِلُ اِلٰی اٰخَرَ کَمَا نُقِلَ عَنْ کَثِیْرٍ مِّنَ الْاَوْلِیَاءِ وَیَجُوْزُ لَهٗ اَنْ یَّعْمَلَ فِیْ مَسْئَلَةٍ عَلٰی مَذْهَبٍ وَّفِیْ اُخْرٰی عَلٰی اٰخَرَ کَمَا هُوَ مَذْهَبُ الصُّوْفِیَّةِ ترجمہ جائز ہے مقلد کو یہ کہ عمل کرے ایک مذہب پر پھر دوسرے مذہب کی طرف منتقل ہو جائے جیسا کہ بہت سے اولیاء سے منقول ہوا ہے اور جائز ہے کہ ایک مسئلہ میں ایک مذہب پر عمل کرے اور دوسرے مسئلہ میں دوسرے مذہب پر جیسا کہ صوفیہ کا مذہب ہے (الارشاد ص۲۳۸)

(۱۲۲) تحصیل التعرف میں مولانا شاہ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ وَمَذْهَبُهُمْ (الصُّوْفِیَّةُ) فِی الْاَحْکَامِ تَابِعٌ لِّلْفُقَهَاءِ فِی الْفُرُوْعِ وَالْاُصُوْلِ لِاَنَّهُمُ الَّذِیْنَ حَرَّرُوا الْاَحْکَامَ وَتَتَبَّعُوْهَا فِی الْفُصُوْلِ غَیْرَ اَنَّهُمْ یَاْخُذُوْنَ مِنَ الْمَذَاهِبِ بِمَا یُوَافِقُ الْحَدِیْثَ۔ ترجمہ مذہب صوفیہ کا احکام میں تابع فقہاء کے ہے۔ اصول اور فروع میں، کیونکہ انہوں نے احکام کو لکھا اور تتبع کیا۔ مگر صوفی لوگ مذاہب میں سے (کسی کا مذہب ہو) وہ مسائل اختیار کرتے ہیں جو حدیث کے موافق ہوں (الارشاد ص۲۳۸)

(۱۲۳) تحریر مع شرح تقریر تحبیر مطبوعہ مصر جلد ۳ صفحہ ۳۵۰ میں علامہ ابن ہمام فرماتے ہیں کہ لَا وَاجِبَ اِلَّا مَا اَوْجَبَهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَلَمْ یُوْجِبِ اللّٰهُ وَلَا رَسُوْلُهٗ عَلٰی اَحَدٍ مِّنَ النَّاسِ اَنْ یَّتَمَذْهَبَ بِمَذْهَبِ رَجُلٍ مِّنَ الْاُمَّةِ فَیُقَلِّدَهٗ فِیْ دِیْنِهٖ فِیْ کُلِّ مَا یَاْتِیْ وَیَذَرُ دُوْنَ غَیْرِهٖ ترجمہ اللہ اور اسکے رسول نے جو کچھ فرما دیا بس وہی واجب ہے۔ اسکے سوا اور کوئی چیز واجب نہیں ہے اور نہ اللہ نے اور نہ اللہ کے رسول نے کسی شخص پر یہ واجب کیا ہے کہ امت میں سے کسی ایک شخص کا مذہب اختیار کرلے۔ اور اپنے ہر دینی کام میں خواہ وہ کام کرنے کا ہو یا چھوڑنے کا بس اسی ایک شخص کی تقلید کرتا رہ جائے۔

(۱۲۴) ابطال التقلید میں علامہ ابن حزم فرماتے ہیں کہ فَمَا الَّذِیْ خَصَّ اَبَا حَنِیْفَةَ وَمَالِکًا وَالشَّافِعِیَّ بِاَنْ یُّقَلَّدُوْا دُوْنَ اَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِیٍّ وَّابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ وَّعَائِشَةَ وَدُوْنَ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ وَالزُّهْرِیِّ وَالنَّخْعِیِّ وَالشَّعْبِیِّ وَعَطَاءٍ وَطَاؤُسٍ وَالْحَسَنِ الْبَصْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ۔ **ترجمہ** سو معلوم نہیں وہ کیا چیز ہے جس نے خاص کر دیا ابوحنیفہؒ اور مالکؒ اور شافعیؒ کو تقلید کئے جانے میں سوا تقلید ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور ابن مسعود ابن عباس اور عائشہ کے اور سوا سعید بن المسیب اور زہری اور نخعی اور شعبی اور عطا اور طاؤس اور حسن بصری رضی اللہ عنہم کے (معیار الحق مطبوعہ رحمانی ص۲۸)

(۱۲۵) تقریر الاصول میں مولانا اکمل صاحب فرماتے ہیں کہ کَلَا یَلْزَمُ اَحَدًا اَنْ یَّتَمَذْهَبَ بِمَذْهَبِ اَحَدٍ مِّنَ الْاَئِمَّةِ بِحَیْثُ یَاْخُذُ بِاَقْوَالِهٖ کُلِّهَا وَیَدَعُ اَقْوَالَ غَیْرِهٖ کُلَّهَا ترجمہ کسی پر لازم نہیں کہ اماموں میں سے ایک امام کا مذہب ٹھہرا کر اسکے سب قول لیلے اور غیر کے سب چھوڑ دے (معیار الحق مطبوعہ فاروقی دہلی ص۱۱)

(۱۲۶) العقد الفرید میں علامہ حسن شرنبلالی حنفی فرماتے ہیں کہ فَتَحَصَّلَ مِمَّا ذَکَرْنَا اٰتِهٖ لَیْسَ عَلَی الْاِنْسَانِ الْتِزَامُ مَذْهَبٍ مُّعَیَّنٍ۔ **ترجمہ** حاصل کلام یہ ہوا کہ التزام مذہب معین کا آدمی پر ضروری نہیں۔ (معیار الحق مطبوعہ رحمانی ص۴)

(۱۲۷) میزان کبریٰ جلد ۱ ص۳۲ میں امام شعرانی فرماتے ہیں کہ کَانَ الْاِمَامُ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ یَقُوْلُ وَلَمْ یَبْلُغْنَا عَنْ اَحَدٍ مِّنَ الْاَئِمَّةِ اَنَّهٗ اَمَرَ اَصْحَابَهٗ بِالْتِزَامِ مَذْهَبٍ مُّعَیَّنٍ **ترجمہ** امام جو بیٹے عبد البر کے تھے کہتے تھے کہ ہمکو کسی امام سے یہ روایت نہیں پہونچی کہ انہوں نے اپنے رفیقوں کو التزام مذہب معین کا حکم کیا ہو۔ (معیار الحق مطبوعہ رحمانی ص۳۳)

(۱۲۸) جامع الفواد میں تاج الدین عثمانی فرماتے ہیں کہ مَنْ یَّعْمَلُ بِقَوْلِ الْمُجْتَهِدِیْنَ فَهُوَ مُثَابٌ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ مَا لَمْ یَجِدِ الْحَدِیْثَ الصَّحِیْحَ الْمُتَّصِلَ الْاِسْنَادِ وَاِذَا وَجَدَ کَانَ یَعْمَلُ بِالْحَدِیْثِ۔ **ترجمہ** جو کوئی مجتہد کے قول پر عمل کریگا تو وہ دونوں جہان میں ثواب پاویگا جبتک کہ حدیث صحیح متصل السند نہ پاوے اور جب حدیث پاوے تو اسپر عمل کرے (معیار الحق مطبوعہ رحمانی ص۳۴)

(۱۲۹) فیض الباری ترجمہ صحیح بخاری مطبوعہ لاہور کے ص۱۲ میں منح الازہر مصنفہ ملا علی قاری حنفی سے منقول ہے کہ فِی الْخُلَاصَةِ مَنْ رَدَّ حَدِیْثًا قَالَ بَعْضُ مَشَایِخِنَا یَکْفُرُ۔ **ترجمہ** خلاصہ میں ہے کہ جو کوئی رد کرے کسی حدیث کو تو کہا مشائخ نے کہ وہ کافر ہو جاتا ہے۔

(۱۳۰) سفر السعادت میں مجد الدین فیروز آبادی فرماتے ہیں کہ۔ در عبادات اعتماد کلی بر آں کنند یعنی ہر آنچہ

از حدیث ثابت است و از خلاف زید و عمر و میندیشند۔ ترجمہ جو بات ہیں جو کچھ حدیث سے ثابت ہے اسی پر بھروسہ کرنا چاہیئے۔ اور زید و عمرو کی مخالفت سے نہیں ڈرنا چاہیئے (معیار الحق مطبوعہ رحمانی ص ۳۵)

(۱۳۱) دراسات اللبیب مطبوعہ لاہور ص ۹۰ میں ملا معین حنفی فرماتے ہیں کہ فَقَدْ أُخْرِجَ مَنْ أَصَرَّ مِنْهُمْ عَلَى قَوْلِ أَبِي حَنِيفَةَ بِأَنَّهُ لَا يُصَلِّيهِمَا مَعَ صِحَّةِ الْحَدِيثِ عِنْدَهُ عَنْ أَنْ يُعَدَّ عَالِمًا لِتَوَهُّمِهِ عَلَى خِلَافِ مُقْتَضَى الْعِلْمِ ترجمہ جو شخص کہ ہٹ کرے اور قول ابو حنیفہؒ کے اسطور کہ نہ پڑھے ان دو رکعتوں کو (حالت خطبہ میں جبکہ آوے) باوجود صحیح ہونے حدیث کے نزدیک اسکے اس سے یہ کہ شمار کیا جاوے عالم بسبب جاننے اسکے کے خلاف مقتضی علم کے (حاصل یہ کہ کسی عالم کے قول کو حدیث کے معلوم ہونیکے بعد لینا کام جاہل کا ہے نہ عالم کا۔)

(۱۳۲) دراسات اللبیب مطبوعہ لاہور ص ۹۰ میں ہے کہ وَالْإِمَامُ لَيْسَ بِمَعْصُومٍ حَتَّى يُأَوَّلَ لَهُ كَلِمَاتُ الشَّرِيعَةِ وَنَتْرُكَ حَقِيقَةَ الْكَلَامِ وَلَمْ يَأْذَنِ اللَّهُ تَعَالَى وَرَسُولُهُ لِأَحَدٍ بِهَذِهِ النُّصْرَةِ لِأَحَدٍ وَمَا أُمِرْنَا بِاتِّبَاعِ مَذْهَبٍ مِنَ الْمَذَاهِبِ سَوَاءً فَضْلًا عَنِ اتِّبَاعِ مَذْهَبٍ مُعَيَّنٍ۔ ترجمہ اور امام تو کوئی خطا سے بچا ہوا نہیں ہے تاکہ شریعت کے احکام کو تاویلیں کرکے اسکے قول کو مطابق کئے جاویں اور حقیقی معنی قرآن و حدیث کے چھوڑے جاویں ایسی مدد کرنی کہ نہ اس کا حکم اللہ نے دیا ہے اور نہ اسکے رسولؐ نے۔ اور نہیں حکم دیئے گئے ہیں ہم کہ تابعداری کریں ہم کسی مذہب کی مذہبوں میں سے خاصکر کسی مذہب کی۔ (مطلب یہ ہے کہ اللہ نے اور اسکے رسولؐ نے ان چار مذہبوں میں سے کسی مذہب کے اتباع کا حکم نہیں دیا۔)

(۱۳۳) قرۃ العیون شرح سرور المحزون جو نواب محمد علیخاں صاحب والی ٹونک کے حکم سے تالیف ہوئی ہے۔ اسکے حصہ پنجم کے ص ۱۳۹ میں تفسیر مظہری سے نقل کیا ہے کہ وَإِنَّمَا قُلْتُ فِي الْعَمَلِ بِالْحَدِيثِ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ الْحَدِيثُ وَقَدْ ذَهَبَ إِلَيْهِ أَحَدٌ مِنَ الْأَئِمَّةِ الْأَرْبَعَةِ۔ ترجمہ (قاضی ثناء اللہؒ پانی پتی فرماتے ہیں) کہ کہا میں نے یعنی شرط کی میں نے عمل بالحدیث میں یہ کہ ہووے حدیث ایسی کہ ایک نے چاروں اماموں میں سے اس پر عمل کیا ہو۔ (تو اسوقت اپنے مذہب کی تقلید چھوڑ کر کہ خلاف اسکے ہے اس حدیث پر عمل کرنا چاہیئے۔)

(۱۳۴) رد المحتار شرح در مختار مطبوعہ دہلی کی جلد اول کے ص ۲۶ میں علامہ شامی حنفی فرماتے ہیں کہ إِذَا صَحَّ الْحَدِيثُ وَكَانَ عَلَى خِلَافِ الْمَذْهَبِ عُمِلَ بِالْحَدِيثِ وَيَكُونُ ذَلِكَ مَذْهَبَهُ وَلَا يَخْرُجُ مُقَلِّدُهُ عَنْ كَوْنِهِ حَنَفِيًّا بِالْعَمَلِ بِهِ۔ ترجمہ جب اپنے مذہب کے خلاف صحیح حدیث

ہاتھ لگے تو اُس حدیث پر عمل کیا جاوے۔ اور یہ مذہب اُس کا بن جاویگا اور کوئی حدیث پر عمل کرنیکے باعث سے اپنے حنفی پن سے باہر نہ آئیگا۔ (ایضاً عمدۃ الرعایہ مطبوعہ مجتبائی دہلی ص۱۲)

(۱۳۵) میزان کبریٰ مطبوعہ مصر جلد ا ص۳۳ میں امام شعرانی فرماتے ہیں کہ۔ فَإِنْ قُلْتَ فَمَا أَصْنَعُ بِالْأَحَادِيْثِ الَّتِيْ صَحَّتْ بَعْدَ مَوْتِ إِمَامِيْ وَلَمْ يَأْخُذْ بِهَا فَالْجَوَابُ الَّذِيْ يَنْبَغِيْ لَكَ أَنَّكَ تَعْمَلُ بِهَا فَإِنَّ إِمَامَكَ لَوْ ظَفِرَ بِهَا وَصَحَّتْ عِنْدَهٗ لَرُبَمَا كَانَ أَمَرَكَ بِهَا وَمَنْ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَدْ حَازَ الْخَيْرَ بِكِلْتَا يَدَيْهِ وَمَنْ قَالَ لَا أَعْمَلُ بِحَدِيْثٍ إِلَّا إِنْ أَخَذَ بِهٖ إِمَامِيْ فَاتَهٗ خَيْرٌ كَثِيْرٌ كَمَا عَلَيْهِ كَثِيْرٌ مِّنَ الْمُقَلِّدِيْنَ لِأَئِمَّةِ الْمَذَاهِبِ فَكَانَ الْأَوْلٰى لَهُمُ الْعَمَلُ بِكُلِّ حَدِيْثٍ صَحَّ بَعْدَ إِمَامِهِمْ ترجمہ اگر تو پوچھے اُن احادیث کی بابت میں کیا کروں جو میرے امام کی وفات کے بعد صحیح ثابت ہوئیں۔ اور امام نے ان کو نہیں لیا تھا۔ تو جواب یہ ہے کہ تجھکو لائق ہے کہ تو اُن پر عمل کرے کیونکہ اگر تیرا امام اُنکو پاتا تو اُنہیں کے ساتھ حکم دیتا۔ اور جس نے ایسا کیا تو اُس نے بھلائی کو دونوں ہاتھوں سے جمع کر لیا۔ اور جس نے کہا وہ حدیث جس کو میرے امام نے نہیں لیا میں اُس پر عمل نہیں کرونگا۔ تو اُسکے ہاتھ سے خیر کثیر نکل گئی۔ جیسا کہ بہت سے مقلدین کا حال ہے حالانکہ لائق ان کو یہ تھا کہ وہ ہر حدیث پر عمل کرتے۔ جو ان کے امام کے بعد صحیح ثابت ہو جاتی

(۱۳۶) میزان کبریٰ جلد ا ص۱۵ میں امام شعرانی فرماتے ہیں کہ خِلَافُ مَا عَلَيْهِ بَعْضُ الْمُقَلِّدِيْنَ حَتّٰى أَنَّهٗ قَالَ لِيْ لَوْ وَجَدْتُ حَدِيْثًا فِي الْبُخَارِيِّ أَوْ مُسْلِمٍ لَمْ يَأْخُذْ بِهٖ إِمَامِيْ لَا أَعْمَلُ بِهٖ وَذٰلِكَ جَهْلٌ مِّنْهُ بِالشَّرِيْعَةِ وَأَوَّلُ مَنْ يَّتَبَرَّأُ مِنْهُ إِمَامُهٗ ترجمہ برخلاف اسکے کہ بعض مقلدین کا حال ہے کہ اُنہوں نے مجھ سے کہا کہ اگر میں کوئی حدیث بخاری یا مسلم میں پاؤں اور اُسکو میرے امام نے نہ لیا ہو تو اُس پر میں عمل نہیں کرونگا حالانکہ یہ اسکی شریعت کے ساتھ نادانی ہے۔ اور سب سے پہلے اُس کا امام ہی اُس سے بری ہے (یعنی ناراض ہے)

(۱۳۷) میزان شعرانی ص۱۳ میں ہے کہ لَا يَكْمُلُ لِلْمُؤْمِنِ الْعَمَلُ بِالشَّرِيْعَةِ كُلِّهَا وَهُوَ مُتَقَلِّدٌ بِمَذْهَبٍ وَّاحِدٍ أَبَدًا وَلَوْ قَالَ صَاحِبُهٗ إِذَا صَحَّ الْحَدِيْثُ فَهُوَ مَذْهَبِيْ لِتَرْكِ ذٰلِكَ الْمُقَلِّدِ الْأَخْذَ بِأَحَادِيْثَ كَثِيْرَةٍ صَحَّتْ عِنْدَ غَيْرِ إِمَامِهٖ وَهٰذَا مِنْ ذٰلِكَ الْمُقَلِّدِ عَمًى فِي الْبَصِيْرَةِ عَنْ طَرِيْقِهٖ ترجمہ مومن کامل تمام شریعت پر کبھی نہیں ہو سکتا جبکہ وہ کسی خاص مذہب کا مقلد ہو اگرچہ اسکا امام بھی یہ کہے کہ جب حدیث صحیح ہو تو وہ میرا ہی مذہب ہے۔ کیونکہ وہ مقلد بہت سی احادیث کو جو اوروں کے نزدیک صحیح ہیں امام کی مخالفت کی وجہ سے

چھوڑ دے گا۔ یہ اس کا اندھا پن ہے طریق حق سے۔

(۱۳۸) میزان شعرانی صفحہ ۱۳ میں ہے کہ۔ وَقَالَ الْقَرَافِيُّ يَجُوْزُ الْاِنْتِقَالُ مِنْ جَمِيْعِ الْمَذَاهِبِ اِلٰى بَعْضِهَا بَعْضًا فِيْ كُلِّ مَا لَا يَنْتَقِضُ فِيْهِ حُكْمُ حَاكِمٍ۔ **ترجمہ** قرافی کا قول ہے کہ ایک مذہب کو چھوڑ کر دوسرے مذہب میں منتقل ہونا جائز ہے ہر ایک ایسے مسئلہ میں جس میں حاکم کا حکم نہ ٹوٹے۔

(۱۳۹) میزان شعرانی صفحہ ۱۵ میں ہے کہ نُقِلَ عَنِ الْاِمَامِ دَاوُدَ وَكَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ اُنْظُرُوْا فِيْ اَمْرِ دِيْنِكُمْ فَاِنَّ التَّقْلِيْدَ لِغَيْرِ الْمَعْصُوْمِ مَذْمُوْمٌ وَفِيْهِ عَمًى لِلْبَصِيْرَةِ۔ **ترجمہ** امام داؤد (ظاہری) فرماتے تھے اپنے دین کے معاملات میں حجت تلاش کرو معصوم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ انکے سوا دوسرے کی بات بلا دلیل کا ماننا (تقلید) بری بات ہے اور اس میں اندھا پن ہے)

(۱۴۰) صراط مستقیم مطبوعہ مجتبائی صفحہ ۶۹ میں ہے کہ۔ علم پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم را منحصر در علم یک شخص از مجتہدین نداند بلکہ علم نبوی منتشر در آفاق گردیدہ بموجب مقتضیات وقت بہر کس رسیدہ و بعد از اں کہ کتب مصنف شدہ آں علوم ظاہر گشتہ پس در ہر مسئلہ کو حدیث صحیح صریح غیر منسوخ یابد اتباع ہیچ مجتہد دراں نکند و اہل حدیث را مقتدائے خود شناسد و بدل محبت ایشاں دارد و تعظیم ایشاں لازم شمرد کہ حاملان علم پیغمبر اند و بنوعے فائز مصاحبت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم حاصل کردہ مقبول جناب رسالتمآب گشتہ اند۔ **ترجمہ** یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ جو علم پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو تھا وہ مجتہدوں میں سے کسی ایک شخص میں جمع ہو گیا ہے۔ جبکہ علم نبوی تمام دنیا میں پھیلا ہوا ہے اور زمانہ کی ضرورت کے موافق ہر شخص کو ملا ہے۔ کتابوں کے تصنیف ہونیکے بعد علوم ظاہر ہوئے۔ اسلئے جس مسئلہ میں حدیث صحیح صریح غیر منسوخ مل جاوے اُسمیں کسی مجتہد کا اتباع نہ کرنا چاہیئے۔ اور اہل حدیث کو اپنا مقتدا ماننا چاہیئے اور دل میں اُن سے محبت رکھنی چاہیئے۔ انکی تعظیم لازم جاننی چاہیئے۔ کیونکہ محدثین علم پیغمبر کے حامل ہیں اور ایک طرح سے انہوں نے مصاحبت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے فائدہ اُٹھایا ہے اور مقبول جناب رسالتمآب ہوئے ہیں۔

(۱۴۱) حجۃ اللہ البالغہ مطبوعہ صدیقی صفحہ ۱۲۷ میں ہو کہ وَالْعَزْمُ عَلٰى اَنَّهٗ اِذَا ظَهَرَ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ خِلَافَ مَا قَلَّدَ فِيْهِ تَرَكَ التَّقْلِيْدَ وَاتَّبَعَ الْحَدِيْثَ۔ **ترجمہ** نیت یہ ہونی چاہیئے کہ جب صحیح حدیث خلاف اپنے امام کے ظاہر ہو جسکی تقلید کی ہے تو تقلید چھوڑ دے گا اور حدیث پر عمل کریگا۔

(۱۴۲) اعلام الموقعین مطبوعہ اشرف المطابع جلد ۲ ص۲۴۲ میں ہے کہ۔ اذ لا واجب الا ما اوجبہ اللہ ورسولہ ولم یوجب اللہ ورسولہ علی احد من الناس ان یتمذہب بمذہب رجل من الائمۃ فیقلدہ دینہ دون غیرہ۔ ترجمہ: واجب نہیں مگر جو اللہ اور اسکے رسولؐ نے واجب کیا۔ اللہ اور رسولؐ نے کسی آدمی پر یہ واجب نہیں کیا کہ کسی امام معین کا مذہب اختیار کرے اور اسی کو اپنے دین کا کام سپرد کرے نہ دوسرے کسی کو۔

(۱۴۳) حجۃ اللہ البالغہ ص۱۵۴ میں ہے کہ۔ فتنة هذا الجدل والخلاف والتعمق قريبة من الفتنة الأولى حين تشاجروا في الملك وانتصر كل رجل لصاحبه، فكما أعقبت تلك ملكا عضوضا ووقائع صما وعميا فكذلك أعقبت هذه جهلا واختلاطا وشكوكا ووهما ما لها من أرجاء، فنشأت بعدهم قرون على التقليد الصرف لا يميزون الحق من الباطل ولا الجدل عن الاستنباط، فالفقيه يومئذ هو الثرثار المتشدق الذي حفظ أقوال الفقهاء قويها وضعيفها من غير تمييز وسردها بشقشقة شدقيه، والمحدث من عد الأحاديث صحيحها وسقيمها وهذها كهذ الأسمار بقوة لحييه، ولا أقول ذلك كليا مطردا فإن لله طائفة من عباده لا يضرهم من خذلهم وهم حجة الله في أرضه وإن قلوا، ولم يأت قرن بعد ذلك إلا وهو أكثر فتنة وأوفر تقليدا وأشد انتزاعا للأمانة من صدور الرجال حتى اطمأنوا بترك الخوض في أمر الدين وبأن يقولوا إنا وجدنا آباءنا على أمة وإنا على آثارهم مقتدون وإلى الله المشتكى۔ ترجمہ: اس مناظرے اور اختلاف و تکلف کا فتنہ خلافت سے قریب ہے۔ جبکہ حکومت کے بارے میں جھگڑا کیا اور حمایت کی ہر ایک نے اپنے دوست کی جیسا کہ اس فتنہ سے سلطنت میں ظلم و ستم کا دور شروع ہوا۔ اور واقعات ناہنجار کا۔ اسی طرح اس اختلاف و مناظرات سے جہالت و اختلاف و شکوک کا دور شروع ہو گیا جس کے ساتھ وہم و فکر اس قدر زائد ہے کہ انتہا نہیں، صدیاں محض تقلید پر گذر گئیں کہ جن کو حق و باطل کی تمیز نہ تھی اور جدل و استنباط میں فرق نہیں سمجھتے تھے۔ فقیہ اس زمانہ میں وہی ہے جو بہت زور شور سے باچھیں بھر کر باتیں کرے اور اقوال فقہاء کو یاد رکھے، خواہ قوی ہوں یا ضعیف، بغیر تمیز کے۔ اور ان اقوال کو جوش و خروش سے اور خوش بیانی سے نقل کر دے۔ محدث

وہ ہے کہ جو حدیث صحیح ضعیف کو شمار کرے اور انکو جلد پڑھ سنائے ناموں کی طرح اپنے حفظ کی قوت سے میں یہ کلی حکم نہیں لگاتا کیونکہ اللہ کے ایسے بندے بھی ہیں کہ جن کو لوگوں کی مخالفت کچھ ضرر نہیں پہونچاتی اور وہی اللہ کی حجت ہیں زمین پر اگرچہ کم ہوں (اہل حدیث ہی اسکے مصداق ہیں) کوئی صدی انکے بعد نہیں آئی مگر وہ اُنسے زیادہ فتنے میں تھے اور قوی تر تقلید میں۔ اور زیادہ خالی امانت سے انکے سینے تھے۔ یہانتک کہ دین کے معاملہ میں تحقیق و استدلال کو یہ کہکر چھوڑ بیٹھے کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک طریقہ پر پایا اور ہم انکے نشانوں (تقلید) پر چلتے ہیں۔ خدا ہی سے اسکی شکایت ہے۔

(۱۴۴) حجۃ اللہ البالغہ ص۱۶۱ میں ہے کہ۔ قَالَ اَبُوْشَامَةَ يَنْبَغِيْ لِمَنِ اشْتَغَلَ بِالْفِقْهِ اَنْ لَّا يَقْتَصِرَ عَلٰى مَذْهَبِ اِمَامٍ وَّيَعْتَقِدُ فِيْ كُلِّ مَسْئَلَةٍ صِحَّتَهٗ مَا كَانَ اَقْرَبَ اِلٰى دَلَالَةِ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ الْمُحْكَمَةِ۔ ترجمہ امام ابوشامہ نے فرمایا کہ جو شخص فقہ میں مشغول ہوجاوے اسکو چاہیئے کہ کسی امام کے مذہب پر حصر نہ کرے بلکہ ہر مسئلہ میں اس چیز کی صحت کا معتقد ہو جو کتاب و سنت سے قریب ہو۔

(۱۴۵) تفسیر احمدی مطبوعہ اخوان الصفاء ص۲۲۷ میں ملا جیون فرماتے ہیں کہ۔ وَبِالْجُمْلَةِ قَدِ اسْتَدَلَّ بِهٖ مُنْكِرُوا الْقِيَاسِ عَلٰى اَنَّ الْقِيَاسَ لَيْسَ بِحُجَّةٍ لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَوْجَبَ رَدَّ الْمُخْتَلَفِ اِلَى الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ دُوْنَ الْقِيَاسِ۔ ترجمہ حاصل کلام قیاس کے انکار کرنیوالے قیاس کے غیر معتبر ہونے پر اور حجت کے قابل نہونے پر دلیل لاتے ہیں۔ کہ اللہ تعالے نے اختلاف کی بات کو کتاب و سنت پر پیش کرنے کو کہا ہے نہ قیاس پر۔

(۱۴۶) مشارق الانوار القدسیہ میں امام شعرانی فرماتے ہیں کہ۔ وَسَمِعْتُ سَيِّدِيْ عَلِيَّ النَّبْتِيَّ يَقُوْلُ لِفَقِيْهٍ اِيَّاكَ يَا وَلَدِيْ وَاَنْ تَعْمَلَ بِرَأْيٍ رَاَيْتَهٗ مُخَالِفًا لِمَا صَحَّ فِي الْاَحَادِيْثِ وَتَقُوْلُ هٰذَا مَذْهَبُ اِمَامِيْ فَاِنَّ الْاَئِمَّةَ كُلَّهُمْ تَبَرَّءُوْا مِنْ اَقْوَالِهِمْ اِذَا خَالَفَتْ صَرِيْحَ السُّنَّةِ وَاَنْتَ مُقَلِّدٌ لِاَحَدِهِمْ بِلَا شَكٍّ فَمَا لَكَ لَا تُقَلِّدُهُمْ فِيْ هٰذَا الْقَوْلِ وَتَعْمَلُ بِالدَّلِيْلِ كَمَا تَعْمَلُ بِقَوْلِ اِمَامِكَ لِاِحْتِمَالِ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ دَلِيْلٌ لَمْ تَطَّلِعْ اَنْتَ عَلَيْهِ۔ ترجمہ اپنے سردار علی النبتی سے میں نے سنا ہے کہ وہ فقیہ کے حق میں کہتے تھے۔ اے لڑکے اس بات سے بچ کہ مخالف حدیث کے جو رائے ہو اُس پر تو عمل کرے۔ اور کہے کہ میرے امام کا مذہب ہے کیونکہ سارے امام اپنے اُن قولوں سے بیزار ہیں جو صریح حدیث کے مخالف پڑیں۔ اور تو خواہ مخواہ اُنمیں سے کسی ایک کا پیرو ہے۔ پھر تجھکو کیا ہوگیا کہ تو اس قول میں انکی پیروی نہیں کرتا۔ اور

اور اس دلیل پر جو تجھے مل گئی ہے کیوں نہیں عمل کرتا۔ جس طرح انکے قول پر عمل کرتا تھا۔ اور اسکی کوئی دلیل گو مخفی ہو قرار دیتا تھا (معیار الحق مطبوعہ رحمانی ص۲۹)

(۱۴۷) فتوح الغیب شرح مولوی عبدالحق مطبوعہ ہوب پریس لاہور کے ص۱۹۷ میں جناب حضرت محبوب سبحانی سید عبدالقادر جیلانیؒ فرماتے ہیں کہ۔ وَاجْعَلِ الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ اَمَامَكَ وَانْظُرْ فِيْهِمَا بِتَاَمُّلٍ وَتَدَبُّرٍ وَاعْمَلْ بِهِمَا وَلَا تَغْتَرَّ بِالْقَالِ وَالْقِيْلِ وَالْهَوَسِ۔ ترجمہ بنا کتاب و سنت کو پیشوا اپنا اور نظر کر ان دونوں میں ساتھ تامل اور فکر کے۔ اور عمل کر ساتھ ان دونوں کے اور فریب مت کھا کسی کے قول قوی یا ضعیف اور کلمات صوفیہ سے یعنی قرآن و حدیث کے خلاف کسی کا قول مت مان۔

(۱۴۸) وصیت نامہ شاہ ولی اللہ صاحب مطبوعہ نولکشور ص۱ میں ہے کہ۔ ودائما تفریعات فقہیہ را بر کتاب و سنت عرض نمودن آنچہ موافق باشد در حیز قبول آوردن الا کالائے بد بریش خاوند دادن امت را ہیچ وقت از عرض مجتہدات بر کتاب و سنت استغنا حاصل نیست سخن متقشفہ فقہا را کہ تقلید عالمے را دست آویز ساختہ تتبع کتاب و سنت را ترک کردہ اند نشنید ونہ بدایشاں التفات نکرد و قربت خدا جستن بدوری اینان۔ ترجمہ اور فقہ کی تفریعات کو ہمیشہ کتاب و سنت پر پیش کرتے رہیں۔ جو موافق ہو اسکو قبول کریں اور جو مخالف ہو اسکو چھوڑ دیں۔ (کا لائے بد بریش خاوند) اجتہادی مسائل کو قرآن و حدیث کے پیش کرنے سے امت کو کبھی استغنا حاصل نہیں۔

(۱۴۹) مواہب لدنیہ میں علامہ قسطلانی فرماتے ہیں کہ وَمِنَ الْاَدَبِ مَعَہٗ صلعم اَنْ لَّا يُسْتَشْكَلَ قَوْلُهٗ صلعم بَلْ يُسْتَشْكَلُ اٰرَاءُ الرِّجَالِ وَاَقْوَالُ الْغَيْرِ لِقَوْلِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلَا يُعَارَضُ نَصُّهٗ بِقِيَاسٍ بَلْ يُهْدَرُ الْاَقْيِسَةُ وَتُلْقٰى لِنُصُوْصِهٖ ترجمہ۔ ادب آنحضرت صلعم کے ساتھ یہ ہے کہ انکے قول میں شبہ نہ کیا جاوے بلکہ لوگوں کی رائے اور قیاس میں شبہ کیا جاوے ساتھ قول علیہ السلام کے اور حضرت کی نص کا قیاس کے ساتھ معارضہ نہ کیا جائے بلکہ انکی نص کے مقابلہ میں تمام قیاسوں کو چھوڑ دیا جاوے اور اس نص کو لے لیا جاوے۔

(۱۵۰) تحریر مع شرح تقریر جلد ۳ ص۳۵۱ میں ہے کہ لَا يَصِحُّ لِلْعَامِّيِّ مَذْهَبٌ وَلَوْ تَمَذْهَبَ بِهٖ لِاَنَّ الْمَذْهَبَ اِنَّمَا يَكُوْنُ لِمَنْ لَّهٗ نَوْعُ نَظَرٍ وَّاسْتِدْلَالٍ ترجمہ عامی کا تو کوئی مذہب صحیح ہی نہیں ہو سکتا اگرچہ وہ خود اپنا کوئی مذہب قرار دے۔

(۱۵۱) تحریر مع شرح تقریر و تحبیر مطبوعہ مصر جلد ۳ ص۳۵۱ میں ہے کہ۔ اَمَّا مَنْ لَّمْ يَتَاَهَّلْ لِذٰلِكَ الْبَتَّةَ بَلْ قَالَ اَنَا حَنَفِيٌّ اَوْ شَافِعِيٌّ اَوْ غَيْرُ ذٰلِكَ لَمْ يَصِرْ كَذٰلِكَ بِمُجَرَّدِ الْقَوْلِ

ترجمہ لیکن وہ عامی جو مطلقاً نظر و استدلال کی اہلیت نہیں رکھتا۔ بلکہ صرف اپنے آپ کو حنفی یا شافعی وغیرہ کہتا ہے۔ تو عامی مذکور محض کہنے سے ویسا (حنفی یا شافعی مثلاً) ہو نہیں جائیگا۔

(۱۵۲) مختصر الحصول میں علامہ حبیب اللہ قندہاری فرماتے ہیں کہ وَلَمْ نُوجِبْ عَلٰی اَحَدٍ اَنْ يَتَمَذْهَبَ بِمَذْهَبِ اِمَامٍ بِعَيْنِهِ اِلٰى اَنْ قَالَ — بَلْ لَا يَصِحُّ لِلْعَامِيِّ مَذْهَبٌ وَلَوْ تَمَذْهَبَ بِهٖ لِاَنَّ الْمَذْهَبَ اِنَّمَا يَكُوْنُ لِمَنْ لَهٗ نَوْعُ نَظَرٍ وَاِسْتِدْلَالٍ وَمَعْرِفَةٍ بِاَقْوَالِ اِمَامِهٖ وَاَحْكَامِهٖ وَاَمَّا مَنْ لَمْ يَتَاَهَّلْ لِذٰلِكَ وَقَالَ اَنَا حَنَفِيٌّ اَوْ شَافِعِيٌّ كَانَ لَغْوًا كَقَوْلِهٖ اَنَا فَقِيْهٌ اَوْ نَحْوِيٌّ. ترجمہ عامی کو کسی مذہب کی تقلید نہ کرنا چاہیئے اگرچہ وہ کرے بھی۔ کیونکہ مذہب اُس آدمی کا ہے جو صاحب الرائے ہو اور طریق استدلال جانتا ہو اور اپنے امام کے اقوال احکام پہچانتا ہو۔ اور جو ایسا نہیں اُسکا اپنے آپکو حنفی شافعی کہنا لغو ہے جیسا کہ یہ کہے میں نحوی ہوں یا فقیہ اور خود فقہ نہیں جانتا ہے۔

(۱۵۳) میزان شعرانی ص۱۳ میں ہے کہ لٰكِنَّهٗ عَامِيٌّ لَا يَعْرِفُ الْفِقْهَ وَلَيْسَ لَهٗ مِنَ الْمَذَاهِبِ سِوَى الْاِسْمِ ترجمہ لیکن وہ تو عامی ہے فقہ نہیں جانتا ہے اور وہ مذہب سے سوائے نام کے اور کچھ سروکار نہیں رکھتا۔

(۱۵۴) اعلام الموقعین جلد ۲ ص۲۴۲ میں ہے کہ بَلْ لَا يَصِحُّ لِلْعَامِيِّ مَذْهَبٌ وَلَوْ تَمَذْهَبَ بِهٖ فَالْعَامِيُّ لَا مَذْهَبَ لَهٗ لِاَنَّ الْمَذْهَبَ اِنَّمَا يَكُوْنُ لِمَنْ لَهٗ نَظَرٌ وَاسْتِدْلَالٌ وَيَكُوْنُ بَصِيْرًا بِالْمَذْهَبِ عَلٰى حَسْبِهٖ اَوْ لِمَنْ قَرَاَ كِتَابًا فِيْ فُرُوْعِ ذٰلِكَ الْمَذْهَبِ وَعَرَفَ فَتَاوٰى اِمَامِهٖ وَاَقْوَالِهٖ وَاَمَّا مَنْ لَمْ يَتَاَهَّلْ لِذٰلِكَ اَلْبَتَّةَ بَلْ قَالَ اَنَا شَافِعِيٌّ اَوْ حَنْبَلِيٌّ اَوْ غَيْرُ ذٰلِكَ لَمْ يَصِرْ كَذٰلِكَ بِمُجَرَّدِ الْقَوْلِ كَمَا لَوْ قَالَ اَنَا فَقِيْهٌ اَوْ نَحْوِيٌّ اَوْ كَاتِبٌ لَمْ يَصِرْ كَذٰلِكَ بِمُجَرَّدِ قَوْلِهٖ ترجمہ عامی کا مذہب ہی صحیح نہیں اگرچہ اُسکا دعویٰ کرے۔ اسلئے کہ عامی کا مذہب نہیں ہوتا۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ مذہب اُسی کا ہوسکتا ہے جو دلیل وحجت سے واقف ہو اور مذہب سے خوب آگاہ ہو۔ یا جو اس مذہب کے مسائل کی کتاب پڑھ چکا ہو۔ اور اپنے امام کے فتاوی سے واقف ہو۔ مگر جو اس کا اہل نہ ہو بلکہ محض زبان سے کہے میں شافعی ہوں یا حنبلی ہوں یا علاوہ اسکے۔ تو محض دعوی کرنے سے ایسا نہیں ہوسکتا۔ جیسا کہ اگر کہے میں فقیہ ہوں یا نحوی ہوں یا منشی ہوں۔ تو اس دعوی سے وہ ایسا نہیں ہوسکتا۔

(۱۵۵) کشف الغمہ مطبوعہ مصر ص۱ میں امام شعرانی فرماتے ہیں کہ ترجمہ وَذٰلِكَ اَنْ تَعْلَمَ يَا اَخِيْ اَنَّ

الشَّرِيعَةَ الْمُطَهَّرَةَ جَاءَتْ عَامَّةً وَلَيْسَ مَذْهَبٌ أَوْلَى بِهَا مِنْ مَذْهَبٍ فَمَنِ ادَّعَى تَخْصِيصَهَا بِمَا ذَهَبَ إِلَيْهِ إِمَامُهُ مِنَ الْمُقَلِّدِيْنَ فَقَدْ أَتَى بَابًا مِنَ الْكَبَائِرِ ترجمہ اور یہ تو تو جانتا ہے کہ شریعت مطہرہ سب کے لئے آئی ہے عام ہے کسی مذہب کو دوسرے مذہب پر فوقیت نہیں۔ اور جس مقلد نے اپنے امام کے مذہب و قول کے فوقیت خصوصیت کا دعویٰ کیا تو وہ کبیرہ کا مرتکب ہو گیا۔

(۱۵۶) فتوحات مکیہ میں شیخ ابن عربی فرماتے ہیں کہ وَلَا يَجُوْزُ تَرْكُ آيَةٍ أَوْ خَبَرٍ صَحِيْحٍ بِقَوْلِ صَاحِبٍ أَوْ إِمَامٍ وَمَنْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُبِيْنًا وَخَرَجَ عَنْ دِيْنِ اللّٰهِ ترجمہ نہیں جائز ہے کسی آیت یا خبر صحیح کا چھوڑنا کسی شخص کے قول سے خواہ امام ہی کیوں نہ ہو۔ اور جس نے یہ کیا وہ کھلم کھلا گمراہ ہے۔ اور اللہ کے دین سے خارج۔

(۱۵۷) شرح تحریر میں مولانا عبدالعلی بحر العلوم فرماتے ہیں کہ اِعْلَمْ أَنَّكَ قَدْ عَلِمْتَ أَنَّ التَّكْلِيْفَ مِنَ الشَّارِعِ لَيْسَ إِلَّا الْعَمَلَ بِفَتْوَى مُجْتَهِدٍ عَلَى التَّخْيِيْرِ وَتَخْصِيْصُ الْعَمَلِ بِفَتْوَى مُجْتَهِدٍ دُوْنَ مُجْتَهِدٍ تَحَكُّمٌ لَا يُلْتَفَتُ إِلَيْهِ بَلْ هُوَ تَغْيِيْرٌ لِحُكْمِ الشَّارِعِ مِنْ دُوْنِ بُرْهَانٍ وَحَجْرٌ رَحْمَةَ اللّٰهِ الْوَاسِعَةِ ترجمہ جان لے کہ شارع کی طرف سے فقط اتنی تکلیف ہے کہ کسی مجتہد کے قول پر عمل کرے اور ایک مجتہد کے قول کو دوسرے کی بہ نسبت خاص کرنا سینہ زوری ہے اسکی طرف کچھ خیال نہ کرنا چاہیئے۔ بلکہ وہ بدل ڈالنا ہے شریعت کے حکم کو بلا دلیل کے۔ اور تنگ کرنا ہے اللہ کی رحمت کو (معیار الحق ص۳)

(۱۵۸) رسالہ عمل بالحدیث میں قاضی ثناء اللہ صاحب فرماتے ہیں کہ۔ وَمَنْ تَعَصَّبَ بِوَاحِدٍ بِعَيْنِهٖ مِنَ الْأَئِمَّةِ دُوْنَ الْبَاقِيْنَ كَالرَّافِضِيِّ وَالنَّاصِبِيِّ وَالْخَارِجِيِّ فَهٰذَا طَرِيْقُ أَهْلِ الْبِدَعِ وَالْأَهْوَاءِ الَّذِيْنَ ثَبَتَ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَالْإِجْمَاعِ أَنَّهُمْ مَذْمُوْمُوْنَ خَارِجُوْنَ عَنِ الشَّرِيْعَةِ ترجمہ جس کسی نے رافضیوں اور ناصبیوں اور خارجیوں کی طرح اور ائمہ کو چھوڑ کر ایک مذہب کا تعصب کیا تو یہ طریقہ اہل بدعت اور نفسانیت کا ہے جن کے حق میں قرآن اور حدیث اور اجماع سے ثابت ہو چکا ہے کہ وہ ملامتی شریعت سے خارج ہے۔

(۱۵۹) مفتاح الاسرار التراویح مطبوعہ لاہور کے ص۱۵ میں ہے۔ امام طحاوی فرماتے ہیں کہ ترجمہ أَوَكُلُّ مَا قَالَ بِهٖ أَبُوْحَنِيْفَةَ أَقُوْلُ بِهٖ وَهَلْ يُقَلِّدُ إِلَّا عَصَبِيٌّ أَوْ غَبِيٌّ ترجمہ کیا جو کچھ ابوحنیفہؒ نے کہا ہے میں بھی وہی کہوں گا۔ اور کیا کند ذہن اور متعصب لیکے سوا کوئی اور بھی تقلید کرتا ہے۔

(۱۶۰) عقد الجید مطبوعہ صدیقی لاہور ص۳۹ میں ہے کہ قَالَ التَّقْلِيْدُ حَرَامٌ وَلَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ يَّاْخُذَ قَوْلَ اَحَدٍ غَيْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم بِلَا بُرْهَانٍ ترجمہ کہا تقلید حرام ہے اور کسی کو حلال نہیں ہے کہ سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی کے قول کو بلا دلیل اخذ کرے۔

(۱۶۱) مسلم الثبوت مع شرح بحر العلوم حنفی مطبوعہ نولکشور ص۶۲۵ میں ہے کہ اِذْ لَا وَاجِبَ اِلَّا مَا اَوْجَبَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَالْحُكْمُ لَهٗ وَلَمْ يُوْجِبْ عَلٰى اَحَدٍ اَنْ يَّتَمَذْهَبَ بِمَذْهَبِ رَجُلٍ مِّنَ الْاَئِمَّةِ فَاِيْجَابُهٗ تَشْرِيْعُ شَرْعٍ جَدِيْدٍ ترجمہ اس واسطے کہ نہیں واجب کوئی وہ چیز جسکو اللہ نے واجب کیا ہو اور حکم اسی کا ہے۔ اللہ نے کسی پر واجب نہیں کیا ہے کہ وہ اماموں میں سے کسی امام کا مذہب پکڑے پس اسکا واجب ٹھہرانا شرع نئی نکالنا ہے۔

(۱۶۲) تنویر العینین مطبوعہ صدیقی لاہور ص۱۳ میں ہے کہ وَقَدْ غَلَا النَّاسُ فِى التَّقْلِيْدِ وَتَعَصَّبُوْا فِى الْتِزَامِ تَقْلِيْدِ شَخْصٍ مُّعَيَّنٍ حَتّٰى مَنَعُوا الْاِجْتِهَادَ فِىْ مَسْئَلَةٍ وَّمَنَعُوْا تَقْلِيْدَ غَيْرِ اِمَامِهٖ فِىْ بَعْضِ الْمَسَائِلِ وَهٰذَا هِىَ الدَّآءُ الْعُضَالُ الَّتِىْ اَهْلَكَتِ الشِّيْعَةَ فَهٰؤُلَآءِ اَيْضًا اَشْرَفُوْا عَلٰى هَلَاكٍ ۔ ترجمہ اور بہت زیادتی کی ہے لوگوں نے تقلید کے بارے میں اور تعصب کیا ہے لازم کر لینے میں اپنے پر ایک شخص معین کی تقلید کو۔ یہاں تک کہ ایک مسئلہ میں بھی اجتہاد کرنے کو موقوف کر دیا۔ اور منع کر دیا تقلید کو سوائے اپنے امام کے بعض مسئلوں میں بھی۔ اور یہ وہی سخت مرض ہے جس نے ہلاکت میں ڈالا شیعہ لوگوں کو۔ سو یہ لوگ بھی قریب پہنچے ہیں ہلاک ہونے کو۔

(۱۶۳) فوز الکبیر مطبوعہ مجتبائی ص۱۰ میں شاہ ولی اللہ صاحب فرماتے ہیں کہ اگر نمونہ یہود خواہی کہ ببینی علماء سوء کہ طالب دنیا باشند و خو گرفتہ بتقلید سلف و معرض از نصوص از کتاب و سنت و تعمق و تشدد و یا استحسان عالمے را مستند ساختہ از کلام شارع معصوم بے پروا شدہ باشند و احادیث موضوعہ و تاویلات فاسدہ را مقتدائے خود ساختہ باشند تماشا کن کانہم ہم ترجمہ اگر یہودیوں کا نمونہ تو دیکھنا چاہے تو برے علماؤں کو جو دنیا کے طالب ہیں اور اگلوں کی تقلید کے خوگیر ہیں اور کتاب و سنت سے روگرداں ہیں اور تعمق اور تشدد اور ایک عالم کو سند پکڑ کر کلام شارع معصوم سے بے پروا ہو گئے اور موضوع حدیثوں کو اور تاویلات فاسدہ کو اپنا مقتدا بنا رکھا ہے۔ دیکھ گویا کہ یہود یہی مقلد ہیں۔

(۱۶۴) تنویر العینین مطبوعہ صدیقی ص۳۱ میں ہے کہ فَعُلِمَ مِنْ هٰذَا اَنَّ اِتِّبَاعَ شَخْصٍ مُّعَيَّنٍ بِحَيْثُ يَتَمَسَّكُ بِقَوْلِهٖ وَاِنْ ثَبَتَ عَلٰى خِلَافِهٖ دَلَائِلُ مِّنَ السُّنَّةِ وَالْكِتَابِ وَيُاَوِّلُ اِلٰى قَوْلِهٖ شَوْبٌ مِّنَ النَّصْرَانِيَّةِ وَحَظٌّ مِّنَ الشِّرْكِ ترجمہ پس معلوم ہوا اس

(حدیث) سے کہ پیروی کرنا شخص معین کی اسطرح کہ تمسک کرے اسکے قول کے ساتھ اور اگرچہ ثابت ہوں خلاف اسکے دلیلیں کتاب و سنت کی۔ اور تاویل کرے کتاب و سنت کو طرف قول اسکے کے شائبہ ہے نصرانیت کا۔ اور حصہ شرک کا۔

(۱۶۵) مجالس الابرار مطبوعہ مصطفائی دہلی ص۱۲۵ میں لکھا کہ یَجِبُ عَلٰی کُلِّ مُؤْمِنٍ اَنْ یَّجْتَہِدَ فِیْ مَعْرِفَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَمَعْرِفَۃِ مَا یَجِبُ عَلَیْہِ اِعْتِقَادُہٗ بِالنَّظَرِ وَالْاِسْتِدْلَالِ حَتّٰی یَخْرُجَ مِنَ التَّقْلِیْدِ وَیَکُوْنَ مِنْ اَھْلِ الْیَقِیْنِ لِاَنَّ الْمُقَلِّدَ لَا یَقِیْنَ لَہٗ اَصْلًا ترجمہ واجب ہے ہر مومن پر کہ معرفت الٰہی اور تمام اعتقادی امور میں نظر اور استدلال کیا کرے۔ تاکہ اہل تقلید سے نکل کر اہل یقین میں داخل ہو جائے کیونکہ مقلد کو یقین کا مرتبہ کبھی حاصل نہیں ہوتا۔

(۱۶۶) قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی رسالہ عمل بالحدیث میں فرماتے ہیں کہ فَمَنْ یَّتَعَصَّبُ بِوَاحِدٍ مُّعَیَّنٍ غَیْرِ الرَّسُوْلِ صلعم وَیَرٰی اَنَّ قَوْلَہٗ ھُوَ الصَّوَابُ الَّذِیْ یَجِبُ اِتِّبَاعُہٗ دُوْنَ الْاَئِمَّۃِ الْاٰخَرِیْنَ فَھُوَ ضَالٌّ جَاھِلٌ۔ ترجمہ جو کوئی ایک ہی مذہب پر اڑا رہے سوائے رسول اللہ صلعم کے۔ اور جانے کہ اسی کی بات صحیح واجب الاتباع ہے نہ کسی اور کی۔ تو وہ شخص گمراہ اور جاہل ہے۔ (معیار الحق مطبوعہ رحمانی ص۱۲۹)

(۱۶۷) دراسات اللبیب مطبوعہ لاہور ص۱۲۵ میں ملا معین حنفی فرماتے ہیں کہ مَنْ یَّتَعَصَّبُ لِوَاحِدٍ مُّعَیَّنٍ غَیْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلعم وَیَرٰی اَنَّ قَوْلَہٗ ھُوَ الصَّوَابُ الَّذِیْ یَجِبُ اِتِّبَاعُہٗ دُوْنَ الْاَئِمَّۃِ الْاٰخَرِیْنَ فَھُوَ ضَالٌّ جَاھِلٌ بَلْ قَدْ یَکُوْنُ کَافِرًا یُسْتَتَابُ فَاِنْ تَابَ وَاِلَّا قُتِلَ فَاِنَّہٗ مَتٰی اِعْتَقَدَ اَنَّہٗ یَجِبُ عَلَی النَّاسِ اِتِّبَاعُ وَاحِدٍ بِعَیْنِہٖ مِنْ ھٰذِہِ الْاَئِمَّۃِ دُوْنَ الْاٰخَرِیْنَ فَقَدْ جَعَلَہٗ بِمَنْزِلَۃِ النَّبِیِّ صلعم وَذٰلِکَ کُفْرٌ ترجمہ (کہا ابن عز نے ہدایہ کے حاشیہ میں) جو شخص کہ رسول اللہ صلعم کے سوا کسی اور خاص ایک ہی شخص کے مذہب پر اڑا رہے اور یہ سمجھے کہ اسی کی بات صحیح واجب الاتباع ہے۔ اور کسی کی ائمہ میں سے صحیح نہیں ہے پس وہ گمراہ جاہل ہے بلکہ کافر ہو جاتا ہے۔ اس سے توبہ کروانی چاہیے۔ پس اگر توبہ کرے تو بہتر ورنہ قتل کیا جائے۔ کیونکہ جب کہ اُس نے اس بات کا اعتقاد کیا کہ واجب ہے لوگوں پر متابعت کرنی ایک خاص شخص کی ان ائمہ سے سوائے اوروں کے۔ تو ٹھہرایا اس کو بمنزلہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور یہ کفر ہے۔

(۱۶۸) مسلم الثبوت میں فاضل بہاری فرماتے ہیں کہ اَلْعُدُوْلُ عَنِ الدَّلِیْلِ اِلَی التَّقْلِیْدِ خِلَافُ الْمَعْقُوْلِ کَیْفَ وَفِیْہِ تَرْہِیْبٌ وَقَدْ اُمِرْنَا بِتَرْکِہٖ فِی الْحَدِیْثِ الْمَنْقُوْلِ ترجمہ دلیل سے

پھر کر تقلید کی طرف آنا خلاف عقل ہے کیونکہ اسمیں شک ہے اور شک کے چھوڑ دینے پر ہمیں حدیث میں حکم کیا گیا ہے۔ (معیار الحق مطبوعہ رحمانی ص۳۵)

(۱۶۹) شرح تحریر میں ابن ہمام حنفی فرماتے ہیں کہ اِعْلَمْ اَنَّكَ قَدْ عَلِمْتَ اَنَّ التَّكْلِيْفَ مِنَ الشَّارِعِ لَيْسَ اِلَّا الْعَمَلَ بِفَتْوٰى مُجْتَهِدٍ عَلَى التَّخْيِيْرِ وَتَخْصِيْصُ الْعَمَلِ بِفَتْوٰى مُجْتَهِدٍ دُوْنَ مُجْتَهِدٍ تَحَكُّمٌ لَا يُلْتَفَتُ اِلَيْهِ بَلْ هُوَ تَغْيِيْرٌ لِحُكْمِ الشَّارِعِ مِنْ دُوْنِ بُرْهَانٍ وَتَحْجِيْرٌ لِرَحْمَةِ اللّٰهِ الْوَاسِعَةِ وَالصَّحَابَةُ اَحَقُّ بِالتَّقْلِيْدِ فَاِنَّهُمْ اَقْرَبُ اِلَى اَخْذِ الْاَحْكَامِ مِنْ صَاحِبِ الْوَحْيِ۔ ترجمہ یہ تو بیشک تیری جانی ہوئی بات ہے کہ شارع کی طرف سے تکلیف فقط اتنی ہی ہے کہ بلا قید کسی مجتہد کے قول پر عمل کیا جائے اور کسی مجتہد کی ہی تخصیص کرنا سینہ زوری ہے۔ اسکی طرف التفات نہ چاہیئے۔ بلکہ یہ بدل ڈالنا ہے حکم شارع کا بلا دلیل اور اللہ کی رحمت فراخ کو تنگ کرنا ہے۔ اور صحابہ زیادہ مستحق ہیں تقلید کے کیونکہ وہ صاحب وحی سے اخذ حکم میں قریب ہیں۔ (معیار الحق مطبوعہ رحمانی ص۸۳)

(۱۷۰) عینی شرح ہدایہ میں ہے کہ۔ وَهٰذَا كُلُّهُ مِنْ آفَةِ التَّقْلِيْدِ وَعَدَمِ رُجُوْعِهِمْ اِلَى مَدَارِكِ الْحَدِيْثِ ترجمہ اور یہ ساری غلطیاں تقلید کی آفت سے ہیں۔ اور ان لوگوں کی کتب حدیث کی طرف نہ رجوع کرنے سے (الارشاد مطبوعہ انصاری ص۱۶۶)

(۱۷۱) مکتوبات امام ربانی جلد ۲ مکتوب ۲۳ میں حضرت مجدد الف ثانی فرماتے ہیں کہ صوفیہ وقت نیز اگر بر سر انصاف بیایند و ضعف اسلام و افشائے کذب را ملاحظہ کنند باید کہ در ماورائے سنت تقلید پیران خود نکنند و امور مخترعہ را بہ بہانہ عمل شیوخ دیدن خود نگیرند اتباع سنت البتہ منجی ست و مثمر خیرات و برکات و در تقلید غیر سنت خطر در خطر ست وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلَاغُ پیران ما حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ از ما جزائے خیر دہاد کہ ما پس ماندگان را بانیاں امور مبتدعہ دلالت نکردند و بتقلید خود با در ظلمات مہلک نینداختند و جز بمتابعت سنت راہ نمودند و غیر از اتباع صاحب شریعت عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَالتَّحِيَّةُ و غیر از عمل بالعزیمت ہدایت نفرمودند۔ ترجمہ وقت کے صوفیہ بھی اگر انصاف پر آئیں اور ضعف اسلام اور جھوٹ کا شیوع ملاحظہ کریں تو انکو چاہیئے کہ بغیر اتباع سنت کے اپنے پیروں کی تقلید نہ کریں۔ اور بدعی کاموں کو اتباع شیوخ کے بہانہ سے اختیار نہ کریں اتباع سنت ہر حال میں موجب نجات اور خیر و برکات کا ذریعہ ہے اور غیر سنت کام کرنے میں ہر طرح خطرہ ہی خطرہ ہے۔ ہمارے پیروں نے ہمکو بدعی کام کرنے کی ہدایت نہیں کی۔ اور اپنی تقلید کی گمراہی میں نہیں ڈالا ہے۔ اور اتباع سنت

کے سوا ہمکو کچھ نہیں بتایا۔ اور بغیر اتباع رسول اللہ صلعم کے کچھ نہیں سکھایا ہے۔ یہ سکھایا ہے کہ ہم ہلکے درجے کے رخصتی کام نہیں بلکہ اعلیٰ درجہ کے کام کیا کریں۔

(۱۷۲) تنویر العینین مطبوعہ صدیقی ص۳۳ میں مولانا اسمٰعیل شہید فرماتے ہیں کہ۔ وَلَيْتَ شِعْرِيْ كَيْفَ يَجُوْزُ الْتِزَامُ تَقْلِيْدُ شَخْصٍ مُعَيَّنٍ مَعَ تَمَكُّنِ الرُّجُوْعِ اِلَى الرِّوَايَاتِ الْمَنْقُوْلَةِ عَنِ النَّبِيِّ صلعم الصَّرِيْحَةِ الدَّالَّةِ خِلَافَ قَوْلِ الْاِمَامِ الْمُقَلِّدِ فَاِنْ لَمْ يَتْرُكْ قَوْلَ اِمَامِهٖ فَفِيْهِ شَائِبَةٌ مِّنَ الشِّرْكِ۔ ترجمہ مجھے معلوم نہیں کیونکر روا ہوگیا التزام تقلید کرنے کا ایک شخص معین کا باوجود قدرت رجوع طرف ان روایات کے جو آنحضرت صلعم سے منقول ہیں۔ اور صریح دلالت کرتے ہیں اوپر خلاف قول امام کے۔ پھر اگر مقلد قول امام کو نہیں چھوڑتا تو اسمیں آمیزش شرک کی ہے۔

(۱۷۳) ناظورۃ الحق مطبوعہ بلغار کے ص۳۶ میں علامہ مرجانی حنفی لکھتے ہیں کہ۔ اِذَا صَحَّ الْحَدِيْثُ وَعَارَضَهٗ قَوْلُ صَاحِبٍ اَوْ اِمَامٍ فَلَا سَبِيْلَ اِلَى الْعُدُوْلِ عَنِ الْحَدِيْثِ وَ يُتْرَكُ قَوْلُ ذٰلِكَ الْاِمَامِ وَالصَّاحِبِ لِلْخَبَرِ ثُمَّ قَالَ لَا يَجُوْزُ تَرْكُ اٰيَةٍ اَوْ خَبَرٍ بِقَوْلِ صَاحِبٍ اَوْ اِمَامٍ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا وَّخَرَجَ عَنْ دِيْنِ اللّٰهِ ترجمہ جبکہ صحیح ہو کوئی حدیث اور اُسکے مقابل پایا جاوے قول کسی صحابی کا یا امام کا۔ تو نہیں ہے راہ طرف پھر جانے کی حدیث سے بلکہ چھوڑا جاویگا قول اس امام کا اور صحابی کا اس حدیث کی خاطر۔ پھر کہا کہ نہیں ترک کرنا جائز کسی آیت کا یا حدیث کا کسی صحابی یا امام کے قول سے۔ اور جو کوئی ایسا کرے پس وہ گمراہ ہے اور نکل گیا خدا کے دین سے۔

(۱۷۴) عقد الجید مطبوعہ مجتبائی ص۳۰ میں شاہ ولی اللہ صاحب فرماتے ہیں کہ۔ فَمَنْ يَّكُوْنُ عَامِيًّا وَّيُقَلِّدُ رَجُلًا مِّنَ الْفُقَهَاءِ بِعَيْنِهٖ يَرٰى اَنَّهٗ يَمْتَنِعُ مِنْ مِّثْلِهِ الْخَطَاءُ وَاَنَّ مَا قَالَهٗ هُوَ الصَّوَابُ اَلْبَتَّةَ وَاَضْمَرَ فِيْ قَلْبِهٖ اَنْ لَّا يَتْرُكَ تَقْلِيْدَهٗ وَاِنْ ظَهَرَ الدَّلِيْلُ عَلٰى خِلَافِهٖ وَذٰلِكَ مَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ۔ ترجمہ اور جو شخص انجان ہو اور فقہاء میں سے کسی ایک کی تقلید کرے یہ سمجھ کر کہ ایسے شخص سے خطا مشکل ہے اور یہ جو کہتا ہے یہی ٹھیک ہے۔ اور دل میں یہ بات ٹھہرا رکھے کہ اس کی تقلید نہ چھوڑوں گا۔ اگرچہ اسکے خلاف پر دلیل قائم ہو مصداق اسکا وہ حدیث ہے جو ترمذی نے عدی بن حاتم سے روایت کی ہے۔ (عدی بن حاتمؓ کہتے ہیں میں نے سنا حضرتؐ سے کہ یہ آیت پڑھتے تھے کہ ٹھہرایا یہود ونصاریٰ نے اپنے عالموں اور درویشوں کو پروردگار اللہ کو چھوڑ کر۔ فرمایا کہ وہ لوگ انکی بندگی نہیں کرتے تھے۔ انکا یہ حال تھا کہ

جس چیز کو وہ حلال بتلاتے تھے نہیں وہ اسکو حلال جانتے تھے اور جب انکو کوئی چیز حرام بتلاتے تو اسے حرام جانتے)

(۱۷۵) عقد الجید مطبوعہ مجتبائی منہ میں شاہ ولی اللہ صاحب فرماتے ہیں کہ وَالوَجْهُ الثَّانِي اَنْ يَّظُنَّ بِفَقِيْهٍ اَنَّهُ بَلَغَ الْغَايَةَ الْقُصْوٰى فَلَا يُمْكِنُ اَنْ يُّخْطِئَ فَمَهْمَا بَلَغَهُ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ صَرِيْحٌ يُخَالِفُ مَقَالَتَهُ لَمْ يَتْرُكْهُ اَوْ ظَنَّ اَنَّهُ لَمَّا قَلَّدَهُ كَلَّفَهُ اللّٰهُ بِمَقَالَتِهِ وَكَانَ كَالسَّفِيْهِ الْمَحْجُوْرِ عَلَيْهِ فَاِذَا بَلَغَهُ حَدِيْثٌ وَاسْتَيْقَنَ بِصِحَّتِهِ لَمْ يَقْبَلْهُ لِكَوْنِ ذِمَّتِهِ مَشْغُوْلَةً بِالتَّقْلِيْدِ فَهٰذَا اعْتِقَادٌ فَاسِدٌ وَقَوْلٌ كَاسِدٌ لَيْسَ لَهُ شَاهِدٌ مِّنَ النَّقْلِ وَالْعَقْلِ وَمَا كَانَ اَحَدٌ مِّنَ الْقُرُوْنِ السَّابِقَةِ يَفْعَلُ ذٰلِكَ ۔ ترجمہ اور دوسری قسم یہ ہے کہ کسی فقیہ کے حق میں یہ گمان کرے کہ نہایت کے درجہ کو پہونچ گیا ہے۔ سو ممکن نہیں کہ یہ خطا کرے پھر جب اس مقلد کو صحیح صریح ایسی حدیث ملے کہ فقیہ کے قول کے خلاف ہو تو قول کو نہ چھوڑے یا یہ خیال کرے کہ جب میں اسکا مقلد ہو گیا تو میرے حق میں اللہ کا حکم یہی اسی کا قول ہے اور یہ مقلد ایسا ہے جیسا بیوقوف ممنوع التصرف، پھر اسکو حدیث ملجاوے اور صحت کا یقین بھی کرے تو بھی نہ مانے اور اپنا ذمہ تقلید ہی لگا ہوا جانے سو یہ اعتقاد فاسد ہے اور کھوٹی بات اس کا کوئی شاہد نہیں ہے نہ نقل نہ عقل اور طبقات سابقہ میں کوئی نہ تھا کہ ایسا کرتا۔

(۱۷۶) عقد الجید مطبوعہ مجتبائی ص۴۳ میں شاہ ولی اللہ صاحب فرماتے ہیں کہ وَقَالَ يَعْنِي الشَّيْخَ ابْنَ عَبْدِ السَّلَامِ لَمْ يَزَلِ النَّاسُ يَسْئَلُوْنَ مَنِ اتَّفَقَ مِنَ الْعُلَمَاءِ مِنْ غَيْرِ تَقْيِيْدٍ بِمَذْهَبٍ وَلَا اِنْكَارٍ عَلٰى اَحَدٍ مِّنَ السَّائِلِيْنَ اِلٰى اَنْ ظَهَرَتْ هٰذِهِ الْمَذَاهِبُ وَمُتَعَصِّبُوْهَا مِنَ الْمُقَلِّدِيْنَ. ترجمہ شیخ ابن عبد السلام نے کہا کہ بلا قید ایک مذہب کے ہمیشہ لوگ جس عالم سے اتفاق پڑ گیا اس سے فتوی لیتے رہے ہیں اور کوئی مانع نہیں ہوا یہاں تک کہ مذہبوں کے ہٹ دھرم پیدا ہوئے۔

(۱۷۷) الغزالی مطبوعہ شمسی عنبر حیدر آباد ص۱۹۹ میں ہے کہ حَتّٰى انْحَلَّتْ عَنِّيْ رَابِطَةُ التَّقْلِيْدِ فَتَحَرَّكَ بَاطِنِيْ اِلٰى طَلَبِ حَقِيْقَةِ الْفِطْرَةِ الْاَصْلِيَّةِ ترجمہ یہاں تک کہ تقلید کی بندش ٹوٹ گئی اور طبیعت کو یہ تلاش ہوئی کہ فطرت اصلی کی حقیقت کیا ہے تقلید کا پردہ آنکھوں سے اٹھایا تو نظر آیا کہ اسلامی عقائد اسلامی اخلاق اسلامی علوم اسلامی اصول حکمت ایک چیز بھی مسلمات پر مبنی تھی جو عام طور پر مسلم تھی

(۱۷۸) مستصفی مصری جلد ۲ ص۳۸۷ میں ہے کہ اِذَا وَجَبَتِ الْمَعْرِفَةُ كَانَ التَّقْلِيْدُ جَهْلًا وَضَلَالًا ترجمہ جب علم واجب ہے تو تقلید جہل و گمراہی ہے

(۱۷۹) اطواق الذہب مطبوعہ مصر ص۴۲ میں علامہ زمخشری نے یہ مثل لکھی ہے کہ اِنْ كَانَ لِلضَّلَالِ

اُمٌّ فَالتَّقْلِيْدُ اُمُّهٗ فَلَا جَرَمَ اَنَّ الْجَاهِلَ يَؤُمُّهٗ ترجمہ اگر گمراہی کے لئے کوئی اصل ہے (یعنی ماں) تو تقلید ہی اُسکی جڑ ہے۔ حاصل کلام جاہل ہی اسکو اصل ٹھہراتا ہے یعنی جاہل ہی تقلید کرتا ہے

(۱۸۰) معیار الحق مطبوعہ رحمانی ملک میں ہے کہ

فَاهْرُبْ عَنِ التَّقْلِيْدِ فَهُوَ ضَلَالَةٌ اِنَّ الْمُقَلِّدَ فِيْ سَبِيْلِ الْهَالِكِ

ترجمہ پس بھاگ تو تقلید سے کیونکہ وہ گمراہی ہے بیشک مقلد ہلاکت کے راستہ میں ہے

(۱۸۱) **ایضاً** بوستان مطبوعہ نولکشور میں شیخ سعدیؒ صاحب فرماتے ہیں۔

خلافِ پیمبر کسے رہ گزید کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید (ص)

ترجمہ نبی کے خلاف جس کسی نے راستہ اختیار کیا وہ منزل پر کبھی نہیں پہونچے گا۔

(۱۸۲) مپندار سعدی کہ راہِ صفا تواں رفت جز در پے مصطفےٰ (ص)

ترجمہ اے سعدی اس خیال میں مت رہیو کہ پیغمبر کی پیروی چھوڑ کر سیدھے راستے پر چل سکے۔

(۱۸۳) عبادت بتقلید گمراہیست خنک رہروے را کہ آگاہیست (ص۱۱)

ترجمہ تقلید کے ساتھ عبادت گمراہی ہے وہی سالک اچھا ہے کہ جسکو آگاہی (تحقیق) ہے

(۱۸۴) **ایضاً** مثنوی مولانا رومؒ مطبوعہ نولکشور بار ہشتم۔

زانکہ تقلید آفت ہر نیکوی است کہ بود تقلید اگر کوہ قوی است (ص۱۱)

ترجمہ تمام نیکوکاری کیلئے تقلید بمنزلہ آفت کے ہے گھاس کے برابر ہے تقلید اگرچہ قوی پہاڑ ہی کیوں نہو

(۱۸۵) نوحہ گر باشد مقلد در حدیث جز طمع نبود مراد آں خبیث (ص۱۱)

ترجمہ رونے والا ہوتا ہے مقلد حدیث میں سوا طمع کے مراد نہیں ہوتی اُس خبیث کی

(۱۸۶) منبع گفتار ایں سوزے بود واں مقلد کہنہ آموزے بود (ص۱۱)

ترجمہ محقق جو بات کرتا ہے دل سے کرتا ہے مقلد پرانی لکیر کا فقیر ہوتا ہے۔

(۱۸۷) بشنو ایں قصہ پئے تہدید را تا بدانی آفت تقلید را (ص۱۱)

ترجمہ تہدید کے لئے اس قصہ کو سن تاکہ تجکو آفت تقلید کی معلوم ہو جائے

(۱۸۸) مر مرا تقلید شاں برباد داد ! کہ دو صد لعنت براں تقلید باد (ص۱۱۲)

ترجمہ سچ تو یہ ہے کہ خاصکر مجکو تقلید نے برباد کردیا دو سو لعنت ایسی تقلید پر ہوجیو۔

(۱۸۹) خاصہ تقلید چنیں بے حاصلاں کابرو را ریختند از بہر ناں (ص۱۱۲)

ترجمہ خاص کر ایسے نااہلوں کی تقلید کہ روٹی کے لئے آبرو بھی کھوئی۔

(۱۹۰) اے مقلد تو مجو بیشی بر آں — کو بود منبع ز نور آسمان (ص۲۲۳)

اے مقلد محقق پر فضیلت مت ڈھونڈ — کیونکہ محقق ایک سرچشمہ ہے نور آسمان سے

(۱۹۱) چوں شنیدی کاندریں جو آب ہست — کور را تقلید باید کار بست (ص۲۸۷)

جب تو سمجھ چکا کہ دریائے تحقیق میں پانی ہے — تو اب جس کو وہ سرچشمہ نظر نہ آوے وہ تقلید کرے

(۱۹۲) آں مقلد چوں نداند جز دلیل — در علامت جویدا و دائم سبیل (ص۳۵۱)

جو شخص پردۂ تقلید سے باہر نکل آیا — وہی نور حق کے ساتھ معائنہ کر سکتا ہے۔

(۱۹۳) آنکہ او از پردۂ تقلید جست — او بنور حق ببیند ہر چہ ہست (ص۳۵۱)

جو شخص پردۂ تقلید سے باہر نکل آیا — وہی نور حق کے ساتھ معائنہ کر سکتا ہے۔

(۱۹۴) ایں بتقلید از پدر بشنیدۂ — از حماقت اندراں پیچیدۂ (ص۳۶۷)

یہ بات باوا کی تقلید سے سنی ہوگی — اسی وجہ سے اسمیں الجھ رہا ہے۔

(۱۹۵) پس مقلد نیز مانند کور است — اندراں شادی کہ او در راہبر است (ص۴۲۱)

پس مقلد اندھے کے مانند ہے — وہ اپنی رہبری میں ٹھیک اور خوش ہے

(۱۹۶) آں مقلد ہست چوں طفل علیل — گرچہ دارد بحث باریک و دلیل ص۴۲۲

مقلد کی حالت بیمار کی سی ہے — اگرچہ بحث اور باریک دلیلیں رکھتا ہو

(۱۹۷) گریۂ کز جہل و تقلید است و ظن — نیست ہمچوں گریۂ آں مؤتمن (ص۴۲۲)

رونا بھی جو جہل اور تقلید کے ساتھ ہو — وہ رونا بھی عقل والوں کا سا نہیں ہے۔

(۱۹۸) بلکہ تقلید است آں ایمان او — روئے ایماں را ندیدہ جانِ او (ص۴۴۹)

تقلید جس کا ایمان ہے سچ تو یہ ہے کہ — اسکی جان نے بھی ایمان کا منہ نہیں دیکھا

(۱۹۹) پس خطر باشد مقلد را عظیم — از رہ و رہزن و شیطان رجیم (ص۴۴۹)

مقلد کے لئے بڑے بڑے خطرے ہیں — راہ سے راہ مارنے والے سے شیطان مردود سے

(۲۰۰) صد دلیل آرد مقلد در بیاں — از قیاسی گوید او را نیز عیاں (ص۴۴۹)

اگرچہ مقلد سو سو دلیلیں پیش کرے — مگر جو گمان ہے اسکو قیاسی بات جانتے ہیں۔

(۲۰۱) آں مقلد صد دلیل و صد بیاں — بر زباں آرد ندارد ہیچ جاں (ص۴۴۹)

مقلد سو سو دلائل اور سو سو بیان ظاہر کرتا ہے — مگر سچ یہ ہے کہ اس میں جان نہیں ہوتی۔

(۲۰۲) خر دو سہ نوبت برو بہ حملہ کرد — چوں مقلد بُد فریب او نخورد (ص۴۵۰)

ترجمہ گدھے نے دو تین بار لومڑی پر حملہ کیا۔ مگر چونکہ مقلد تھا باوجودیکہ اُس پر حملہ کر رہا تھا خود ہی سکے زیر پا گیا

(۲۰۳) گرچہ تقلید است استون جہاں ہست رسوا ہر مقلد ز امتحان (صـ۴۸۶)

ترجمہ اگرچہ تقلید تمام عالم کیلئے ایک بڑی آڑ ہے مگر امتحان کے وقت ہر مقلد کو رسوا ہی دیکھا

تقلید کی تردید ایک نئے طرز پر

(۱) قرآن پاک میں صیغہ تقلید کا دو جگہ آیا ہے۔ سورہ مائدہ کی دوسری آیۃ یَاۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْیَ وَلَا الْقَلَآئِدَ ترجمہ اے ایمان والو مت بے حرمت کرو اللہ کی نشانیوں کو اور نہ مہینے حرام کو اور نہ اُس جانور کو کہ نیاز کعبہ کی ہو اور نہ وہ جنکے گلے میں پٹا ڈال کر کعبہ کو لیجاویں۔)

(۲) اور دوسری اسی سورۃ کے بارھویں رکوع کی چوتھی آیۃ جَعَلَ اللّٰهُ الْکَعْبَةَ الْبَیْتَ الْحَرَامَ قِیٰمًا لِّلنَّاسِ وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ وَالْهَدْیَ وَالْقَلَآئِدَ ہیں ترجمہ کیا ہے اللہ نے کعبہ کو اس گھر حرمت والے کو۔ باعث قائم رہنے کا واسطے لوگوں کے۔ اور مہینوں حرمت والے کو اور قربانیاں۔ اور گلے میں پٹے والیاں۔)

(۳) اور حدیث میں بھی۔ صحیح مسلم مطبوعہ انصاری جلد اصـ۴۲۵ وصـ۴۲۶ ہے کہ حَدَّثَنَا اَبُوْهُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صلعم فَذَکَرَ اَحَادِیْثَ مِنْهَا وَقَالَ بَیْنَا رَجُلٌ یَسُوْقُ بَدَنَةً مُقَلَّدَةً قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم وَیْلَكَ ارْکَبْهَا۔ ترجمہ ابوہریرہؓ نے کئی حدیثیں روایت کیں۔ اُنمیں سے یہ بھی تھی کہ ایک شخص ایک اونٹ کو کھینچ رہا تھا جو اونٹ مقلد تھا یعنی اُسکے گلے میں ہار پڑا تھا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خرابی ہو تیری اُس پر سوار ہولے

(۴) ابن ماجہ مطبوعہ فاروقی صـ۲۰ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَةٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَوَاضِعُ الْعِلْمِ عِنْدَ غَیْرِ اَهْلِهٖ کَمُقَلِّدِ الْخَنَازِیْرِ الْجَوْهَرَ وَاللُّؤْلُؤَ وَالذَّهَبَ۔ ترجمہ انسؓ بن مالک نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے طلب علم کی فرض ہے ہر مسلمان پر اور علم نا لائق کو سکھانے والا ایسا ہے جیسے موتی اور سونے کا ہار سوروں کے گلے میں ڈالنے والا

(۵) اور کتب فقہ میں بھی۔ ہدایہ مع شرح کفایہ مطبوعہ نولکشور جلد اول صـ۲۳۲ وَصِفَةُ التَّقْلِیْدِ اَنْ یَّرْبِطَ عَلٰی عُنُقِ بَدَنَتِهٖ قِطْعَةَ نَعْلٍ (ترجمہ تقلید کی صورت اس مقام پر یہ ہے کہ اپنے بدنہ یعنی قربانی کے اونٹ کی گردن پر جوتی کا ٹکڑا باندھ دے)

(۶) شرح وقایہ مطبوعہ نولکشور لکھنؤ ص۱۰ میں ہے۔ اَلْمُرَادُ بِالتَّقْلِيْدِ اَنْ يَّرْبِطَ قِلَادَةً عَلٰى عُنُقِ الْبَدَنَةِ (ترجمہ مراد تقلید سے یہ ہے کہ اپنے قربانی کے اونٹ کی گردن پر پٹا باندھ دے) ان آیات و احادیث و عبارات فقہ میں صیغہ تقلید کا استعمال حیوانات کیساتھ ہوا ہے اب دیکھنا یہ ہے کہ انسان بالخصوص ایمان والوں کے لئے کیا کیا صیغے استعمال میں آئے ہیں۔ چنانچہ قرآن پاک میں **اتباع** قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ ۔ **اطاعت** يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۔ **اقتدا** اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ ۔ یہ تین لفظ مستعمل ہیں۔

قابل غور یہ ہے کہ جب اللہ رب العلمین نے ہمکو انسان بنایا تو ہمارا منصب بھی یہی تھا کہ ہم **متبع مطیع ۔ مقتدی** بنتے ۔ (جیسے ائمہ وغیرہم) نہ اپنی شرافت اور منصب کو چھوڑ کر مقلد بنیں تو پھر ہم سے بڑھ کر کم نصیب کون ہوگا ۔ فَاعْتَبِرُوْا يٰۤاُولِي الْاَلْبَابِ ۔

دوسری طرز

(۱) تقلید کی تعریف میں عدم علم داخل ہے ۔ چنانچہ علامہ ابن السبکی جمع الجوامع جلد ۲ ص۲۵۱ میں فرماتے ہیں کہ ۔ اَلتَّقْلِيْدُ اَخْذُ الْقَوْلِ مِنْ غَيْرِ مَعْرِفَةِ دَلِيْلِهٖ ۔ ترجمہ کسی کے قول کو اسکی دلیل کے جانے کے بغیر قبول کرنا تقلید ہے ۔ اور عدم علم مترادف ہے جہل کا ۔ تو نتیجہ صاف ہے کہ تقلید دراصل جہالت پر مبنی ہے اور علم کی نقیض ۔

(۲) نیز یہ عبارت اسکی بخوبی تائید کرتی ہے الروضۃ الندیہ ص۳۲۹ میں ہے کہ ۔ وَاَمَّا الْمُقَلِّدُ فَهُوَ يَحْكُمُ بِمَا قَالَ اِمَامُهٗ وَلَا يَدْرِيْ اَحَقٌّ هُوَ اَمْ بَاطِلٌ وَهُوَ اَحَدُ قَاضِيِ النَّارِ ۔ ترجمہ لیکن مقلد وہ ہے کہ جو اپنے امام کے قول کے موافق حکم کرتا ہے اور نہیں جانتا کہ یہ قول غلط ہے یا ٹھیک ۔ وہ ایک ہے قاضیوں آگ سے ۔

(۳) نیز الروضۃ الندیہ ص۳۲۹ میں ہے کہ اِنَّ الْمُقَلِّدَ لَيْسَ مِمَّنْ يَّعْقِلُ حُجَجَ اللّٰهِ اِذَا جَاءَتْهُ فَضْلًا عَنْ اَنْ يَّعْرِفَ الْحَقَّ مِنَ الْبَاطِلِ وَالصَّوَابَ مِنَ الْخَطَاءِ وَالرَّاجِحَ مِنَ الْمَرْجُوْحِ بَلْ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُّنْسَبَ الْمُقَلِّدُ اِلَى الْعِلْمِ مُطْلَقًا وَلِهٰذَا نَقَلَ عَضُدُ الدِّيْنِ الْاِجْمَاعَ عَلٰۤى اَنَّهٗ لَا يُسَمَّى الْمُقَلِّدُ عَالِمًا ۔ ترجمہ مقلد وہ ہے کہ اللہ کی حجتیں جب اسکے پاس آئیں اور اسکے پیش کی جائیں تو نہیں سمجھ سکتا ہے پس حق کو باطل سے اور صواب کو خطا سے اور راجح کو مرجوح سے کیونکر پہچان سکتا ہے اور امتیاز

کر سکتا ہے۔ بلکہ مقلد کو علم سے نسبت ہی نہیں اسی وجہ سے (امام) عضد الدین نے نقل کیا ہے کہ لوگوں کا اجماع اس بات پر ہوا ہے کہ مقلد کا نام عالم نہ رکھا جاوے۔

تیسری طرز

واضح رہے کہ صحابہؓ و تابعینؒ و تبع تابعینؒ کے اقوال متاخرین کے اقوال سے قولی حیثیت سے کہیں برتر و بہتر ہیں لیکن دلیل شرعی ہرگز نہیں ہو سکتی۔ قرآن و حدیث کی تقویت کے محتاج ہیں چنانچہ

(۱) نیل الاوطار مطبوعہ مصر جلد ۸ صفحہ ۲۸۲ میں علامہ شوکانی فرماتے ہیں کہ:۔ وَقَدْ تَقَرَّرَ عِنْدَ أَئِمَّةِ الْأُصُوْلِ وَغَيْرِهِمْ عَدَمُ حُجِّيَّةِ أَقْوَالِ الصَّحَابَةِ لَا سِيَّمَا إِذَا خَالَفَتِ الثَّابِتَ عَنْهُ صلعم۔ ترجمہ ائمہ اصول وغیرہ کے نزدیک یہ بات محقق ہو چکی ہے کہ اقوال صحابہؓ شرعی دلیل نہیں۔ خاصکر جب وہ حدیث کے برخلاف ہوں۔

(۲) نیل الاوطار مصری جلد ۸ صفحہ ۵ میں ہے کہ لَا حُجَّةَ فِيْ أَقْوَالِ التَّابِعِيْنَ۔ ترجمہ تابعینؒ کے اقوال حجت شرعی نہیں۔

(۳) تفسیر فتح البیان مصری جلد ۱ صفحہ ۱۰ میں ہے کہ أَقْوَالُ الصَّحَابَةِ لَا تَقُوْمُ بِهَا الْحُجَّةُ فَضْلًا عَنْ أَقْوَالِ مَنْ بَعْدَهُمْ۔ ترجمہ صحابہؓ کے اقوال سے حجت قائم نہیں ہو سکتی تو بعد کے لوگوں کے اقوال سے کیا ہوگی۔ **نتیجہ** صاف ہے کہ جب صحابہؓ و تابعینؒ کے اقوال دلیل شرعی نہیں ہیں تو ائمہ مجتہدینؒ اور ایسے غیروں کے اقوال کیونکر دلیل شرعی ہو سکتے ہیں۔ فافہم وتدبر

خلاصہ کلام یہ ہے کہ تقلید کا ثبوت نہ قرآن سے ہے اور نہ حدیث سے اور نہ صحابہ کرامؓ سے ہے اور نہ تابعینؒ و تبع تابعینؒ سے۔ چوتھی صدی میں اس کا شروع ہوا (جیسا کہ باب سوم میں ہو چکا ہے) پس جس شے کا وجود خیر القرون میں نہ ہو تو وہ شے شرعی کب ہو سکتی ہے لہٰذا اہل انصاف کے نزدیک اس کے مذموم ہونے میں کیا کلام ہے۔ فہو المراد۔ اللہ تعالیٰ تقلید ناسدید سے بچائے اور اتباع سنت کی توفیق بخشے۔ آمین ثم آمین۔

کعبہ شریف میں چار مصلوں کا قائم ہونا

ائمہ اربعہ کی تقلید کے بعد رفتہ رفتہ انکے مقلدین بھی بڑھ گئے۔ اور سلاطین کا میلان بھی تقلید ہی کی طرف ہو گیا۔ ہر ایک بادشاہ اپنے ہم مذہب کو قاضی مقرر کرتا۔ ہر ایک فرقہ اپنے مذہب کو فروغ اور دوسرے مذہب کو زیر کرنے کی تدبیریں اور کوشش کرتا۔ اور ایک دوسرے پر حملہ آور ہوتا۔ کبھی کوئی غالب ہو جاتا تو کوئی مغلوب۔ یوں ہی قضیے جھگڑے ہوتے رہے۔ بالآخر شاہ بیبرس کے زمانے

میں ۶۶۵ھ میں چار مذہبوں کے چار قاضی مقرر ہوئے چنانچہ خبیئتہ الاکوان فی افتراق الامم علی المذاہب والادیان مطبوعہ مصر ۱۳۲۳ھ میں ہے کہ فَلَمَّا كَانَتْ سَلْطَنَةُ الْمَلِكِ الظَّاهِرِ بِيْبَرْسَ الْبُنْدُقْدَارِيِّ وَلِيَ بِمِصْرَ وَالْقَاهِرَةِ أَرْبَعَةُ قُضَاةٍ وَهُمْ شَافِعِيٌّ وَمَالِكِيٌّ وَحَنَفِيٌّ وَحَنْبَلِيٌّ فَاسْتَمَرَّ ذٰلِكَ مِنْ سَنَةِ خَمْسٍ وَّسِتِّيْنَ وَسِتِّمِائَةٍ حَتّٰى لَمْ يَبْقَ فِيْ مَجْمُوْعِ أَمْصَارِ الْإِسْلَامِ مَذْهَبٌ يُعْرَفُ مِنْ مَذَاهِبِ أَهْلِ الْإِسْلَامِ سِوٰى هٰذِهِ الْمَذَاهِبِ الْأَرْبَعَةِ

جب حکومت سلطان ظاہر بیبرس بندقداری کا دورہ ہوا تو مصر و قاہرہ میں چار قاضی چاروں مذہب کے مقرر کئے۔ شافعی۔ مالکی۔ حنفی۔ حنبلی۔ پھر یہی طریقہ ۶۶۵ھ سے جاری ہو گیا یہانتک کہ تمام اسلامی ممالک میں انکے علاوہ کوئی مذہب نہیں پہچانا جاتا۔ اب گویا سرکاری طور پر چاروں مذہب تسلیم کر لئے گئے۔ آخر سلطان فرح بن برقوق نے جو اشر ملوک چراکسہ کہا جاتا تھا۔ اول نویں صدی میں کعبہ شریف کے اندر علاوہ مصلے ابراہیمی کے چار مصلے اور قائم کر دیے۔ ایک دین جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے چلا آتا تھا اُسکے چار ٹکڑے ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ کسی عارف صادق نے اس موقع پر کیا ہی موزوں کہا ہے ؎

دین حق را چار مذہب ساختند ۔۔۔ رخنہ در دین نبی انداختند

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا کا خوب حق ادا کیا۔ ذرا کعبہ میں جا کر دیکھو کہ ایک مصلے پر نماز ہوتی ہے تو تینوں مصلے والے بیٹھے ہوئے دیکھا کرتے ہیں اور اسی طرح یکے بعد دیگرے چاروں مصلوں پر نماز ہوتی ہے۔ اور حکم وَارْكَعُوْا مَعَ الرَّاكِعِيْنَ پر توجہ نہیں ہوتی۔ بلکہ اب ان چار مصلوں کو داخل دین سمجھا جاتا ہے۔ نہ مصلے ابراہیمی کو۔ اِلَى اللّٰهِ الْمُشْتَكٰى۔

چار مصلوں کا بدعت ہونا

(۱) ارشاد السائل الی دلیل المسائل میں امام شوکانی فرماتے ہیں کہ عِمَارَةُ الْمَقَامَاتِ بِمَكَّةَ الْمُكَرَّمَةِ بِدْعَةٌ بِإِجْمَاعِ الْمُسْلِمِيْنَ أَحْدَثَهَا أَشَرُّ مُلُوْكِ الْجَرَاكِسَةِ فَرَجُ بْنُ بَرْقُوْقٍ فِيْ أَوَائِلِ الْمِائَةِ التَّاسِعَةِ مِنَ الْهِجْرَةِ وَأَنْكَرَ ذٰلِكَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ ذٰلِكَ الْعَصْرِ وَصَنَّفُوْا فِيْهِ مُؤَلَّفَاتٍ کعبہ میں یہ چار مصلے بدعت ہیں تمام مسلمانوں کے اجماع سے اوائل نویں صدی میں اس بدعت کو جاری کیا بدترین بادشاہ چراکسہ نے جسکا نام فرح بن برقوق تھا۔ اس زمانے کے اہل علم نے اُسپر انکار کیا (الارشاد ص۵)

(۲) تفسیر عزیزی مطبوعہ لاہور ۱۳۱۵ھ میں ہے (تحت آیت وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ)

الحمد للہ کہ حکومت سعودی نے اس افتراقی لعنت کو ختم کرنے کے لئے چاروں نوساختہ مصلوں کو ہٹا کر تمام امت مسلمہ کو اب ایک مصلے پر جمع کر دیا ہے۔ فجزاہ اللہ عنا وعن سائر المسلمین خیر الجزاء (محمد داود راز)

یعنی خدائے تعالےٰ بیخبر نیست از انچہ در زمان آئندہ عمل خواہد کرد۔ و از راہِ بدعت یک یک جہت را از جہات کعبہ تقسیم خواہند نمود و در ترجیح و تفصیل جہت مختارہ خود ہر کس سخنے خواہد آورد۔ مثلاً حنفیہ جہت جنوب را اختیار خواہند کرد و امام ایشاں جانب شمال کعبہ خواہد استاد و در مقام فخر خواہند گفت کہ قبلۂ ما قبلۂ ابراہیمی است زیرا کہ آنجناب جانب میزاب متوجہ می شوند۔ و شافعیہ جہت غرب را اختیار خواہند کرد و امام ایشاں در شرقی کعبہ خواہد استاد۔ و در مقام فخر خواہند گفت کہ استقبال باب کعبہ می نمائیم و قبلۂ ما قبلۂ منصوصہ است کہ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى وعلیٰ ہذا القیاس اہل بلدان مختلفہ در ترجیح جہات خود ہمیں قسم نکات خواہند بر آورد۔ لیکن ایں ہمہ نکات شعریہ است و نزد اہلِ دین قابل التفات نیست حکم نازل از پروردگار تو ہمیں قدر است کہ استقبال کعبہ را التزام باید نمود و در سفر و حضر ہجرت از شہرے بشہرے او را از دست بناید داد ترجمہ اللہ تعالےٰ بے خبر نہیں ہے جو کچھ کہ یہ زمانہ آئندہ میں عمل کریں گے۔ اطراف کعبہ میں بدعت کی وجہ سے ایک ایک طرف کو تقسیم کرلیں گے۔ اور جس طرف کو اختیار کرینگے اُسکی تفصیل و ترجیح کیلئے دلیلیں لائیں گے۔ مثلاً حنفیہ جہت جنوب کو اختیار کریں گے۔ ان کا امام کعبہ سے شمال کی طرف کو کھڑا ہوگا۔ اور بطور فخر کے کہیں گے کہ ہمارا قبلہ قبلۂ ابراہیمی ہے۔ اسواسطے کہ جناب ابراہیم میزاب کی طرف مُنہ کیا کرتے تھے اور شافعیہ غربی سمت کو اختیار کریں گے اور ان کا امام کعبہ سے جانب شرق کھڑا ہوگا۔ اور فخر کے طور پر کہیں گے کہ ہم باب کعبہ کا استقبال کرتے ہیں۔ ہمارا قبلہ قبلۂ منصوصہ ہے۔ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى۔ اور اسی قیاس پر مختلف شہروں کے لوگ اپنی اپنی اختیار کی ہوئی جہات کی ترجیح میں اسی قسم کے نکتے پیدا کرلیں گے۔ لیکن یہ تمام شاعرانہ نکتے ہیں۔ اور اہل دین کے نزدیک قابل التفات نہیں۔ اللہ پاک کا حکم تو صرف اتنا ہی ہے کہ کعبہ کی طرف لازمی طور پر منہ کرو۔ اور اس کو سفر اور حضر اور ایک شہر سے دوسرے شہر کو جاتے ہوئے نہ چھوڑو۔

(۳) مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی مطبوعہ بلالی سبیل الرشاد صفحہ ۳۲ میں تحریر فرماتے ہیں کہ۔ البتہ چار مصلے جو مکہ معظمہ میں مقرر کئے ہیں لاریب یہ امر زبوں ہے کہ تکرار جماعات و افتراق اس سے لازم آگیا۔ کہ ایک جماعت کے ہونے میں دوسرے مذہب کی جماعت بیٹھی رہتی ہے۔ اور شریک جماعت نہیں ہوتی۔ اور مرتکب حرمت ہوتے ہیں۔ مگر یہ تفرقہ ائمہ دین حضرات مجتہدین سے ہے نہ علماء متقدمین سے۔ بلکہ کسی وقت میں سلطنت میں کسی وجہ سے یہ امر حادث ہوا ہے کہ اس کو کوئی اہل علم اہل حق پسند نہیں کرتا پس یہ طعن نہ علماء اہل حق مذاہب اربعہ پر ہے بلکہ سلاطین پر ہے۔ کہ مرتکب اس بدعت کے ہوئے۔

(غرض یہ مصلے بدعت ہیں) اور الحمد للہ کہ اب اس بدعت کو موجودہ سعودی حکومت نے جڑ سے اکھاڑ کر ختم

حنفی مذہب کی حالت

تنبیہ عبارات مندرجہ ذیل سے حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے زہد - ورع - تقویٰ - تقدس، طہارت - آخرت کے مرتبہ اور ثواب درجات میں کسی طرح کا نقصان نہیں آسکتا - اور نہ آپکی اولاد وشاگردوں کے مرتبہ میں - ہاں آپکا اور آپکے متعلقین کا پایہ حدیث میں کسی قدر گرا ہوا فرد معلوم ہوتا ہے جس سے مذہب اثر لئے بغیر رہ نہیں سکا -

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ - اور علم حدیث

(۱) تاریخ ابن خلدون جلد ا ص۳۱ میں ہے کہ فَابُوحَنِيفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُقَالُ بَلَغَتْ رِوَايَتُهٗ اِلٰى سَبْعَةَ عَشَرَ حَدِيثًا ترجمہ امام ابوحنیفہؒ کی نسبت کہا گیا ہے کہ اُن کو سترہ حدیثیں پہونچی ہیں -

(۲) قیام اللیل مطبوعہ لاہور ص۱۲۳ میں قول عبداللہ بن مبارکؒ كَانَ اَبُوْحَنِيْفَةَ يَتِيْمًا فِي الْحَدِيْثِ ترجمہ امام ابوحنیفہؒ حدیث میں یتیم تھے -

(۳) مناقب الشافعی للرازی ص۱۴۲ میں قول امام احمدؒ لَا رَأْيَ وَ لَا حَدِيْثَ ترجمہ نہ ان کی رائے کام کی ہے نہ حدیث (یعنی حضرت امام ابوحنیفہؒ کی)

(۴) عمدۃ الرعایہ ص۳۴ میں مولانا عبدالحی صاحب فرماتے ہیں کہ وَاَمَّا رِوَايَاتُهٗ لِلْاَحَادِيْثِ فَهِيَ وَاِنْ كَانَتْ قَلِيْلَةً بِالنِّسْبَةِ اِلٰى غَيْرِهٖ مِنَ الْمُحَدِّثِيْنَ اِلَّا اَنَّ قِلَّتَهَا لَا تَحُطُّ مَرْتَبَتَهٗ ترجمہ اور محدثین کی نسبت انکی روایت گو کم ہے مگر یہ کمی انکے مرتبے کو نہیں گھٹاتی -

(۵) ظفر الامانی مطبوعہ چشمۂ فیض ص۲۱ میں بھی مولانا عبدالحی صاحب حضرت امام ابوحنیفہؒ کا قلیل الروایۃ ہونا تسلیم کرتے ہیں وَهُوَ هٰذَا - فَتُقْبَلُ رِوَايَةُ قَلِيْلِ الرِّوَايَةِ كَاَبِيْ بَكْرٍ مِّنَ الصَّحَابَةِ وَاِمَامِنَا الْاَعْظَمِ مِنَ الْاَئِمَّةِ ترجمہ جس راوی سے کم حدیثیں مروی ہوں اسکی روایت بھی مقبول ہے جیسے ابوبکر رضی اللہ عنہ صحابہ سے - اور ہمارے امام اعظمؒ ائمہ دین سے ان سے روایتیں کم پہونچیں -

(۶) شرح ترمذی فارسی مولوی سراج الدین سرہندی حنفی ص۱۲ میں ہے کہ - و در مواہب نوشتہ است کہ امام ابوحنیفہؒ یک حدیث از وے (یعنی امام مالکؒ) روایت کردہ واز مناقب ایں ہمیں یک سخن کفایت می کند -

لے یہ واضح ہے آئندہ کے اسباب مختلفہ میں حضرت امام ابوحنیفہؒ کا قلیل الروایۃ ہونا ناظرین کو باب ہذا سے بخوبی روشن ہو جائے گا اور حضرت ابوبکر صدیق رضؓ رفع فتنۂ ارتداد و قلت و دیگر مشاغل امور خلافت تھے کہ جو بکثرت تدریج روایت سے سد راہ ہوئے چنانچہ ملاحظہ ہو تاریخ الخلفاء مطبوعہ مصر ص۱۶ میں ہے کہ وكان مع ذلك اعلمهم بالسنة لما رجع اليه الصحابة في غير موضوع يبرز عليهم بنقل سنن عن النبي صلعم يحفظها هو و يستحضرها عند الحاجة اليها ليست عندهم وكيف لا تكون كذلك وقد واظب صحبة رسول الله صلعم من اول البعثة الى الوفاة وهو مع ذلك من اذكى عباد الله و اعقلهم و انما لم يرو عنه من الاحاديث المسندة الا القليل لقصر مدته و سرعة وفاته بعد النبي صلعم ترجمہ ساتھ ان باتوں کے

(بقیہ بر صفحہ ۸۹)

مواہب میں کہا ہے کہ امام ابوحنیفہؒ نے صرف ایک حدیث امام مالکؒ سے روایت کی ہے یہی انکے مناقب میں ایک بات کافی ہے۔

(۷) تاریخ ابن خلکان مطبوعہ ایران جلد ۲ صفحہ ۱ میں ہے کہ۔ قَالَ الشَّافِعِيُّ قَالَ لِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ أَيُّهُمَا أَعْلَمُ صَاحِبُنَا أَمْ صَاحِبُكُمْ يَعْنِي أَبَا حَنِيفَةَ وَمَالِكًا قَالَ قُلْتُ عَلَى الْإِنْصَافِ قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ نَاشَدْتُكَ اللّٰهَ مَنْ أَعْلَمُ بِالْقُرْآنِ صَاحِبُنَا أَمْ صَاحِبُكُمْ قَالَ اللّٰهُمَّ صَاحِبُكُمْ قَالَ قُلْتُ نَاشَدْتُكَ اللّٰهَ مَنْ أَعْلَمُ بِالسُّنَّةِ صَاحِبُنَا أَمْ صَاحِبُكُمْ قَالَ اللّٰهُمَّ صَاحِبُكُمْ. قَالَ قُلْتُ نَاشَدْتُكَ اللّٰهَ مَنْ أَعْلَمُ بِأَقَاوِيلِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صلعم الْمُتَقَدِّمِينَ صَاحِبُنَا أَمْ صَاحِبُكُمْ. قَالَ اللّٰهُمَّ صَاحِبُكُمْ قَالَ الشَّافِعِيُّ فَلَمْ يَبْقَ إِلَّا الْقِيَاسُ وَالْقِيَاسُ لَا يَكُونُ إِلَّا عَلَى هٰذِهِ الْأَشْيَاءِ فَعَلٰى أَيِّ شَيْءٍ نَقِيسُ۔ ترجمہ امام شافعیؒ نے بیان کیا کہ مجھ سے محمد بن حسنؒ (جو امام ابوحنیفہؒ کے معزز شاگرد ہیں) کہنے لگے کہ بھلا بتلاؤ کہ ہمارے استاد (ابوحنیفہؒ) بڑے عالم تھے یا تمہارے استاد (امام مالکؒ) زیادہ علم رکھتے تھے۔ میں نے کہا انصافاً۔ انہوں نے کہا ہاں۔ میں نے کہا کہ میں تمہیں کو اللہ کی قسم دیکر پوچھتا ہوں کہ بتاؤ قرآن کا علم زیادہ کون رکھتا تھا۔ ہمارے استاد (امام مالکؒ) یا تمہارے استاد (ابوحنیفہؒ) امام محمدؒ نے کہا کہ اللہ گواہ ہے بیشک تمہارے استاد (امام مالکؒ) قرآن کا زیادہ علم رکھتے تھے۔ پھر میں نے حدیث کی نسبت پوچھا۔ اسمیں بھی امام محمد نے یوں ہی اقرار کیا۔ پھر میں نے اقوال صحابہؓ کی نسبت پوچھا۔ اسمیں بھی امام محمد نے اسی طرح اقرار کیا کہ امام مالکؒ زیادہ جاننے والے تھے۔ میں نے کہا اب رہ گیا قیاس۔ اور قیاس تو انہیں چیزوں (قرآن و حدیث) پر ہوتا ہے۔ تو اب کس بات میں دونوں کا مقابلہ کروگے۔

(مؤلف)۔ بیشک انکے علمی و عملی صدہا فضائل کے سامنے حدیث میں ایک حد تک کمی ہونے سے انکی عظمت و شان میں کسی طرح کی کمی نہیں آسکتی۔

قلت کے اسباب

سبب اول عدم تحصیل حدیث۔ طحطاوی مطبوعہ کلکتہ جلد ا صفحہ ۳۵ میں۔ امام ابویوسفؒ سے منقول ہے کہ قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ لَمَّا أَرَدْتُ طَلَبَ الْعِلْمِ جَعَلْتُ أَتَخَيَّرُ الْعِلْمَ وَأَسْأَلُ عَنْ عَوَاقِبِهَا فَقِيلَ لِي تَعَلَّمِ الْقُرْآنَ فَقُلْتُ لَعَلَّ إِذَا تَعَلَّمْتُ

(بقیہ صفحہ ۸۸) ابوبکرؓ صدیق سب سے زیادہ حدیث جاننے والے تھے جیسا کہ اکثر باتوں میں صحابہؓ نے ان کی طرف رجوع کیا اور وہ اپنے حفظ اور یاد سے وہ حدیثیں صحابہ کو بتاتے تھے جو ان کے پاس نہ تھیں۔ اور کیوں نہیں آخر شروع نبوت سے وفات تک آنحضرت صلعم کے ہمیشہ ساتھ رہے! اور وہ سارے بندگان خدا میں نہایت ذہین و عاقل تھے اور ان سے احادیث تھوڑی سی ہیں اسکی وجہ یہ ہے کہ ان کو مدت کم ملی اور آنحضرت صلعم کے تھوڑے ہی دن بعد وفات کیا۔ ۱۲

القرآن وحفظته فما يكون آخره قالوا تجلس في المجلس ويقرأ عليك
الصبيان والأحداث ثم لا تلبث أن يخرج منهم من هو أحفظ منك أو
من يساويك فتذهب رياستك فقلت إن سمعت الحديث وكتبته حتى
لم يكن في الدنيا أحفظ مني قالوا إذا كبرت حدثت واجتمع عليك الأحداث
والصبيان ثم لم تأمن أن تغلط فيرموك بالكذب فيصير عارا عليك قلت
لا حاجة لي في هذا ثم قلت أتعلم النحو فقلت إذا تعلمت النحو والعربية
ما يكون آخر أمري قالوا تقعد معلما فأكثر رزقك ديناران إلى ثلاثة قلت
هذا لا عاقبة له قلت فإن نظرت في الشعر فلم يكن أشعر مني ما يكون
أمري قالوا تمدح هذا فيهب لك أو يحملك على دابة أو يخلع عليك
خلعة وإن حرمك هجوته فصرت تقذف المحصنات فقلت لا حاجة لي
في هذا فقلت فإن نظرت في الكلام ما يكون آخره قالوا لا يسلم من نظر
في الكلام من شغاب الكلام فترمى بالزندقة قلت فإن تعلمت الفقه قالوا
تسأل وتفتي الناس وتطلب للقضاء وإن كنت شابا قلت ليس لي في
العلوم أنفع من هذا فلزمت الفقه وتعلمته ترجمہ حضرت امام ابوحنیفہؒ
اپنا حال بیان کرتے ہیں کہ جب میرا ارادہ علم حاصل کرنے کا ہوا تو میں تلاش کرنے لگا کہ کون سا علم
اچھا ہے سو میں علموں کے فائدے پوچھنے لگا۔ پس مجھ سے کہا گیا کہ قرآن کو سیکھو۔ میں نے کہا کہ اگر
میں قرآن کو سیکھوں اور اسکو یاد کرلوں تو اس کا کیا نتیجہ ہوگا۔ لوگوں نے کہا کہ کسی مکتب خانہ میں بیٹھ کر
لڑکوں کو پڑھاؤگے اور کمسن آدمی پڑھینگے۔ پھر کچھ عرصہ میں انمیں سے کوئی لڑکا تم سے بڑھ کر یا تمہاری مثل
حافظ ہوجائیگا۔ تو تمہاری سرداری جاتی رہیگی۔ میں نے کہا کہ اگر میں حدیث کو سنوں اور لکھوں
اور اسمیں ایسا کمال حاصل کروں کہ سب سے بڑھکر محدث بن جاؤں۔ لوگوں نے کہا کہ جب تم
بڑی عمر کے ہوجاؤگے اور حدیث پڑھاتے رہوگے اور کمسن اور جوان لوگ تمہارے شاگرد ہوں گے اور
تم بھولنے سے نہیں بچ سکتے۔ تو تم پر طعن جھوٹ کا لگے گا۔ پس تم پر اس کا عار ہوگا۔ تو میں نے کہا
کہ اس کی بھی مجھ کو حاجت نہیں۔ پھر میں نے کہا کہ نحو سیکھوں اور عربیت کو۔ تو نتیجہ کیا ہوگا۔ لوگوں نے
کہا کہ معلم ہوگے۔ اور اکثر تمہاری تنخواہ دو یا تین دینار ہوگی۔ میں نے کہا اس کا بھی کوئی فائدہ نہیں۔ پھر
میں نے کہا کہ اگر شاعری سیکھوں اور اسمیں کمال پیدا کروں تو کیا نتیجہ ہوگا۔ لوگوں نے کہا کہ تم کسی کی

تعریف کرو گے۔ وہ تمکو سواری و خلعت دیگا۔ اگر نہیں دیگا تو تم اسکی ہجو کرو گے۔ پس بے عیبوں کو عیب لگاؤ گے۔ میں نے کہا کہ اسکی بھی کچھ حاجت نہیں۔ پھر میں نے کہا کہ اگر میں علم کلام یعنی منطق فلسفہ سیکھوں۔ لوگوں نے کہا کہ اس علم کا سیکھنے والا ناقص باتیں کرنے سے نہیں بچتا ہے۔ پھر اسپر زندیق وغیرہ ہونیکا عیب لگ جاتا ہے۔ پھر میں نے کہا کہ اگر میں فقہ کو سیکھوں۔ لوگوں نے کہا کہ اگر فقہ کو سیکھو گے تو تمسے مسئلے پوچھے جائینگے۔ فتوے لیئے جائینگے۔ اور قاضی و مفتی بنانے کے واسطے بلایا جائیگا۔ اگرچہ تم اُس سے بچنے والے ہوگے۔ میں نے کہا کہ میرے لئے اس سے بڑھ کر کوئی علم فائدہ مند زیادہ نہیں ہے۔ پس میں نے فقہ کے علم کو خوب حاصل کیا۔

سبب دوم عدم سفر در تلاش احادیث چنانچہ علامہ شبلی نعمانی سیرۃ النعمان مطبوعہ مجتبائی ص۳۸ میں لکھتے ہیں کہ امام صاحبؒ کے مزاج میں تکلف تھا اکثر خوش لباس رہتے تھے، کبھی کبھی سنجابؒ قاقم کے جبے بھی استعمال کرتے تھے۔ ابو مطیع بلخی انکے شاگرد کا بیان ہے کہ میں نے ایک دن انکو نہایت قیمتی چادر اور قمیص پہنے دیکھا جس کی قیمت کم از کم چار سو درہم ہوگی۔ چار پانچ دینار (اشرفی) کی چادر کو گندہ فرماتے اور اوڑھنے سے شرماتے۔

اور ایضاً صفحہ ۲ میں لکھتے ہیں کہ ایسے شخص کو طلب حدیث کے لئے عراق۔ حجاز۔ مصر۔ یمن۔ شام کا سفر کرنا اور علم حدیث کی طالب العلمی میں برسوں کا ٹھنا اور احادیث حفظ کرنی اور زحمت طول سفر اُٹھانی دشوار بلکہ ناممکن کہنا چاہیئے۔ اُسوقت حدیث کا ایک جگہ مجموعہ تو تھا ہی نہیں کہ اُس کو منگا کر انسان فن حدیث میں شعور پیدا کرلیتا۔ اُس زمانہ میں تو محدثین اہل روایت مقامات مختلفہ میں رہتے تھے اور حدیثوں کے حافظ ہوتے تھے کسی کے پاس اجزاء بھی ہوتے تھے تو ایسے نہیں کہ مجموعہ حدیثوں کا پورا یا قدر معتد مرتب ہو۔ (**مؤلف** چونکہ طالب علمی کے لئے مشقت سفر آرام طلب اشخاص کو بہت مشکل ہے۔ اس لئے امام صاحبؒ کو دہی میں حمادؒ فقیہ کی مجلس کو غنیمت سمجھ کر اُنکا اور اُنکے اُستاد ابراہیم نخعیؒ کے مسائل اور قواعد یاد کرتے رہے۔ انکے سوا حضرت امام مالکؒ کے درس میں بھی چند روز شریک رہے ہیں۔ غرضکہ اپنی خداداد قابلیت و ذہانت و طباعی سے بنا بر قواعد مذکورہ استخراج مسائل کرکے فتوے دیئے۔ اور امام اہل الرائے کے لقب سے مشہور ہوئے)

(۱۰) اور نیز عبارت ہذا بھی مؤید ہے۔ منہاج السنہ جلد ۱ ص۲۱۲ میں ہے کہ وَجَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ هُوَ مِنْ اَقْرَانِ اَبِي حَنِيْفَةَ وَلَمْ يَكُنْ اَبُوْحَنِيْفَةَ يَاخُذُ عَنْهُ مَعَ شُهْرَتِهٖ بِالْعِلْمِ۔ ترجمہ جعفر بن محمدؒ ابوحنیفہؒ کے ہم عصر تھے ابوحنیفہؒ نے اُن سے علم نہیں حاصل کیا باوجود انکی

(۱۱) **سبب سوم عدم تدوین احادیث** چنانچہ عبد الوہاب شعرانی اپنی کتاب میزان کبریٰ جلد ۱ ص ۵۵ میں تحریر فرماتے ہیں کہ لَوْ عَاشَ حَتّٰی دُوِّنَتْ اَحَادِیْثُ الشَّرِیْعَةِ وَبَعْدَ رَحِیْلِ الْحُفَّاظِ فِیْ جَمْعِهَا مِنَ الْبِلَادِ وَالثُّغُوْرِ وَظَفِرَ بِهَا لَاَخَذَ بِهَا وَتَرَكَ كُلَّ قِيَاسٍ كَانَ قَاسَهٗ وَكَانَ الْقِيَاسُ قَلَّ فِيْ مَذْهَبِهٖ كَمَا قَلَّ فِيْ مَذْهَبِ غَيْرِهٖ بِالنِّسْبَةِ اِلَيْهِ۔ ترجمہ امام ابوحنیفہؒ احادیث کے جمع ہوجانے تک اور حفاظ (حدیث) کے حدیثوں کے جمع کرنیکے لئے (مختلف) بلاد اور اطراف ممالک اسلام میں پھرنے کے بعد زندہ رہتے اور ان احادیث کو پاتے۔ تو ضرور ان کو لیتے۔ اور جو جو قیاس انہوں نے کئے ہیں وہ سب چھوڑ دیتے اور انکے مذہب میں قیاس کم ہوتی جیسا کہ اوروں کے مذہب میں کم ہے۔

(۱۲) نافع کبیر ص ۱۰ مولانا عبد الحی صاحب حنفی لکھنوی فرماتے ہیں کہ۔ اِعْتِقَادُنَا وَاعْتِقَادُ كُلِّ مُنْصِفٍ فِيْ اَبِيْ حَنِيْفَةَ اَنَّهٗ لَوْ عَاشَ حَتّٰی دُوِّنَتْ اَحَادِيْثُ الشَّرِيْعَةِ لَاَخَذَ بِهَا وَتَرَكَ كُلَّ قِيَاسٍ كَانَ قَاسَهٗ[1]۔ ترجمہ ہمارا اور ہر ایک منصف کا اعتقاد ابوحنیفہؒ کے بارے میں یہ ہے کہ اگر وہ زندہ رہتے حدیثوں کے جمع ہوجانے تک تو احادیث کو لیتے اور تمام قیاسوں کو چھوڑ دیتے

(۱۳) میزان شعرانی مطبوعہ مصر صفحہ ۴۹ میں ہے کہ فَاِنَّ الْحُفَّاظَ كَانُوْا قَدْ رَحَلُوْا فِيْ طَلَبِ الْاَحَادِيْثِ وَجَمْعِهَا فِيْ عَصْرِهِمْ مِنَ الْمَدَائِنِ وَالْقُرٰى وَدَوَّنُوْهَا فَجَاوَبَتْ اَحَادِيْثُ الشَّرِيْعَةِ بَعْضُهَا بَعْضًا فَهٰذَا كَانَ سَبَبَ كَثْرَةِ الْقِيَاسِ فِيْ مَذْهَبِهٖ وَقِلَّتِهٖ فِيْ مَذَاهِبِ غَيْرِهٖ۔ ترجمہ حفاظ حدیث کی طلب میں سفر کرتے تھے گاؤں اور شہروں سے اسے جمع کیا۔ اور مدون کیا۔ بعض حدیث بعض کے خلاف ہوئیں۔ اسوجہ سے ان (ابوحنیفہؒ) کے مذہب میں قیاس زیادہ ہوا۔ اور دوسرے مذاہب میں کم۔

(۱۴) دراسات اللبیب مطبوعہ لاہور صفحہ ۳۶ میں ملا معین حنفی فرماتے ہیں کہ۔ لَوْ عَاشَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ اِلَى الصَّحِيْحِ الْاَحَادِيْثِ لَتَرَكَ الْقِيَاسَ۔ ترجمہ اگر زندہ رہتے ابوحنیفہؒ صحیح احادیث تک تو چھوڑ دیتے قیاس کو۔

سبب چہارم قلت عربیت ۔ تاریخ ابن خلکان مطبوعہ ایران جلد ۲ صفحہ ۲۹ میں ہے کہ وَقَدْ ذَكَرَ الْخَطِيْبُ فِيْ تَارِيْخِهٖ مِنْهَا شَيْئًا كَثِيْرًا ثُمَّ اَعْقَبَ ذٰلِكَ بِذِكْرِ مَا كَانَ الْاَلْيَقُ تَرْكَهٗ وَالْاِضْرَابَ عَنْهُ فَمِثْلُ هٰذَا الْاِمَامِ لَا يُشَكُّ فِيْ دِيْنِهٖ وَلَا فِيْ وَرَعِهٖ وَتَحَفُّظِهٖ وَلَمْ يَكُنْ يُعَابُ بِشَيْءٍ سِوٰى قِلَّةِ الْعَرَبِيَّةِ

[1] واعتقادنا واعتقاد جمیع اصحاب الحدیث کذالک واللہ علی ما نقول وکیل (محمد داؤد راز)

ترجمہ خطیب نے اپنی تاریخ میں مناقب میں بہت بیان کر کے معائب بیان کئے ہیں جن کا ذکر نہ کرنا مناسب تھا کیونکہ ایسا بڑا امام جسکی دیانت اور ورع میں کوئی طعنہ نہیں نہ انکی ذات میں سوا عربیت کی کمی کے کوئی عیب تھا (مؤلف۔ چونکہ اس زمانہ میں احادیث کے تراجم تو ہوئے ہی نہ تھے اس لئے امام صاحب کی قلت عربیت حصول احادیث سے سدراہ ہوئی۔)

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ۔ اور اجماع صحابہؓ

(۱۶) علامہ کمال الدین میری حیاۃ الحیوان کبریٰ مطبوعہ مصر جلد ا ص۱۸۱ میں فرماتے ہیں کہ:۔ (الجنین) هُوَ مَا يُوجَدُ فِي بَطْنِ الْبَهِيمَةِ بَعْدَ ذَبْحِهَا فَإِنْ وُجِدَ مَيِّتًا بَعْدَ ذَبْحِهَا فَهُوَ حَلَالٌ بِإِجْمَاعِ الصَّحَابَةِ كَمَا نَقَلَهُ الْمَاوَرْدِيُّ فِي الْحَاوِيْ وَبِهِ قَالَ مَالِكٌ وَالْأَوْزَاعِيُّ وَالثَّوْرِيُّ وَأَبُو يُوسُفَ وَمُحَمَّدٌ وَإِسْحَاقُ وَالْإِمَامُ أَحْمَدُ وَتَفَرَّدَ أَبُو حَنِيفَةَ بِتَحْرِيمِهِ ا ھ ترجمہ جنین وہ بچہ ہے جو چوپایہ کے پیٹ میں ذبح کے بعد نکلے۔ اگر ذبح کے بعد وہ بچہ مردہ ہو تو باجماع حلال ہے جیساکہ ماوردی نے اپنی کتاب میں نقل کیا ہے۔ اور یہی مذہب امام مالکؒ اور اوزاعیؒ اور سفیان ثوریؒ اور ابویوسفؒ اور محمدؒ اور اسحٰق بن راہویہؒ اور احمدؒ بن حنبل کا ہے۔ امام ابوحنیفہؒ صرف اکیلے اسکو حرام کہتے ہیں۔ (مؤلف اس ایک ہی مسئلہ پر اکتفا کیا گیا۔ ورنہ بہت ایسے مسائل ہیں کہ جنیں امام ابوحنیفہؒ نے اجماع صحابہؓ کا خلاف کیا ہے جو کسی اہل علم پر پوشیدہ نہیں ہیں)

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی رائے اور قیاس میں مہارت

(۱۷) ملا معین حنفی اپنی کتاب دراسات اللبیب مطبوعہ لاہور کے ص۲۳۳ میں لکھتے ہیں کہ: رُوِيَ عَنِ الْإِمَامِ أَبِي جَعْفَرٍ الصَّادِقِ لِأَبِي حَنِيفَةَ بَلَغَنِي أَنَّكَ تَقِيسُ لَا تَقِسْ فَإِنَّ أَوَّلَ مَنْ قَاسَ إِبْلِيسُ۔ ترجمہ۔ روایت کی گئی ہے امام جعفر صادقؒ سے انہوں نے امام ابوحنیفہؒ سے کہا کہ مجکو خبر ملی ہے کہ تم قیاس کرتے ہو۔ قیاس مت کرنا کیونکہ اول اول جس نے قیاس کیا ہے (نص کے مقابلہ میں) وہ ابلیس ہے۔

(۱۸) تاریخ ابن خلکان جلد ۲ ص۲۹۵ میں ہے کہ۔ قَالَ الشَّافِعِيُّ قِيلَ لِمَالِكٍ هَلْ رَأَيْتَ أَبَا حَنِيفَةَ فَقَالَ نَعَمْ رَأَيْتُ رَجُلًا لَوْ كَلَّمْتَهُ فِي هٰذِهِ السَّارِيَةِ أَنْ يَجْعَلَهَا ذَهَبًا لَقَامَ بِحُجَّتِهِ۔ ترجمہ امام شافعیؒ کہتے ہیں کہ امام مالکؒ سے کسی نے کہا کہ تم نے امام ابوحنیفہؒ کو دیکھا ہے تو کہا کہ بیشک میں نے دیکھا ہے۔ ایسا شخص تھا کہ اگر اس سے

اس ستون کو سونا کہلوایا جاتا تو اسکی دلیل قائم کر دیتا۔

(۱۹) میزان الاعتدال مطبوعہ مصر جلد ۳ صفحہ ۲۳۷ میں ہے کہ۔ اَبُوْحَنِیْفَةَ الْکُوْفِیُّ اِمَامُ اَھْلِ الرَّاْیِ ترجمہ امام ابوحنیفہؒ کوفہ کے رہنے والے امام اہل الرائے کے ہیں۔

(۲۰) مولانا نعمانی سیرۃ النعمان صفحہ ۱۸۱ میں حضرت امام ابوحنیفہؒ کا قول نقل کرتے ہیں کہ ھٰذَا الَّذِیْ نَحْنُ فِیْہِ رَاْیٌ لَا نُجْبِرُ عَلَیْہِ اَحَدًا وَلَا نَقُوْلُ یَجِبُ عَلٰی اَحَدٍ قُبُوْلُہٗ۔ ترجمہ ہم جس بات میں (مشغول) ہیں وہ رائے واجتہاد ہے ہم کسی پر جبر نہیں کر سکتے (کہ اسپر عمل کرے) اور نہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ اُس کا قبول کرنا کسی پر واجب ہے۔

(۲۱) علامہ شہرستانی علی ہامش کتاب الفصل لابن حزم جلد ۲ صفحہ ۱۰ میں فرماتے ہیں کہ قَالَ اَبُوْحَنِیْفَةَ عِلْمُنَا ھٰذَا رَاْیٌ ترجمہ امام ابوحنیفہؒ نے فرمایا کہ ہمارا یہ علم (فقہ) رائے ہے۔

(۲۲) تاریخ خمیس جلد ۲ صفحہ ۳۲۱ میں ہے کہ۔ قَوْلُنَا ھٰذَا رَاْیٌ۔ ترجمہ خود امام ابوحنیفہ رح فرماتے ہیں کہ ہمارے اقوال محض رائے ہے۔

(۲۳) تاریخ الخلفاء مطبوعہ مصر صفحہ ۱۰۱ میں ہے کہ شَرَعَ عُلَمَآءُ الْاِسْلَامِ فِیْ ھٰذَا الْعَصْرِ فِیْ تَدْوِیْنِ الْحَدِیْثِ وَالْفِقْہِ وَالتَّفْسِیْرِ فَصَنَّفَ ابْنُ جُرَیْجٍ بِمَکَّةَ وَ مَالِكٌ الْمُوَطَّا بِالْمَدِیْنَةِ وَالْاَوْزَاعِیُّ بِالشَّامِ وَابْنُ اَبِیْ عَرُوْبَةَ وَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَغَیْرُھُمَا بِالْبَصْرَةِ وَمُعْمَرٌ بِالْیَمَنِ وَسُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ بِالْکُوْفَةِ وَصَنَّفَ ابْنُ اِسْحٰقَ الْمَغَازِیْ وَصَنَّفَ اَبُوْحَنِیْفَةَ الْفِقْہَ وَالرَّاْیَ۔ ترجمہ اُسی زمانہ میں علمائے اسلام نے حدیث وفقہ وتفسیر کا جمع کرنا شروع کیا۔ مکہ میں ابن جریج نے۔ اور مدینہ میں امام مالکؒ نے موطا لکھی۔ اور شام میں اوزاعیؒ نے اور بصرہ میں ابن ابی عروبہؒ اور حماد بن سلمہ وغیرہ نے۔ اور یمن میں معمرؒ نے اور کوفہ میں سفیان ثوریؒ نے اور ابن اسحٰق نے مغازی تصنیف کی۔ اور ابوحنیفہؒ نے فقہ ورائے تصنیف کی۔

مولانا شبلی نعمانی سیرۃ النعمان صفحہ ۱۳ میں لکھتے ہیں کہ (امام ابوحنیفہ کی نسبت) ان کی شہرت اہل الرائے کے لقب سے ہے

امام ابوحنیفہؒ کے اجتہاد کے متعلق ایک مغالطہ کا ازالہ

ہمارے برادر احناف اکثر کہا کرتے ہیں کہ حضرت امام ابوحنیفہؒ نے اگر حدیث کی طرف توجہ ہی نہیں کی تو پھر مجتہد کیونکر کہلاتے۔ آخر وہ قیاسات جو کرتے تھے وہ حدیث پر ہی تو تھے۔ اس لئے۔ کہ قیاس کیلئے مقیس علیہ شرط ہے۔

جواب یہ ہے کہ امام ابوحنیفہؒ اور ان جیسے اہل الرائے کی پوری توجہ فروع کی طرف تھی کہ وہ اپنے

اساتذہ کے قواعد کے پابند تھے اور اسی سے مسائل استنباط کرتے تھے۔ چنانچہ شاہ ولی اللہ صاحب حجۃ اللہ البالغہ کے ص۱۶۱ میں فرماتے ہیں کہ۔ اَلْمُرَادُ مِنْ اَهْلِ الرَّأْيِ قَوْمٌ تَوَجَّهُوْا بَعْدَ الْمَسَائِلِ الْمُجْمَعِ عَلَيْهَا بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَوْ بَيْنَ جُمْهُوْرِهِمْ اِلَى التَّخْرِيْجِ عَلٰى اَصْلِ رَجُلٍ مِّنَ الْمُتَقَدِّمِيْنَ فَكَانَ اَكْثَرُ اَمْرِهِمْ حَمْلَ النَّظِيْرِ عَلَى النَّظِيْرِ وَالرَّدَّ اِلٰى اَصْلٍ مِّنَ الْاُصُوْلِ دُوْنَ تَتَبُّعِ الْاَحَادِيْثِ وَالْاٰثَارِ۔ ترجمہ اہل الرائے سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے مسلمانوں کے مسائل متفق علیہا کے بعد کسی شخص متقدم کے قواعد پر تخریج مسائل کی طرف توجہ کی۔ انکا اکثر دستور یہی رہا کہ مسئلہ میں اسکے مشابہ مسئلہ کا جو حکم ہوتا وہی حکم اس مسئلہ پر لگا دیتے اور مسئلہ کو انہیں قواعد کی طرف پھیر پھار کر لیجاتے احادیث نبوی صلعم اور اعمال واقوال صحابہؓ کی کھوج تلاش کرتے (یعنی محض قیاس سے فتوی دیتے احادیث اور آثار کو غرض نہ تھی)

امام ابوحنیفہؒ کے شاگردوں کی رائے وقیاس میں مہارت

(۲۴) تاریخ ابن خلدون جلد ۱ ص۳۷۲ میں ہے کہ:۔ اِنْقَسَمَ الْفِقْهُ فِيْهِمْ اِلَى طَرِيْقَيْنِ طَرِيْقَةُ اَهْلِ الرَّأْيِ وَالْقِيَاسِ وَهُمْ اَهْلُ الْعِرَاقِ وَطَرِيْقَةُ اَهْلِ الْحَدِيْثِ وَهُمْ اَهْلُ الْحِجَازِ وَكَانَ الْحَدِيْثُ قَلِيْلًا فِيْ اَهْلِ الْعِرَاقِ لِمَا قَدَّمْنَاهُ فَاسْتَكْثَرُوْا مِنَ الْقِيَاسِ وَمَهَرُوْا فِيْهِ فَلِذٰلِكَ قِيْلَ اَهْلُ الرَّأْيِ وَمُقَدَّمُ جَمَاعَتِهِمُ الَّذِيْ اسْتَقَرَّ الْمَذْهَبُ فِيْهِ وَاَصْحَابِهٖ اَبُوْحَنِيْفَةَ۔ ترجمہ ان متقدمین میں فقہ دو طریقہ پر منقسم ہوگئی۔ ایک طریقہ اہل الرائے والقیاس کا اور وہ عراق والے ہیں۔ اور ایک طریقہ اہل حدیث کا اور وہ حجاز (مکہ ومدینہ) والے ہیں۔ اہل عراق میں حدیث کم تھی جس کی وجہ ہم پہلے لکھ چکے ہیں۔ تو انہوں نے قیاس سے زیادہ کام لیا اور قیاس ہی میں خوب ماہر ہوگئے اسی وجہ سے انکو اہل الرائے کہا گیا۔ اہل الرائے کی جماعت کے سردار جن میں اور جنکے شاگردوں میں یہ (طریقہ) مذہب قائم ہوا امام ابوحنیفہؒ ہیں۔

(۲۵) کتاب الملل والنحل مطبوعہ مصر ص۱۱۲ میں علامہ شہرستانی فرماتے ہیں کہ۔ اَصْحَابُ الرَّأْيِ وَهُمْ اَهْلُ الْعِرَاقِ هُمْ اَصْحَابُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ النُّعْمَانِ بْنِ ثَابِتٍ وَمِنْ اَصْحَابِهٖ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ وَاَبُوْ يُوْسُفَ يَعْقُوْبُ ابْنُ مُحَمَّدٍ ن الْقَاضِيْ وَزُفَرُ بْنُ هُذَيْلٍ وَالْحَسَنُ بْنُ زِيَادِ اللُّؤْلُؤِيُّ وَابْنُ سَمَاعَةَ وَعَافِيَةُ الْقَاضِيْ وَاَبُوْ مُطِيْعٍ الْبَلْخِيُّ وَبِشْرُ الْمَرِيْسِيُّ وَاِنَّمَا سُمُّوْا اَصْحَابَ الرَّأْيِ لِاَنَّ عِنَايَتَهُمْ

بِتَحْصِيلِ وَجْهٍ مِنَ الْقِيَاسِ وَالْمَعْنَى الْمُسْتَنْبَطِ مِنَ الْأَحْكَامِ وَبِنَاءِ الْحَوَادِثِ عَلَيْهَا وَرُبَّمَا يُقَدِّمُونَ الْقِيَاسَ الْجَلِيَّ عَلَى آحَادِ الْأَخْبَارِ

ترجمہ اصحاب الرائے عراق والے ہیں جو ابو حنیفہؒ اور انکے شاگرد محمد بن الحسن۔ اور ابو یوسف یعقوب بن محمد القاضی۔ اور زفر بن الہذیل۔ اور حسن بن زیاد لولوی۔ اور ابن سماعہ۔ اور عافیہ قاضی۔ اور ابو مطیع البلخی۔ اور بشر مریسی ہیں۔ انکا نام اصحاب الرائے اسوجہ سے رکھا گیا ہے کہ ان کی توجہ قیاس کے طریق حاصل کرنے پر تھی۔ اور معانی مستنبط پر کہ جنکا تعلق روزمرہ کے احکام سے ہے۔ بارہا انہوں نے قیاس جلی کو اخبار احاد پر مقدم کیا ہے۔

حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ پر جرح

(۲۶) میزان الاعتدال مطبوعہ مصر جلد ۳ صفحہ ۲۳۷ میں ہے کہ اَلنُّعْمَانُ بْنُ ثَابِتِ بْنِ زُوطَى أَبُو حَنِيفَةَ الْكُوفِيُّ إِمَامُ أَهْلِ الرَّأْيِ ضَعَّفَهُ النَّسَائِيُّ مِنْ جِهَةِ حِفْظِهِ وَابْنُ عَدِيٍّ وَآخَرُونَ ترجمہ نعمان بن ثابت بن زوطی ابو حنیفہؒ کوفی قیاس والوں کے امام ہیں۔ انکو نسائیؒ اور ابن عدیؒ اور دیگر علما نے حافظہ کی وجہ سے ضعیف کہا ہے۔

(۲۷) تمہید شرح موطا جلد ۳ صفحہ ۲۷ میں قول حافظ عبد البرؒ لَمْ يُسْنِدْهُ غَيْرُ أَبِي حَنِيفَةَ وَهُوَ سَيِّئُ الْحِفْظِ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ۔ ترجمہ نہیں سند بیان کی (حدیث مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَقِرَاءَةُ الْإِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ) کی کسی نے سوا ابو حنیفہؒ کے اور وہ محدثین کے نزدیک ناقص الحافظہ ہیں۔

(۲۸) الغیث عراقی مطبوعہ فاروقی کے حاشیہ صفحہ ۵۳ میں ہے کہ فَيَكُونُ قَادِحًا كَمَا نَصَّ الذَّهَبِيُّ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ وَابْنُ عَدِيٍّ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارَقُطْنِيُّ فِي أَبِي حَنِيفَةَ أَنَّهُ ضَعِيفٌ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ۔ ترجمہ جرح مفسر ہوگی تو نقصان پہونچانے والی ہوگی۔ جیسا کہ ذہبیؒ اور ابن عبد البرؒ اور ابن عدیؒ اور نسائیؒ اور دار قطنیؒ نے ابو حنیفہؒ کے بارے میں جرح مفسر کی ہے یعنی ضعف کی وجہ کو بیان کیا ہے کہ حافظ کی وجہ سے ضعیف ہیں۔

(۲۹) تخریج ہدایہ حافظ ابن حجرؒ مطبوعہ فاروقی حاشیہ صفحہ ۹۳ میں ہے کہ عَنْ أَبِي حَفْصٍ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ لَيْسَ بِحَافِظٍ مُضْطَرِبُ الْحَدِيثِ ذَاهِبُ الْحَدِيثِ۔ ترجمہ ابو حفص عمر بن علی نے کہا کہ ابو حنیفہؒ حافظہ والے نہیں ہیں۔ اور حدیث میں غلطیاں کرنیوالے ہیں۔ انکو حدیث یاد نہیں رہتی۔

(۳۰) کتاب الضعفاء والمتروکین امام نسائی مطبوعہ انوار احمدی ص۳۵ میں ہے کہ اَبُوْحَنِيْفَةَ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ فِي الْحَدِيْثِ وَهُوَ كَثِيْرُ الْغَلَطِ وَالْخَطَاءِ عَلٰى قِلَّةِ رِوَايَتِهٖ ترجمہ امام ابوحنیفہؒ حدیث میں قوی نہیں ہیں۔ اور وہ بہت غلطی اور خطا کرنیوالے کی روایت (حدیث) کی وجہ سے۔

(۳۱) دراسات اللبیب مطبوعہ لاہور ص۱۳۳ میں ہے کہ اَنَّ ابْنَ الْقَطَّانِ جَرَحَ الْحَدِيْثَ الْاَوَّلَ وَقَالَ عِلَّتُهٗ ضُعْفُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ فِي الْحَدِيْثِ۔ ترجمہ تحقیق ابن قطان نے حدیث اول پر جرح کردی ہے اور کہا ہے کہ علت اسکے ضعف کی ضعیف ہونا ہے امام ابوحنیفہؒ کا حدیث میں۔

(۳۲) سنن دارقطنی مطبوعہ فاروقی ص۱۲۳ میں تحت حدیث (مَنْ كَانَ لَهٗ اِمَامٌ فَقِرَاءَةُ الْاِمَامِ لَهٗ قِرَاءَةٌ) ہے لَمْ يُسْنِدْهُ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِيْ عَائِشَةَ غَيْرُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ وَهُمَا ضَعِيْفَانِ ترجمہ امام ابوحنیفہؒ اور حسن بن عمارہ کے سوا کسی نے (حدیث مذکور کو) روایت نہیں کیا اور یہ دونوں ضعیف ہیں۔

(۳۳) تخریج ہدایہ حافظ ابن حجر مطبوعہ فاروقی حاشیہ ص۹۳ میں ہے کہ قَالَ صَاحِبُ الْمُنْتَظَمِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِيْنِيِّ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا حَنِيْفَةَ فَضَعَّفَهٗ جِدًّا وَقَالَ خَمْسِيْنَ حَدِيْثًا اَخْطَاءَ فِيْهَا۔ ترجمہ علی بن مدینیؒ کے بیٹے عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ علی بن مدینیؒ سے ابوحنیفہؒ کا حال پوچھا تو انہوں نے انکو ضعیف بتلایا اور کہا کہ پچاس حدیث میں بھولے ہیں۔

(۳۴) کتاب مذکور ص۱۹۳ میں ہے کہ قَالَ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ دَاوٗدَ جَمِيْعُ مَا رَوٰى اَبُوْ حَنِيْفَةَ مِنَ الْحَدِيْثِ مِائَةٌ وَّخَمْسُوْنَ اَخْطَاءَ اَوْ قَالَ غَلَطَ فِيْ نِصْفِهَا ترجمہ ابوبکر بن داؤدؒ نے کہا کہ امام ابوحنیفہؒ نے کل ڈیڑھ سو حدیثیں روایت کی ہیں۔ جن میں سے نصف میں بھول یا غلطی ہوئی ہے۔

(۳۵) تاریخ صغیر مطبوعہ انوار احمدی ص۱۵۸ میں امام ابوحنیفہؒ کے متعلق امام بخاری فرماتے ہیں کہ:۔ قَالَ الْحُمَيْدِيُّ فَرَجُلٌ لَيْسَ عِنْدَهٗ سُنَنٌ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صلعم وَلَا صَحَابَةٍ فِي الْمَنَاسِكِ وَغَيْرِهَا كَيْفَ يُقَلَّدُ اَحْكَامَ اللّٰهِ فِي الْمَوَارِيْثِ وَالْفَرَائِضِ وَالزَّكٰوةِ وَالصَّلٰوةِ وَاُمُوْرِ الْاِسْلَامِ ترجمہ حمیدیؒ کہتے ہیں جس آدمی کے پاس رسول اللہ صلعم کی حدیثیں اور صحابہؓ کے آثار مناسک وغیرہ میں نہوں ایسے کی بات خدا کے

احکام میں مثل میراث اور زکوٰۃ اور نماز وغیرہ امور اسلام میں کیونکر قبول کیجائے۔

(۳۶) مصفیٰ شرح مؤطا مطبوعہ فاروقی صہ۶ میں شاہ ولی اللہ صاحب فرماتے ہیں کہ (امام ابوحنیفہؒ) آں یک شخصے است کہ رؤس محدثین مثل احمد و بخاری و مسلم و ترمذی و ابوداؤد و نسائی و ابن ماجہ و دارمی یک حدیث از وے در کتابہائے خود روایت نکردہ اند ترجمہ امام ابوحنیفہؒ وہ شخص ہیں کہ بڑے بڑے محدثین مثل امام احمد و بخاری و مسلم و ترمذی و نسائی و ابوداؤد و ابن ماجہ دارمی رحمہم اللہ نے ایک حدیث بھی ان سے اپنی کتابوں میں درج نہیں کی۔

(۳۷) اسمائے گرامی اُن ائمہ محدثین فقہاء و فضلاء کے جنہوں نے حضرت امام ابوحنیفہؒ کو ناقص الحافظہ اور حدیث کم جاننے والا اور اسی کی جانچ و پرکھ میں ناقص۔ اور نیز عربی زبان میں ناقص بتلایا ہے۔ اور اُنکے عقائد اور مسائل پر اعتراض کیا ہے۔ یہ ہیں۔

(۱) امام مالک بن انسؒ (۲) امام محمد بن ادریس شافعیؒ (۳) امام احمد بن حنبلؒ (۴) امام بخاریؒ (۵) امام نسائیؒ (۶) امام دارقطنیؒ (۷) ابویوسفؒ (۸) عبداللہ بن مبارکؒ (۹) اوزاعیؒ۔ (۱۰) ابن عدیؒ (۱۱) ابن عبدالبرؒ (۱۲) عبدالبرؒ (۱۳) ذہبیؒ (۱۴) ابوحفص عمر بن علیؒ (۱۵) عبداللہ بن علیؒ (۱۶) علی بن المدینیؒ (۱۷) ابوبکر بن داؤدؒ (۱۸) ابن عیینہؒ (۱۹) ابویحییٰ حمانی یعنی عبدالحمیدؒ بن عبدالرحمن (۲۰) ابن عیاشؒ (۲۱) احمد الخزاعیؒ (۲۲) قاسم بن معینؒ (۲۳) مسعر بنؒ کدام ابوسلمہ کوفی (۲۴) اسرائیلؒ (۲۵) معمرؒ (۲۶) فضیل بن عیاضؒ (۲۷) ایوبؒ (۲۸) سفیانؒ (۲۹) ابومطیعؒ (۳۰) الحکم بن عبداللہ (۳۱) یزید بن ہارون (۳۲) ابوعاصم النبیل (۳۳) عبداللہ بن داود عامرؒ ہذلی۔ (۳۴) ابوعبدالرحمن الخجریؒ (۳۵) عبداللہ بن یزید المقریؒ (۳۶) شداد بن حکمؒ (۳۷) مکی بن ابراہیمؒ (۳۸) وکیع بن الجراحؒ (۳۹) نضر بن شمیل المازنیؒ (۴۰) یحییٰ بن سعید القطانؒ (۴۱) ابوعبیدؒ (۴۲) حسن بن عثمان العاصی (۴۳) یزید بن زریع ابومعاویہ (۴۴) جعفر بن ربیع (۴۵) ابراہیمؒ بن عکرمہ التغردینی (۴۶) علی بن عاصمؒ (۴۷) حکم بن ہشامؒ (۴۸) عبدالرزاقؒ (۴۹) حسن بن محمد اللیثی (۵۰) یحییٰ بن ایوبؒ (۵۱) حفص بن عبدالرحمنؒ (۵۲) زافر بن سلیمانؒ ایادی (۵۳) اسد بن عمرؒ (۵۴) حسن بن عمارہؒ (۵۵) یحییٰ بن فضیلؒ (۵۶) ابوالجویریہ حطانؒ (۵۷) یزید الکمیتؒ (۵۸) علی بن حفص البزارؒ (۵۹) ملیح بن وکیعؒ (۶۰) محمد بن عبدالرحمن المسعودیؒ (۶۱) یوسف السمتیؒ (۶۲) خارجہ بن مصعبؒ (۶۳) قیس بن الربیعؒ (۶۴) حجر بن عبدالجبارؒ (۶۵) حفص بن حمزۃ القرشی (۶۶) حسن بن زیادؒ (۶۷) جعفر بن عون العمریؒ (۶۸) عبداللہ بن جاء الغدانیؒ (۶۹) محمد بن عبداللہ

الضاری (۷۰) عبداللہ بن عباسؓ (۱۷) حجر بن عبداللہ الحضرمیؒ (۲۷) ابن ہب العابدؒ (۳۷) ابن عائشہؒ (۴۷) ابواسحٰق فزاریؒ (۵۷) حماد بن ابی سلیمانؒ (۶۷) عبدالوہاب شعرانیؒ (۷۷) ملا معینؒ (۷۸) حضرت پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانیؒ (۷۹) مولانا عبدالحی صاحب لکھنویؒ (۸۰) مولانا شاہ ولی اللہ صاحبؒ۔

یہ اسنیؒ نام عبارات مندرجہ بالا سے اور کتب ہذا تاریخ خطیب جلد ۱۳ صفحہ ۱۲۷ و تمہید شرح موطا صفحہ ۸۳-۹۳-۶۷۵ جلد ۳۔ اور تاریخ کبیر امام بخاری صفحہ ۹۱ اور میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۲۲۵ اور غنیۃ الطالبین صفحہ ۲۱۰ و صفحہ ۲۰۸ سے لئے گئے ہیں۔

حضرت امام ابوحنیفہؒ کے شاگردوں اور اُنکی اولاد پر جرح

امام ابویوسفؒ کے متعلق میزان الاعتدال مطبوعہ مصر جلد ۳ صفحہ ۳۲۱۔ اور نیز تذکرۃ الحفاظ مطبوعہ دائرۃ المعارف جلد اول صفحہ ۲۶۹ میں ہے کہ قَالَ الْفَلَّاسُ صَدُوْقٌ كَثِيْرُ الْغَلَطِ تَرَكُوْهُ۔ ترجمہ فلاس نے کہا۔ سچے ہیں مگر بھولنے والے بہت ہیں انکو ترک کر دیا ہے۔

(۳۹) کتاب الضعفاء مطبوعہ انوار احمدی صفحہ ۳۸ میں ہے کہ يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الْقَاضِيْ سَمِعَ ابْنَ السَّائِبِ تَرَكَهُ يَحْيٰى وَابْنُ مَهْدِيْ وَغَيْرُهُمَا۔ ترجمہ ابویوسف یعقوب بن ابراہیم قاضی نے ابن السائب سے روایت کی ہے یحییٰ اور ابن مہدی وغیرہ نے ان کو ترک کر دیا ہے۔ (یعنی روایت نہیں لی)

(۴۰) امام محمدؒ کے متعلق۔ میزان الاعتدال مطبوعہ مصر جلد ۳ صفحہ ۴۲ میں ہے کہ لَيَّنَهُ النَّسَائِيُّ وَغَيْرُهُ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ۔ ترجمہ انکو ضعیف کہا ہے امام نسائی نے اور دیگر محدثین نے حافظہ کی وجہ سے۔

(۴۱) کتاب الضعفاء مطبوعہ انوار احمدی صفحہ ۳۵ میں ہے کہ محمد بن حسن ضعیف ہیں۔

(۴۲) امام یوسف بن خالدؒ اور حسن ابن زیادؒ کے متعلق کتاب الضعفاء مطبوعہ انوار احمدی صفحہ ۳۵ میں ہے کہ وَالضُّعَفَاءُ مِنْ أَصْحَابِهٖ يُوْسُفُ بْنُ خَالِدٍ السَّمْتِيُّ كَذَّابٌ وَالْحَسَنُ بْنُ زِيَادٍ اللُّؤْلُؤِيُّ كَذَّابٌ خَبِيْثٌ۔ ترجمہ اُنکے (امام ابوحنیفہؒ کے) شاگردوں میں یوسف بن خالد السمتی ضعیف اور بہت جھوٹا ہے اور حسن بن زیاد لولوی بہت جھوٹا خبیث ہے۔

(۴۳) امام حسن بن زیادؒ کے متعلق۔ میزان الاعتدال مطبوعہ مصر جلد ۱ صفحہ ۲۲۵ میں ہے کہ

عَنْ يَحْيَى ابْنِ مَعِيْنٍ كَذَّابٌ اَبُوْدَاوُدَ فَقَالَ كَذَّابٌ غَيْرُ ثِقَةٍ وَقَالَ ابْنُ الْمَدِيْنِيْ لَا يُكْتَبُ حَدِيْثُهُ وَقَالَ اَبُوْحَاتِمٍ لَيْسَ بِثِقَةٍ وَقَالَ الدَّارَقُطْنِيْ ضَعِيْفٌ مَتْرُوْكٌ ترجمہ یحییٰ بن معین سے منقول ہے (کہ حسن بن زیاد) بہت جھوٹا ہے اور ابوداؤد نے کہا کہ بہت جھوٹا ہے ثقہ نہیں ہے۔ اور ابن مدینی نے کہا کہ اسکی حدیث نہیں لکھی جا سکتی اور ابو حاتم نے کہا کہ ثقہ نہیں ہے اور دارقطنی نے کہا کہ ضعیف ہے ترک کیا گیا ہے۔

(۴۴) **اسمٰعیلؒ** اور **حماد** اور **امام ابوحنیفہؒ** کے متعلق۔ میزان الاعتدال مطبوعہ مصر جلد ۱ صفحہ ۱۱۰ میں ہے کہ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ حَمَّادِ بْنِ النُّعْمَانِ بْنِ ثَابِتِ نِ الْكُوْفِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ ابْنُ عَدِيٍّ ثَلٰثَتُهُمْ ضُعَفَاءُ ترجمہ اسمٰعیل اپنے باپ حماد سے روایت کرتے ہیں اور حماد اپنے باپ امام ابوحنیفہؒ سے روایت کرتے ہیں۔ ابن عدی نے کہا کہ تینوں ضعیف ہیں۔

(۴۵) **اسمٰعیلؒ** حضرت امام ابوحنیفہؒ کے پوتے کے متعلق تقریب التہذیب مطبوعہ فاروقی صفحہ ۳۵ میں ہے کہ تَكَلَّمُوْا فِيْهِ ترجمہ کلام کیا ہے ان میں۔

(۴۶) **حماد**... حضرت امام ابوحنیفہؒ کے بیٹے کے متعلق میزان الاعتدال مطبوعہ مصر جلد ۱ صفحہ ۲۷۶ میں ہے کہ ضَعَّفَهُ ابْنُ عَدِيٍّ وَغَيْرُهٗ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ۔ ترجمہ ابن عدی نے ان کو ضعیف کہا ہے اور دیگر محدثین نے حافظہ کی وجہ سے۔

(۴۷) **عام** شاگردان امام ابوحنیفہؒ کے متعلق۔ قیام اللیل مطبوعہ لاہور صفحہ ۱۲۳ میں ہے کہ حَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدِ النَّسَوِيُّ قَالَ سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُوْلُ هٰؤُلَاءِ اَصْحَابُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ لَيْسَ لَهُمْ بَصَرٌ بِشَيْءٍ مِنَ الْحَدِيْثِ مَا هُوَ اِلَّا الْجُرْأَةُ ترجمہ امام احمد بن حنبلؒ نے فرمایا کہ یہ لوگ ابوحنیفہؒ کے شاگرد وغیرہ انکو حدیث کی جانچ پرکھ میں دخل نہیں ہے۔ حدیث کے علم میں ان لوگوں کا دخل دینا محض زبردستی ہے۔

اہل کوفہ کی حدیث دانی

(۴۸) تدریب الراوی مطبوعہ مصر صفحہ ۲۳ میں ہے کہ قول امام مالک اِذَا خَرَجَ الْحَدِيْثُ عَنِ الْحِجَازِ انْقَطَعَ نُخَاعُهٗ ترجمہ امام مالکؒ نے کہا ہے کہ جس حدیث کے سلسلہ میں حجاز کا راوی نہ ہو اُس کا مغز جاتا رہا۔ یعنی ہلکے درجہ کی ہوگی۔

(۴۹) تدریب الراوی صفحہ ۲۳ میں قول امام شافعیؒ ہے کہ:۔ اِذَا لَمْ يُوْجَدْ لِلْحَدِيْثِ مِنَ الْحِجَازِ اَصْلٌ ذَهَبَ نُخَاعُهٗ ترجمہ جس حدیث کی سند حجاز میں نہ پائی جائے اُس کا مغز جاتا رہا۔

(۵۰) تدریب الراوی ص۲۱ میں قول شافعیؒ ہے کُلُّ حَدِیْثٍ جَاءَ مِنَ الْعِرَاقِ وَلَیْسَ لَہٗ اَصْلٌ فِی الْحِجَازِ فَلَا یُقْبَلُ وَاِنْ کَانَ صَحِیْحًا مَا اُرِیْدُ اِلَّا نَصِیْحَتَکَ ترجمہ کوئی حدیث بھی عراق سے آوے اور اُسکی اصل حجاز سے نہو تو نہ قبول کیجاوے اگرچہ صحیح ہو نہیں چاہتا میں مگر خیر خواہی تیری۔

(۵۱) میزان شعرانی مطبوعہ مصر ص۶۹ میں قول شافعیؒ ہے کہ وَکَانَ یَقُوْلُ اِیَّاکُمْ وَالْاَخْذَ بِالْحَدِیْثِ الَّذِیْ اَتَاکُمْ مِنْ بِلَادِ اَھْلِ الرَّأْیِ اِلَّا بَعْدَ التَّفْتِیْشِ ترجمہ امام شافعی فرماتے تھے کہ خبردار اہل الرائے قیاس کرنیوالوں کی کوئی حدیث تمہارے پاس آوے تو مت لینا جبتک کہ چھان بین نہ کرلو۔

(۵۲) ابوداؤد مجتبائی مطبوعہ جلد ۲ ص۲۵۰ میں قول امام احمد بن حنبلؒ سَمِعْتُ اَحْمَدَ یَقُوْلُ لَیْسَ لِحَدِیْثِ اَھْلِ الْکُوْفَۃِ نُوْرٌ ترجمہ امام احمدؒ فرماتے ہیں کہ اہل کوفہ کی حدیث میں نور نہیں ہے۔

(۵۳) تدریب الراوی ص۲۱ میں قول طاؤس اِذَا حَدَّثَکَ الْعِرَاقِیُّ مِائَۃَ حَدِیْثٍ فَاطْرَحْ تِسْعَۃً وَّتِسْعِیْنَ ترجمہ عراق والا آدمی اگر سو حدیثیں سناوے تو ننانویں کو تو چھوڑ ہی دو۔

(۵۴) تدریب الراوی ص۲۱ میں قول ہشام بن عروہ۔ اِذَا حَدَّثَکَ الْعِرَاقِیُّ بِاَلْفِ حَدِیْثٍ فَاَلْقِ تِسْعَمِائَۃٍ وَّتِسْعِیْنَ وَکُنْ مِنَ الْبَاقِیْ فِیْ شَکٍّ۔ ترجمہ عراق والا آدمی اگر ہزار حدیثیں سناوے تو نوسو نوے کو تو چھوڑ ہی دو اور جو دس باقی رہیں انہیں بھی شک رکھو۔

(۵۵) تدریب الراوی ص۲۱ میں قول حبیب بن ابی ثابت۔ اَیُّمَا اَعْلَمُ بِالسُّنَّۃِ اَھْلُ الْحِجَازِ اَمْ اَھْلُ الْعِرَاقِ فَقَالَ بَلْ اَھْلُ الْحِجَازِ۔ ترجمہ (مسعر نے سوال کیا) کہ کون سنت کو زیادہ جانتا ہے عراق والا یا حجاز والا کہا (حبیب نے) بلکہ حجاز والا۔

(۵۶) تدریب الراوی ص۲۱ میں قول زہریؒ۔ اِنَّ فِیْ حَدِیْثِ اَھْلِ الْکُوْفَۃِ دَغَلًا کَثِیْرًا ترجمہ کوفہ والوں کی حدیث میں بہت کدورت ہے۔

(۵۷) تدریب الراوی ص۲۱ میں قول عبداللہ بن مبارک۔ حَدِیْثُ اَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ اَصَحُّ وَاِسْنَادُھُمْ اَقْرَبُ۔ ترجمہ مدینہ والوں کی حدیثیں زیادہ صحیح ہیں اور اسناد انکی قریب ہیں۔

(۵۸) تدریب الراوی ص۲۱ میں قول خطیب۔ اِنَّ رِوَایَاتِھِمْ کَثِیْرَۃُ الدَّغَلِ قَلِیْلَۃُ السَّلَامَۃِ مِنَ الْعِلَلِ۔ ترجمہ انکی روایتوں میں بہت کدورت ہے اور صحت وسلامتی کم ہے۔

فقہاء متاخرین کا حدیث سے تعلق

(۵۹) کتاب المؤمل میں علامہ عبدالرحمن ابوشامہ فرماتے ہیں کہ وَقَدْ حُرِمَ الْفُقَهَاءُ فِي زَمَانِنَا النَّظَرَ فِي كُتُبِ الْحَدِيثِ وَالْآثَارِ وَالْبَحْثَ عَنْ فِقْهِهَا وَمَعَانِيهَا وَمُطَالَعَةَ الْكُتُبِ النَّفِيسَةِ الْمُصَنَّفَةِ فِي شُرُوحِهَا وَغَيْرِهَا بَلْ أَفْنَوْا زَمَانَهُمْ وَعُمْرَهُمْ فِي النَّظَرِ فِي أَقْوَالِ مَنْ سَبَقَهُمْ مِنَ الْمُتَأَخِّرِينَ الْفُقَهَاءِ وَتَرَكُوا النَّظَرَ فِي نُصُوصِ نَبِيِّهِمُ الْمَعْصُومِ عَنِ الْخَطَاءِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآثَارِ الصَّحَابَةِ الَّذِينَ شَهِدُوا الْوَحْيَ وَعَايَنُوا الْمُصْطَفٰى وَفَهِمُوا أَنْفَاسَ الشَّرِيعَةِ فَلَاجَرَمَ حُرِمَ هٰؤُلَاءِ رُتْبَةَ الْاِجْتِهَادِ وَبَقُوا مُقَلِّدِينَ عَلَى الْآبَاءِ ترجمہ ہمارے زمانے کے فقہا کتب حدیث و آثار دیکھنے سے اور احادیث کے معانی اور اُن سے جو مسائل نکلتے ہیں اُنمیں بحث کرنے سے اور شروح حدیث میں جو نفیس نفیس کتابیں لکھی گئیں انکے دیکھنے سے محروم ہیں بلکہ انہوں نے اپنے وقت اور اپنی عمروں کو اُن سے پہلے جو پچھلے فقہاء گذرے ہیں اُنہیں کے اقوال میں فنا کر دیا۔ اور اپنے نبیؐ کے نصوص میں نظر کو جو خطا سے معصوم تھے اور آثار صحابہؓ میں جنہوں نے وحی اترتی دیکھی اور پیغمبرؐ کو اپنی آنکھوں سے دیکھا اور مغز شریعت کو سمجھا چھوڑ بیٹھے سو بے شبہ یہ لوگ رتبہ اجتہاد سے محروم رہ گئے اور اپنے باپ دادا کی تقلید ہی پر باقی رہے (الارشاد مطبوعہ انصاری ص۳)

(۶۰) میزان شعرانی مطبوعہ مصر جلد ۱ ص۱۹ میں ہے کہ قَالَ لِي لَوْ وَجَدْتُ حَدِيثًا فِي الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ لَمْ يَأْخُذْ بِهِ إِمَامِي لَا أَعْمَلُ بِهِ وَذٰلِكَ جَهْلٌ مِنْهُ بِالشَّرِيعَةِ وَأَوَّلُ مَنْ يَتَبَرَّأُ مِنْهُ إِمَامُهُ وَكَانَ مِنَ الْوَاجِبِ عَلَيْهِ حَمْلُ إِمَامِهِ عَلٰى أَنَّهُ لَمْ يَظْفَرْ بِذٰلِكَ الْحَدِيثِ أَوْ لَمْ يَصِحَّ عِنْدَهُ ترجمہ مجھ سے (بعض مقلدین نے) کہا کہ اگر مجھے کوئی ایسی حدیث ملے جو صحیح بخاری و مسلم میں ہو مگر میرا امام نے اُسے نہیں لیا ہو۔ تو میں بھی اُس پر عمل نہ کروں گا۔ یہ تو اُسکی جہالت ہے شریعت سے۔ اور سب سے پہلے اسکا امام ہی اس سے بری ہوگا۔ بلکہ واجب تھا کہ امام پر حسن ظن کر کے یہ کہتا کہ شاید اُنکو یہ حدیث نہیں پہونچی یا اُنکے نزدیک یہ حدیث صحیح نہیں ہوئی۔

(۶۱) فتوحات مکیہ باب الثامن عشر وثلثمائۃ میں ہے کہ وَاعْلَمْ أَنَّهُ لَمَّا غَلَبَتِ الْأَهْوَاءُ عَلَى النُّفُوسِ وَطَلَبَتِ الْعُلَمَاءُ الْمَرَاتِبَ عِنْدَ الْمُلُوكِ تَرَكُوا الْمَحَجَّةَ الْبَيْضَاءَ وَجَنَحُوا إِلَى التَّأْوِيلَاتِ الْبَعِيدَةِ لِيُمَشُّوا أَغْرَاضَ الْمُلُوكِ فِيمَا لَهُمْ هَوًى نَفْسٍ لِيَسْتَنِدُوا فِي ذٰلِكَ إِلٰى أَمْرٍ شَرْعِيٍّ مَعَ كَوْنِ الْفَقِيهِ

رُبَّمَا لَا يَعْتَقِدُ ذٰلِكَ وَيُفْتِيْ بِهٖ وَقَدْ رَأَيْنَا مِنْهُمْ جَمَاعَةً عَلٰى هٰذَا مِنْ قُضَاتِهِمْ وَفُقَهَائِهِمْ اِلٰى قَوْلِهٖ - وَقَدْ جَرٰى لَنَا هٰذَا مَعَهُمْ مِرَارًا بِالْمَغْرِبِ وَالْمَشْرِقِ فَمَا مِنْهُمْ اَحَدٌ عَلٰى مَذْهَبِ مَنْ يَزْعُمُ اَنَّهٗ عَلٰى مَذْهَبِهٖ فَقَدْ اُبِيْحَتِ الشَّرِيْعَةُ بِالْاَهْوَاءِ وَاِنْ كَانَتِ الْاَخْبَارُ الصِّحَاحُ مَوْجُوْدَةً مُسَطَّرَةً فِي الْكُتُبِ الصِّحَاحِ وَاَسْمَاءُ الرُّوَاةِ فِيْ كُتُبِ التَّارِيْخِ مَعْلُوْمَةً بِالْجَرْحِ وَالتَّعْدِيْلِ مَضْبُوْطَةَ الْاَسَانِيْدِ مَحْفُوْظَةً مَصُوْنَةً مِنَ التَّغْيِيْرِ وَالتَّبْدِيْلِ لٰكِنْ اِذَا تُرِكَ الْعَمَلُ بِهَا وَاشْتَغَلَ النَّاسُ بِالرَّأْيِ وَدَانُوْا اَنْفُسَهُمْ تَقْلِيْدَ الْمُتَقَدِّمِيْنَ مَعَ مُعَارَضَةِ الْاَخْبَارِ الصِّحَاحِ لَهَا فَلَا فَرْقَ بَيْنَ عَدَمِهَا وَوُجُوْدِهَا اِذْ لَمْ يَبْقَ لَهَا حُكْمٌ عِنْدَهُمْ وَاَيُّ نَسْخٍ اَعْظَمُ مِنْ هٰذَا الخ فَاعْلَمْ يَا اَخِيْ اَنَّ الشَّيْخَ مُحْيِ الدِّيْنِ بْنَ الْعَرَبِيِّ مُسَلَّمٌ عِنْدَ الْاَحْنَافِ حَتّٰى قَالَ مَوْلَانَا بَحْرُ الْعُلُوْمِ فِيْ شَرْحِ مُسَلَّمِ الثُّبُوْتِ اَنَّهٗ خَاتِمُ الْوَلَايَةِ -

ترجمہ یہ بات معلوم کرلینا چاہیئے کہ جب طبیعتیں لالچ پسند ہوگئیں اور علماء نے بادشاہوں کے پاس مراتب چاہے تو انہوں نے روشن رستہ چھوڑ دیا۔ اور تاویلات بعیدہ پر جھک پڑے کہ لوگ بادشاہوں کے اغراض پورے ہوں شہوات نفسانی میں۔ اور اُن باتوں کو شرعی ٹھہرا دیا باوجودیکہ وہ علماء خود بھی انکو نہ مانتے تھے اور نہ انپر فتویٰ دیتے تھے۔ اور ہم نے دیکھا بھی ہے ان کے قاضی و مفتیوں کی ایک جماعت کو کہ جن کا یہی حال تھا۔ اور یہی گفتگو ہمارے اور انکے درمیان کئی مرتبہ مشرق و مغرب میں ہوئی۔ کوئی بھی اُن میں سے اسکے مذہب پر نہ تھا کہ جس کے مذہب میں ہونیکا دم بھرتا تھا۔ اُنہوں نے تو شریعت سے اپنے مطلب کے موافق باتیں نکال لیں۔ اگرچہ صحیح حدیثیں صحیح حدیثوں کی کتابوں میں قلمبند موجود ہیں کہ جنکی سند مضبوط ہے اور محفوظ ہے۔ انمیں کسی طرح کی تغیر و تبدیل نہیں ہوسکتی وہ تغیر و تبدیل سے اچھوتی ہیں۔ اور راویوں کے نام بھی معلوم ہیں جرح و تعدیل کے ساتھ کتب تاریخ میں۔ لیکن جب لوگوں نے انپر عمل ہی کرنا چھوڑ دیا اور رائے و قیاس میں مشغول ہوگئے۔ اور اپنی نکیل یا باگ متقدمین کو دیدی اور انکے تابع ہوگئے۔ باوجود صحیح حدیثوں کے معارض ہونیکے تو اب عدم و وجود برابر ہوا حدیث کا جبکہ اسپر کوئی نہ چلا اور اسکو نہ مانا۔ اور اس سے بڑھ کر کونسا نسخ ہوسکتا ہے۔ اب اے بھائی سمجھ لے کہ شیخ محی الدینؒ بن عربی معمولی آدمی نہیں ہے۔ بلکہ تمام حنفی اُن کو مانتے ہیں۔ یہانتک کہ مولانا بحر العلومؒ نے شرح مسلم الثبوت میں کہا ہے کہ ولایت انپر ختم ہوچکی۔

(۶۲) احیاء العلوم مطبوعہ نولکشور جلد ۳ صـ۳۱۲ میں امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ فَمِنْهُمْ فِرْقَةٌ
اِقْتَصَرُوْا عَلٰى عِلْمِ الْفَتَاوٰى فِي الْحُكُوْمَاتِ وَالْخُصُوْمَاتِ وَتَفَاصِيْلِ
الْمُعَامَلَاتِ الدُّنْيَوِيَّةِ الْجَارِيَةِ بَيْنَ الْخَلْقِ لِمَصَالِحِ الْمَعَايِشِ وَخَصَّصُوْا
اِسْمَ الْفِقْهِ بِهَا وَسَمُّوْهُ الْفِقْهَ وَعِلْمَ الْمَذَاهِبِ وَرُبَّمَا ضَيَّعُوْا مَعَ
ذٰلِكَ الْاَعْمَالَ الظَّاهِرَةَ وَالْبَاطِنَةَ فَلَمْ يَتَفَقَّدُوا الْجَوَارِحَ وَلَمْ
يَحْرُسُوا اللِّسَانَ عَنِ الْغِيْبَةِ وَلَا الْبَطْنَ عَنِ الْحَرَامِ وَلَا الرِّجْلَ عَنِ
الْمَشْيِ اِلَى السَّلَاطِيْنِ وَكَذَا سَائِرَ الْجَوَارِحِ وَلَمْ يَحْرُسُوْا قُلُوْبَهُمْ عَنِ الْكِبْرِ
وَالْحَسَدِ وَالرِّيَاءِ وَسَائِرِ الْمُهْلِكَاتِ ثُمَّ هٰؤُلَاءِ مَغْرُوْرُوْنَ مِنْ وَجْهَيْنِ
اَحَدُهُمَا مِنْ حَيْثُ الْعَمَلِ وَالْاٰخَرُ مِنْ حَيْثُ الْعِلْمِ (اِلٰى قَوْلِهٖ) وَاَمَّا
مَغْرُوْرُهٗ مِنْ حَيْثُ الْعِلْمِ فَحَيْثُ اقْتَصَرَ عَلٰى عِلْمِ الْفَتَاوٰى وَظَنَّ اَنَّهٗ
عِلْمُ الدِّيْنِ وَتَرَكَ عِلْمَ كِتَابِ اللّٰهِ وَسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم وَرُبَّمَا
طَعَنَ فِي الْمُحَدِّثِيْنَ وَقَالَ اِنَّهُمْ نَقَلَةُ اَخْبَارٍ وَحَمَلَةُ اَسْفَارٍ لَا يَفْقَهُوْنَ
وَتَرَكَ اَيْضًا عِلْمَ تَهْذِيْبِ الْاَخْلَاقِ وَتَرَكَ الْفِقْهَ عَنِ اللّٰهِ تَعَالٰى
بِاِدْرَاكِ جَلَالِهٖ وَعَظْمَتِهٖ وَهُوَ الْعِلْمُ الَّذِيْ يُوْرِثُ الْخَوْفَ وَالْهَيْبَةَ
وَالْخُشُوْعَ وَيَحْمِلُ عَلَى التَّقْوٰى۔ ترجمہ ان سے ایک جماعت تو رک گئی علم فتاوی پر (انکا
مبلغ علم یہی رہا تھا) ایسے فتاوی کہ جن میں رات دن کے جھگڑے اور تصفیہ کے متعلق حکم ہیں اور نیز اور
دنیوی امور کی تفصیل ہے جو لوگوں میں جاری ہیں۔ اور جن سے اصلاح تمدن ہے۔ انہوں نے انہیں فتاوی
کو فقہ کے نام سے منسوب کیا ہے اور علم مذہب کے نام سے۔ کیفیت یہ ہے کہ اکثر اوقات انہوں نے اعمال
ظاہری و باطنی ضائع کر دیئے۔ اور اپنے ہاتھ پیروں کی تلاش نہ کی اور نہ انکو بچایا۔ زبان کو خاموش نہ کیا
غیبت سے اور نہ پیٹ کو حرام کھانے سے۔ اور نہ پیر کو بادشاہوں کے دربار میں جانے سے اور اسیری اور
اعضاء کا قیاس ہے۔ اور دلوں کو نہ بچایا غرور و تکبر حسد و ریا سے اور دیگر امور سے جو باعث ہلاکت ہیں
یہ لوگ دھوکا کھا گئے دو چیزوں میں۔ علم میں اور عمل میں۔ الی قولہ۔ لیکن انکا علمی دھوکا اس وجہ
سے ہے کہ انہوں نے علم فتاوی پر ہی اکتفا کیا۔ اور یہ خیال کر لیا کہ بس یہی علم دین ہے۔ اور قرآن و حدیث
کو چھوڑ بیٹھے۔ اور گاہ بگاہ محدثین پر طعن کرنے لگے۔ اور کہنے لگے کہ یہ تو صرف خبروں کے ناقل ہیں
سمجھتے نہیں اور گدھے کی طرح سے کتابوں کا بوجھ اٹھانے والے ہیں۔ اور انہوں نے وہ علم بھی چھوڑ دیا کہ

جس سے انکے اخلاق درست ہوں۔ اور فقہ الٰہی کو بھی چھوڑ دیا کہ جس سے اللہ عزوجل کا جلال و جاہ دبدبہ وشوکت معلوم ہو۔ اور وہ علم وہ ہے کہ جس سے دل میں خوف الٰہی و ہیبت اور عاجزی پیدا ہوتی ہے۔ اور باعث ہوتا ہے تقویٰ الٰہی کا۔

(۶۳) میزان الخضریہ مطبوعہ مصر ص۲۵ میں امام شعرانی فرماتے ہیں۔ وَالْمَذْهَبُ الْوَاحِدُ لَا يَحْتَوِيْ عَلٰى جَمِيْعِ اَحَادِيْثِ الشَّرِيْعَةِ اَبَدًا وَلَوْ قَالَ اِمَامُهٗ اِذَا صَحَّ الْحَدِيْثُ فَهُوَ مَذْهَبِيْ بَلْ رُبَّمَا تَرَكَ اَتْبَاعُهٗ مِنَ الْمُقَلِّدِيْنَ اَحَادِيْثَ كَثِيْرَةً صَحَّتْ بَعْدَهٗ وَكَانَ الْاَوْلٰى لَهُمُ الْاَخْذُ بِهَا عَمَلًا بِوَصِيَّةِ اِمَامِهِمْ فَاِنَّ اِعْتِقَادَ نَا فِي الْاَئِمَّةِ اَنَّ اَحَدَهُمْ لَوْ عَاشَ وَظَفَرَ بِذٰلِكَ الْحَدِيْثِ الَّذِيْ صَحَّ بَعْدَهٗ لَاَخَذَ بِهٖ۔ **ترجمہ** اور ایک مذہب کوئی سا بھی ہو تمام احادیث پر احاطہ نہیں کرسکتا کبھی بھی۔ اور نہ ان پر حاوی ہوسکتا ہے۔ اور اگرچہ انکے امام نے کہا بھی ہے کہ جب حدیث صحیح ہوجائے تو وہ میرا مذہب ہے لیکن اکثر مقلدین جو انکے تابع ہیں انہوں نے بہت سی احادیث کو چھوڑ دیا کہ انکے بعد صحیح ہوئیں۔ انکو لائق یہی زیبا تھا کہ ان احادیث پر عمل کرتے۔ اور اپنے امام کی وصیت پر چلتے۔ ہمارا تو یہ اعتقاد ہے ائمہ کے بارے میں کہ اگر انمیں سے کوئی بھی زندہ ہوتے اور ان کو وہ حدیثیں مل جاتیں جو بعد میں صحت کو پہونچیں تو وہ ان پر ضرور عمل کرتے۔

(۶۴) انصاف مطبوعہ مجتبائی ص۸ میں ہے کہ وَاشْتِغَالُهُمْ بِعِلْمِ الْحَدِيْثِ قَلِيْلٌ قَدِيْمًا وَحَدِيْثًا۔ ترجمہ حنفیوں کا شغل حدیث کے ساتھ کمتر رہا ہے پہلے سے بھی اور اب بھی۔

(۶۵) شیخ عز الدین بن عبدالسلام کا قول حجۃ اللہ البالغہ مطبوعہ صدیقی بریلی ص۱۶۰ میں شاہ ولی اللہ صاحب نقل فرماتے ہیں کہ وَمِنَ الْعَجَبِ الْعَجِيْبِ اَنَّ الْفُقَهَاءَ الْمُقَلِّدِيْنَ يَقِفُ اَحَدُهُمْ عَلٰى ضُعْفِ مَاْخَذِ اِمَامِهٖ بِحَيْثُ لَا يَجِدُ لِضُعْفِهٖ مَدْفَعًا وَهُوَ مَعَ ذٰلِكَ يُقَلِّدُهٗ فِيْهِ وَيَتْرُكُ مَنْ شَهِدَ الْكِتَابُ وَالسُّنَّةُ وَالْاَقْيِسَةُ الصَّحِيْحَةُ لِمَذْهَبِهِمْ جُمُوْدًا عَلٰى تَقْلِيْدِ اِمَامِهٖ بَلْ يَتَحَيَّلُ لِدَفْعِ ظَاهِرِ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَيَتَاَوَّلُهَا بِالتَّاوِيْلَاتِ الْبَعِيْدَةِ الْبَاطِلَةِ نِضَالًا عَنْ مُقَلَّدِهٖ۔ ترجمہ بڑا ہی تعجب ہے کہ فقہاء مقلدین باوجودیکہ وہ اپنے امام کی دلیل کے ضعیف ہونے سے واقف ہوجاتے ہیں۔ یہانتک کہ اسکے ضعف کا کچھ جواب نہیں دے سکتے مگر باوجود اسکے اپنے امام کی تقلید کئے جاتے ہیں اور اپنے امام کی تقلید پر جمے رہنے کی وجہ سے ایسے شخص کے قول کو جسکے لئے قرآن وحدیث وقیاس صحیح شاہد ہے

نہیں قبول کرتے بلکہ ظاہر کتاب و سنت کے رد کرنیکے لئے حیلے ڈھونڈتے ہیں اور انمیں بعید اور غلط غلط تاویلیں کرتے ہیں تاکہ اپنے امام کی طرف سے جواب دیں۔

(٦٦) رسالہ علامہ محمد حیات سندھی میں ہے کہ لبس ابلیس علی کثیر من البشر فحسن لھم الاخذ بالرای لا بالاثر واوھمھم ان ھذا ھو الاولی والاحسن فجعلھم بسبب ذلک محرومین عن العمل بحدیث خیر البشر وھذہ البلیۃ من البلایا الکبر فانا للہ وانا الیہ راجعون وتراھم یقرءون کتب الحدیث ویطالعونھا ویدرسونھا لا لیعملوا بھا بل لیعلموا دلائل من قلدوہ وتاویل ما خالف قولہ ویبالغون فی المحامل البعیدۃ واذا عجزوا عن المحمل قالوا من قلدناہ ھو اعلم منا بالحدیث اولا یعلمون انھم یقیمون حجۃ اللہ علیھم بذلک ولا یستوی العالم والجاھل فی ترک العمل بالحجۃ واذا مر علیھم حدیث یوافق قول من قلدوہ انبسطوا واذا مر علیھم حدیث یخالف قولہ او یوافق مذھب غیرہ انقبضوا الم یسمعوا قول اللہ تعالی فلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینھم ثم لا یجدوا فی انفسھم حرجا مما قضیت ویسلموا تسلیما ○ ترجمہ ابلیس نے بہت سے لوگوں کو دھوکے میں ڈال دیا اور انکو حدیث چھوڑ کر رائے کا اختیار کرنا اچھا بنا کر دکھا دیا۔ لہذا انکو حدیث خیر البشر پر عمل کرنے سے محروم کر دیا تو یہ لوگ جو کتب احادیث پڑھتے اور پڑھاتے ہیں دیکھتے ہیں تو یہ اسلئے نہیں ہے کہ اس پر عمل کریں بلکہ اسلئے کہ جس امام کے مقلد ہیں اسکے دلائل (مخالفین پر پیش کرنیکے لئے) معلوم کر لیں اور جو حدیثیں اپنے امام کے خلاف ہیں انکی تاویل کر دیں۔ چنانچہ یہ لوگ ایسی احادیث کے (جو انکے امام کے خلاف ہیں) بعید بعید معنی بناتے ہیں اور جب یہ بھی نہیں کر سکتے (اسلئے کہ کوئی بعید معنی بھی نہیں بن پڑتے) تو بھی کہدیتے ہیں جنکے ہم مقلد ہیں وہ ہم سے زیادہ حدیث کے جاننے والے تھے۔ اور وہ یہ خیال نہیں کرتے کہ وہ ایسا کر کے اپنے اوپر اللہ کی حجت قائم کرتے ہیں کیونکہ ایک ناواقف آدمی دلیل پر عمل نہ کرے اور ایک جان کر نہ کرے یہ دونوں برابر نہیں ہوسکتے (اور انہوں نے جان بوجھ کر حدیث کا انکار کیا) اور ان لوگوں کا یہ حال ہے کہ اگر ایسی حدیث نکلے جو انکے امام کے موافق ہو تو خوش ہو جاتے ہیں اور جب ایسی حدیث نظر پڑے جو انکے امام کے قول کے مخالف ہے یا کسی دوسرے امام کے قول کے موافق ہے تو تنگدل ہو جاتے ہیں (اسی سے ثابت ہوتا ہے کہ انکو اصل حدیث سے غرض نہیں بلکہ اپنے امام کی موافقت سے

غرض ہے) کیا انہوں نے اللہ کا یہ قول نہیں سنا۔ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا (یعنی سو تیرے رب کی قسم ہے کہ وہ مسلمان نہیں ہو سکتے جبتک کہ اپنی اختلافی باتوں میں تم کو پنچ نہ ٹھہرائیں پھر تمہارے فیصلہ سے اپنے دلوں میں ذرا بھی تنگی نہ پائیں اور تمہاری بات کو خوب اچھے طور سے نہ تسلیم کرلیں) (الارشاد مطبوعہ انصاری ص۹)

(۷۰) نافع کبیر میں فاضل لکھنوی فرماتے ہیں کہ تَفَرَّقَ النَّاسُ مِنْ قَدِيمِ الزَّمَانِ إِلٰى هٰذَا الْأَوَانِ فِي هٰذَا الْبَابِ إِلَى الْفِرْقَتَيْنِ فَطَائِفَةٌ قَدْ تَعَصَّبُوا فِي الْحَنَفِيَّةِ تَعَصُّبًا شَدِيدًا وَالْتَزَمُوا بِمَا فِي الْفَتَاوٰى الْتِزَامًا شَدِيدًا وَإِنْ وَجَدُوا حَدِيثًا صَحِيحًا أَوْ أَثَرًا صَرِيحًا عَلٰى خِلَافِهِ وَزَعَمُوا أَنَّهُ لَوْ كَانَ هٰذَا الْمَذْهَبُ صَحِيحًا لَأَخَذَ بِهِ صَاحِبُ الْمَذْهَبِ وَلَمْ يَحْكُمْ بِخِلَافِهِ وَهٰذَا جَهْلٌ مِنْهُمْ بِمَا رَوَتْهُ الثِّقَاتُ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ مِنْ تَقْدِيمِ الْأَحَادِيثِ وَالْآثَارِ عَلٰى أَقْوَالِهِ ۔ ترجمہ پہلے ہی زمانے سے اسوقت تک برابر لوگ اس بارے میں دو فرقے رہے ہیں ایک گروہ جنہوں نے حنفیت میں سخت تعصب کیا اور جو کچھ فتاوی (فقہ حنفی کی کتابوں) میں ہے اسی کا سختی کے ساتھ التزام کرلیا گو حدیث صحیح یا اثر صریح اُسکے معارض ہو (مگر وہ فقہ کے مسئلے کو نہیں چھوڑتے) اور یہ خیال کرلیا کہ اگر یہ حدیث صحیح ہوتی تو ہمارے امام اسکو ضرور لیتے اور اسکے خلاف حکم نہ دیتے۔ حالانکہ یہ اُن لوگوں کی نادانی ہے امام کے اُس قول سے جو انہوں نے اپنے اقوال کے اوپر حدیث و آثار کے مقدم کرنیکو فرمایا الخ

(مطبوعہ انصاری صلا)

کیا حنفی مذہب میں ولی ہوئے ہیں

اکثر حنفی کہا کرتے ہیں کہ ہمارے مذہب کے حق ہونے کی بڑی دلیل یہ ہے کہ اس مذہب میں ہزاروں اولیاء اللہ ہوئے ہیں۔

اس کا **جواب** بگوش دل ملاحظہ ہو۔ حضرت **پیران پیر** شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کہ جنکو چاروں مذہب والے بڑا ولی مانتے ہیں وہ صاف اس بات سے انکار کرتے ہیں۔ چنانچہ طبقات ابن رجب جلد ا ص۲۰۲ میں ہے کہ قِيلَ لِلشَّيْخِ الْجِيلَانِيِّ هَلْ كَانَ لِلّٰهِ وَلِيًّا عَلٰى غَيْرِ اعْتِقَادِ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ فَقَالَ مَا كَانَ وَلَا يَكُونُ ترجمہ حضرت پیران پیرؒ سے پوچھا گیا کہ حنبلی مذہب والوں کے سوا اور مذہب میں بھی کچھ ولی ہوئے ہیں یا نہیں۔ فرمایا نہ تو ہوئے ہیں اور نہ ہونگے

فقہ حنفیہ کی حالت

حضرت امام ابوحنیفہؒ کی طرف موجودہ فقہ حنفیہ کی نسبت کو محض ایک ذریعہ قبولیت کا بنایا گیا ہے ورنہ دراصل اقوال رجال مختلف الخیال و مختلف العقائد مابعد کا ذخیرہ ہے۔ کہ جسکی سند امام عالی مقام تک نہیں پہونچتی ہے۔

وجہہ اوّل

کتب فقہ حنفیہ مختلف اقوال کا مجموعہ ہے۔ بالخصوص امام ابوحنیفہؒ سے ایک ایک مسئلہ میں کئی کئی قول مروی ہیں۔ مگر زیادہ تر وجہہ اس اختلاف کی مخرجین کے فہم ہیں۔ اسلئے کہ تخریج کا مدار اجتہاد پر ہے۔ اور اجتہاد میں خطا و ثواب کا احتمال ہے تو یہ نہیں کہا جاسکتا کہ جو کچھ بھی فقہ میں موجود ہے اصل میں بھی امام صاحب کا مذہب ہو۔ لہذا مسائل موجودہ کتب فقہ کو امام صاحب کا مذہب قرار دینا سخت غلطی ہے۔

(۱) چنانچہ علامہ شعرانی جلد ا صفحہ ۵۵ میں فرماتے ہیں کہ هٰذَا الْاَمْرُ الَّذِیْ ذَکَرْنَا یَقَعُ فِیْهِ کَثِیْرٌ مِّنَ النَّاسِ فَاِذَا وَجَدُوْا عَنْ اَصْحَابِ اِمَامٍ مَسْئَلَةً جَعَلُوْهَا مَذْهَبًا لِذَالِكَ الْاِمَامِ وَهُوَ تَهَوُّرٌ فَاِنَّ مَذْهَبَ الْاِمَامِ حَقِیْقَةً هُوَ مَا قَالَهٗ وَ لَمْ یَرْجِعْ عَنْهُ اِلٰی اَنْ مَاتَ لَا مَا فَهِمَهٗ اَصْحَابُهٗ مِنْ کَلَامِهٖ فَقَدْ لَا یَرْضَی الْاِمَامُ ذٰلِكَ الْاَمْرَ الَّذِیْ فَهِمُوْهُ مِنْ کَلَامِهٖ وَلَا یَقُوْلُ بِهٖ لَوْ عُرِضَ عَلَیْهِ فَعُلِمَ اَنَّ مَنْ عَزٰی اِلَی الْاِمَامِ کُلَّ مَا فُهِمَ مِنْ کَلَامِهٖ فَهُوَ جَاهِلٌ بِحَقِیْقَةِ الْمَذَاهِبِ۔ ترجمہ یہ جو ہم نے ذکر کیا اس غلطی میں بہت سے لوگ پڑجاتے ہیں کہ جب اصحاب امام سے کوئی مسئلہ پاتے ہیں تو اسکو امام کا مذہب ٹھہرا دیتے ہیں اور یہ بڑی جرأت ہے کیوں کہ امام کا مذہب حقیقتًا وہی ہے جو انہوں نے خود کہا اور پھر اپنے آخر وقت تک اُس سے رجوع بھی نہیں کیا۔ نہ وہ کہ جو اُنکے اصحاب نے اُنکے کلام سے سمجھا کیونکہ کبھی امام اُسکو جو انہوں نے انکے کلام سے سمجھا نہ پسند کرتے اور اس کے قائل نہوتے۔ اگر اسکو یہ لوگ انپر پیش کرتے۔ تو معلوم ہوا کہ جو شخص کل اُس چیز کو جو امام کے کلام سے سمجھا جائے امام کی طرف نسبت کردے تو وہ حقیقت میں مذاہب سے ناواقف ہے۔

(۲) شاہ ولی اللہ صاحب حجۃ اللہ البالغہ مطبوعہ صدیقی صفحہ ۱۶۵ میں فرماتے ہیں کہ اِنِّیْ وَجَدْتُّ بَعْضَهُمْ یَزْعَمُ اَنَّ جَمِیْعَ مَا یُوْجَدُ فِیْ هٰذِهِ الشُّرُوْحِ الطَّوِیْلَةِ وَکُتُبِ الْفَتَاوٰی الضَّخِیْمَةِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَصَاحِبَیْهِ وَلَا یُفَرِّقُ بَیْنَ الْقَوْلِ الْمُخَرَّجِ وَبَیْنَ مَا هُوَ قَوْلٌ فِی الْحَقِیْقَةِ ترجمہ میں نے بعض لوگوں کو دیکھا کہ

وہ خیال کرتے ہیں کہ ان بڑی بڑی فرعوں اور موٹے موٹے نتائجوں میں جو کچھ مذکور ہے وہ سب (امام) ابوحنیفہؒ اور صاحبینؒ کا قول ہے۔ اور وہ انکے اصلی قول اور قول مخرج کے درمیان فرق نہیں کرتے

(۳) شاہ ولی اللہ صاحب حجۃ اللہ البالغہ مطبوعہ صدیقی ص۱۶۵ میں فرماتے ہیں کہ ترجمہ وَعِنْدِی اَنَّ الْمَسْئَلَۃَ الْقَائِلَۃَ الخ وَاَمْثَالَ ذٰلِکَ اُصُوْلٌ مُخَرَّجَۃٌ عَلٰی کَلَامِ الْاَئِمَّۃِ وَاَنَّھَا لَا تَصِحُّ بِھَا رِوَایَۃٌ عَنْ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَصَاحِبَیْہِ وَاَنَّہٗ لَیْسَتِ الْمُحَافَظَۃُ عَلَیْھَا ترجمہ یہ قاعدے کلام ائمہ سے بطور تخریج کے (جو خود محتمل خطا ہے۔) نکالے گئے ہیں۔ اور انکا امام صاحب اور انکے شاگردوں سے مروی ہونا صحیح نہیں۔

(۴) شاہ صاحب حجۃ اللہ البالغہ ص۱۶۵ میں فرماتے ہیں کہ اِنَّ ذٰلِکَ مِنْ تَخْرِیْجَاتِ الْاَصْحَابِ وَلَیْسَ مَذْھَبًا فِی الْحَقِیْقَۃِ۔ ترجمہ یہ مسئلے تخریجات اصحاب سے ہیں حقیقت میں مذہب نہیں ہیں۔

وجہ دوم

علم دین موقوف ہے اسناد پر خاصکر جبکہ اس علم کی تدوین بانی دین کے بعد ہوئی ہو۔ مثلاً حدیث کہ اسکی تدوین رسول مقبول صلعم کے بعد ہوئی۔ تو التزام اسناد کا لازمی ہوا۔ اور جرح و تعدیل کی ضرورت محسوس ہوئی۔ اور اسی وجہ سے احادیث صحیح و ضعیف کو متعدد اقسام پر منقسم کرنا پڑا۔ بلکہ ایک خاص علم جس کو علم رجال کہتے ہیں مدون کیا گیا۔ باوجود اسقدر اہتمام کے احادیث وضاعین کے تصرف سے نہ بچ سکیں۔ گو محدثین نقادین نے ہر وقت ہی احادیث موضوعہ کو بھی سا نکال کر پھینکدیا۔ اب مقام غور ہے کہ جس علم کی تدوین اسکے بانی کے بعد ہوئی ہو۔ اور اسمیں اسناد کا بھی التزام نہ کیا گیا ہو۔ تو اس میں مخالفین کو کس قدر تصرف کا موقع ملا ہوگا۔ اب صاف لفظوں میں سنیئے کہ موجودہ کتب فقہ یعنی ہدایہ۔ شرح وقایہ۔ قدوری۔ منیہ۔ درمختار وغیرہ وغیرہ کو جو صدیوں بعد امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مدون ہوئیں۔ اور انمیں اسناد کا بھی التزام نہیں کیا گیا۔ تو کیا عقلاً ممکن ہے کہ تصرف سے بچی ہوں اور کوئی تغیر نہوا ہو۔ ہرگز نہیں۔ اسکا ثبوت اپنے لفظوں میں نہیں بلکہ مسلمہ علماء کے اقوال سے تین فصلوں میں ناظرین کے لئے دیتا ہوں بغور ملاحظہ فرمائیں اور انصاف کو ہاتھ سے نہ دیں۔

فصل اول اسناد کی ضرورت کے متعلق

(۵) قسطلانی شرح صحیح بخاری مطبوعہ نولکشور جلد اص۱ میں ہے کہ قَالَ الْحَاکِمُ لَوْلَا کَثْرَۃُ طَائِفَۃِ الْمُحَدِّثِیْنَ عَلٰی حِفْظِ الْاَسَانِیْدِ لَدَرَسَ مَنَارُ الْاِسْلَامِ وَلَتَمَکَّنَ اَھْلُ الْاِلْحَادِ وَالْمُبْتَدِعَۃِ مِنْ وَضْعِ الْاَحَادِیْثِ وَقَلْبِ الْاَسَانِیْدِ ترجمہ

حاکم نے کہا اگر نہ ہوتی کثرت طائفہ محدثین کی اوپر یاد رکھنے سندوں کے البتہ پرانے ہوجاتے راستہ اسلام کے اور قدرت پاتے بیدین اور بدعتی لوگ حدیثوں کے بنانے اور اسنادوں کے بدل ڈالنے میں۔

(۶) جامع ترمذی مطبوعہ نولکشور صفحہ ۶۲۹ میں عبداللہ بن مبارک شاگرد رشید امام صاحب کا قول منقول ہے۔ کہ اَلْاِسْنَادُ عِنْدِیْ مِنَ الدِّیْنِ لَوْلَا الْاِسْنَادُ لَقَالَ مَنْ شَآءَ مَا شَآءَ فَاِذَا قِیْلَ لَہٗ مَنْ حَدَّثَکَ بَقِیَ۔ ترجمہ اسناد میرے نزدیک دین سے ہے اگر اسناد نہ ہو تو جو کوئی جو کچھ چاہے کہدے۔ سو جب اسکو کہا جاتا ہے کہ کس نے تجھے حدیث کی ہے تو وہ خاموش ہوجاتا ہے۔

(۷) شرح فقہ اکبر مطبوعہ مجتبائی صفحہ ۳ میں ملا علی قاری حنفی تحریر فرماتے ہیں کہ :- اَلْعِلْمُ مَا کَانَ فِیْہِ قَالَ حَدَّثَنَا وَمَا سِوٰی ذٰلِکَ وَسْوَاسُ الشَّیَاطِیْنِ۔ ترجمہ علم وہ ہے کہ اسمیں حدثنا ہو (یعنی سند) اور جو اسکے سوا ہے وہ وسواس شیطانی ہے۔

(اب تو ناظرین سمجھ گئے ہونگے کہ کتب فقہ جسکی اسناد نہیں ہے وہ کس صنف میں داخل ہیں۔)

فصل دوم کتب فقہ کی اسناد امام صاحب تک نہیں پہونچتی

(۸) ناظورۃ الحق میں علامہ مرجانی حنفی نے فرمایا ہے کہ وَقَوْلُ الْفُقَھَآءِ یَحْتَمِلُ الْخَطَاءَ فِیْ اَصْلِہٖ وَغَالِبُہٗ خَالٍ عَنِ الْاِسْنَادِ وَرَفْعِہٖ بِطَرِیْقٍ مَقْبُوْلٍ مُعْتَمَدٍ عَلَیْہِ وَکُلُّ احْتِمَالٍ ذُکِرَ فِی الْحَدِیْثِ قَائِمٌ فِیْہِ فَاِنَّہٗ یَحْتَمِلُ اَنْ یَکُوْنَ مَوْضُوْعًا قَدِ افْتَرٰی عَلَیْہِ غَیْرُہٗ۔ ترجمہ فقہا کا قول اپنی اصل میں خطا کا محتمل ہے اور (پھر اسناد کی رو سے دیکھو تو) اکثر اقوال اسناد سے اور صاحب مذہب تک معتبر و مقبول سند کے ساتھ پہونچنے سے خالی ہیں (کیونکہ جیسا کہ حدیث کے لئے اسناد وغیرہ کا بندوبست کیا گیا انکے لیے نہیں کیا گیا۔) اور (پھر) جس قدر احتمال (سند کی رو سے) حدیث میں ذکر کئے وہ کل قول فقہا میں بھی قائم ہیں۔ احتمال ہے کہ وہ موضوع ہو۔ صاحب مذہب کی طرف کسی نے غلط نسبت کر دیا ہو۔ (الارشاد صفحہ ۱۴۶)

(۹) ملفوظات[1] مرزا مظہر جان جاناں مطبوعہ مطبع العلوم صفحہ ۸۰ میں فرماتے ہیں کہ علم حدیث جامع تفسیر و فقہ و دقائق سلوک است از برکات این علم نور ایمان می افزاید و توفیق عمل نیک و اخلاق حسن پیدا می شود۔ عجب است کہ حدیث صحیح غیر منسوخ کہ محدثین بیان آں نمودہ اند و احوال روات آں معلوم است بچند واسطہ میرسد بنبی معصوم صلعم کہ خطا را براں راہ نیست بعمل نمی آرند و روایت فقہ کہ ناقلان آں تقات و مغتیان اند و احوال ضبط و عدل آنہا معلوم نیست۔ ترجمہ علم حدیث جامع تفسیر و فقہ و دقائق سلوک ہے۔ اس علم کے برکات سے نور ایمانی زیادہ ہوتا ہے اور عمل نیک کی توفیق

[1] کلمات طیبات

اور اخلاق حسن پیدا ہوتا ہے تعجب کی بات ہے کہ وہ حدیث صحیح غیر منسوخ جسکو محدثین بیان کرتے ہیں جسکے راوی بھی معلوم ہیں۔ اور وہ چند واسطوں سے نبی معصوم صلعم تک پہونچتی ہے اور جس میں غلطی ممکن نہیں لوگ اُسپر عمل نہیں کرتے۔ اور فقہ پر عمل کرتے ہیں جس کے راوی اور ناقل وہ قاضی ومفتی ہیں جنکے ضبط وعدل کا حال تک معلوم نہیں ہے۔

(۱۰) رسالہ عمل بالحدیث میں مولفہ مولوی ولایت علی صاحب حنفی صلا فرماتے ہیں کہ احادیث مستند ہستند واقوال مجتہدین غیر مستند یعنی تحقیق حال رواۃ وثقاہت واستشہاد شاں از شرائط ذکر است واقوال مجتہدین کہ مذکور میکنند سند آں ذکر نمی کنند از ائمہ کدام شنید واز کدام روایت میکنند واحوال راویاں چیست تا کہ سند قول موافق شرائط مذکور نگردد آں قول چہ اعتبار دارد چہ داند کس کہ ایں قول امام است یا کسے دیگر بربستہ چنانکہ بعض نادان لقلیلے وسواس محض افتراء منسوب بامام اعظم میکنند بگمان اینکہ مردماں اوشاں راکمال متقی معلوم کنند۔ ترجمہ حدیثیں مستند ہیں اور اقوال مجتہدین غیر مستند ہیں یعنی راویوں کا حال اور ثقاہت کی تحقیق اور اُنکی شرائط اور استشہاد کا ذکر کیا گیا ہے۔ اور اقوال مجتہدین جو بیان کئے جاتے ہیں۔ اُنکی سند بیان نہیں کرتے کہ کس امام سے سنا ہے اور کس نے سنا ہے اور راویوں کا کیا حال ہے جبتک قول کی سند شرائط کے موافق بیان نہ کیجائے تو اُس قول کا کیا اعتبار ہے کسی کو کیا خبر ہے کہ یہ قول امام کا ہے یا کسی دوسرے نے امام کی طرف منسوب کر دیا ہے جسطرح بعض نادان محض غلط اور جھوٹ باتیں اسلئے امام اعظمؒ سے منسوب کرتے ہیں کہ لوگ اُنکو کمال درجہ کا متقی خیال کریں۔

(۱۱) رسالہ عمل بالحدیث ۵ میں ہے کہ بر واقفان کتب پوشیدہ نیست کہ از امام اعظم کتابے منقول نیست کہ براں بنائے مذہب شاں نمودہ آید اما اقوال چند۔ ودر کتب متعارفہ مثل کنز وہدایہ وعالمگیری وقاضی خان وغیر ذالک کہ مسائل خارج از شمار یافتہ میشوند ہمہ از امام اعظم منقول نیست بلکہ مسائل چند بآں امام منسوب اند واکثرے بصاحبین وبسیار بعلمائے متقدمین دیگر وبے شمارے بمتاخرین مثل صاحب ہدایہ وفتاوی وذخیرہ کہ ایشاں از فراست خود دراں مسائل یجوز ولا یجوز می نویسند ترجمہ کتب بین لوگوں کو معلوم ہے کہ امام اعظمؒ سے کوئی کتاب منقول نہیں ہے جس پر اُنکے مذہب کی بنا ہو لیکن چند اقوال کتب مشہورہ مثل کنز وہدایہ وعالمگیری وقاضی خان وغیرہ میں مسائل جو شمار سے باہر ہیں وہ تمام امام اعظمؒ سے منقول نہیں ہیں بلکہ چند مسائل امام صاحب سے منسوب ہیں۔ اور بہت سے صاحبین سے اور بہت سے دیگر علمائے متقدمین سے منسوب ہیں۔ اور بے انتہاء مسائل متاخرین مثل صاحب ہدایہ وفتاوی وذخیرہ سے منسوب ہیں کہ محض اپنی عقل سے یہ لوگ اُن مسائل میں یجوز

ولا یجوز (جائز ہے اور نا جائز ہے) لکھدیتے ہیں۔

(۱۲) حجۃ اللہ البالغہ مطبوعہ صدیقی ص۱۶۵ میں شاہ ولی اللہ صاحب فرماتے ہیں کہ - اِنِّیْ وَجَدْتُ بَعْضَهُمْ یَزْعَمُ اَنَّ بِنَاءَ الْخِلَافِ بَیْنَ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَالشَّافِعِیِّ عَلٰی هٰذِهِ الْاُصُوْلِ الْمَذْکُوْرَةِ فِیْ کِتَابِ الْبَزْدَوِیِّ وَنَحْوِهٖ وَاِنَّمَا الْحَقُّ اَنَّ اَکْثَرَهَا اُصُوْلٌ مُخَرَّجَةٌ عَلٰی قَوْلِهِمْ. ترجمہ میں نے بعض لوگوں کو پایا کہ جو یہ کہتے تھے کہ سبب اختلاف ابو حنیفہؒ اور شافعیؒ کا اُن قواعد کی وجہ سے ہے جو مذکور ہیں بزدوی کی کتاب میں اور مثل اسکے اور کتابوں میں۔ سچی بات یہ ہے کہ اکثر ان اصول و قواعد کے ایسے ہیں کہ من گھڑت ہیں اور اُن پر تھوپے گئے ہیں۔

(۱۳) ایقاف علی سبب الاختلاف میں علامہ محمد حیات سندھی حنفی فرماتے ہیں کہ وَمَذْهَبُ کُلِّ الْمُجْتَهِدِ مَا قَالَ وَلَمْ یَرْجِعْ عَنْهُ. وَلَیْسَ کُلُّ مَا یَسْتَنْبِطُهٗ رَجُلٌ مِّنْ اَقْوَالِ الْاِمَامِ یَکُوْنُ مَذْهَبُهٗ بَلْ تَارَةً یُّوَافِقُ مَذْهَبَهٗ وَتَارَةً یُّخَالِفُهٗ. وَلَا یَنْبَغِیْ اَنْ تُنْسَبَ الْاَقْوَالُ الْمُسْتَنْبَطَةُ مِنْ اَقْوَالِ الْاَئِمَّةِ بِاَنَّهَا اَقْوَالُهُمْ اَوْ مَذْهَبُهُمْ قَطْعًا یَحْتَمِلُ اَنَّهَا لَوْ عُرِضَتْ عَلَیْهِمْ قَبِلُوْا اَشْیَاءَ مِنْهَا وَرَدُّوْا اَشْیَاءَ وَهٰذَا کَمَا لَا یُنْسَبُ مَا اسْتَنْبَطَهُ الْمُجْتَهِدُوْنَ مِنْ اَقْوَالِ النَّبِیِّ صلعم عَلٰی اَنَّهَا اَقْوَالُهٗ وَیَحْتَمِلُ کَوْنُهَا شَرِیْعَةً. ترجمہ ہر وہ مسئلہ کہ جس کو کسی شخص نے امام کے قول سے مستنبط کیا ہے اس کا مذہب ہو سکتا ہے یعنی اسی امام کا۔ بلکہ کبھی اسکے مذہب کے موافق ہوگا اور کبھی مخالف۔ اور کسی کو بھی لائق و زیبا نہیں کہ ان اقوال کو جو ائمہ کے اقوال سے مستنبط ہیں امام کی طرف منسوب کرے (اسلئے کہ سند تو ہو ہی نہیں) اور قطعی طور سے کہے کہ یہ انہیں کے اقوال ہیں۔ بلکہ خیال کیا جاتا ہے کہ اگر یہ اقوال انپر پیش کئے جاتے تو ان سے بہت سے تسلیم کرتے اور بہت سے رد کر دیتے۔ علی ہذا القیاس یہی حال ہے ان مسائل کا کہ جن کو مجتہدوں نے رسول اللہ صلعم کے اقوال سے مستنبط کیا ہے انمیں احتمال ہے شرعی ہونے کا قطعی طور سے ان کو شریعت نہیں کہہ سکتے۔ اور رسول کی طرف منسوب نہیں کر سکتے۔

(۱۴) دراسات اللبیب مطبوعہ لاہور ص۱۸۳ میں ملا معین حنفی فرماتے ہیں کہ فَلَا یُسْتَنَدُ قَوْلُ ذٰلِكَ اِلٰی اَبِیْ حَنِیْفَةَ دَلَّ النَّقْلُ مِنَ الثِّقَاتِ عَلٰی اَنَّهٗ مَوْضُوْعٌ مُخْتَلَقٌ عَلَی السَّلَفِ الصَّالِحِ وَمُسْتَحْدَثٌ مِّنَ الْمُتَاَخِّرِیْنَ مِمَّنْ لَا

يُعْبَأَ بِهٖ بِقَوْلِهٖ عَلٰى وُضُوْحِ فَسَادِهٖ۔ ترجمہ یہ قول (امام) ابوحنیفہؒ کی طرف منسوب نہ کرنا چاہئے۔ بلکہ معتبر ذریعے سے معلوم ہوگیا ہے کہ یہ اصل میں من گھڑت اور بناوٹی ہیں۔ اور پچھلے لوگوں کی گھڑی ہوئی باتیں ہیں۔ جو سلف صالحین پر تھوپی گئی ہیں۔ اس کا فساد ظاہر ہے۔

(۱۵) دراسات اللبیب مطبوعہ لاہور ص۱۵۲ میں ملا معین فرماتے ہیں کہ۔ وَلَيْسَ كُلُّ مَا يُنْسَبُ إِلَيْهِمْ مِنَ الْقِيَاسَاتِ الْبَعِيْدَةِ الَّتِيْ تَشْبَهُ التَّشْرِيْعَ الْجَدِيْدَ وَيُنْقَلُ فِيْ كُتُبِ مَذْهَبِهِمْ فَهُوَ ثَابِتُ النِّسْبَةِ إِلَيْهِمْ بَلْ أَكْثَرُ ذٰلِكَ أَوْ كُلُّهُ مِمَّا ارْتَكَبَهُ مَنْ غَلَبَ عَلَيْهِ الرَّأْيُ مِنْ أَتْبَاعِهِمْ غَيْرَ أَنَّهُمْ لَمَّا رَأَوُا الْحُكْمَ الْمُسْتَنْبَطَ بِمِثْلِ هٰذَا الْقِيَاسِ مُوَافِقًا لِأَصْلٍ مِنْ أُصُوْلِ إِمَامِهِمْ زَعَمُوْا نِسْبَةَ هٰذَا الْقِيَاسِ إِلَيْهِ فَرُبَّمَا يَقُوْلُوْنَ لِأَبِيْ حَنِيْفَةَ مَثَلًا كَذَا وَهُوَ أَدْوَنُ الْقَوْلَيْنِ فِيْهِمَا وَرُبَّمَا يَتَجَاسَرُوْنَ فَيَقُوْلُوْنَ قَالَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ كَذَا وَمَنِ ادَّعٰى أَنَّ هٰذَا الْقِيَاسَ بِعَيْنِهٖ مَرْوِيٌّ عَنْ أَبِيْ حَنِيْفَةَ مَثَلًا فَلْيُصَحِّحِ السَّنَدَ بِكُلِّ مَا يُشْتَرَطُ فِيْ صِحَّتِهٖ وَلَا أَحْسَبُهُمْ عَنْ ذٰلِكَ إِلَّا عَاجِزِيْنَ۔ ترجمہ اور نہیں ہر ایک چیز (قیاسی مسئلے) جو نسبت کیجاتی ہے طرف انکے بڑے دور کے قیاس سے وہ جو مشابہ ہے نئی شریعت کے۔ اور نقل کیجاتی ہیں انکے مذہب کی کتابوں میں۔ پس ثابت ہو نسبت انکی طرف انکے بلکہ اکثر وہ (مسئلے قیاسی) یا کل کے کل اس قبیل سے ہیں کہ مرتکب ہوا ہے اس کا وہ شخص کہ غالب ہوا ہے اوپر اسکے قیاس انہیں کے تابعداروں میں سے۔ وجہ اسکی یہ ہے کہ جب دیکھا انہوں نے کہ ایک حکم کہ سمجھ کی وجہ سے نکالا گیا ہے مثل اسی قیاس کے ہے۔ اور موافق ہے ایک قاعدہ کے انکے امام کے قاعدوں سے۔ اسی گمان کی وجہ سے اس قیاس کی نسبت انکی طرف کر دی۔ پس کبھی تو کہدیا کہ ابوحنیفہؒ کے واسطے بھی ایسا ہی ہے (اس طرح کی نسبت) بہت کم درجہ کی ہے ان دونوں قولوں میں سے۔ اور کبھی دلیری کرتے ہیں۔ پس یہ کہدیتے ہیں کہ کہا ابوحنیفہؒ نے اس طرح۔ اور جو شخص اس بات کا مدعی ہے کہ یہ قیاسات ہو بہو ابوحنیفہؒ سے روایت کئے گئے ہیں۔ پس چاہئے کہ سند انکی صحت کی تبلادے ان شرائط کے ساتھ کہ جو صحت کی شرائط ہیں۔ اور میں تو یہی گمان کرتا ہوں ان لوگوں کی نسبت کہ وہ اس سے عاجز ہیں۔ (یعنی مسائل کی سند امام ابوحنیفہؒ تک نہیں پہونچا سکتے)

(۱۶) دراسات اللبیب ص۲۹۱ میں ہے کہ۔ إِنَّ الْأَقْيِسَةَ الْغَيْرَ الْجَلِيَّةَ الَّتِيْ كُتُبُ الْحَنَفِيَّةِ مَشْحُوْنَةٌ بِهَا غَالِبُهَا لَا يُسْتَنَدُ إِلٰى أَبِيْ حَنِيْفَةَ ترجمہ تحقیق وہ قیاس

جو صاف صاف کھلے ہوئے نہیں۔ جن سے حنفیہ کی کتابیں بھری ہوئی ہیں اکثر اُنکی سند ابوحنیفہ تک نہیں پہنچی

فصل سوم احادیث مندرجہ کتب فقہ اعتبار کے قابل نہیں

(۱۷) نافع کبیر مقدمہ جامع صغیر ص۱۳ میں مولانا عبدالحی لکھنوی لکھتے ہیں کہ۔ فَكَمْ مِنْ كِتَابٍ مُعْتَمَدٍ اِعْتَمَدَ عَلَيْهِ اَجِلَّةُ الْفُقَهَاءِ مَمْلُوٌّ مِنَ الْاَحَادِيْثِ الْمَوْضُوْعَةِ وَلَا سِيَّمَا الْفَتَاوٰى فَقَدْ وَضَحَ لَنَا بِتَوْسِيْعِ النَّظَرِ اَنَّ اَصْحَابَهُمْ وَاِنْ كَانُوْا مِنَ الْكَامِلِيْنَ لٰكِنَّهُمْ فِيْ نَقْلِ الْاَخْبَارِ مِنَ الْمُتَسَاهِلِيْنَ۔ ترجمہ کتنی ہی ایسی مستند کتابیں ہیں جن پر بڑے فقہا نے اعتماد کیا ہے موضوع حدیثوں سے بھری ہوئی ہیں خصوصًا فتاوے۔ ان میں اور بھی زیادہ ہیں۔ اور تلاش اور تحقیق کرنے سے ہم کو یہ بات ظاہر ہوئی کہ ان کتابوں کے مصنف اگرچہ بڑے بڑے کامل علماء تھے لیکن حدیث کی روایتوں میں غفلت کرنے والے تھے۔

(۱۸) اجوبہ فاضلہ میں مولانا عبدالحی لکھنوی لکھتے ہیں کہ مِنْ هٰهُنَا نَصُّوْا عَلٰى اَنَّهُ لَا عِبْرَةَ لِلْاَحَادِيْثِ الْمَنْقُوْلَةِ فِي الْكُتُبِ الْمَبْسُوْطَةِ مَا لَمْ يَظْهَرْ سَنَدُهَا اَوْ يُعْلَمِ اعْتِمَادُ اَرْبَابِ الْحَدِيْثِ عَلَيْهَا وَاِنْ كَانَ مُصَنِّفُهَا فَقِيْهًا جَلِيْلًا يُعْتَمَدُ عَلَيْهِ فِيْ نَقْلِ الْاَحْكَامِ وَحُكْمِ الْحَرَامِ وَالْحَلَالِ اَلَا تَرٰى اِلٰى صَاحِبِ الْهِدَايَةِ مِنْ اَجِلَّةِ الْحَنَفِيَّةِ وَالرَّافِعِيِّ شَارِحِ الْوَجِيْزِ مِنْ اَجِلَّةِ الشَّافِعِيَّةِ مَعَ كَوْنِهِمَا مِمَّنْ يُشَارُ اِلَيْهِمَا بِالْاَنَامِلِ وَيَعْتَمِدُ عَلَيْهِ الْاَمَاجِدُ وَالْاَمَاثِلُ قَدْ ذَكَرَا فِيْ تَصَانِيْفِهِمَا مَا لَمْ يُوْجَدْ لَهُ اَثَرٌ عِنْدَ خَبِيْرٍ بِالْحَدِيْثِ ترجمہ اسی وجہ سے علماء نے صاف کہدیا کہ کچھ اعتبار نہیں اُن احادیث کا جو (فقہ کی) بڑی بڑی کتابوں میں نقل کیجاتی ہیں جب تک کہ اُنکی سند ظاہر نہو۔ یا اہل حدیث کا اُن احادیث پر اعتماد کرنا معلوم نہو۔ گو اُن کتابوں کے مصنفین بڑے پایہ کے فقیہہ کیوں نہوں جنپر نقل احکام و حکم حلال حرام میں اعتماد کیا جاتا ہو کیا تم صاحب ہدایہ کو نہیں دیکھتے کہ جو جلیل القدر حنفیوں میں سے ہیں۔ اور رافعی شارح وجیز کو جو جلیل القدر شافعیوں میں سے ہیں۔ باوجودکہ وہ دونوں اُن لوگوں میں ہیں جنکی (عظمت شان کی) طرف اشارے کئے جاتے ہیں اور اُن پر بزرگان قوم اور عالی پایہ لوگ بھروسہ کرتے ہیں (پھر بھی) ان دونوں نے اپنی کتابوں میں ایسی روایتیں کیں۔ جن کا کوئی نشان حدیث جاننے والوں کے نزدیک نہیں پایا جاتا (الارشاد ص۱۶۵)

(۱۹) حجۃ اللہ البالغہ ص۱۵۰ میں شاہ ولی اللہ صاحب فرماتے ہیں کہ۔ قَالَ اَبُوْ طَالِبٍ الْمَكِّيُّ فِيْ قُوْتِ الْقُلُوْبِ اِنَّ الْكُتُبَ وَالْمَجْمُوْعَاتِ مُحْدَثَةٌ ترجمہ کہا (شیخ) ابوطالب

کی نے (اپنی کتاب) قوت القلوب میں بھی کہ کتب (فقہ) اور مجموعہ ہائے (فتاوی) سب نئی چیزیں ہیں۔

(۲۰) مقدمہ عمدۃ الرعایہ مطبوعہ مجتبائی ص۱۳ میں مولانا عبدالحی صاحب لکھنوی ملا علی قاری حنفی کا قول نقل کرتے ہیں کہ۔ ثُمَّ لَا عِبْرَةَ بِنَقْلِ صَاحِبِ النِّهَايَةِ وَلَا بَقِيَّةِ شُرَّاحِ الْهِدَايَةِ فَإِنَّهُمْ لَيْسُوا مِنَ الْمُحَدِّثِيْنَ وَلَا أَسْنَدُوا الْحَدِيْثَ إِلَىٰ أَحَدٍ مِّنَ الْمُخَرِّجِيْنَ۔ ترجمہ صاحب نہایہ اور شارحین ہدایہ کی نقل کا اعتبار نہیں کیونکہ وہ محدث نہ تھے اور نہ انھوں نے حدیث کی سند محدثین تک پہونچائی۔

(۲۱) عمدۃ الرعایہ مطبوعہ مجتبائی کے ص۱۳ میں مولانا عبدالحی صاحب حنفی فرماتے ہیں کہ لَا يُعْتَمَدُ عَلَى الْأَحَادِيْثِ الْمَنْقُوْلَةِ فِيْهَا اعْتِمَادًا كُلِّيًّا وَلَا يُجْزَمُ بِوُرُوْدِهَا وَثُبُوْتِهَا قَطْعًا بِمُجَرَّدِ وُقُوْعِهَا فِيْهَا فَكَمْ مِّنْ أَحَادِيْثَ ذُكِرَتْ فِي الْكُتُبِ الْمُعْتَبَرَةِ وَهِيَ مَوْضُوْعَةٌ ترجمہ (ملا علی قاری کے کلام سے معلوم ہوا کہ کتب فقہ کی) احادیث پر اعتماد نہ کر لیا جاوے اور نہ انمیں واقع ہونے سے ان احادیث کے ثابت ہونے اور وارد ہونے کا یقین کر لیا جائے کیونکہ بہت سی احادیث (فقہ کی) معتبر کتابوں میں ذکر کی گئیں حالانکہ وہ موضوع اور بنائی ہوئی ہیں۔ (جو پیغمبر صاحب پر جھوٹ جوڑدی گئی ہیں)

(۲۲) تنبیہ الوسنان میں علامہ اشرف بن طیب بن تقی الدین حیدر حنفی فرماتے ہیں کہ۔ فَإِنَّ مَوْضُوْعَاتِ الزَّنَادِقَةِ وَأَهْلِ الْبِدَعِ قَدْ جَاوَزَتْ مِائَةَ أَلْفٍ مِّنَ الْأَحَادِيْثِ كَمَا صَرَّحَ بِهِ النُّقَّادُ وَلَوْ وُجِدَ وَاحِدٌ فِيْ بَعْضِ كُتُبِ الْحَنَفِيَّةِ فَلَيْسَ بِهٖ اعْتِدَادٌ وَكَيْفَ وَأَكْثَرُ مُتَأَخِّرِيْ فُقَهَائِنَا الْحَنَفِيَّةِ مِنْ عُلَمَاءِ مَا وَرَاءَ النَّهْرِ وَالْعِرَاقِ وَالْخُرَاسَانِ لَمْ يُسْنِدُوْا أَحَادِيْثَهُمُ الَّتِيْ يَذْكُرُوْنَهَا فِيْ كُتُبِ الْحَنَفِيَّةِ إِلَىٰ أَصْلٍ مِّنْ أُصُوْلِ الْحَدِيْثِ الْجَلِيْلِ الشَّأْنِ حَتّٰى صَاحِبُ الْهِدَايَةِ الَّتِيْ عَلَيْهِ مَدَارُ رَحَى الْحَنَفِيَّةِ۔ لَمْ يَتَسَيَّرْ لَهٗ عِنْدَ تَخْرِيْجِ أَحَادِيْثِ الْهِدَايَةِ فِيْ أَكْثَرِ الْمَوَاضِعِ الظَّفَرُ بِلَفْظِ الْحَدِيْثِ۔ ترجمہ بدعتیوں اور زندیقوں کی گھڑی ہوئی حدیثیں ایک لاکھ سے زیادہ ہیں جیسا کہ حدیث پرکھنے والے صرافوں نے صاف طور سے بیان کر دیا ہے۔ اب اگر کوئی شخص کوئی روایت ایسی ہی بعض کتب حنفیہ میں پالے تو اُس کو اس پر صحت کا بھروسہ نہ کرنا چاہیئے اور کیونکر اُس کا اعتبار ہو سکتا ہے حالانکہ ہمارے بہت سے حنفی فقیہ ما وراء النہر اور عراق اور خراسان کے رہنے والے

عالم کہ انہوں نے سند نہیں بیان کی اصول حدیث کے زبردست قواعد کے کسی قاعدہ کے موافق اُن حدیثوں کی کہ جو ندکور نہیں کتب نقد میں۔ یہانتک کہ صاحب ہدایہ بھی کہ جن پر حنفی مذہب کا مدار ہے۔ ان کو بھی وقت تخریج احادیث ہدایہ کے اکثر جگہ نہ میسر ہوئی الفاظ حدیث کے ذکر کرنے پر (قول راتب فی رد شہاب ثاقب ص۲)

صاحب ہدایہ کا افتراء

(۲۳) تنقید الہدایہ ص۹ میں ہے کہ۔ وَمَا رَوٰی صَاحِبُ الْهِدَايَةِ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَجْمَعَنَّ مَاءَهُ فِي رَحِمِ أُخْتَيْنِ لَمْ يُوجَدْ فِي شَيْءٍ مِّنْ كُتُبِ الْحَدِيثِ وَلَا أَدْرِي مِنْ أَيْنَ جَاءَ بِهٖ ترجمہ اور صاحب ہدایہ نے جو روایت کی مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَجْمَعَنَّ مَاءَهُ فِي رَحِمِ أُخْتَيْنِ۔ نہیں پائی جاتی کسی حدیث کی کتاب میں۔ اور میں نہیں جانتا کہ وہ اسکو کہاں سے نقل کرکے لائے ہیں۔

(۲۴) تنقید الہدایہ ص۲۹ میں ہے کہ وَمَا ذَكَرَ صَاحِبُ الْهِدَايَةِ مِنْ قَوْلِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ النِّكَاحُ إِلَى الْعَصَبَاتِ لَمْ يُوجَدْ فِي شَيْءٍ مِّنْ كُتُبِ الْحَدِيثِ وَظَاهِرُ لَفْظِهٖ يَدُلُّ عَلٰى أَنَّهٗ مَوْضُوعٌ وَّلَيْسَ مِنْ كَلَامِ الرَّسُولِ الْمَامُونِ صلعم ترجمہ اور صاحب ہدایہ جو یہ حدیث لائے ہیں۔ النِّكَاحُ إِلَى الْعَصَبَاتِ اس کا بھی کتب حدیث میں پتہ نہیں۔ اور اسکے لفظ تو بناوٹی ہونے پر دلالت کرتے ہیں۔ نہیں ہیں کلام رسول محفوظ سے

(۲۵) تنقید الہدایہ ص۲۶۵ میں ہے کہ وَمَا ذَكَرَ صَاحِبُ الْهِدَايَةِ فِي رِوَايَةِ عُمَرَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلعم يَقُولُ لِلْمُطَلَّقَةِ الثَّلَاثَ النَّفَقَةُ وَالسُّكْنٰى لَمْ يُوجَدْ فِي كِتَابٍ مِّنْ كُتُبِ الْحَدِيثِ فَهُوَ افْتِرَاءٌ عَلٰى عُمَرَ عَفَا اللّٰهُ عَنْ صَاحِبِ الْهِدَايَةِ۔ ترجمہ جو کچھ صاحب ہدایہ نے روایت ذکر کی ہے عمرؓ سے (سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلعم يَقُولُ لِلْمُطَلَّقَةِ الثَّلَاثَ النَّفَقَةُ وَالسُّكْنٰى) نہیں پائی جاتی کسی کتاب میں حدیث کی کتابوں سے۔ سو وہ افتراء ہے عمرؓ پر۔ اللہ معاف کرے صاحب ہدایہ کو۔

یہ ہدایہ وہ ہے جس کی شان میں یہ شعر مقدمہ ہدایہ میں منقول ہے ؎

إِنَّ الْهِدَايَةَ كَالْقُرْآنِ قَدْ نَسَخَتْ ۔۔۔ مَا صَنَّفُوْا قَبْلَهَا فِي الشَّرْعِ مِنْ كُتُبٍ

ترجمہ ہدایہ قرآن کی طرح ہے جس نے تمام پہلی کتابوں کو جو شرع میں لکھی گئیں منسوخ کر دیا ہے (جل جلالہ)

وجہ سوم

(۲۶) شریعت اور دین کا مدار قرآن و حدیث پر ہے۔ لیکن اس تقلید نے دونوں کو معطل کر دیا قرآن تو یوں معطل ہوا کہ اسکو بغیر مجتہد کے کوئی سمجھ نہیں سکتا۔ رہی حدیث تو وہ ظنی ہے چنانچہ نور الانوار مطبوعہ مجتبائی ص۱۶ میں ہے کہ فَمَا ثَبَتَ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ يَكُونُ فَرْضًا لِاَنَّهُ قَطْعِيٌّ وَمَا ثَبَتَ بِالسُّنَّةِ يَكُونُ وَاجِبًا لِاَنَّهُ ظَنِّيٌّ۔ ترجمہ پس جو قرآن حدیث ثابت ہے وہ فرض ہوگا کیونکہ وہ قطعی ہے اور جو کچھ حدیث سے ثابت ہو وہ واجب ہوگا کیونکہ وہ ظنی ہے۔ ظن کے متعلق اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے کہ اِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا ۝ ترجمہ (بیشک ظن نہیں بے پرواہ کرتا ہے حق سے کچھ) چلو اللہ اللہ خیر سلا۔ اب اگر شریعت ڈھونڈیں تو کہاں۔ جواب ملتا ہے کہ قدوری۔ ہدایہ۔ منیۃ المصلے۔ کنز الدقائق۔ شرح وقایہ۔ درمختار۔ فتاوی عالمگیری۔ مالابدمنہ۔ بہشتی زیور۔ وغیرہ یہ اسلئے کہ حضرت امام ابوحنیفہؒ کے مذہب کا مدار انہیں کتب معتبرہ پر ہے۔ جب اُنکی اوراق گردانی کیجاتی ہے تو لکھا ملتا ہے۔ قَالَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ (ابوحنیفہ نے فرمایا) اس سے خیال ہوتا ہے کہ امام ابوحنیفہؒ کا قول بیان کیا جاتا ہے۔ جب اُنکے مؤلفین اور وقت تالیف کی طرف نظر کیجاتی ہے تو نقشہ مندرجہ ذیل سامنے آتا ہے۔

نقشہ

کس حوالہ سے لکھا گیا	کس صدی میں تالیف ہوئی	سنہ وفات یا سنہ تالیف	نام مؤلفین	نام کتاب
تراجم حنفیہ ص۳۵	پانچویں صدی	سنہ ۴۲۸ھ	احمد بن محمد بن احمد بغدادی	قدوری
کشف الظنون جلد ثانی ص۶۲۸	چھٹی صدی	سنہ ۵۹۳ھ	برہان الدین علی بن ابی بکر مرغینانی	ہدایہ
	تقریباً ساتویں صدی	.	بدر الدین کاشغری	منیۃ المصلی
کشف الظنون جلد ثانی ص۳۲۳	آٹھویں صدی	سنہ ۷۱۰ھ	ابوالبرکات عبد اللہ بن احمد المعروف بحافظ الدین النسفی	کنز الدقائق
″ ص۶۱۰	″	سنہ ۷۴۵ھ	عبد اللہ بن مسعود المحبوبی	شرح وقایہ
درمختار جلد ۴ ص۵۱۷	گیارھویں صدی	سنہ ۱۰۷۱ھ	محمد علاؤ الدین بن شیخ علی حصنی	درمختار
مرآۃ الانساب ص۱۳۵	مابین گیارھویں و بارھویں صدی	سنہ ۱۱۱۸ھ	پانصد علماء بحکم بعہد شاہ اورنگزیب عالمگیر	فتاوی عالمگیری
الروض المطور ص۱۴	تیرھویں صدی	سنہ ۱۲۲۵ھ	قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی	مالابدمنہ
	چودھویں صدی		مولوی اشرف علی صاحب تھانوی	بہشتی زیور

جب اسناد کی طرف نظر پڑتی ہے تو لاکھوں مسئلوں میں سے ایک مسئلہ کی بھی سند باقاعدہ صاحب کتاب سے امام ابوحنیفہؒ

تک نہیں پہونچتی۔ رفع اشتباہ کیلئے فتوے طلب کئے گئے سوال مع جوابات درج ذیل ہیں۔

سوال

کیا فرماتے ہیں علماء دین مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ درمختار و ہدایہ و شرح وقایہ و فتاوی عالمگیری کنز الدقائق و قدوری و منیۃ المصلی وغیرہ کتب فقہیہ میں جو مسائل جو بلفظ قال ابوحنیفۃ وعند ابی حنیفۃ منقول ہیں کیا انکی اسناد بقاعدہ محدثین صاحب کتاب سے امام ابوحنیفہؒ تک پہونچتی ہیں۔ اگر پہونچتی ہیں تو ایک دو مسئلے کی سند بطور نظیر کے ارقام فرمادیں۔ فقط

جوابات

نمبر شمار	نام مفتیان	خلاصہ جوابات - متعلق سوال
۱	مولوی حبیب الرحمن صاحب حیدرآبادی	محدثانہ اسناد کی ضرورت نہیں۔
۲	مولوی رشید علی صاحب رامپوری	نقل کے طریقہ بیان کرکے لکھتے ہیں کہ کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے کہ جسکی سند نہ پہونچے
۳	محکمہ شرع شریف از ٹونک	مستند اسناد کی نفی کرکے لکھتے ہیں کہ عدالت ایسے جواب میں تضیع وقت نہیں کرنا چاہتی۔
۴	مولوی برکات احمد صاحب ٹونکی	(جواب نہیں آیا)
۵	مولوی اشرف علی صاحب تھانوی	اسکے جواب کے لئے مراجعت کتب کی ضرورت ہے میرے پاس کتب نہیں ہیں۔
۶	مولوی خلیل احمد صاحب انبہٹوی از سہارنپور	فقہ مدون ہونے کے بعد اسناد بیان کرنیکی ضرورت نہ رہی۔
۷	مولوی عزیز الرحمن صاحب دیوبندی	مجموعی مسائل کی سند درمختار و شامی وغیرہ کے دیباچہ میں مذکور ہے وہاں دیکھیں۔
۸	مولوی عبد اللطیف صاحب فتحپوری دہلی	نقل کے طریقہ و اسناد تلمیذی بتاکر کے لکھتے ہیں کہ ہر جزئی مسئلہ کی الگ الگ طلب بے سود ہے۔
۹	اڈیٹر سراج الاخبار جہلم	(جواب نہیں آیا)
۱۰	اڈیٹر اخبار الفقیہ امرتسر	نقل کے طریقے تحریر کرکے لکھتے ہیں کہ امام ابوحنیفہؒ تک سند پہونچانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔
۱۱	مولوی ابوالخیر صاحب دہلوی	(جواب نہیں آیا)
۱۲	مولوی محمد احکم صاحب دہلوی	اسناد تلمیذی نقل کی ہیں۔
۱۳	مولوی کفایت اللہ صاحب دہلوی	سند پہونچنا ضرور نہیں۔
۱۴	مولوی کرامت اللہ صاحب دہلوی	احقر علیل ہے اور نیز جھگڑے کے مسائل سے محترز
۱۵	مولوی محمد ابراہیم صاحب دہلوی	(کوئی جواب نہیں)
۱۶	مولوی احمد علی صاحب میرٹھی	(„ „)
۱۷	مولوی مرتضی حسین صاحب مرادآبادی	(„ „)
۱۸	مولوی عبد اللہ صاحب از کالج علیگڑھ	اس اسناد پر مدار نہیں جسکا التزام آثار و احادیث میں کیا گیا ہے۔

نمبر شمار	نام مفتیان	خلاصۂ جوابات ۔ متعلق سوال
۱۹	مولوی حیدر علی صاحب الوری	(جواب ندارد)
۲۰	مولوی عبدالہادی صاحب لکھنوی	ہر مسئلہ کی سند مثل حدیث کی سند کے نہیں ہے۔
۲۱	مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی	تلمیذی اسناد نقل کر کے لکھتے ہیں کہ ہر مسئلہ کیلئے جدا سند کی حاجت نہیں
۲۲	مولوی محمد کریم صاحب پٹنہ عظیم آبادی	جس فن کی جو مسئلہ ہوتا ہے اسی سے جواب دیا جاتا ہے چونکہ سوال غیر متعلق ہے اسلئے جواب نہیں
۲۳	مولوی ابوالخیر شمس العلماء صاحب اعظم گڈھی	کوئی جواب نہیں
۲۴	مولوی رکن الدین صاحب الوری	تلمیذی اسناد نقل کی ہیں۔
۲۵	مولوی معین الدین صاحب اجمیری	قال ابوحنیفہ کو حدیث معلق کا درجہ دینا چاہیئے۔
۲۶	مولوی عبدالکریم صاحب بگڑ اسلامپوری	(جواب ندارد) سلہ

تنبیہہ تمام جوابوں کا خلاصہ اسکے علاوہ نہیں۔ کہ اسانید اُستاذی موجود ہیں۔ مگر ہر ایک مسئلہ امام صاحب تک بسند نہیں پہونچ سکتا۔ علمائے فقہ شاگرد ہونیسے جو کچھ لکھیں اُستاذ کا قول بعینہ ہونا لازم نہیں آتا۔ کتب ظاہر الروایۃ کا متواترہ یا مشہور ہونا ادعا محض ہے۔ یہ تاریخ سے بتایا جاوے کہ کس زمانہ میں یہ کتابیں مشہور ہوئیں۔ اور کہاں کہاں رواج پایا۔ آج انکا پتہ کیوں نہیں لگتا۔ حنفیہ میں کیوں رواج نہیں۔ امام محمدؒ و ابو یوسفؒ نے جو کتابیں لکھیں۔ اُن کو خود امام صاحبؒ نے ملاحظہ کیا ہے یا نہیں تاکہ تصدیق ہو۔ خود یہ دونوں شاگرد امام صاحبؒ کے بہت سے مسائل میں مختلف روایات کرتے ہیں۔ اگر سب ثقہ ہیں تو وجہ ترجیح کیا۔ علیٰ ہذا القیاس کتب فقہ کی مختلف نقول بھی قابل غور ہیں جبکہ مدار کتب مؤلفہ امام محمد ابو یوسفؒ وغیرہما ہیں۔ تو وہی اختلاف پایا جانا لازمی ہے۔ اس کے رفع کی کیا صورت ہے۔ کیا ترجیح بلا مرجح نہیں ہے۔ ہزاروں مسائل توقف وغیرہ میں امام صاحبؒ کا کوئی قول نہیں ہے۔ تو وہ کس مذہب کے اقوال ہونگے۔

الحاصل جسقدر اختلاف کہ فقہاء کے خود اقوال میں ہے اُس سے کتاب و سنت کا (وہمی) اختلاف کیونکر رفع ہو سکتا ہے۔ اور کتاب و سنت کو چھوڑ کر ان آرائے رجال کی اقتداء و تقلید کیوں کر جائز ہو سکتی ہے **نقشہ** مذکورہ سے بخوبی واضح ہو گیا۔ کہ مسائل فقہیہ کی اسناد مسلسل فرداً فرداً ہوتی تو علمائے کرام ضرور تحریر فرماتے۔

غرضکہ کتب مذکورہ جن کی یہ حالت ہو کہ ایک مسئلہ کی سند بھی باقاعدہ امام ابوحنیفہؒ تک نہیں پہونچتی ہو تو وہ تو امام صاحبؒ کا مذہب قرار دیکر قابل عمل ہوں۔ اور احادیث مرفوعہ صحیحہ جنکی اسناد باقاعدہ صاحب کتاب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک فرداً فرداً بعد تنقید و جرح تعدیل پہونچتی ہو وہ ناقابل عمل

سلہ جناب ڈپٹی صاحب نے تاریخ ۲۱ صفر ۱۳۳۰ھ کو مولوی محمد ابراہیم صاحب آروی و مولوی مرتضیٰ حسین صاحب مراد آبادی و مولوی حیدر علی صاحب الوری و مولوی عبدالکریم صاحب اسلامپوری کو تاریخ ۲ ربیع الاول ۱۳۳۰ھ کو استفتاء بذریعہ رجسٹری بھیجا گیا جسکی رسید وقت پر موصول ہو چکی تھی مگر اب محرم ۱۳۳۱ھ تک جواب نہیں آیا۔ اور نیز جناب مولوی برکات احمد صاحب ٹونکی و مولوی ابوالخیر صاحب اعظم گڈھی و دہلوی و مولوی احمد علی صاحب میرٹھی کو بتاریخ ۳۰ ربیع الثانی بذریعہ لفافہ غیر رجسٹری شدہ ارسال کیا گیا تھا۔ مگر ان حضرات [illegible] بھی جوابات اب تک وصول نہوے حالانکہ ہر ایک لفافہ میں جواب کے لئے ٹکٹ آدھ آنہ کا بھی رکھدیا گیا تھا جسکا استعمال غالباً اس کے غیر محل پر جائز نہوگا اور ردی کردیا اور کھا جاتا ہے ۱۲

ٹھہرے۔ تو اب خدا سے ڈر کر انصاف کرنیکی ضرورت ہے کہ انمیں سے کون قابل عمل ہے۔

وجہ چہارم

(۲۷) فقہ حنفیہ کا وجود کسی ایک شخص متدین یا کسی ایک مذہب حق پر محدود نہیں ہے چنانچہ مولانا عبد الحی مرحوم حنفی اپنے رسالہ الرفع والتکمیل مطبوعہ انوار محمدی لکھنؤ (جو ۱۳۰۱ھ میں چھپا ہے۔ اور میزان الاعتدال کے آخر میں لگا ہوا ہے۔ اسکے) صـ۲۷ میں فرماتے ہیں کہ۔ وَتَوْضِيحُهُ أَنَّ الْحَنَفِيَّةَ عِبَارَةٌ عَنْ فِرْقَةٍ تُقَلِّدُ الْإِمَامَ أَبَا حَنِيفَةَ فِي الْمَسَائِلِ الْفَرْعِيَّةِ وَتَسْلُكُ مَسْلَكَهُ فِي الْأَعْمَالِ الشَّرْعِيَّةِ سَوَاءٌ وَافَقَتْهُ فِي أُصُولِ الْعَقَائِدِ أَمْ خَالَفَتْهُ فَإِنْ وَافَقَتْهُ يُقَالُ لَهَا الْحَنَفِيَّةُ الْكَامِلَةُ وَإِنْ لَمْ تُوَافِقْهُ يُقَالُ لَهَا الْحَنَفِيَّةُ مَعَ قَيْدٍ يُوَضِّحُ مَسْلَكَهُ فِي الْعَقَائِدِ الْكَلَامِيَّةِ فَكَمْ مِنْ حَنَفِيٍّ حَنَفِيٌّ فِي الْفُرُوعِ مُعْتَزِلِيٌّ عَقِيدَةً كَالزَّمَخْشَرِيِّ جَارِ اللّٰهِ مُؤَلِّفِ الْكَشَّافِ وَغَيْرِهِ لِمُؤَلِّفِ الْقُنْيَةِ وَالْحَاوِي وَالْمُجْتَبٰى شَرْحِ مُخْتَصَرِ الْقُدُورِيِّ نَجْمِ الدِّينِ الزَّاهِدِيِّ وَقَدْ بَسَطْنَا تَرْجَمَتَهُمَا فِي الْفَوَائِدِ الْبَهِيَّةِ فِي تَرَاجِمِ الْحَنَفِيَّةِ وَكَعَبْدِ الْجَبَّارِ وَأَبِي هَاشِمٍ وَالْجُبَّائِيِّ وَغَيْرِهِمْ وَكَمْ مِنْ حَنَفِيٍّ حَنَفِيٌّ فَرْعًا مُرْجِئٌ أَوْ زَيْدِيٌّ أَصْلًا وَبِالْجُمْلَةِ فَالْحَنَفِيَّةُ لَهَا فُرُوعٌ بِاعْتِبَارِ اخْتِلَافِ الْعَقِيدَةِ فَمِنْهُمُ الشِّيعَةُ وَمِنْهُمُ الْمُعْتَزِلَةُ وَمِنْهُمُ الْمُرْجِئَةُ فَالْمُرَادُ بِالْحَنَفِيَّةِ هٰهُنَا هُمُ الْحَنَفِيَّةُ الْمُرْجِئَةُ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ أَبَا حَنِيفَةَ فِي الْفُرُوعِ وَيُخَالِفُونَهُ فِي الْعَقِيدَةِ بَلْ يُوَافِقُونَ فِيهَا الْمُرْجِئَةَ الْخَالِصَةَ۔ ترجمہ توضیح اسکی یہ ہے کہ حنفیہ سے مراد وہ فرقہ ہے کہ جو مسائل فروعات میں امام ابوحنیفہؒ کی تقلید کرتا ہے۔ اور اعمال شرعیہ میں اُنکے طریقہ پر چلتا ہے خواہ اصول عقائد میں اُنکے موافق ہو یا مخالف۔ پھر اگر موافق ہو تو اُسکو کامل حنفی کہا جاتا ہے۔ اور اگر موافق نہو تو اُسکو حنفی کہا جاتا ہے۔ ایک ایسی قید کے ساتھ کہ جو عقائد کلامیہ میں اُسکا مسلک ظاہر کردے۔ پس کتنے حنفی فروع میں حنفی ہیں اور عقیدہ میں معتزلی۔ جیسے زمخشری جار اللہ مؤلف کشاف وغیرہ۔ اور جیسے مؤلف قنیہ وحاوی اور مجتبیٰ شرح مختصر قدوری نجم الدین زاہدی۔ اور تحقیق ان دونوں کا حال ہمنے فوائد البہیہ فی تراجم الحنفیہ میں بسط کے ساتھ لکھدیا ہے۔ اور جیسے عبد الجبار اور ابی ہاشم اور جبائی وغیرہ ہیں۔ اور کتنے حنفی فروعات میں حنفی ہیں اور اصول میں زیدی یا مرجی۔ حاصل کلام یہ کہ حنفیہ کی باعتبار اختلاف عقیدہ کئی شاخیں ہیں پس بعض ان میں شیعہ ہیں اور معتزلی ہیں۔ اور مرجیہ ہیں۔ پس مراد حنفیہ سے وہ حنفیہ مرجیہ

ہیں کہ جو ابو حنیفہؒ کے تابع ہیں فروعات میں اور مخالف ہیں اُنکے عقیدہ میں۔ بلکہ اُس (عقیدہ) میں مُرجیہ خالصہ کے موافق ہیں۔

پس ان وجوہات سے ناظرین کو بخوبی ثابت ہوگیا۔ کہ موجودہ فقہ حنفیہ کی ایک غیر مستند ذخیرہ ہے۔ اور جس میں اہل بدعت و ضلالت کا پورا دخل ہوا ہے۔

فقہ کے متعلق مولوی ولایت علی صاحب حنفی کا فیصلہ

(۲۸) رسالہ عمل بالحدیث صفحہ ۹ میں فرماتے ہیں کہ پس اگر شخصے مسئلہ را ازیں کتب مشہور بسبب مخالف قرآن و حدیث یا استنباط ناپسند ساقط از نظر نمودہ درحقیقت آں نقصانے نیست۔ **ترجمہ** اگر کوئی شخص ان کتب (فقہ مشہورہ) میں سے کسی مسئلہ کو قرآن و حدیث کی مخالفت کے سبب یا استنباط ناواجب کے باعث نظر انداز کردے تو حقیقت میں کوئی حرج نہیں ہے۔

فقہ کے متعلق امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کا فیصلہ

(۲۹) احیاء العلوم مطبوعہ نولکشور صفحہ ۱۲ میں فرماتے ہیں کہ، بَلْ جَمِيْعُ دَقَائِقِ الْفِقْهِ بِدْعَةٌ لَمْ يَعْرِفْهَا السَّلَفُ وَاَمَّا اَدِلَّةُ الْاَحْكَامِ فَيَشْتَمِلُ عَلَيْهَا عِلْمُ الْمَذْهَبِ وَهُوَ كِتَابُ اللّٰهِ وَسُنَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم وَفَهْمُ مَعَانِيْهِمَا وَاَمَّا حِيَلُ الْجَدَلِ مِنَ الْكَسْرِ وَالْقَلْبِ وَفَسَادِ الْوَضْعِ وَالتَّرْكِيْبِ وَالتَّعْدِيَةِ فَاِنَّمَا اُبْدِعَتْ لِاِظْهَارِ الْغَلَبَةِ وَالْاِفْحَامِ وَاِقَامَةِ سُوْقِ الْجَدَلِ بِهَا وَغُمُوْرُهُمْ هٰؤُلَاءِ اَشَدُّ كَثِيْرًا قَاتَهُمْ مِنْ غَيْرِهِمْ مِمَّنْ قَبْلَهُمْ۔ **ترجمہ** فقہ کے جتنے نکات اور باریکیاں ہیں یہ ایجاد کردہ بدعت ہے سلف یہ باتیں نہیں جانتے تھے اور لیکن احکام کی دلیلیں کہ جن پر مذہب کا جاننا موقوف ہے اور مدار ہے جس کا نام علم المذہب ہے وہ کتاب و سنت ہے اور ان کے معانی کا سمجھنا۔ لیکن یہ جو کچھ چالبازیاں ہیں یہ استدلال کے اقسام ہیں۔ کہ جنکی رعایت سے مقابل پر غالب ہوتے ہیں۔ کسر۔ قلب۔ فساد وضع۔ ترکیب۔ تعدیہ۔ یہ سب بدعت ہیں۔ اس لئے ایجاد ہوئیں کہ اختلاف پیدا ہو۔ اور جھگڑے کا بازار گرم ہو۔ دشمن لاجواب ہو جائے۔ ان لوگوں نے پہلے لوگوں سے جن کا ذکر ہو چکا سخت دھوکا کھایا ہے۔ اور برے پھنسے ہیں۔

لیجئے صاحب یہ حقیقت فقہ کی ہے کہ جس پر ہمارے حنفی بھائیوں کو بڑا ناز ہے۔

مسائل فقہ کے اختلاف کے متعلق ایک مغالطہ کا ازالہ

(۳۰) حضرات مقلدین سے عجب کہا جاتا ہے کہ بلا واسطے اپنے امام کے حدیث پر عمل کیوں نہیں کرتے۔

تو جواب میں کہتے ہیں کہ احادیث میں تو اختلاف ہے کوئی ناسخ ہے کوئی منسوخ۔ کوئی صحیح ہے تو کوئی ضعیف انکی تطبیق اور رفع اختلاف ہمارے امکان سے باہر ہے۔ اسکے جواب میں جب کہا جاتا ہے کہ فقہ میں بھی تو امام صاحب اور انکے شاگردوں میں بکثرت اختلاف پایا جاتا ہے۔ اور اختلاف بھی مباح غیر مباح۔ راجح اور مرجوح میں نہیں بلکہ حلت وحرمت اور پاک و ناپاک میں۔ فروعی اختلافات سے تمام کتب فقہ مملو ہیں جسمیں کسی کو مطلق کلام کی گنجائش نہیں ہے علاوہ اسکے اصولی اختلاف بھی بہت کچھ پایا جاتا ہے (۱) چنانچہ علامہ تاج الدین سبکی طبقات سبکی جلد ا صفحہ ۲۴۳ میں فرماتے ہیں کہ فَإِنَّهُمَا (أَيْ أَبَا يُوسُفَ وَمُحَمَّدًا) يُخَالِفَانِ أُصُولَ صَاحِبِهِمَا۔ ترجمہ امام ابویوسفؒ اور محمد امام ابوحنیفہؒ کے اصول میں بھی مخالفت کرتے تھے۔

(۲) مولانا عبدالحی صاحب لکھنوی مقدمہ شرح وقایہ صفحہ ۸ میں لکھتے ہیں کہ إِنَّهُمْ أَدْرَجُوا أَبَا يُوسُفَ وَمُحَمَّدًا فِي طَبَقَةِ مُجْتَهِدِي الْمَذْهَبِ الَّذِي لَا يُخَالِفُونَ الْإِمَامَ فِي الْأُصُولِ. وَلَيْسَ كَذٰلِكَ فَإِنَّ مُخَالَفَتَهُمَا الْإِمَامَهُمَا فِي الْأُصُولِ غَيْرُ قَلِيلَةٍ حَتّٰى قَالَ الْإِمَامُ الْغَزَالِيُّ فِي كِتَابِهِ الْمَنْخُولِ إِنَّهُمَا خَالَفَا أَبَا حَنِيفَةَ فِي ثُلُثَيْ مَذْهَبِهِ۔ ترجمہ علماء طبقات نے ابویوسفؒ اور محمدؒ کو مجتہد فی المذہب میں شمار کیا ہے جو اپنے امام کے اصول مقررہ میں اختلاف نہیں کرتے تھے حالانکہ یہ بات صحیح نہیں۔ کیونکہ ان دونوں کی اپنے امام سے اصول میں جو مخالفت ہے وہ بہت زیادہ ہے یہانتک کہ امام غزالیؒ نے کتاب منخول میں کہا کہ ان دونوں (ابویوسفؒ اور محمدؒ) نے اپنے امام سے دو ثلث مذہب میں اختلاف کیا ہے۔

علامہ عبیداللہ بن عمر دبوسی حنفی نے جو سمرقند و بخارا کے بڑے فقیہ تھے اپنی کتاب تاسیس النظر مطبوعہ مصر میں وہ اصول مختلفہ بیان کیے ہیں جو امام صاحب اور صاحبین (ابویوسفؒ ومحمدؒ) میں۔ یا شیخین (ابوحنیفہؒ وابویوسفؒ) امام محمدؒ میں۔ یا طرفین (ابوحنیفہؒ ومحمدؒ) اور امام ابویوسفؒ میں۔ یا ثلاثہ (ابوحنیفہؒ وابویوسفؒ ومحمدؒ) امام زفرؒ میں مختلف ہیں۔ جس کی تفصیل کتاب مذکورہ یا مولانا مولوی ثناءاللہ صاحب فاضل امرتسری کی نادر تصنیف رسالہ تقلید شخصی اور سلفی میں ملاحظہ فرمائیں۔

فرمائیے حضرت حدیث پر عمل کرنے سے تو اختلاف مانع تھا۔ فقہی اختلاف جو اصول اور فروع میں بکثرت ہے اُسپر عمل کرنے کو کونسی شے اجازت دیتی ہے۔ اور اسکے رفع کی کیا صورت ہے۔ آخر جو صورت ہوگی وہ حدیث میں بھی ممکن ہے۔ پھر حدیث پر عمل کیوں نہیں۔ کیا فقہ کا مرتبہ حدیث سے زیادہ ہے۔ عیاذاً باللہ۔ (اللہ ہی سمجھ دے)

فقہ کی تدوین کے متعلق ایک مغالطہ کا ازالہ

(۳۱) ہمارے برادران احناف اکثر فرمایا کرتے ہیں کہ فقہ حنفیہ امام صاحب کے زمانہ میں بڑے اہتمام سے مدون ہوئی چنانچہ مولانا شبلی نعمانی اپنی کتاب سیرۃ النعمان مطبوعہ مجتبائی صفحہ ۲۰ میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ (فقہ کی) تدوین کا طریقہ یہ تھا کہ کسی خاص باب کا کوئی مسئلہ پیش کیا جاتا تھا اگر اُسکے جواب میں سب لوگ متفق الرائے ہوتے تو اُسی وقت قلمبند کر لیا جاتا ورنہ نہایت آزادی سے بحثیں شروع ہوتیں۔ کبھی کبھی بہت دیر تک بحث قائم رہتی۔ امام صاحب غور اور تحمل کے ساتھ سب کی تقریریں سنتے اور بالآخر ایسا جچا تلا فیصلہ کرتے کہ سب کو تسلیم کرنا پڑتا۔

ایضاً۔ صفحہ ۲ پر لکھتے ہیں کہ امام محمدؒ۔ امام طحاوی۔ قاضی ابو یوسف۔ امام زفر۔ یحییٰ بن ابی زائدہ۔ حفص بن غیاث۔ مندل۔ حبان وغیرہ وغیرہ۔ امام صاحب نے ان لوگوں کی شرکت سے ایک مجلس مرتب کی اور باقاعدہ طور سے فقہ کی تدوین شروع ہوئی۔ اس کام میں کم و بیش تیس ۳۰ برس کا زمانہ صرف ہوا یعنی سنہ ۱۲۱ھ سے سنہ ۱۵۰ھ تک (انتہی ملخصاً)

جواب یہ ہے کہ اگر فقہ کی تدوین فی الواقع اسی طرح ہوتی تو صاحبین کا امام ابو حنیفہؒ سے دو ثلث مسائل میں اختلاف منقول نہ ہوتا۔ (ملاحظہ ہو مسئلہ ۲۰ حصہ اول) جب اختلاف بدیہی ہے تو انعقاد مجلس اور مسائل کا محقق ہو کر لکھا جانا غیر صحیح ہے۔

دوم یہ بات ممکن بھی نہیں ہے۔ اس لئے کہ امام محمد علی الاختلاف روایات سنہ ۱۳۵ھ یا ۱۳۲ھ یا ۱۳۱ھ میں پیدا ہوئے۔ چنانچہ تاریخ ابن خلکان مطبوعہ ایران جلد ۲ صفحہ ۲۷ میں ہے کہ مَوْلِدُہٗ سَنَةَ خَمْسٍ وَّثَلٰثِيْنَ۔ وَقِيْلَ اِحْدٰى وَثَلٰثِيْنَ۔ وَقِيْلَ اِثْنَيْنِ وَثَلٰثِيْنَ وَمِائَةٍ۔

ناظرین غور فرمائیں کہ امام محمدؒ کی شرکت اُس مجلس میں کہ جو سنہ ۱۲۱ھ میں مرتب کی گئی تھی کیسے ممکن ہے جبکہ اُنکا وجود ہی دنیا میں اس مجلس کے انعقاد کے دس۔ یا گیارہ ۱۱۔ یا چودہ ۱۴ سال کے بعد ہوا تھا۔ شاید روحانی حالت میں شرکت رکھتے ہونگے۔

امام طحاوی سنہ ۲۳۸ھ میں پیدا ہوئے ابن خلکان جلد ا صفحہ ۱۹ وَكَانَتْ وِلَادَتُهٗ سَنَةَ ثَمَانٍ وَّثَلٰثِيْنَ وَمِائَتَيْنِ۔ ان کی شرکت بھی اُس مجلس میں کہ جو سنہ ۱۲۱ھ میں مرتب کی گئی کیونکر ممکن ہے جبکہ اُنکا وجود ہی اس عالم میں ایکسو سترہ ۱۱۷ سال بعد ہوا۔ شاید ان کی شرکت بھی روحانی طریق پر ہوگی۔

امام قاضی ابو یوسف سنہ ۱۱۳ھ میں پیدا ہوئے ہیں۔ تاریخ ابن خلکان جلد ۲ صفحہ ۲۶۶ میں ہے کہ:۔ كَانَتْ وِلَادَةُ الْقَاضِيْ اَبِيْ يُوْسُفَ سَنَةَ ثَلٰثَ عَشْرَةَ وَمِائَةٍ بِبَغْدَادَ۔ اس حساب

سے انکی عمر آٹھ برس کی تھی۔

امام زفر سنہ ۱۱۰ھ میں پیدا ہوئے۔ ابن خلکان جلد ۱ صفحہ ۲۰۹ میں ہے کہ مَوْلِدُہٗ سَنَۃَ عَشْرٍ وَّ مِائَۃٍ۔ اس حساب سے سنہ ۱۲۱ھ میں گیارہ برس کے تھے۔

یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ سنہ ۱۱۹ھ میں پیدا ہوئے۔ میزان الاعتدال مطبوعہ انوار محمدی جلد ۲ صفحہ ۲۷۷ میں ہے کہ مَاتَ سَنَۃَ اثْنَتَیْنِ وَثَمَانِیْنَ وَمِائَۃٍ وَّلَہٗ ثَلٰثٌ وَّسِتُّوْنَ سَنَۃً اس حساب سے سنہ ۱۲۱ھ میں دو برس کے تھے۔

حفص بن غیاث۔ تقریباً سنہ ۱۱۵ھ میں پیدا ہوئے۔ تقریب التہذیب مطبوعہ فاروقی صفحہ ۹۸ میں ہے کہ مَاتَ سَنَۃَ اَرْبَعٍ اَوْ خَمْسٍ وَّتِسْعِیْنَ وَقَدْ قَارَبَ الثَّمَانِیْنَ۔ اس حساب سے سنہ ۱۲۱ھ میں قریباً چھ سال کے تھے۔

مندل بن علی العنزی سنہ ۱۰۳ھ میں پیدا ہوئے۔ تقریب التہذیب صفحہ ۳۶۷ میں ہے کہ وُلِدَ سَنَۃَ ثَلٰثٍ وَّمِائَۃٍ۔ اس حساب سے سنہ ۱۲۱ھ میں اٹھارہ سال کے تھے۔

حبان بن علی العنزی سنہ ۱۱۱ھ یا سنہ ۱۱۲ھ میں پیدا ہوئے۔ تقریب التہذیب صفحہ ۶۴ میں ہے کہ مَاتَ سَنَۃَ اِحْدٰی اَوْ اِثْنَتَیْنِ وَسَبْعِیْنَ وَلَہٗ سِتُّوْنَ سَنَۃً۔ اس حساب سے سنہ ۱۲۱ھ میں نو یا دس سال کے تھے۔ وقس علیٰ ہذا۔

غرضکہ ایسی مہتم بالشان مجلس میں۔ ۲ دو برس۔ چھ برس۔ آٹھ برس۔ ۹ نو دس برس۔ گیارہ برس۔ اٹھارہ برس کی عمر کے ممبر مقرر ہونے خلاف عقل ہیں۔ اور بفرض محال تسلیم بھی کر لیا جائے تو جو مسائل یا احکامات ایسی پارلیمنٹ سے پاس ہو کر صادر ہونگے۔ وہ اہل انصاف کے نزدیک کیا وقعت رکھیں گے اور ضروری اس کا نتیجہ یہی ہوگا کہ مسائل حصہ اول مندرجہ حقیقۃ الفقہ جیسے صادر ہوں۔

اب مقام غور ہے کہ جس فقہ کی یہ حالت ہو اس کو اپنا مایۂ ناز سمجھنا بلکہ اس پر فخر کرنا کہاں تک اقتضاء دیانت اور قرین عقل ہے۔ اس موقع پر مولانا روم مرحوم نے کیا خوب فرمایا ہے مثنوی مطبوعہ

مرغ چوں بر آب شوری تند   آب شیریں را ندیدست مدد

شریعت کیا ہے

(۲۲) شریعت کی تعریف کتب اصول فقہ حنفیہ میں یوں کی گئی ہے۔ توضیح تلویح مطبوعہ مصر صفحہ ۱۶ میں ہے اَلشَّرِیْعَۃُ مَا لَا تُدْرَکُ لَوْلَا خِطَابُ الشَّارِعِ۔ ترجمہ شریعت خطاب شارع کا ہی ہے اور بس ایضاً نور الانوار مطبوعہ مجتبائی دہلی صفحہ ۲ وَالْاَوْلٰی اَنْ یَّکُوْنَ الشَّرْعُ اِسْمًا لِلدِّیْنِ فَلَا

يَحْتَاجُ اِلَى التَّاوِيْلِ۔ ترجمہ شرع نام ہے دین کا جو تاویل کا محتاج نہیں۔
ایضاً اسی کے حاشیہ پر ہے۔ وَالْمُرَادُ الدِّيْنُ الْقَوِيْمُ اَیْ دِيْنُ الرَّسُوْلِ۔ ترجمہ مراد دین قویم سے دین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔
اب کتب فقہ میں نظر کرتے ہیں تو اسمیں قَالَ اَبُوْحَنِيْفَةَ (ابوحنیفہؒ نے کہا) قَالَ اَبُوْيُوْسُفَ (ابویوسفؒ نے کہا) قَالَ مُحَمَّدٌ (محمدؒ نے کہا) قَالَ زُفَرُ (زفرؒ نے کہا) قَالَ حَسَنُ بْنُ زِيَادٍ (حسن بن زیادؒ نے کہا) قَالَ اَبُوالْلَّيْثِ (ابواللیث نے کہا) قَالَ شَمْسُ الْاَئِمَّةِ السَّرْخَسِيُّ (شمس الائمہ سرخسی نے کہا) قَالَ شَمْسُ الْاَئِمَّةِ الْحَلْوَانِيُّ (شمس الائمہ حلوانی نے کہا) قَالَ مَشَائِخُ الْبَلْخِ (مشائخ بلخ نے کہا) وغیرہ وغیرہ جا بجا لکھا ہوا ہے۔
تو ان اقوال در تعریف شریعت کو ملحوظ رکھکر کیا کہہ سکتے ہیں کہ کتب فقہ کے مسائل تمام شرعی ہیں۔
فَاعْتَبِرُوْا يَا اُولِى الْاَبْصَارِ۔
شاہ ولی اللہ صاحب حجۃ اللہ البالغہ مطبوعہ صدیقی صفحہ ۱۶۱ میں فرماتے ہیں کہ لَمْ نُؤْمِنْ بِفَقِيْهٍ اَيًّا كَانَ اِنَّهُ اَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ الْفِقْهَ وَفَرَضَ عَلَيْنَا طَاعَتَهُ وَاَنَّهُ مَعْصُوْمٌ فَاِنِ اقْتَدَيْنَا بِوَاحِدٍ مِنْهُمْ فَذَالِكَ بِعِلْمِنَا بِاَنَّهُ عَالِمٌ بِكِتَابِ اللّٰهِ وَسُنَّةِ رَسُوْلِهٖ ترجمہ کوئی فقیہ (امام ہو یا مجتہد) ہو ہم کسی پر ایمان نہیں لائے کہ اللہ نے اس پر فقہ وحی کے طور پر بھیجدی ہے) اور ہم پر اُسکی اطاعت فرض کردی اور وہ (خطا سے) معصوم ہے پس اگر ہم اُن میں سے کسی کی پیروی کریں تو یہ اسوجہ سے ہے کہ وہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کا عالم ہے۔ غرض کتب شریعت قرآن وحدیث ہی ہیں۔ اور بس۔

شانِ حدیث

(۱) اللہ تبارک تعالےٰ ارشاد فرماتا ہے۔ اِنَّا اَنْزَلْنَا اِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا اَرَاكَ اللّٰهُ۔ (نساء) ترجمہ (اے نبی) بیشک ہم نے یہ کتاب (قرآن) تمہاری طرف حق کے ساتھ اتاری ہے کہ تم لوگوں میں اسکے موافق فیصلہ کرو۔ جو تمکو خدا سمجھائے۔
(۲) اس آیت کے تحت میں امام فخرالدین رازی تفسیر کبیر جلد ۳ صفحہ ۳۱۷ میں فرماتے ہیں کہ قَالَ الْمُحَقِّقُوْنَ هٰذِهِ الْاٰيَةُ تَدُلُّ عَلٰى اَنَّهُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ مَا كَانَ يَحْكُمُ اِلَّا بِالْوَحْيِ

وَالنَّصِّ ترجمہ محققین نے کہا ہے کہ یہ آیت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام سوائے وحی اور نص کے فیصلہ نہیں کرتے تھے۔

(۳) اتقان فی علوم القرآن مطبوعہ مصر جلد ۲ ص۱۷۶ میں علامہ جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں کہ۔ فَإِنْ أَعْيَاهُ ذٰلِكَ (أَيْ طَلَبُهُ مِنَ الْقُرْآنِ) طَلَبَهُ مِنَ السُّنَّةِ فَإِنَّهَا شَارِحَةٌ لِلْقُرْآنِ وَمُوَضِّحَةٌ لَهُ وَقَدْ قَالَ الشَّافِعِيُّ كُلُّ مَا حَكَمَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم فَهُوَ مِمَّا فَهِمَهُ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ تَعَالَى إِنَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا أَرَاكَ اللّٰهُ فِي آيَاتٍ أُخَرَ وَقَالَ صلعم أَلَا إِنِّيْ أُوْتِيْتُ الْقُرْآنَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ يَعْنِي السُّنَّةَ فَإِنْ لَمْ يَجِدْهُ مِنَ السُّنَّةِ رَجَعَ إِلَى أَقْوَالِ الصَّحَابَةِ فَإِنَّهُمْ أَدْرَى بِذٰلِكَ لِمَا شَاهَدُوْهُ مِنَ الْقَرَائِنِ وَالْأَحْوَالِ عِنْدَ نُزُوْلِهِ وَلِمَا اخْتُصُّوْا بِهِ مِنَ الْفَهْمِ التَّامِّ وَالْعِلْمِ الصَّحِيْحِ وَالْعَمَلِ الصَّالِحِ وَقَدْ قَالَ رَوَى الْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ إِنَّ تَفْسِيْرَ الصَّحَابِيِّ الَّذِيْ شَهِدَ الْوَحْيَ وَالتَّنْزِيْلَ حُكْمُ الْمَرْفُوْعِ۔ ترجمہ اگر یہ بات ان کو مشکل ہو جائے یعنی قرآن سے اس کا تلاش کرنا تو اس کو سنت میں ڈھونڈے۔ کیونکہ سنت قرآن کی شرح وتفسیر ہے اور اس کو واضح کرنیوالی ہے۔ اور (امام) شافعیؒ نے بھی کہا ہے کہ جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احکام بیان فرمائے ہیں تو وہ یا تو معانی قرآن میں جو اس سے سمجھے ہیں۔ جیسا کہ فرمایا کہ ہم نے تمہاری طرف بھیجی کتاب کہ تم لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو۔ وہی جو کچھ کہ اللہ نے تمکو سمجھایا اور سوجھایا۔ دوسری آیتوں میں بھی یہی مضمون ہے۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجکو قرآن عنایت ہوا اور اس جیسی ایک چیز اور۔ یعنی حدیث۔ اگر کوئی بات سنت سے نہ ملے تو صحابہؓ کے قول کی طرف متوجہ ہو۔ کیونکہ وہ اس سے خوب واقف ہیں اسوجہ سے کہ وہ قرآن کے اترتے وقت موجود تھے۔ اور اسکی شان نزول سے واقف تھے۔ اور وہ خاص کئے گئے ہیں پوری پوری سمجھ اور ٹھیک ٹھیک علم اور عمل صالح کے لئے۔ اور حاکم نے مستدرک میں روایت کی ہے کہ صحابیؓ کی تفسیر جو وقت وحی اور نزول کے حاضر تھے بمنزلہ حدیث مرفوع کے ہے۔

(۴) اور سورہ اعراف میں ارشاد باری ہے۔ اِتَّبِعُوْا مَا اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ (فرمایا اے لوگو) تابعداری کرو تم اس چیز کی جو تمہاری طرف اتاری گئی ہے رب تمہارے سے اور مت تابعداری کرو سوائے اسکے اور دوستوں کی۔

(۵) اس آیت کے تحت میں علامہ علاؤ الدین علی بن محمدؒ اپنی تفسیر خازن جلد ۲ ص۱۷۱ میں فرماتے ہیں کہ اِتَّبِعُوا الْقُرْاٰنَ وَمَا اٰتٰى بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ تابعداری کرو تم قرآن کی اور اُس چیز کی جو نبی صلعم لائے۔ (یعنی حدیث)

(۶) اور سنن دارمی مطبوعہ رحمانی ص۵۵ میں ہے کہ عَنْ حَسَّانَ قَالَ جِبْرِيلُ يَنْزِلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالسُّنَّةِ كَمَا يَنْزِلُ عَلَيْهِ بِالْقُرْاٰنِ ترجمہ حضرت حسانؓ سے روایت ہے کہا جبرئیلؑ جس طرح قرآن لیکر آپ کے پاس نازل ہوتے تھے اسی طرح حدیث لیکر (بھی) آپ کے پاس نازل ہوتے تھے۔

(۷) مشکوٰۃ مطبوعہ انصاری ص۲۹ میں ہے کہ اَلَا اِنِّيْ اُوْتِيْتُ الْقُرْاٰنَ وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ ترجمہ فرمایا خبردار ہو بیشک میں دیا گیا ہوں قرآن اور مثل اُسکے ساتھ اسکے (یعنی حدیث)

(۸) اور سنن دارمی ص۵۵ میں ہے کہ :- قَالَ السُّنَّةُ قَاضِيَةٌ عَلَى الْقُرْاٰنِ وَلَيْسَ الْقُرْاٰنُ بِقَاضٍ عَلَى السُّنَّةِ۔ ترجمہ فرمایا حدیث قاضی ہے قرآن پر اور قرآن قاضی (فیصلہ کرنے والا) نہیں ہے حدیث پر۔ الحاصل حدیث بھی منزل من اللہ ہے۔ پس جو حکم قرآن کا ہے وہی حکم حدیث صحیح کا ہے یعنی اگر قرآن قطعی ہے تو حدیث بھی قطعی ہے۔

(۹) تفسیر لباب التاویل فی معانی التنزیل مطبوعہ مصر جلد ۳ ص۱۱۰ میں ہے کہ قَالَ بَعْضُهُمْ مَتٰى وَقَعَ تَعَارُضٌ بَيْنَ الْقُرْاٰنِ وَالْحَدِيْثِ وَجَبَ تَقْدِيْمُ الْحَدِيْثِ لِاَنَّ الْقُرْاٰنَ مُجْمَلٌ وَالْحَدِيْثَ مُبَيِّنٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اَلْقُرْاٰنُ مِنْهُ مُحْكَمٌ وَمِنْهُ مُتَشَابِهٌ فَالْمُحْكَمُ يَجِبُ اَنْ يَكُوْنَ مُبَيَّنًا وَالْمُتَشَابِهُ هُوَ الْمُجْمَلُ وَيُطْلَبُ بَيَانُهٗ مِنَ السُّنَّةِ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ ترجمہ بعض نے کہا کہ جب قرآن و حدیث میں تعارض ہو تو حدیث کو مقدم کرنا واجب ہے کیونکہ قرآن مجمل ہے اور حدیث مفصل بعض نے کہا قرآن کا بعض حصہ محکم ہے بعض متشابہ، محکم کا مفصل ہونا ضروری ہے۔ اور متشابہ وہی مجمل ہے اُس کا بیان حدیث میں طلب کیا جاویگا۔ جیسا کہ اللہ تعالے نے فرمایا تاکہ تو بیان کر دے لوگوں کو جو ان کی طرف اُتارا گیا۔

(۱۰) میزان شعرانی مطبوعہ مصر جلد ۱ ص۱۳ میں ہے کہ :— وَمِنْ هُنَا تَعْلَمُ يَا وَلَدِيْ اَنَّ السُّنَّةَ قَاضِيَةٌ عَلَى الْكِتَابِ وَلَا عَكْسَ فَاِنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الَّذِيْ بَيَّنَ لَنَا اَحْكَامَ الْكِتَابِ بِالْفَاظِ شَرِيْعَتِهٖ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى

إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحٰى وَفِي الْقُرْآنِ الْعَظِيمِ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُولِ يَعْنِي إِلَى الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَاعْمَلُوا إِمَّا وَافَقَهُمَا أَوْ وَافَقَ أَحَدَهُمَا۔ ترجمہ اور یہیں سے معلوم ہوگیا اے لڑکے تحقیق سنت حاکم وفیصلہ کرنیوالی ہے کتاب (قرآن) پر۔ اور اس کا عکس نہیں ہے (یعنی قرآن حدیث پر حاکم نہیں ہے) کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں جنہوں نے قرآن کے حکم کھولے۔ اور انکی تفسیر کی الفاظ شریعت کے ساتھ۔ اور آپ ہی ہیں جو ہوا وہوس کو دخل نہیں اور جو کچھ آپکی زبان مبارک سے نکلا ہے سبکا سب وحی ہے۔ اور قرآن شریف میں بھی ہے کہ اگر تم میں کسی امر میں نزاع ہوجائے تو اسکو اللہ اور رسول کی طرف لیجاؤ یعنی قرآن و حدیث کی کسوٹی پر جانچ لو۔ اور اسی کو مانو جو دونوں یا ایک کے موافق ہو۔ خاصکر صحیحین کہ انمیں ایک ایک حدیث بسند متعدد منقول ہے۔ الا ما شاء اللہ۔ اسی واسطے اجلہ محدثین اسکے قائل ہوئے ہیں کہ بخاری کی حدیثوں میں ہر طبقہ میں دو راوی سے کم نہیں ہیں۔ جن کا بمقتضائے آیت کریمہ وَاسْتَشْهِدُوا شَهِيدَيْنِ مِنْ رِجَالِكُمْ (اور گواہ کرلو تم دو گواہ مردوں اپنے میں سے) ماننا ضروری ہے۔

(۱۱) فتح المغیث مطبوعہ انوار محمدی ص۱۲ میں حاکم و بیہقی سے منقول ہے کہ۔ مِنْ شَرْطِهِمَا أَنْ يَكُونَ لِلصَّحَابِيِّ الْمَشْهُورِ بِالرِّوَايَةِ عَنِ النَّبِيِّ صلعم رَاوِيَانِ فَصَاعِدًا ثُمَّ يَكُونُ لِلتَّابِعِيِّ الْمَشْهُورِ رَاوِيَانِ ثِقَتَانِ ثُمَّ يَرْوِيهِ عَنْهُ مِنْ أَتْبَاعِ التَّابِعِينَ الْحَافِظُ الْمُتْقِنُ الْمَشْهُورُ وَلَهُ رُوَاةٌ ثِقَاتٌ مِنَ الطَّبَقَةِ الرَّابِعَةِ ثُمَّ يَكُونُ شَيْخُ الْبُخَارِيِّ أَوْ مُسْلِمٍ حَافِظًا مُتْقِنًا مَشْهُورًا بِالْعَدَالَةِ فِي رِوَايَتِهِ وَلَهُ رُوَاةٌ ثُمَّ يَتَدَاوَلُهُ أَهْلُ الْحَدِيثِ بِالْقَبُولِ إِلَى وَقْتِنَا هٰذَا كَالشَّهَادَةِ عَلَى الشَّهَادَةِ ترجمہ بخاری مسلم کی شرط یہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے جو صحابی روایت کرے وہ روایت میں مشہور ہو اور دو شخص یا دو سے زیادہ سے روایت کرتا ہو۔ پھر تابعی (بھی) بھی مشہور ہو اور دو راوی ثقہ ہوں پھر تبع تابعین میں بھی اس کو روایت کریں وہ جو حفظ و اتقان میں مشہور ہوں اور انکے بہت ثقہ راوی ہوں چوتھے طبقہ والوں میں سے پھر بخاری مسلم کے استاد ایسے لوگ ہوں جو حفظ و اتقان و عدالت فی الروایۃ میں مشہور ہوں۔ پھر محدثین اسکو قبول کرکے ہاتھوں ہاتھ لیتے چلے آئے اسوقت تک جیسے گواہی پر گواہی۔

بعد بخاری و مسلم کے وہ احادیث جو بخاری و مسلم کی شرط پر ہو۔ پھر وہ جو فقط بخاری کی شرط پر ہو۔ اور پھر

وہ جو صرف مسلم کی شرط پر ہو۔ پھر وہ جو دوسرے ائمہ کی حدیث کی شرط پر ہو جنہوں نے تصحیح کا التزام کیا ہے

احادیث کا التزام واہتمام

احادیث کی تین قسمیں ہیں۔ قولی۔ فعلی۔ تقریری۔ قولی وہ جو آپ نے فرمایا ہو فعلی وہ جو آپ نے کیا ہو۔ تقریری وہ جو آپ کے سامنے کیا گیا ہو اور آپ نے اس پر سکوت فرمایا ہو۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے عاشق تھے جو کچھ آپ کو کرتے دیکھتے خود اس پر عامل ہو جاتے۔ اور ایک دوسرے کو بتاتے یہی حال تابعین و تبع تابعین کا رہا۔ غرضکہ جو احادیث فعلی و تقریری تھیں اُنکو تو چنداں یاد کرنیکی ضرورت نہ تھی خود عمل اُنکے اس پر شاہد تھے۔ رہی احادیث قولی وہ ان کو خوب یاد کرتے۔ اور جن کو اپنی یاد پر بھروسا نہ تھا وہ انکو قلمبند کر لیتے۔ چنانچہ ادلہ مندرجہ ذیل سے بخوبی روشن ہو جائے گا۔ انشاءاللہ۔

گردان احادیث

(۱۲) مسند دارمی مطبوعہ رحمانی ص۵۸ میں ہے کہ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ تَذَاكَرُوْا هٰذَا الْحَدِيْثَ وَتَزَاوَرُوْا فَاِنَّكُمْ اِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا يَدْرُسْ ترجمہ ابن بریدہؓ کہتے ہیں حضرت علیؓ نے فرمایا تم لوگ اس حدیث میں گفتگو کرتے رہو اور آپس میں ملتے رہو کیونکہ اگر تم (ایسا) نہ کروگے تو علم مٹ جائیگا۔

(۱۳) دارمی ص۷۸ میں ہے کہ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَذَاكَرُوْا هٰذَا الْحَدِيْثَ لَا يَنْفَلِتُ مِنْكُمْ فَاِنَّهٗ لَيْسَ مِثْلَ الْقُرْاٰنِ مَجْمُوْعٌ مَّحْفُوْظٌ وَاِنَّكُمْ اِنْ لَّمْ تَذَاكَرُوْا هٰذَا الْحَدِيْثَ يَنْفَلِتْ مِنْكُمْ وَلَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ حَدَّثْتُ اَمْسِ فَلَا اُحَدِّثُ الْيَوْمَ بَلْ حَدَّثْتُ اَمْسِ وَلْتُحَدِّثِ الْيَوْمَ وَلْتُحَدِّثْ غَدًا۔ ترجمہ سعید بن جبیرؒ سے منقول ہے کہ (عبداللہ) بن عباسؓ نے فرمایا کہ تم لوگ اس حدیث میں گفتگو کرو تاکہ تم سے کہیں جاتی نہ رہے کیونکہ وہ قرآن کی طرح لکھی محفوظ نہیں ہے اور تم لوگ اگر اس حدیث میں گفتگو نہ کرتے رہوگے تو وہ تم سے جاتی رہیگی۔ اور تم میں سے کوئی شخص یہ نہ کہے کہ میں نے کل حدیث بیان کی لہٰذا آج نہیں بیان کروں گا بلکہ گذشتہ کل کو بھی بیان کرو اور آج بھی بیان کرو اور آئندہ کل کو بھی بیان کرو۔

(۱۴) دارمی ص۷۸ میں ہے کہ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِذَا سَمِعْتُمْ مِنَّا حَدِيْثًا فَتَذَاكَرُوْهُ بَيْنَكُمْ ترجمہ عطاءؒ سے روایت ہے کہ (عبداللہ) بن عباسؓ نے فرمایا کہ جب تم

لوگ ہم سے کوئی حدیث سنو تو اُسکو آپس میں یاد کرو۔

(۱۵) دارمی ص۵۵ میں ہے کہ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَرْوِيَ حَدِيثًا فَلْيُرَدِّدْهُ ثَلَاثًا ترجمہ نافعؒ سے مروی ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص حدیث بیان کرنا چاہے تو چاہیئے کہ اُسکو تین مرتبہ لوٹالے۔

(۱۶) دارمی ص۵۵ میں ہے کہ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ رَاوِي عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِاللهِ قَالَ تَذَاكَرُوا هٰذَا الْحَدِيثَ فَإِنَّ حَيَاتَهُ مُذَاكَرَتُهُ ترجمہ عطاء بن سائبؒ اپنے والد یا ابوالاحوصؒ سے نقل کرتے ہیں کہ عبداللہؓ (ابن مسعود) نے فرمایا کہ تم لوگ اس حدیث میں گفتگو کرتے رہو کیونکہ حدیث کی زندگی یہی ہے کہ اسمیں گفتگو کیجاوے۔

(۱۷) دارمی ص۵۶ میں ہے کہ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ تَذَاكَرُوا الْحَدِيثَ فَإِنَّ الْحَدِيثَ يُهَيِّجُ الْحَدِيثَ ترجمہ ابونضرہؒ سے منقول ہے کہ ابوسعید خدریؓ نے فرمایا کہ حدیث میں گفتگو کرو کیونکہ ایک حدیث دوسری حدیث کو یاد دلاتی ہے۔

(۱۸) دارمی ص۵۶ میں ہے کہ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ كَانَ إِسْمٰعِيلُ بْنُ رَجَاءٍ يَجْمَعُ صِبْيَانَ الْكُتَّابِ يُحَدِّثُهُمْ يَتَحَفَّظُ بِذَاكَ ترجمہ اعمشؒ کہتے ہیں کہ اسمٰعیل بن رجاء مدرسہ کے لڑکوں کو جمع کرکے اُن سے حدیث بیان کرتے تھے اس طرح یاد کرتے تھے۔

(۱۹) دارمی ص۵۶ میں ہے کہ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ الشَّقَرِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدِّثْ حَدِيثَكَ مَنْ يَشْتَهِيهِ وَمَنْ لَا يَشْتَهِيهِ فَإِنَّهُ يَصِيرُ عِنْدَكَ كَأَنَّهُ إِمَامٌ تَقْرَأُهُ۔ ترجمہ ابوعبداللہ شقریؒ سے منقول ہے کہ ابراہیمؒ نے کہا کہ تم اپنی حدیث لوگوں سے بیان کرو۔ خواہ اسکی خواہش رکھتے ہوں یا نہ رکھتے ہوں کیونکہ وہ تمہارے نزدیک ایسا ہے کہ گویا کہ وہ ایک کتاب ہے جسکو تم پڑھ رہے ہو۔

(۲۰) دارمی ص۵۵ میں ہے کہ عَنْ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى قَالَ إِحْيَاءُ الْحَدِيثِ مُذَاكَرَتُهُ فَقَالَ لَهُ عَبْدُاللهِ ابْنُ شَدَّادٍ يَرْحَمُكَ اللهُ كَمْ مِنْ حَدِيثٍ أَحْيَيْتَهُ فِي صَدْرِي قَدْ كَانَ قَدْ مَاتَ ترجمہ یزیدؒ سے منقول ہے کہ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰؒ نے کہا کہ حدیث کا زندہ رکھنا یہ ہے کہ اسمیں گفتگو کیجاوے تو ان سے عبداللہ بن شدادؒ نے کہا کہ اللہ تعالےٰ آپ پر رحم کرے بہت سی حدیثیں جو مر گئی تھیں (یعنی میں بھول گیا تھا) آپ نے ان کو میرے سینے میں زندہ کردیا (یعنی یاد کرادیں)

(۲۱) دارمی ص۵۹ میں ہے کہ اَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ اللَّيْثَ بْنَ سَعْدٍ يَقُوْلُ تَذَاكَرَ ابْنُ شِهَابٍ لَيْلَةً بَعْدَ الْعِشَاءِ حَدِيْثًا وَهُوَ جَالِسٌ مُتَوَضِّئًا قَالَ فَمَا زَالَ ذٰلِكَ مَجْلِسُهُ حَتّٰى اَصْبَحَ قَالَ مَرْوَانُ جَعَلَ يَتَذَاكَرُ الْحَدِيْثَ

ترجمہ مروان بن محمدؒ کہتے ہیں کہ میں نے لیث بن سعدؒ سے سنا کہتے تھے کہ ابن شہابؒ نے ایک مرتبہ رات کو ایک حدیث کا ذکر کیا اور وہ وضو کر کے بیٹھے ہوئے تھے تو وہ اُن کا جلسہ برابر رہا یہانتک کہ صبح ہوگئی۔ مروان کہتے ہیں کہ وہ برابر حدیث کا ذکر کرتے رہے۔

کتابت احادیث

(۲۲) مسند دارمی مطبوعہ رحمانی ص۶۹ میں ہے کہ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّهُ اَتَی رَسُوْلَ اللّٰهِ صلعم فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلعم اِنِّیْ اُرِيْدُ اَنْ اَرْوِیَ مِنْ حَدِيْثِكَ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَسْتَعِيْنَ بِكِتَابِ يَدِیْ مَعَ قَلْبِیْ اِنْ رَاَيْتَ ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم اِنْ كَانَ حَدِيْثِیْ ثُمَّ اسْتَعِنْ بِيَدِكَ مَعَ قَلْبِكَ

ترجمہ عبداللہ بن عمروؓ سے منقول ہے کہ اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاکر کہا یا رسول اللہ میں چاہتا ہوں آپکی حدیثیں (لوگوں سے) بیان کروں۔ اور میں چاہتا ہوں کہ اپنے دل کے ساتھ اپنے ہاتھ کے لکھنے سے بھی مدد لوں اگر آپ اسکو مناسب سمجھیں۔ تو رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اگر میری حدیث ہو تو اپنے دل کے ساتھ اپنے ہاتھ سے بھی مدد لو۔ (یعنی لکھ لو)

(۲۳) دارمی ص۶۹ میں ہے کہ كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اِلٰی اَبِیْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اَنْ اُكْتُبْ اِلَیَّ بِمَا ثَبَتَ عِنْدَكَ مِنَ الْحَدِيْثِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم وَ بِحَدِيْثِ عُمَرَ فَاِنِّیْ قَدْ خَشِيْتُ دُرُوْسَ الْعِلْمِ وَذَهَابَهٗ۔ ترجمہ عمر بن عبدالعزیزؒ نے ابوبکر بن محمدؒ بن عمرو بن حزم کے پاس لکھ بھیجا کہ تمہارے نزدیک جو کچھ رسول اللہ صلعم کی حدیثیں ثابت ہیں انکو اور عمرؓ کی حدیثوں کو میرے پاس لکھ بھیجو کیونکہ میں ڈرتا ہوں کہ علم مٹ جائے اور جاتا رہے

(۲۴) دارمی ص۶۹ میں ہے کہ عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَخِيْهِ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ لَيْسَ اَحَدٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم اَكْثَرَ حَدِيْثًا عَنِ النَّبِیِّ صلعم مِنِّیْ اِلَّا مَا كَانَ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فَاِنَّهٗ كَانَ يَكْتُبُ وَلَا اَكْتُبُ

ترجمہ وہب بن منبہؒ اپنے بھائی سے نقل کرتے ہیں کہ اُنہوں نے ابوہریرہؓ سے سنا کہتے تھے کہ رسول اللہ صلعم کے اصحاب میں مجھ سے زیادہ کسی کو آپکی حدیثیں یاد نہیں تھیں سوائے عبداللہ بن عمروؓ کے کیونکہ

وہ لکھتے تھے اور میں نہیں لکھتا تھا۔

(۲۵) دارمی صفحہ میں ہے کہ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كُنْتُ أَكْتُبُ كُلَّ شَيْءٍ أَسْمَعُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم أُرِيْدُ حِفْظَهُ ترجمہ عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ میں جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنتا تھا اسکو یاد کرنے کی غرض سے لکھ لیا کرتا تھا۔

(۲۶) دارمی صفحہ میں ہے کہ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ يَقُوْلُ كُنْتُ أَسِيْرُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ طَرِيْقِ مَكَّةَ لَيْلًا وَكَانَ يُحَدِّثُنِيْ بِالْحَدِيْثِ فَأَكْتُبُهُ فِيْ وَاسِطَةِ الرَّحْلِ حَتّٰى أُصْبِحَ فَأَكْتُبُهُ ترجمہ سعید بن جبیرؒ کہتے ہیں کہ میں عبداللہ (ابن عباسؓ) کے ساتھ مکہ کے راستے میں رات کو چلتا تھا اور وہ مجھ سے حدیث بیان کرتے تھے تو میں اسکو سواری کے کجاوے کے آگے لکھ لیتا تھا یہانتک کہ جب صبح ہوتی تھی تو اسکو نقل کرتا تھا۔

(۲۷) دارمی صفحہ میں ہے کہ كَانَ سُفْيَانُ يَكْتُبُ الْحَدِيْثَ بِاللَّيْلِ فِي الْحَائِطِ فَإِذَا أَصْبَحَ نَسَخَهُ ثُمَّ حَكَّهُ ترجمہ مبارک بن سعیدؒ کہتے ہیں کہ سفیانؒ رات کو حدیث دیوار پر لکھ لیا کرتے تھے اور جب صبح ہوتی تھی تو اس کو نقل کر لیتے تھے پھر دیوار کو گھس ڈالتے تھے۔

غرضکہ احادیث قبل مدون ہونیکے اسکی حفاظت کیلئے نہایت درجہ اہتمام کیا جاتا تھا۔ جیسا کہ مذکور ہوا۔ یہ بات فقہ حنفیہ کو کہاں میسر آسکتی تھی بلکہ کسی اور علم کو بھی نہیں۔ اور نیز تحریف سے بچنے کے لئے ایک خاص علم مدون ہوا جس کو علم رجال کہتے ہیں۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ جو احادیث مرفوعہ بعد تنقید و جرح تعدیل کے صحیح ثابت ہوں انکے مثل قرآن کے قطعی ہونے میں کیا کلام ہے۔ فہو المراد

فتاوے حدیث کے متعلق۔

(۲۸) اعلام الموقعین مطبوعہ اشرف المطابع جلد ۲ صفحہ ۲۷۴ میں ہے کہ إِذَا صَحَّ الْحَدِيْثُ وَجَبَ عَلَيْهِ الْعَمَلُ بِهِ حِجَازِيًّا كَانَ أَوْ عِرَاقِيًّا أَوْ شَامِيًّا أَوْ مِصْرِيًّا أَوْ يَمَنِيًّا۔ ترجمہ جب کوئی حدیث صحیح ثابت ہو تو اس پر عمل واجب ہے حجازی ہو یا عراقی ہو یا شامی یا مصری ہو یا یمنی (غرضکہ کسی ملک کی ہو)

(۲۹) ہدایہ میں ہے کہ وَلَوْ بَلَغَهُ الْحَدِيْثُ فَاعْتَمَدَ فَكَذٰلِكَ عِنْدَ مُحَمَّدٍ لِأَنَّ قَوْلَ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْزِلُ عَنْ قَوْلِ الْمُفْتِيْ ترجمہ اور اگر اسکو حدیث ملے اور اسپر اعتماد کیا تو امام محمدؒ کے نزدیک اسی طرح ہے، اسواسطے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمودہ مفتی کے قول سے گھٹیل نہیں ہوتا۔ (معیار الحق صفحہ)

(۳۰) مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی نقشبندی سرہندی نے۔ دفتر دوم۔ مکتوبات ۱۹ میں سنت سنیہ کی تابعداری کرنے اور بدعت نامرضیہ سے بچنے اور اسکے مناسب بیان میں میر محب اللہ کیطرف صادر فرمایا حمد صلوٰۃ اور تبلیغ دعوات کے بعد برادر عزیز میر محب اللہ کی خدمت میں یہ فقیر عرض کرتا ہے کہ اس طرف کے فقراء کے احوال و اوضاع حمد کے لائق ہیں۔ اور آپکی سلامتی اور استقامت اللہ تعالیٰ سے مطلوب و مسئول ہے۔ سب سے اعلیٰ نصیحت یہی ہے کہ حضرت سید المرسلین کا دین اور متابعت اختیار کریں۔ سنت سنیہ کو بجالائیں۔ اور بدعت نامرضیہ سے پرہیز کریں۔ اگرچہ بدعت صبح کی سفیدی کی مانند روشن ہو لیکن در حقیقت اسمیں کوئی روشنی نہیں ہے۔ اور نہ ہی اسمیں کسی بیماری کی دوا اور بیماری کی شفا ہے کیونکہ بدعت دو حال سے خالی نہیں۔ یا سنت کی رافع ہوگی۔ یا رافع سنت سے ساکت ہوگی۔ ساکت ہونیکی صورت میں بالضرور سنت پر زائد ہوگی۔ جو در حقیقت اسکو منسوخ کرنیوالی ہے کیونکہ نص پر زیادتی نص کی ناسخ ہے۔ پس معلوم ہوا کہ بدعت خواہ کسی قسم کی ہو سنت کی رافع اور اسکی نقیض ہوتی ہے۔ اور اسمیں کسی قسم کی خیر اور حسن نہیں۔ ہائے افسوس انہوں نے دین کامل اور اسلام پسندیدہ میں جبکہ نعمت تمام ہوچکی بدعت محدثہ کے حسن ہونے کا کس طرح حکم دیا۔ یہ نہیں جانتے کہ اکمال و اتمام اور رضا کے حاصل ہونیکے بعد دین میں کوئی نیا کام پیدا کرنا حسن سے کوسوں دور ہے فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ إِلَّا الضَّلَالُ (حق کے بعد گمراہی ہے) اگر یہ لوگ جانتے کہ دین میں محدثہ امر کو حسن کہنا دین کے کامل نہ ہونے کو مستلزم ہے۔ اور نعمت کے ناتمام رہنے پر دلالت کرتا ہے تو ہرگز اس قسم کے حکم پر دلیری نہ کرتے۔ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا (یا اللہ تو ہماری بھول چوک پر مواخذہ نکر) وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَعَلَىٰ مَنْ لَدَيْكُمْ

(۳۱) میزان شعرانی جلد ۱ صفحہ ۵ میں ہے کہ وَكَانَ الشَّافِعِيُّ يَقُولُ الْحَدِيثُ عَلَىٰ ظَاهِرِهِ وَلٰكِنَّهُ إِذَا احْتَمَلَ عِدَّةَ مَعَانٍ فَأَوْلَاهَا مَا وَافَقَ الظَّاهِرَ۔ ترجمہ امام شافعیؒ فرماتے تھے کہ حدیث اپنے ظاہری معنی پر ہے لیکن جب اسمیں دور دور کے معانی کا احتمال پیدا کردیا جائے تو لائق عمل وہی معنی ہے جو ظاہر ہے۔

محدثین کی تعریف

(۳۲) میزان شعرانی جلد ۱ صفحہ ۵ میں ہے کہ وَكَانَ يَقُولُ أَهْلُ الْحَدِيثِ فِي كُلِّ زَمَانٍ كَالصَّحَابَةِ فِي زَمَانِهِمْ وَكَانَ يَقُولُ إِذَا رَأَيْتُ صَاحِبَ حَدِيثٍ فَكَأَنِّي رَأَيْتُ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صلعم ترجمہ (امام شافعیؒ) فرماتے تھے کہ

اہلحدیث کی مثال ہر ایک زمانہ میں ایسی ہے جیسے صحابہؓ اپنے زمانہ میں تھے اور یہ بھی فرماتے تھے کہ جب کسی محدث کو دیکھ لوں تو گویا میں نے ایک صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ سے دیکھا۔

(٣٣) میزان شعرانی جلد ا صفحہ ٥٢ میں ہے کہ وَكَانَ اَحْمَدُ بْنُ سُرَيْجٍ يَقُوْلُ اَهْلُ الْحَدِيْثِ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الْفُقَهَاءِ لِاِعْتِنَائِهِمْ بِضَبْطِ الْاُصُوْلِ ترجمہ احمد بن سریج کہتے تھے کہ اہل حدیث کا درجہ فقہاء سے زیادہ ہے کیونکہ انہوں نے اصول شریعت کو محفوظ رکھا۔

(٣٤) مولانا عبدالحی صاحب لکھنوی امام الکلام میں فرماتے ہیں کہ مَنْ نَظَرَ بِنَظْرِ الْاِنْصَافِ وَغَاصَ فِيْ بِحَارِ الْفِقْهِ وَالْاُصُوْلِ مُتَجَنِّبًا عَنِ الْاِعْتِسَافِ يَعْلَمُ عِلْمًا يَقِيْنًا اَنَّ اَكْثَرَ الْمَسَائِلِ الْفَرْعِيَّةِ وَالْاَصْلِيَّةِ الَّتِيْ اخْتَلَفَ الْعُلَمَاءُ فِيْهَا فَمَذْهَبُ الْمُحَدِّثِيْنَ فِيْهَا اَقْوٰى مِنْ مَّذَاهِبِ غَيْرِهِمْ وَاِنِّيْ كُلَّمَا اَسِيْرُ فِيْ شُعَبِ الْاِخْتِلَافِ اَجِدُ قَوْلَ الْمُحَدِّثِيْنَ فِيْهِ قَرِيْبًا مِّنَ الْاِنْصَافِ فَلِلّٰهِ دَرُّهُمْ وَعَلَيْهِ شُكْرُهُمْ كَيْفَ لَا وَهُمْ وَرَثَةُ النَّبِيِّ صلعم حَقًّا وَنُوَّابُ شَرِيْعَتِهٖ صِدْقًا حَشَرَنَا اللّٰهُ فِيْ زُمْرَتِهِمْ وَاَمَاتَنَا عَلٰى حُبِّهِمْ وَسِيْرَتِهِمْ۔ ترجمہ جس نے انصاف کی نظر سے دیکھا ہے اور فقہ واصول کے دریا میں غوطہ لگایا ہے اگر اسمیں کجروی نہیں ہے تو وہ یقینا جانتا ہے کہ اکثر ایسے مسائل فرعیہ واصلیہ جن میں علماء مختلف ہوتے ہیں محدثین ہی کا مذہب ان میں اوروں کے مذہب سے قوی تر ہے۔ اور میں جہاں تک اختلافی باتوں کو دیکھتا ہوں محدثین ہی کا قول اس میں ٹھیک پاتا ہوں۔ اللہ ہی کے واسطے ہے خوبی انکی اور اسی کے ذمہ ہے جزا انکی کیوں نہوں وہی لوگ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سچے وارث اور شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے نواب ہیں۔ اللہ میرا حشر انکے زمرہ میں کرے۔ اور مجھ کو انکی محبت اور خصلت پر دنیا سے اٹھائے (الارشاد صفحہ ١١)

فتاوے متعلق محدثین وکتب احادیث

(٣٥) طحطاوی حنفی شرح درمختار مطبوعہ مصر صفحہ ١٥٣ میں لکھتے ہیں کہ وَعُلَمَاءُ اَهْلِ الْحَدِيْثِ الَّذِيْنَ جَمَعُوْا صِحَاحَ الْاَحَادِيْثِ فِيْ اُمُوْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم وَاَقْوَالِهٖ وَاَفْعَالِهٖ وَحَرَكَاتِهٖ وَسَكَنَاتِهٖ وَاَقْوَالِ الصَّحَابَةِ وَالْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ مِّثْلُ الْاِمَامِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ وَغَيْرِهِمَا مِنَ الثِّقَاتِ الْمَشْهُوْرِيْنَ الَّذِيْنَ اتَّفَقَ اَهْلُ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ عَلٰى صِحَّةِ مَا اَوْرَدُوْا فِيْ كُتُبِهِمْ مِنْ اُمُوْرِ النَّبِيِّ صلعم وَاَصْحَابِهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ۔ ترجمہ

علماء المحدیث وہ ہیں کہ جنہوں نے صحیح حدیثیں جمع کیں جو کہ رسول اللہ صلعم کے اخبار میں آئی ہیں اور جو کہ آپ کے اقوال اور آپکے افعال اور آپکے نشست وبرخاست میں آئی ہیں اور صحابہؓ مہاجرینؓ والانصارؓ اور تابعینؒ کے متعلق آئی ہیں جیسے امام بخاری ومسلم اور انکے سوا اور بہت سے مشہور محدثین کہ انکی روایتوں پر جو اُن کی کتابوں میں ہیں رسول اللہ صلعم کے احوال ہیں۔ یا صحابہؓ کے متعلق اہل مشرق ومغرب نے بھروسہ کرلیا ہے اور ان کو صحیح مان لیا ہے۔

سوال

ہم لوگ حنفی المذہب کے نزدیک کتب احادیث مسند امام اعظمؒ، موطا امام محمدؒ۔ آثار امام محمدؒ۔ صحیح بخاری، صحیح مسلم۔ ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، مشکوٰۃ، بلوغ المرام، مسند امام احمدؒ۔ موطا۔ امام مالکؒ۔ دارقطنی۔ دارمی مستند ومسلّم ہیں یا نہیں۔ اور مؤلفین کتب مذکورہ اہلسنت سے تھے یا نہیں۔

جواب (۱)

(۳۶) کتب مندرجہ مستند ومسلّم عند الحنفیہ ہیں۔ اور مصنفین ان کتب کے اہلسنت والجماعت سے تھے فقط حررہ عبدالالٰہ الہائی

جواب (۲)

(۳۷) کتب مذکورہ کے مصنفین اہلسنت والجماعت سے تھے۔ اور بعض کتابیں ایسی ہیں جن میں صحیح حدیثیں مروی ہیں مثل صحیح بخاری وصحیح مسلم کے اور دیگر کتب میں صحیح وضعیف دونوں قسم کی روایتیں ہیں۔ فقط واللہ اعلم شیخ محمد بن شیخ حسین عرب مرحوم۔ از:۔ ندوہ لکھنو۔

جواب (۳)

(۳۸) تمام علماء اہل سنت والجماعت کے نزدیک یہ سب کتابیں معتبر ہیں۔ ہاں انکے درجہ میں فرق ہے مثل بخاری شریف سب سے زیادہ مستند ہے۔ اسکے بعد مسلم شریف۔ اسکے بعد ترمذی، ابوداؤد نسائی وغیرہ بعض محدثین نے صحیحین کے بعد موطا امام مالکؒ کو رکھا ہے۔ بہرحال یہ کتابیں معتبر ہیں۔ اور انکے مصنفین اجلّہ اہلسنت والجماعت میں سے ہیں۔ فقط کتبہ محمد کفایت اللہ غفرلہ مدرس مدرسہ امینیہ دہلی۔

جواب (۴)

(۳۹) یہ کتب احادیث حنفیہ کے نزدیک معتبر اور مستند ہیں یعنی ان کتابوں میں زیادہ تر وہ احادیث ہیں جن کا پایہ اعتبار بہت بلند ہے۔ اگر حنفیہ ان کتابوں کی کسی حدیث پر عمل نہیں کرتے ہیں تو اسکی یہ وجہ ہوگی کہ اور احادیث ان سے زیادہ مانی گئی ہیں جنکی تنقیح ائمہ حدیث نے کردی ہے۔ ان کتب احادیث کے جامعین اہلسنت والجماعت ہیں۔ اور امت مرحومہ کے مایہ ناز ہیں۔ فقط کتبہ محمد عبداللہ انصاری ناظم دینیات از علی گڈھ۔

الجواب صحیح کتبہ المذنب عبدالباقی اصلح اللہ تعالٰی حالہ

جواب مندرجہ ذیل کے سوال میں کچھ فرق ہے۔ وہ یہ کہ زید کہتا ہے کہ کتب احادیث مذکورہ عند الحنفیہ مستند و مسلم ہیں۔ اور انکے مولفین اہلسنت سے تھے۔ عمرو کہتا ہے کہ نہ یہ کتابیں مستند و مسلم ہیں اور نہ انکے مولفین اہلسنت سے تھے۔ اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ ان ہر دو میں سے کس کا قول معتبر ہے۔

جواب (۵)

(۴۰) زید کا قول صحیح ہے۔ عمرو نے درحقیقت کتب مندرجہ سوال ہی پر حملہ نہیں کیا ہے بلکہ ائمہ ثلاثہ امام اعظمؒ و امام مالکؒ و امام احمدؒ و دیگر ائمہ مثل امام محمدؒ و امام بخاری وغیرہم رضی اللہ عنہم کو دائرہ سنیت سے نکالکر خود جماعت اہلسنت سے خارج ہوگیا۔ جب یہی اکابر دین عمرو کے نزدیک سنی نہ رہے جنکی مبارک قالوں کی بدولت سنت کی بنیاد پڑی اور کرۂ ارض میں اسکا شیوع ہوا تو پھر کیا ایران کے روافض اور قادیان کا طائفہ طاغیہ اور مسقط کے خوارج اور بنارس و متھرا کے پنڈت و سادھو سنی قرار پاوینگے اور جب انہیں کی کتابیں مستند و مسلم نہ رہیں تو پھر کاشی و بنارس کی پستکیں مستند و مسلم ہوں گی۔ عمرو کو قرآن پاک کی یہ آیت سنا دی جاوے کہ ومن یتبع[ف۵] غیر سبیل المومنین نولہ ماتولی ونصلہ جھنم وساءت مصیرا ۝ اس پر بھی اگر باز نہ آوے تو پھر اسکے لئے وہی ٹھکانا ہے جس کا ذکر اس آیت کریمہ میں ہے۔ فقط کتبہ العبد المسکین معین الدین الاجمیری کان اللہ لہ ناظم انجمن جمعیۃ الوار خواجہ صدر مدرس دار العلوم معینیہ عثمانیہ اجمیر هٰذا هُوَ الحقُّ

الجواب صحیح محمد عبدالمجید عفی عنہ الجواب صواب عبدالحی عفی عنہ

صح الجواب واللہ اعلم بالصواب حامد حسین عفی عنہ

واقعی ان جوابات کے متعلق کس کو کلام ہے۔ مگر مولانا مولوی عزیز الرحمن صاحب مفتی دیوبند کا مشرب ہی نرالا ہے۔ آپ کا جواب سب علماء کے خلاف ہے۔

جواب[۲]

کتب مذکورہ میں ہر ایک قسم کی احادیث ہیں۔ نہ تمام صحیح ہیں نہ تمام ضعیف۔ اور نہ تمام معمول بہا ہیں نہ غیر معمول بہا (بیشک اکثر مولفین کتب مذکورہ شافعی المذہب ہیں) پس حنفی المذہب کو اپنے مذہب کی فقہ کی کتب میں معمول بہا بنائی جائیں اور مسائل فقہیہ پر عمل کرنا چاہیئے۔ فقط کتبہ عزیز الرحمن عفی عنہ مفتی دار العلوم دیوبند

مجیب صاحب چونکہ حنفی ہیں۔ یقین کرتا ہوں کہ تمام مسائل کتب فقہ پر جو ذیل کے حصہ اول میں درج کئے جاتے ہیں خود تو ضرور عامل ہونگے۔

(حاشیہ: اسی طرح پر لکھی ہوئی ہے)

(حاشیہ ۲: سچ پوچھو تو حنفیت کی جھلک اور تقلید کی بو بھی اسی جواب میں پائی جاتی ہے۔ ۱۲)

ف۵ صحیح یوں ہے ویتبع غیر سبیل المومنین الآیۃ (راز)

حصۂ اول

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی

بعد حمد و صلوٰۃ کے اسقدر عرض کر دینا مناسب خیال کرتا ہوں کہ ہمارے حنفی بھائی مسائل فقہیہ کے متعلق کہا کرتے ہیں۔ کہ ہمارا کوئی مسئلہ قرآن و حدیث کے خلاف نہیں ہے بلکہ قرآن و حدیث کا ہی مغز و عطر ہے۔ اسلئے (۶۱۹) مسائل مندرجہ ذیل حصۂ اول ہدیۂ ناظرین کرکے انصاف کا خواستگار ہوں کہ واقعی یہ مسائل قرآن و حدیث کے مغز و عطر ہیں یا کیا۔ اور جن کتب فقہیہ مترجمہ کا ان ہر دو حصوں میں اقتباس لیا گیا ہے۔ انکا مطبع و سنہ طبع تلمبند کئے دیتا ہوں تاکہ ناظرین کو اصل کتاب[1] سے مقابلہ کرنے میں آسانی ہو۔

نام کتاب	نام مطبع	کونسی بار طبع ہوئی	نام کتاب	نام مطبع	کونسی بار طبع ہوئی
عین الہدایہ ترجمہ ہدایہ	نولکشور	بار اول سنہ ۱۸۹۶ء	صلوٰۃ الرحمٰن ترجمہ منیۃ المصلی	مصطفائی لاہور	سنہ ۱۸۶۵ء
نور الہدایہ ترجمہ شرح وقایہ	مجیدی کانپور	سنہ ۱۹۱۴ء	کشف الحاجۃ ترجمہ مالابدمنہ	نولکشور	سنہ ۱۸۸۴ء
غایۃ الاوطار ترجمہ درمختار	نولکشور	بار چہارم سنہ ۱۹۱۱ء	بہشتی زیور حصۂ اول	بلالی ساڈھورہ	.
فتاوی ہندیہ ترجمہ فتاوی عالمگیری اول	"	بار دوم سنہ ۱۸۹۹ء	" حصۂ دوم و حصۂ سوم	رزاقی کانپور	.
حصۂ دوم و حصۂ سوم و حصۂ چہارم	"	سنہ ۱۸۹۹ء / سنہ ۱۹۰۰ء	" حصۂ چہارم	عمدۃ المطابع	.
احسن المسائل ترجمہ کنز الدقائق	مجتبائی دہلی	بار سوم سنہ ۱۹۰۱ء	" حصۂ ششم	بلالی ساڈھورہ	.
ضروری ترجمہ قدوری	ایضاً	بار دوم سنہ ۱۹۰۰ء	" حصۂ نہم و حصۂ یازدہم	"	.

[1] حوالہ تلاش کرنے والے حضرات ان ہی کتابوں کو سامنے رکھیں۔ (راز)

ضروری گذارش

اول۔ سبب تالیف میں بصراحت گذارش کر چکا ہوں کہ جن کتب فقہیہ کا ترجمہ اردو میں ہو گیا ہے ان سے مسائل اخذ کر کے دو حصوں میں تقسیم کرتا ہوں چونکہ تراجم غیر مشہور تھے اور بعض کتب کے متعدد ترجمے بھی ہو چکے تھے اسلئے مناسب یہی معلوم ہوا کہ اصل کتب مشہورہ (یعنی ہدایہ۔ شرح وقایہ منیہ کنز عالمگیری۔ درمختار) کے حوالہ پر ہی اکتفا کیا جاوے۔ ناظرین مطلع رہیں اور مغالطہ میں نہ پڑیں۔

دوم۔ مسائل مندرجہ ہر دو حصص ترجمہ متون اور شروح سے اخذ کئے گئے ہیں۔

سوم حتی الامکان الفاظ کا التزام کیا گیا ہے لیکن بچند وجوہ۔ وجہ اول متعدد کتب سے اقتباس کرنا، وجہ دوم عبارات غیر عام فہم کو عام فہم کرنا، وجہ سوم عبارات طویلہ کو مختصر کرنا۔ ان ہر سہ وجوہات کو مدنظر رکھکر الفاظ کا التزام غیر ممکن سا تھا۔ اسلئے نہ ہو سکا۔

باوجود اسقدر اہتمام کے بشریت کے سبب سے کوئی غلطی یا سہو سرزد ہو جائے تو اسکی اصلاح فرمائیں۔

وَاِنْ تَعْفُوْا وَتَصْفَحُوْا وَتَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

تنبیہ

قبل اسکے کہ مسائل مرقوم ہوں۔ انکے متعلقات کتاب الشتی کے ذیل میں بہ ترتیب ابواب اندرج کئے جاتے ہیں

کتاب الشتی

باب حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کے حیلوں کے بیان میں

تنبیہ

آپ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے استاد الاستاد ہیں۔ آپکے محامد و تعریف میں ایک جم غفیر رطب اللسان ہے اور فی الواقع آپ ایسے ہی تھے۔ مگر کتب فقہ میں آپکے متعلق جو کچھ نقشہ دکھایا گیا ہے وہ قابل ملاحظہ ہے۔

(۱) آپ جب سونے جاتے تو خادم سے فرماتے کہ جو شخص گھر میں آپکی اجازت مانگے تو کہنا کہ یہاں نہیں ہیں۔ اور یہ مراد لینا کہ جہاں تو کھڑا ہے وہاں کھڑے نہیں ہیں۔ عالمگیری جلد ۴ صفحہ ۱۰۹۵ وہدایہ جلد ۲ صفحہ ۸۶۸

(۲) جو شخص آپ سے ملنا چاہتا اور آپکو ملنا منظور نہ ہوتا تو تکیہ وغیرہ پر سوار ہو جاتے اور خادم سے کہتے کہ کہدے وہ تو سوار ہو گئے۔ عالمگیری جلد ۴ صفحہ ۱۰۹۵ وہدایہ جلد ۴ صفحہ ۸۶۸

(۳) جو شخص آپ سے کوئی چیز مستعار مانگتا اور آپکو دینی نہ ہوتی تو ہاتھ زمین پر رکھ کر فرماتے کہ یہاں نہیں ہے۔ عالمگیری جلد ۴ صفحہ ۱۰۹۰ وہدایہ جلد ۴ صفحہ ۸۶۸

کتب مندرجہ نقشہ سے مراد انکے تراجم ہیں

باب حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مناقب کے بیان میں

تنبیہ

لوگوں نے اس معاملہ میں افراط و تفریط سے کام لیا ہے کسی نے تو انتہائی افراط میں یہانتک غلو کیا کہ آپکی مدح میں احادیث وضع کرلیں کسی نے در پردہ یہانتک تفریط کی کہ بہت سے گندے مسائل وضع کر کے آپکے ذمے لگا دیئے۔ اسلئے وہ حالات درج کرنا چاہتا ہوں کہ جو افراط و تفریط سے محفوظ ہوں اسکو جناب امام کی کسر شان پر محمول نہ فرمائیں ورنہ میرے نزدیک تو آپ اس سے بھی بڑھ کر ہیں جیسا کہ امام ذہبی نے اپنی کتاب تذکرۃ الحفاظ مطبوعہ دائرۃ المعارف ص۱۵۱ میں نقل فرمایا ہے۔ اَبُوْحَنِیْفَۃَ الْاِمَامُ الْاَعْظَمُ فَقِیْہُ الْعِرَاقِ کَانَ اِمَامًا وَرِعًا عَالِمًا عَامِلًا مُتَعَبِّدًا کَبِیْرَ الشَّانِ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَکِ اَفْقَہُ النَّاسِ وَقَالَ الشَّافِعِیُّ النَّاسُ فِی الْفِقْہِ عِیَالٌ عَلٰی اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَقَالَ یَزِیْدُ مَا رَاَیْتُ اَحَدًا اَوْرَعَ وَلَا اَعْقَلَ مِنْ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ

ترجمہ حضرت ابوحنیفہؒ بڑے امام ہیں۔ عراق کے فقیہ ہیں۔ آپ امام تھے، پارسا تھے، عالم تھے عامل تھے، عبادت کرنیوالے تھے۔ بڑی شان والے تھے۔ ابن مبارکؒ نے کہا بڑے فقیہ تھے لوگوں میں۔ امام شافعیؒ نے فرمایا کہ لوگ عیال تھے فقہ میں ابوحنیفہؒ کے۔ کہا یزید نے کہ نہیں دیکھا میں نے کسی کو زیادہ پارسا اور عقل والا امام ابوحنیفہؒ سے۔

(۴) **حدیث**۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ ابوحنیفہؒ میری امت کا چراغ ہے۔ (درمختار جلد ا ص۲۳ (ملا علی قاری حنفیؒ اس حدیث کے متعلق اپنی کتاب موضوعات کبیر مطبوعہ صدیقی لاہور ص۱۲ میں فرماتے ہیں:۔
مَوْضُوْعٌ بِاتِّفَاقِ الْمُحَدِّثِیْنَ۔ یہ حدیث باتفاق محدثین موضوع ہے)

(۵) **حدیث** آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ تمام نبی میرے سبب سے فخر کرتے ہیں اور میں ابوحنیفہؒ کے سبب سے فخر کرتا ہوں۔ درمختار جلد ا ص۲۳

(۶) جرجانی سے مروی ہے کہ اگر امت موسیٰؑ اور عیسیٰؑ میں ابوحنیفہؒ جیسے عالم ہوتے تو وہ لوگ یہودی اور نصرانی نہ ہوتے۔ درمختار جلد ا ص۲۳ (ان دونوں حدیثوں کے متعلق وہی لکھدینا کافی ہے جو مولانا عبدالحی صاحب اپنے رسالہ تحفۃ السعادۃ مطبوعہ مجتبائی لکھنؤ ص۱۹ میں تحریر فرماتے ہیں کہ قسم ششم وہ لوگ ہیں جنکو تعصب نے ہی اور تجمد تقلیدی نے حدیث وضع کرنے پر آمادہ کیا ہے جیسے کہ مامون ہروی۔ اس نے حدیثیں امام شافعیؒ کی مذمت اور امام ابوحنیفہؒ کی مدح میں بنائی ہیں۔)

(۷) امام ابوحنیفہؒ نے سو بار اللہ کو خواب میں دیکھا درمختار جلد ا ص۲۱ (فتاوی قاضی خاں جلد چہارم

کتب مندرجہ نقشہ سے انکے تراجم مراد ہیں

فصل التسبیح والتسلیم میں لکھا ہے کہ جو شخص یہ کہے کہ میں نے اللہ کو خواب میں دیکھا تو وہ شخص اور بتوں کی پوجا کرنے والا برابر ہے۔) (یہ دونوں متضاد قول قابل غور ہیں)

(۸) امامؒ نے اپنے آخر حج میں کعبہ شریف کے خادموں سے ایک رات داخل ہونیکی اجازت لی تو کھڑے ہوئے نماز میں بیت اللہ کے دو ستون کے درمیان داہنے پانوں پر اور بایاں پاؤں داہنے کی پشت پر رکھا۔ یہانتک کہ آدھا قرآن ختم کیا۔ پھر رکوع اور سجدہ کیا۔ پھر کھڑے ہو کے بائیں پانوں پر اور داہنا پانوں اسکی پشت پر رکھا۔ یہانتک کہ قرآن کو ختم کیا۔ پھر جب سلام پھیرا تو روئے اور مناجات کی اپنے رب سے اور کہا الٰہی تیرے اس بندہ ضعیف نے تیری عبادت نہیں کی جیسی کہ تجھکو لائق ہے۔ لیکن تجھکو جانا جیسے کہ تیرے جاننے کا حق ہے۔ تو اسکی خدمت کے نقصان کو اُس کے کمال معرفت کے سبب سے بخشدے یعنی کمال عرفان کو نقصان خدمت کا کفارہ کر۔ تو بیت اللہ کے ایک جانب سے آواز غیبی آئی کہ اے ابوحنیفہؒ تونے ہمکو جانا جیساکہ حق معرفت تھا اور البتہ تونے ہماری خدمت کی تو خوب ہی خدمت کی۔ اور مقرر ہمنے تجھکو بخشا۔ اور اُسکو بخشا جو تیرا تابع ہوا اُن لوگوں میں سے جو تیرے مذہب پر ہیں قیامت تک۔ درمختار جلد ا صلا

(ایسی باتوں سے جب لوگوں کو بخشش کا پتہ مل گیا تو پھر عمل کی ضرورت کیوں سمجھیں گے)

(۹) حضرت ثابتؒ اپنے بیٹے امام ابوحنیفہؒ کو حضرت علیؓ کے پاس لیگئے اور دعا کرائی۔ درمختار جلد ا صلا (یہ امر حضرت علیؓ کا ۴۰ھ میں وفات پانا اور امام ابوحنیفہؒ کا ۸۰ھ میں پیدا ہونا مسلمہ ہے مگر یہ مولف تہذیب کی تاریخ دانی اور صحت روایت کا نمونہ ہے)

(۱۰) حضرت عیسٰیؑ نازل ہوکر امام ابوحنیفہؒ کے مذہب پر حکم کریں گے۔ درمختار جلد ا صلا
(آنحضرت صلعم تو یہ فرمائیں کہ کسی نبی کا رتبہ مجھ سے مت گھٹاؤ۔ مگر ان لوگوں نے حضرت عیسٰیؑ کو امام کا مقلد بنادیا۔ ع ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا)

(۱۱) حضرت خضرؑ نے امام ابوحنیفہؒ سے تیس برس میں علم حاصل کیا۔ پھر حضرت خضرؑ سے امام قشیریؒ نے تین برس میں حاصل کرکے ہزار کتابیں تصنیف کیں۔ پھر اُنکو صندوق میں نہر جیحوں میں امانت رکھا۔ حضرت عیسٰیؑ اُن کتابوں کو نکال کر عمل کریں گے۔ درمختار جلد ا صلا اس کے جواب میں ملا علی قاریؒ حنفی کا قول (قطع نظر جاہلوں کا فرط تعصب اور عناد سے کچھ نہیں مگر ابوحنیفہؒ کی تفضیل۔ اگرچہ بے اصل چیز سے ہو۔ گو وہ کلام مؤدی الی الکفر ہو۔ درمختار جلد ا ص۲۲) کافی ہے۔

کتب مندرجہ فقہ سے مراد انکے تراجم ہیں۔

باب فقہاء حنفیہ کے بیان میں

(۱۲) امام ابو یوسفؒ قاضی تھے بعضوں نے آپکو سخت سست لکھا ہے۔ مقدمہ عالمگیری جلد ا ص۵

(۱۳) امام حسن بن زیاد محدثین کے نزدیک متروک الحدیث ہے اور ضعیف ہے، مقدمہ عالمگیری جلد ا ص۵

(۱۴) محمود بن عمر زمخشری مؤلف تفسیر کشاف معتزلی تھے۔ مقدمہ عالمگیری جلد ا ص۷

(۱۵) ناصر بن عبد السید معتزلی حنفی تھے۔ مقدمہ عالمگیری جلد ا ص۷

(۱۶) مختار بن محمود مؤلف قنیۃ المنیہ معتزلی حنفی تھے۔ مقدمہ عالمگیری جلد ا ص۷ و ص۱۲۵ وہدایہ جلد ا ص۹۰۳

(۱۷) امام زاہدی معتزلی تھے۔ اور فروع میں حنفی تھے، — درمختار جلد ا ص۴

(۱۸) معتزلہ فروع میں حنفی ہیں۔ درمختار جلد ا ص۹۵ (سنیہ کا نکاح معتزلی سے جائز نہیں اسلئے کہ وہ کافر ہیں۔ درمختار جلد ۲ ص۱۸) - (غور کی ضرورت ہے)

باب متعلق اختلاف اقوال

(۱۹) شعر فَلَعْنَةُ رَبِّنَا أَعْدَادَ رَمْلٍ عَلَى مَنْ رَدَّ قَوْلَ أَبِي حَنِيفَةَ

جلد ا ص۲۲ ترجمہ: لعنت ہو ہمارے رب کی بقدر شمار ریت کے اُس شخص پر کہ جو ابو حنیفہؒ کے قول کو رد کرے یعنی قبول نہ کرے۔ درمختار

(۲۰) صاحبین یعنی امام ابو حنیفہؒ کے شاگردوں امام محمدؒ و ابو یوسفؒ نے دو ثلث سے زیادہ مسائل میں امام ابو حنیفہؒ کا خلاف کیا ہے۔ درمختار جلد ا ص۲۲

(۲۱) امام ابو حنیفہؒ کا کوئی قول اس قسم کا نہیں کہ جسکی دلیل قرآن و حدیث سے نہ ہو۔ شرح وقایہ ص۱۳

(۲۲) جب صاحبین (ابو یوسفؒ و محمدؒ) اور ابو حنیفہؒ باہم مختلف ہوں تو ابو حنیفہؒ کے قول پر فتویٰ ہوگا۔ اگرچہ دوسرے کی دلیل قوی ہو۔ پھر ابو یوسفؒ کے قول پر۔ پھر محمدؒ کے قول پر۔ پھر حسنؒ بن زیاد کے قول پر۔ درمختار جلد ا ص۴۹ و ص۱۶۹ و مقدمہ عالمگیری جلد ا ص۱۱ و مقدمہ ہدایہ جلد ا ص۹۵ و ص۱۰۳

درمختار جلد ا ص۴۹ (۲۳) جب طرفین (ابو حنیفہؒ و محمدؒ) و ابو یوسفؒ مختلف ہوں تو ابو یوسفؒ کے قول کو لیں گے بسبب آسانی کے

(۲۴) جسکو اہلیت نظر ہے اُسپر مطلقاً ابو حنیفہؒ کے قول پر فتویٰ دینا واجب نہیں ہے۔ مقدمہ ہدایہ جلد ا ص۱۰۴

(۲۵) عبادات میں ابو حنیفہؒ کے قول پر اور وقف و قضا میں ابو یوسفؒ کے قول پر فتویٰ دیا جائے۔ درمختار جلد ۲ ص۵۶۹ وہدایہ جلد ا ص۱۰۴ و مقدمہ عالمگیری جلد ا ص۱۲

(۲۶) سترہ مسائل میں امام زفرؒ کے قول پر فتویٰ ہے۔ مقدمہ عالمگیری جلد ا ص۱۲

(۲۷) سوا مجتہد کے کسی کو لائق نہیں کہ مسائل اختلافیہ میں جس کا قول چاہے اختیار کرے شرح وقایہ ص۲۶

(۲۸) جب باہم اختلاف ہو تو جس پر عمل آسان ہو یا جو قوی ہو اُسپر عمل کرے اور تمیز اسکی ہر زمانہ میں

کتب مندرجہ نقشہ سے مراد ان کے تراجم ہیں

صاحب علم کر سکتے ہیں۔ مقدمہ ہدایہ جلد ۱ ص۹۹ و مقدمہ عالمگیری جلد ۱ ص۱۱۶
(۲۹) قوت دلیل کو سمجھنا مجتہد ہی کا کام ہے۔ درمختار جلد ۲ ص۲۰۵
(۳۰) جب صاحبین اور امام باہم مختلف ہوں تو مفتی مختار ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۲۹ و مقدمہ عالمگیری جلد ۱ ص۱۱۶
(ان اقوال کو مدنظر رکھ کر انصاف سے فرمائیں کہ مفتی بہ کی کیا تعریف ہے)
(۳۱) امام ابوحنیفہؒ و صاحبینؒ کا قول صحیح حدیث کے خلاف ہو تو اپنے ائمہ کے قول پر عمل ہوگا حدیث پر نہیں۔ مقدمہ ہدایہ جلد ۱ ص۱۱ (کیا ہی انصاف ہے)
(۳۲) فتوی طلب کرنیوالا پوچھے کہ اس مسئلہ میں شافعیؒ کا کیا قول ہے تو مفتی جواب میں ابوحنیفہؒ کا قول بیان کر دے۔ درمختار جلد ۴ ص۲۲۴ (دیانتداری کا تقاضا بھی یہی ہے)
(۳۳) ہمارا مذہب حق ہے دوسرے کا مذہب خطا۔ درمختار جلد ۱ ص۱۸ و جلد ۴ ص۲۴۴
(یہ سارے کرشمے تقلید کے ہیں)

باب متعلق تقلید و اجتہاد

(۳۴) اگرچہ مفتی نے خطا کی ہو جب بھی عامی کو اُسکی تقلید لازم ہے۔ شرح وقایہ ص۱۲ (دلیل کیا)
(۳۵) اجماع ہے عوام کیلئے کہ تقلید صحابہ کی ائمہ کے مقابلہ میں کیجائے۔ شرح وقایہ ص۱۲ (کیا ہی انصاف ہے)
(۳۶) مفتی مجتہد ہی ہو۔ مقدمہ ہدایہ جلد ۱ ص۹۹ (جبکہ مجتہد مقلد نہیں ہوتا تو پھر مقلد مفتی کیسے)
(۳۷) ایک مجتہد دوسرے مجتہد کی تقلید نہیں کر سکتا بلکہ اُسکو حرام ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۲۲ و مقدمہ عالمگیری جلد ۱ ص۲۲ اور مقدمہ ہدایہ جلد ۱ ص۹ (یعنی اگر مذموم ہے تو ہر ایک کے لئے حرام ہے خواہ مجتہد ہو یا نہو۔ اور اگر محمود ہے تو تقلید سے غیر مجتہد کو کیوں مستثنیٰ کیا جاتا ہے)

باب متعلق فقہ

(۳۸) فقہ کا کھیت عبداللہ بن مسعودؓ نے بویا۔ علقمہؒ نے سینچا۔ ابراہیم نخعیؒ نے کاٹا۔ حمادؒ نے بھوسی جدا کی۔ ابوحنیفہؒ نے پیسا۔ ابویوسفؒ نے گوندھا۔ محمدؒ نے روٹیاں پکائیں اور سب کھانیوالے ہیں۔ درمختار جلد ۱ ص۱۳۱

(۳۹) امام ابوحنیفہؒ شاگردوں سے خوب رد و بدل کرتے یہاں تک کہ مہینہ مہینہ بھر گذر جاتا۔ جب محقق ہو جاتا تو ابویوسفؒ لکھ لیتے۔ درمختار جلد ۱ ص۲۹ (پھر اختلاف کیوں)
(۴۰) فقہ کا سیکھنا افضل ہے باقی قرآن کے سیکھنے سے۔ درمختار جلد ۱ ص۳۰ اور عالمگیری جلد ۴ ص۲۵۹
(۴۱) پورے قرآن پڑھنے سے فقہ پڑھنا افضل ہے۔ عالمگیری جلد ۴ ص۲۵۹
کتاب درمختار باذن نبویؐ تالیف ہوئی۔ درمختار جلد ۱ ص۳ (درمختار کی بابت لکھا ہے کہ

کتب مندرجہ فقہ سے مراد ان کے تراجم ہیں

یہ بوجہ ایجاز قابل افتاء نہیں - مقدمہ ہدایہ جلد ۱ صفحہ ۱۰)

(۴۳) خواب میں آنحضرت صلعم نے اپنی زبان ماتن کے منہ میں داخل کی اُس کے بعد تالیف اس متن کی شروع کی - درمختار جلد ۱ صفحہ ۸

(۴۴) درمختار کی اسناد آنحضرت صلعم کے واسطے سے اللہ تک پہونچی ہے - درمختار جلد ۱ صفحہ ۹ (ایک مسئلہ کی سند تک بھی تو امام صاحبؒ تک نہیں پہونچی ہے اللہ تک ضرور ہی پہونچیگی گویا اسی موقع پر کسی شاعر نے کہا ہے ؎ تو کار زمیں رانکو ساختی کہ بر آسمان نیز پرداختی)

(۴۵) مصنف درمختار کے اُستاد کا نام عبد النبی تھا - درمختار جلد ۱ صفحہ ۹ (عبد النبی وغیرہ نام رکھنا ظاہر کفر ہے - مقدمہ ہدایہ جلد ۱ صفحہ ۵)

(۴۶) فتاوی عالمگیری بانصرام شیخ نظام صاحب ہمراہی جماعت عظیم جنکی تعداد کمتر پانسو تھی ہے اتمام کو پہونچا مقدمہ عالمگیری جلد ۱ صفحہ ۱۹۴ (اس مجموعہ کے عمل کی جھلک عنقریب آنیوالی ہے) (اس فتاوی عالمگیری کے متعلق مولوی عبد الہادی صاحب لکھنوی ایک استفتاء مورخہ ۲۱ جمادی الاولیٰ ۱۳۱۲ھ کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں کہ فتاوی عالمگیری کسی ایک شخص کی تصنیف نہیں ہے اور مصنفین کا پتہ کامل طریقہ سے نہیں چلتا ہے - اس لئے اُسکی سندیں بھی مجہول ہیں -)

باب متعلق عقائد

(۴۷) ایمان[1] اہل آسمان واہل زمین کا بڑھتا ہے نہ گھٹتا ہے - مقدمہ ہدایہ جلد ۱ صفحہ ۲۰

(۴۸) مومن ایمان اور توحید میں برابر ہیں - مقدمہ ہدایہ جلد ۱ صفحہ ۲۱ (معاذ اللہ انبیاء اور ادنی درجہ کے ایمان والے کا ایمان اور توحید کیسے برابر ہوسکتی ہے - کجا نبی کجا ادنی امتی
ع چہ نسبت خاک را با عالم پاک)

(۴۹) مسلمان فاسق عام فرشتوں سے افضل ہے - درمختار جلد ۱ صفحہ ۲۴۵

(۵۰) جو اہل قبلہ صحابہؓ کو گالی دینا جائز سمجھے وہ کافر نہیں - (انصاف) درمختار جلد ۱ صفحہ ۲۶۱

(۵۱) جو اللہ کی صفات اور دیدار کے منکر ہیں وہ کافر نہیں - درمختار جلد ۱ صفحہ ۲۶۱ (نہ معلوم پھر کافر کون ہونگے)

(۵۲) حدیث مشہور کا منکر بقول صحیح کافر نہیں - درمختار جلد ۲ صفحہ ۵۱۳

کتاب الطہارات

باب متعلق وضو

(۵۳) طہارت میں نیت شرط نہیں - درمختار جلد ۱ صفحہ ۳۷ ومنیۃ المصلی صفحہ ۲۲

[1] ایمان ہر ایک مومن کا ان کے مدارج وعمل وعقیدہ کے موافق کم و زیادہ ہوتا ہے - قرآن مجید سورۂ آل عمران رکوع ۱۸ - آیۃ ۱ اور سورۂ توبہ رکوع ۱۶ آیۃ ۲ اور سورۂ کہف رکوع ۲ - آیۃ ۱ - اور سورۂ مریم رکوع ۵ - آیۃ ۱۱ - اور سورۂ احزاب رکوع ۳ - آیۃ ۲ - اور سورۂ محمد رکوع ۲ - آیۃ ۶ اور سورۂ فتح رکوع ۱ آیۃ ۴ وغیرہ میں ہے نیز احادیث صحاح ستہ وغیرہ صحاح میں بکثرت موجود ہیں غرض قرآن وحدیث سے یہ مسئلہ بالکل خلاف ہے

کتب مندرجہ فقہ سے مراد ان کے تراجم ہیں

(۵۴) بلانیت وضو سے نماز ادا ہو جائے گی۔ درمختار جلد ۱ ص۹۹ ومنیۃ ص۲۲

(۵۵) بے ترتیب وضو کرے (پہلے پاؤں دھوئے پھر منہ پھر کلی وغیرہ) تو جائز ہے ہدایہ جلد ۱ ص۲۵ وبہشتی زیور حصہ ۱ ص۵۷

(۵۶) اعضائے وضو پر مکھیوں کا گو لگا ہوا ور پانی اُسکے نیچے نہ پہونچے تو وضو جائز ہے عالمگیری جلد ۱ ص۵

(۵۷) جس پر بارش کا پانی گرا یا بہتی نہر میں داخل ہوا تو وضو ہو گیا۔ عالمگیری جلد ۱ ص۵۔ ہدایہ جلد ۱ ص۶

(۵۸) سر کا مسح بھول گیا اور سر پر پانی پڑ گیا تو مسح ہو گیا۔ شرح وقایہ ص۶۲

(۵۹) سر کو منہ کے ساتھ دھو لیا تو مسح سر کی ضرورت نہیں۔ عالمگیری جلد ۱ ص۶

(۶۰) وضو میں کوئی عضو دھونا بھول جائے تو بایاں پیر دھولے تو وضو درست ہے (مارڈ گھٹنہ پھوٹے آنکھ) ہدایہ جلد ۱ ص۵۵ وبہشتی گوہر ص۱۷

(۶۱) مستحب ہے سورہ انا انزلنا کا پڑھنا وضو کے بعد شارع نے اس پر بہت ثواب ذکر کیا ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۶۲

(۶۲) کپڑوں پر وضو کا پانی نہ گرنے دے۔ عالمگیری جلد ۱ ص۱

(۶۳) نبیذ تمر یعنی بھیگے ہوئے چھوارے کا پانی جو شیریں ہو گیا ہو تو اس سے وضو جائز ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۱۳ وعالمگیری جلد ۱ ص۲۵ وہدایہ جلد ۱ ص۵

(۶۴) نبیذ تھوڑا پکا ہوا ہو اگرچہ نشہ آور ہو تب بھی وضو جائز ہے۔ اور یہی اصح ہے۔ عالمگیری جلد ۱ ص۲۵

(۶۵) انگور کے پانی مقطر سے وضو جائز ہے۔ ہدایہ جلد ۱ ص۸

(۶۶) چنا یا باقلا پانی میں بھگو یا گیا اور پانی کا رنگ یا بو یا مزہ بدل گیا تو وضو جائز ہے ہدایہ جلد ۱ ص۲

باب متعلق مسواک

(۶۷) مسواک لیٹ کر کرنے سے تلی بڑھ جاتی ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۵۳

(۶۸) مسواک کو مٹھی بھر پکڑنے سے بواسیر پیدا ہوتی ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۵۳

(۶۹) مسواک کو چوسنے سے آدمی اندھا ہو جاتا ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۵۳

(۷۰) مسواک کر کے نہ دھونے سے شیطان مسواک کرتا ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۵۳

(۷۱) مسواک ایک بالشت سے زیادہ لمبی رکھنے سے شیطان سوار ہوتا ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۵۳

(۷۲) مسواک پڑی رکھنے سے جنون کا خوف ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۵۳

کتب مندرجہ نقشہ سے مراد ان کے تراجم ہیں۔

باب بیان میں اُن چیزوں کے جن سے وضو نہیں ٹوٹتا

(۷۳) باہم ننگے مرد اور عورت کی شرمگاہیں مل جانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ (محمدؒ) درمختار جلد ۱ ص ۶۹
و عالمگیری جلد ۱ ص ۱۶ و ہدایہ جلد ۱ ص ۴۷ و شرح وقایہ ص ۴۲ و منیۃ المصلی ص ۴۷

(۷۴) اُنگلی مقعد میں داخل کی اگر خشک نکلی تو وضو نہیں ٹوٹتا۔ درمختار جلد ۱ ص ۸۷

(۷۵) مرد عورت کو اور عورت مرد کو مساس کرے تو وضو فاسد نہیں ہوتا۔ عالمگیری جلد ۱ ص ۱۶

(۷۶) اپنے ذکر کو یا دوسرے کے ذکر کو پکڑنے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ عالمگیری جلد ۱ ص ۱۶

(۷۷) زندہ یا مردہ جانور یا کم عمر لڑکی سے جماع کیا تو وضو نہیں ٹوٹتا۔ عالمگیری جلد ۱ ص ۸۳

باب بیان میں اُن چیزوں کے کہ جن سے وضو ٹوٹجاتا ہے یا جو مستحب ہیں

(۷۸) اگر آنکھیں اُٹھی ہوں اور کھٹکتی ہوں تو آنسو نکلنے سے وضو ٹوٹجاتا ہے۔ بہشتی زیور حصہ ص ۶۳

(۷۹) جھوٹ بولنے اور غیبت کرنے اور شعر خوانی کے بعد اور عالموں کے اختلاف سے بچنے کی غرض سے وضو کرنا مستحب ہے۔ درمختار جلد ۱ ص ۴۰ ہدایہ جلد ۱ ص ۳۳

باب بیان میں اُن چیزوں کے کہ جن سے غسل لازم نہیں ہوتا

(۸۰) جماع کے بعد غسل کرے اور پھر مرد کی منی سفید گاڑھی فرج سے نکلے تو عورت پر غسل فرض نہیں۔
درمختار جلد ۱ ص ۸۷ و بہشتی زیور حصہ ۱ ص ۳۰

(۸۱) بوجھ اُٹھانے سے منی بلا شہوت نکلے تو غسل فرض نہیں۔ درمختار جلد ۱ ص ۸۶ و بہشتی گوہر ص ۱۹

(۸۲) منی شہوت سے جدا ہوا اور ذکر پکڑ لے بعد دور ہونے شہوت کے منی نکلے تو غسل فرض نہیں
(ابو یوسف) درمختار جلد ۱ ص ۷۹ ۔ عالمگیری جلد ۱ ص ۱۵ ۔ شرح وقایہ ص ۳۳

(۸۳) منی اپنی جگہ سے بلا شہوت جدا ہوا اور باہر نکلے تو غسل فرض نہیں۔ بہشتی گوہر ص ۱۹

(۸۴) کسی نے جلق لگائی یا عورت سے سوا فرج کے صحبت کی اور منی نکلنے پر سر ذکر کو پکڑ لیا۔ بعد جانے شہوت کے ذکر کو چھوڑ لے پر منی نکلے تو غسل واجب نہیں (ابو یوسفؒ) ہدایہ جلد ۱ ص ۶۹

(۸۵) شہوت سے نظر کی اور منی اپنی جگہ سے جدا ہوئی پھر ذکر کو دابا کہ شہوت جاتی رہی۔ پھر بدون شہوت کے منی نکلی تو غسل واجب نہیں۔ (ابو یوسفؒ) درمختار جلد ۱ ص ۷۹

(۸۶) پیشاب کرنے یا سونے سے پہلے غسل کیا اور پھر منی نکلی تو غسل فرض نہیں۔ (ابو یوسفؒ)
درمختار جلد ۱ ص ۷۹ و ہدایہ جلد ۱ ص ۶۹ شرح وقایہ ص ۳۲

(۸۷) جنابت کے بعد بغیر پیشاب و بغیر سوئے نہایا اور نماز پڑھی پھر باقی منی نکلی تو غسل واجب نہیں

کتب مندرجہ فقہ سے مراد ان کے تراجم ہیں۔

(۸۸) بول یا نوم و مستی کے بعد منی نکلے تو غسل واجب نہیں۔ درمختار جلد ۱ ص۷۹

(۸۹) جانور یا مردہ یا کم عمر لڑکی سے جماع کرے اور انزال نہ ہو تو غسل فرض نہیں درمختار جلد ۱ ص۸۰ ایضاً ص۸۳۔ عالمگیری جلد ۱ ص۱۹۔ منیۃ المصلی ص۵۔ ہدایہ جلد ۱ ص۴۳

(۹۰) دس برس کا لڑکا عورت بالغہ سے جماع کرے تو لڑکے پر غسل نہیں۔ درمختار جلد ۱ ص۸۰

(۹۱) ذکر کسی عورت یا مرد کے ناف میں داخل کرے تو غسل فرض نہیں۔ بہشتی گوہر ص۲

(۹۲) اپنی دبر میں حشفہ داخل کرے تو غسل فرض نہیں (شرم شرم) درمختار جلد ۱ ص۸۰

(۹۳) مرد اپنی دبر میں اور عورت اپنی فرج میں مردہ کا ذکر یا انگلی یا لکڑی داخل کرے تو غسل نہیں ہدایہ جلد ۱ ص۴۲

(۹۴) خنثیٰ مشکل کی قبل یا دبر میں حشفہ داخل کرے تو غسل فرض نہیں۔ درمختار جلد ۱ ص۸۰

(۹۵) خنثیٰ مشکل اپنے ذکر کو کسی عورت کی فرج یا دبر میں داخل کرے تو دونوں پر غسل نہیں عالمگیری جلد ۱ ص۱۹

(۹۶) ذکر پر کپڑا لپیٹ کر قبل یا دبر میں داخل کیا اگر لذت و حرارت نہ پائے تو غسل فرض نہیں۔ درمختار جلد ۱ ص۸۲ عالمگیری جلد ۱ ص۱۹ ہدایہ جلد ۱ ص۴۲ بہشتی گوہر ص۲

(۹۷) ذکر کو سرے سے کم داخل کرے تو غسل فرض نہیں بہشتی گوہر ص۲

(۹۸) کسی جانور کا ذکر فرج یا دبر میں داخل کرے تو غسل لازم نہیں۔ درمختار جلد ۱ ص۸۳

(۹۹) خنثیٰ اور میت کے ذکر کو فرج یا دبر میں داخل کرے تو غسل لازم نہیں۔ درمختار جلد ۱ ص۸۳

(۱۰۰) بے شہوت لڑکے کے ذکر کو فرج یا دبر میں داخل کرے تو غسل فرض نہیں۔ درمختار جلد ۱ ص۸۳

(۱۰۱) لکڑی کا یا کسی چیز کا ذکر بنا کر داخل کرے تو غسل واجب نہیں۔ درمختار جلد ۱ ص۸۳

(۱۰۲) کم عمر لڑکی سے جماع کرنے کے بعد ذکر دھونا بھی ضرور نہیں (ابو حنیفہؒ) درمختار جلد ۱ ص۸۳

(۱۰۳) باکرہ سے جماع کرے اور بکارت قائم رہے تو غسل لازم نہیں۔ درمختار جلد ۱ ص۸۳

(۱۰۴) فرج کے باہر مجامعت کی اور منی رحم میں داخل ہوئی۔ عورت خواہ باکرہ ہو یا ثیبہ تو غسل واجب نہیں۔ عالمگیری جلد ۱ ص۱۹ ہدایہ جلد ۱ ص۴۳

(۱۰۵) ایک شخص جاگا ذکر پر تری معلوم ہوئی احتلام یاد نہیں اگر سونے سے پہلے ذکر کھڑا تھا تو غسل لازم نہیں

(۱۰۶) ایک شخص نے جاگ کر تری پائی۔ احتلام یاد نہیں اور شک ہے کہ منی ہے یا مذی تو غسل واجب نہیں۔ (ابو یوسفؒ) ہدایہ جلد ۱ ص۴

(۱۰۷) چوپایہ کے فرج یا ران میں وطی کی اگر انزال نہ ہو تو غسل واجب نہیں۔ ہدایہ جلد ۱ ص۴۳

(۱۰۸) حیض کے دن پورے ہونے پر بغیر غسل صحبت جائز ہے۔ (ابو حنیفہؒ) ہدایہ جلد ۱ ص۴۷ و ایضاً ص۹۱

کتب مندرجہ فقہ سے مراد ان کے تراجم ہیں

لہ خلاف ہے مسلم جلد ۱ ص۱۴۳

شرح وقایہ ص۸۴۔ قدوری ص۱۲۔ بہشتی زیور حصہ ۲ ص۵ لہ

(۱۰۹) نفاس والی کے چالیس دن گزرنے کے بعد بغیر غسل کے صحبت جائز ہے۔ شرح وقایہ ص۸۴

باب غسل لازم ہونے اور دیگر مسائل کے بیان میں

(۱۱۰) بغیر جماع کے منی فرج میں داخل ہو گئی اور عورت حاملہ ہو گئی تو اسی وقت غسل لازم ہوگا۔
ہدایہ جلد ۱ ص۱۶ (عقل کے نزدیک بھی یا امر محال ہے اگر ممکن ہے تو دلیل لازم)

(۱۱۱) جنبی بوقت غسل بجائے کلی کے پانی پی جائے تو کافی ہے۔ عالمگیری جلد ۱ ص۱۶ بہشتی زیور حصہ ۱ ص۴۸

(۱۱۲) حوض میں گر کر بھیگ گیا۔ کلی اور ناک میں پانی دے لیا تو غسل درست ہے۔ منیۃ المصلی ص۲۲ بہشتی زیور حصہ ص۹

(۱۱۳) حیض و نفاس کی حالت میں دعا کی نیت سے الحمد پڑھے تو درست ہے۔ (ابو حنیفہؒ) بہشتی زیور حصہ ۲ ص۱۳

(۱۱۴) حالت جنابت میں آیت سے کم پڑھنا جائز ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۸۸۔ عالمگیری جلد ۱ ص۱۵
شرح وقایہ ص۸۴۔ بہشتی زیور حصہ ۲ ص۱۳

(۱۱۵) جنبی بطور دعا کے سورہ فاتحہ پڑھے تو کچھ ڈر نہیں۔ عالمگیری جلد ۴ ص۲۶۵

(۱۱۶) کافر کو قرآن چھونا بعد غسل کے جائز ہے۔ (محمدؒ) درمختار جلد ۱ ص۸۹

باب پانی کے بیان میں

(۱۱۷) دہ در دہ حوض میں آدمی کا پیشاب یا نجاست پڑ جائے تو وہ پاک ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۹۵
وبہشتی زیور حصہ ۱ ص۶۶

(۱۱۸) دہ در دہ یعنی دس گز طول اور دس گز عرض میں ہو۔ ایک گز کی مقدار چھ مٹھی یا چوبیس انگل
گہرائی اسقدر ہو کہ چلو بھرنے سے زمین نہ کھلے۔ (کنز الدقائق ص۱۵)

(۱۱۹) دہ در دہ حوض میں شیرہ انگور بھرا ہوا اور پیشاب پڑ گیا تو وہ پاک ہے۔ ہدایہ جلد ۱ ص۱۱۵

(۱۲۰) دہ در دہ حوض میں کتا مرا پڑا ہو تو اسکی دوسری طرف وضو جائز ہے۔ بہشتی زیور حصہ ۱ ص۶۷

(۱۲۱) جاری پانی سے طہارت جائز ہے گو نجاست پڑی ہو۔ درمختار جلد ۱ ص۹۴۔ عالمگیری جلد ۱ ص۲۱
بہشتی زیور حصہ ۱ ص۶۶

(۱۲۲) جاری پانی کی تعریف یہ ہے کہ تنکا بہہ جائے۔ درمختار جلد ۱ ص۹۶ عالمگیری جلد ۱ ص۲۱ ہدایہ جلد ۱ ص۹۴

(۱۲۳) جاری پانی میں کسی نے پیشاب کیا تو نشیب کی طرف وضو جائز ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۹۴ ہدایہ جلد ۱ ص۹۳

(۱۲۴) کتا بہتے پانی میں بیٹھے تو نشیب کی طرف وضو جائز ہے اگر وصف نہ بدلے۔ عالمگیری جلد ۱ ص۲۱
شرح وقایہ ص۴۹۔ ہدایہ جلد ۱ ص۹۳

کتب مندرجہ فقہ سے مراد ان کے تراجم ہیں۔

(۱۲۵) حوض میں کتا گر کر مر گیا اگر تہ میں بیٹھ گیا تو وضو جائز ہے۔ درمختار جلد ا صـ۹۹

(۱۲۶) حوض میں جس جگہ نجاست گرے اسی جگہ سے وضو جائز ہے۔ عالمگیری جلد ا صـ۲۳

(۱۲۷) نہر میں نجاست پڑی ہے اگر نجاست کے قریب سے پانی لے تو وہ پاک ہے۔ عالمگیری جلد ا صـ۲۲

(۱۲۸) حوض کا پانی ناپاک تھا ایک طرف سے پانی داخل ہو کر دوسری طرف نکل گیا تو وہ پانی پاک ہے۔ عالمگیری جلد ا صـ۲۲

(۱۲۹) حوض میں نجاست گری اگر لوگ بلا توقف پانی نکال رہے ہوں تو پانی پاک ہے۔ عالمگیری جلد ا صـ۲۲

(۱۳۰) مردار جانور نہر میں پڑا ہوا اگر تھوڑا پانی نجاست سے ملا جاتا ہو تو پانی پاک ہے۔ درمختار جلد ا صـ۱۵۵

(۱۳۱) پرنالہ سے بٹی ہوئی متفرق نجاست چھت پر پڑی ہوئی ہے وہ پرنالہ بہے تو نجس نہیں۔ عالمگیری جلد ا صـ۲۱ ہدایہ جلد ا صـ۹۴ منیۃ المصلی صـ۲۳

(۱۳۲) نصف سے کم نجاست پرنالہ میں بارش سے بہ کر آوے تو نجس نہیں۔ ہدایہ جلد ا صـ۹۴ بہشتی زیور حصہ ا صـ۶

(۱۳۳) پیپ کو روئی میں لیکر پانی میں ڈالا جائے تو پانی پاک ہے۔ ہدایہ جلد ا صـ۴۵

(۱۳۴) زخم کا گوشت یا کیڑا زخم سے نکلا ہوا پانی میں گرے تو پانی پاک ہے۔ ہدایہ جلد ا صـ۵۵

(۱۳۵) نجاست سے پانی نجس ہونیکا مدار متوضی کی رائے پر ہے (ابوحنیفہ) ہدایہ جلد ا صـ۴۷

(۱۳۶) جنبی کا مستعمل پانی یعنی دھوون پاک ہے (محمدؒ) درمختار جلد ا صـ۱۰۲ عالمگیری جلد ا صـ۲۹ ہدایہ جلد ا صـ۶۴ و صـ۹۵ و صـ۱۰۱۔ شرح وقایہ صـ۵۲ قدوری صـ۷ منیۃ المصلی صـ۴۸

(۱۳۷) آب مستعمل وہ ہے جس سے نجاست دور کی گئی ہو۔ ہدایہ جلد ا صـ۱۰۵

(۱۳۸) جس پانی سے نجاست دور کی گئی ہو وہ پاک ہے۔ ہدایہ جلد ا صـ۱۰۵

(۱۳۹) بلی نے چوہا کھایا اگر تھوڑی دیر بعد پانی میں منہ ڈالے تو پانی نجس نہیں۔ بہشتی زیور حصہ ا صـ۸۲

(۱۴۰) سوا سور کے سب کے بال اگر پانی میں گر جاویں تو پانی پاک ہے۔ درمختار جلد ا صـ۱۰۵

(۱۴۱) سور کا بال تھوڑے پانی میں گر جاوے تو پانی پاک ہے۔ (محمدؒ) ہدایہ جلد ۳ صـ۸۰

(۱۴۲) مردار کی ہڈی پانی میں گر جائے تو پانی پاک ہے۔ ہدایہ جلد ا صـ۱۱۴

(۱۴۳) پیشاب کی چھینٹیں اسقدر پانی میں گریں کہ پانی نہ ہلے تو پاک ہے۔ درمختار جلد ا صـ۱۵۴

(۱۴۴) پانی کے کٹورے میں چوہا گر جائے تو پانی پاک ہے۔ ہدایہ جلد ا صـ۱۱۵

(۱۴۵) رستے مشک کو کتا چاٹے تو اسکا پانی پاک ہے۔ عالمگیری جلد ا صـ۳۱۔ ہدایہ جلد ا صـ۱۲۹

(۱۴۶) موسی بکری مری ہوئی کی پانی میں گر جاوے تو پانی پاک ہے۔ منیۃ المصلی صـ۴۸

کتب مندرجہ فقہ سے مراد ان کے تراجم ہیں

باب کنویں کے متعلق

(۱۴۷) کنویں میں کتا گر جاوے اگر مونہہ نہ ڈوبے تو پانی پاک ہے۔ درمختار جلد ۱ صـ۱۰۵۔ ہدایہ جلد ۱ صـ۱۲
(۱۴۸) چوہے کی دم کٹ کر گر پڑے تو سارا پانی کنویں کا نکالا جاوے (یہ دونوں قول قابل غور ہیں بہشتی زیور صـ۵۸)
(۱۴۹) درندے کنویں میں گر جاویں اور زندہ نکالے جاویں اگر مونہہ نہ ڈوبے تو پانی پاک ہے۔ عالمگیری جلد ۱ صـ۲۵
(۱۵۰) غسل شدہ مردہ کنویں میں گرے تو پانی پاک ہے۔ عالمگیری جلد ۱ صـ۲۵
(۱۵۱) جنبی نے ڈول ڈھونڈنے کیلئے غوطہ لگایا تو جنبی اور پانی دونوں پاک ہیں (محمدؒ) عالمگیری جلد ۱ صـ۲۹
(۱۵۲) شیر کا گوشت درہم کے برابر پانی میں گر جائے تو پانی پاک ہے۔ ہدایہ جلد ۱ صـ۱۲
(۱۵۳) کنویں میں بکری کا پیشاب گرے تو پاک ہے (محمدؒ) ہدایہ جلد ۱ صـ۱۴
(۱۵۴) کنویں میں چوہے کا پیشاب پڑ جائے تو پانی نکالنے کی ضرورت نہیں۔ درمختار جلد ۱ صـ۱۱
(۱۵۵) پیشاب کی باریک چھینٹیں کنویں میں پڑ جائیں تو پانی نکالنے کی ضرورت نہیں۔ درمختار جلد ۱ صـ۱۱

باب استنجے کے متعلق

(۱۵۶) استنجا کرنے کے پہلے اور پیچھے بسم اللہ پڑھے۔ عالمگیری جلد ۱ صـ۶
(۱۵۷) استنجا کرنیوالے کا ہاتھ نجاست کی جگہ کے دھونے سے پاک ہو جاتا ہے۔ درمختار جلد ۱ صـ۱
(۱۵۸) پتھر سے بڑا استنجا کیا ہوا ہو اور مقعد سے پسینہ کپڑے پر لگے تو کپڑا پاک ہے عالمگیری جلد ۱ صـ۶۵
(۱۵۹) پتھر سے بڑا استنجا کر کے نہ دھویا تو کراہت بھی نہیں ہے (ابوحنیفہؒ و ابویوسفؒ) عالمگیری جلد صـ۶۵

باب پیشاب کے متعلق

(۱۶۰) پتلی نجاست (آدمی کا پیشاب) ہتھیلی کی گہرائی کے برابر معاف ہے۔ درمختار جلد ۱ صـ۱۵۲
عالمگیری جلد ۱ صـ۶۱ ہدایہ جلد ۱ صـ۲۲۶ کنز الدقائق صـ۲۵ مالا بد صـ۱۶
(۱۶۱) مغلظ نجاست یعنی پاخانہ، منی، مذی بقدر ساڑھے تین ماشہ کپڑے کو لگ جائے تو کپڑا پاک ہے۔
عالمگیری جلد ۱ صـ۶۱ قدوری صـ
(۱۶۲) سیکڑوں پیشاب کی چھینٹیں سوئی کے نوک کے برابر پڑیں تو کپڑا پاک ہے۔ عالمگیری جلد ۱ صـ۶۲۔ درمختار ۱ صـ۱۵۱
(۱۶۳) پیشاب اور خون پینا اور مردار کھانا بیمار کو جائز ہے۔ حکیم حاذق کے کہنے سے۔ درمختار جلد ۱
صـ۱۴۴ شرح وقایہ صـ۱۲
(۱۶۴) جو گیہوں پیشاب میں پھول گیا وہ بھگو کر تین بار خشک کیا جائے تو پاک ہے۔ درمختار جلد ۱ صـ۱۵۸
(۱۶۵) پیشاب مٹی سے ملا ہوا اگر خشک ہو تو رگڑنے سے پاک ہو جاتا ہے۔ درمختار جلد ۱ صـ۱۵۰

کتب فقہ سے مراد ان کے ترجمے ہیں

(۱۶۶) صغیر بچہ جو کھاتا نہ ہو اسکا پیشاب نجس ہے (ابو حنیفہؒ) ہدایہ جلد ۱ صفحہ ۲۱

(۱۶۷) جن جانوروں کا گوشت حلال ہے ان کے پیشاب میں چوتھائی سے کم کپڑا بھر جائے تو معاف ہے۔ درمختار جلد ۱ صفحہ ۱۵۱ عالمگیری جلد ۱ صفحہ ۴۶ شرح وقایہ صفحہ ۶۰۔ کنز صفحہ ۱۵ قدوری صفحہ ۱۰ منیہ صفحہ ۵۵۔ الابد صفحہ ۱۵ بہشتی زیور حصہ ۲ صفحہ ۱۵

(۱۶۸) جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے انکے پیشاب میں چوتھائی کپڑا تک بھر جائے تو نماز جائز ہے۔ ہدایہ جلد ۱ صفحہ ۲۲

(۱۶۹) جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے انکے پیشاب میں کل کپڑا تر ہو جائے تو پاک ہے (محمدؒ) قدوری صفحہ ۱۰

(۱۷۰) ماکول اللحم (جن جانوروں کا گوشت کھانا حلال ہے) کا پیشاب پاک ہے۔ (محمدؒ) درمختار جلد ۱ صفحہ ۱۵ ہدایہ جلد ۱ صفحہ ۱۸ و صفحہ ۱۱۹ و صفحہ ۲۲ شرح وقایہ صفحہ ۵۱ منیہ صفحہ ۲۸

(۱۷۱) جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے انکا پیشاب پینا بلا عذر جائز ہے (محمدؒ) درمختار جلد ۱ صفحہ ۱۰ ہدایہ جلد ۱ صفحہ ۱۱۹ شرح وقایہ صفحہ ۵۱

(۱۷۲) پیشاب اور دودھ حلال جانوروں کا نجاست دور کرنے والا ہے۔ درمختار جلد ۱ صفحہ ۱۵

(۱۷۳) گدھے نے اینٹ پر پیشاب کیا اسپر شبنم اور دھوپ تین بار پڑ گئی تو وہ اینٹ پاک ہے منیہ صفحہ ۴۹

(۱۷۴) بکری کا پیشاب پاک ہے (محمدؒ) ہدایہ جلد ۱ صفحہ ۱۰

(۱۷۵) چمگادڑ کا پیشاب پاک ہے۔ درمختار جلد ۱ صفحہ ۱۵۲ عالمگیری جلد ۱ صفحہ ۴۶ ہدایہ جلد ۱ صفحہ ۱۱ بہشتی زیور حصہ ۲ صفحہ ۱۵

(۱۷۶) چوہے کا پیشاب پاک ہے۔ درمختار جلد ۱ صفحہ ۱۵۳

(۱۷۷) بلی کا پیشاب پانی کے برتنوں کے سوا معاف ہے۔ درمختار جلد ۱ صفحہ ۱۵۳

باب پاخانہ و گوبر و مینگنی کے متعلق

(۱۷۸) جسم دار نجاست (پاخانہ) ایک مثقال (۴.۲ ماشہ) تک معاف ہے۔ عالمگیری جلد ۱ صفحہ ۹۱ الابد صفحہ ۱۶ بہشتی زیور حصہ ۲ صفحہ ۱۵

(۱۷۹) غلیظ نجاست (پاخانہ خون شراب) ایک درم (۳.۰ ماشہ) تک معاف ہے۔ درمختار جلد ۱ صفحہ ۱۵۲ ہدایہ جلد ۱ صفحہ ۲۱ شرح وقایہ صفحہ ۶۰ کنز صفحہ ۲۵ قدوری صفحہ ۱۰ منیہ صفحہ ۵۴

(۱۸۰) آدمی کا پاخانہ جلا ہوا پاک ہے۔ (محمدؒ) درمختار جلد ۱ صفحہ ۱۵۵ ہدایہ جلد ۱ صفحہ ۲۳

(۱۸۱) پاخانہ و غسلخانہ میں قرآن اگر حرف توڑ توڑ کر پڑھے تو پڑھ سکتا ہے۔ عالمگیری جلد ۴ صفحہ ۲۶۲

(۱۸۲) پاخانہ یا لید لگ کر خشک ہو گئی۔ تو رگڑنے سے پاک ہے۔ عالمگیری جلد ۱ صفحہ ۵۹

(۱۸۳) موزہ پاخانہ میں بھر جائے تو مٹی سے رگڑنے سے پاک ہے۔ منیہ صفحہ ۵۶

(۱۸۴) حرام پرند جانوروں کی بیٹ پاک ہے۔ (محمدؒ) منیہ صفحہ ۴۵

کتب مندرجہ فقہ سے مراد ان کے تراجم ہیں

(۱۸۵) حرام جانوروں کی بیٹ میں چوتھائی سے کم کپڑا بھر جائے تو پاک ہے۔ شرح وقایہ ص۵۶

(۱۸۶) نجاست کا دھواں نجس نہیں۔ عالمگیری۔ جلد ۱ ص۶۳

(۱۸۷) چمگادڑ کا پاخانہ پاک ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۱۵۳۔ عالمگیری جلد ۱ ص۲۱۔ ہدایہ جلد ۱ ص۱۱۷۔ بہشتی زیور حصہ ۲ ص۱۲

(۱۸۸) گوبر کی لپی زمین پر تر کپڑا رکھ دینے سے ناپاک نہیں ہوتا۔ (محمدؒ) عالمگیری جلد ۱ ص۶۳۔ شرح وقایہ ص۵۶

(۱۸۹) مٹی میں گوبر ملایا جائے تو مٹی نجس نہیں۔ ہدایہ جلد ۱ ص۵۹

(۱۹۰) چوہے کی مینگنی ناپاک نہیں کرتی جبتک کہ اسکا اثر ظاہر نہو۔ درمختار جلد ۱ ص۱۵۳

(۱۹۱) چوہے کی مینگنی اگر گیہوں کے ساتھ پس جائیں تو جبتک مزہ نہ بدلے تو ناپاک نہیں عالمگیری جلد ۱ ص۶۵ ہدایہ

باب عام نجاستوں کے متعلق

(۱۹۲) فرج کی رطوبت پاک ہے بالاتفاق۔ جیسے رینٹ اور تھوک وغیرہ (ابوحنیفہؒ) درمختار جلد ۱ ص۸۳ و ص۱۵۱ و ہدایہ جلد ۱ ص۲۴۱

(۱۹۳) کپڑے کا کوئی کونہ نجس ہوگیا مگر یاد نہیں کہ کونسا تھا۔ تو کوئی سا کونہ دھو ڈالے تو کپڑا پاک ہوجائیگا۔ درمختار جلد ۱ ص۱۵۰ و ص۱۵۲ و ص۱۵۵۔ عالمگیری جلد ۱ ص۵۸ ہدایہ جلد ۱ ص۲۱۳ شرح وقایہ ص۵۶

(۱۹۴) رال سے نجاست پاک ہوجاتی ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۱۵۰ ہدایہ جلد ۱ ص۲۱۷

(۱۹۵) جس عضو پر نجاست لگی ہو دو تین بار چاٹنے سے پاک ہوجاتی ہے (مونہہ ناپاک ہو تو بلا ہے) منیہ ص۵۵ بہشتی زیور حصہ ۲ ص۱۸۔ عالمگیری جلد ۱ ص۶۱

(۱۹۶) نجاست بھرا کپڑا اسقدر چاٹے کہ نجاست کا اثر جاتا رہے تو پاک ہے۔ عالمگیری جلد ۱ ص۶۱۔ ہدایہ جلد ۱ ص۲۱۹

(۱۹۷) چھری پر نجاست لگے تو چاٹنے سے پاک ہے۔ عالمگیری جلد ۱ ص۶۱ ہدایہ جلد ۱ ص۲۲۲

(۱۹۸) جو انگلی یا پستان ناپاک ہو تو چاٹنے سے پاک ہوجاتی ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۱۵۰

(۱۹۹) خون سے سورہ فاتحہ (سورہ اخلاص) ماتھے پر لکھنا جائز ہے اگر امتحاناً معلوم ہو کہ خون بند ہوجائیگا۔ درمختار جلد ۱ ص۱۰

(۲۰۰) جونکسیر بند نہوتی ہو تو قرآن کی آیت کو خون سے پیشانی پر لکھنا جائز ہے۔ عالمگیری جلد ۴ ص۲۴۶

(۲۰۱) فاسق اور کافر ذمیوں کے کپڑے پاک ہیں اور پاجامہ میں کراہت ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۱۶۳

(۲۰۲) بچھونے پر خشک منی لگی ہوئی سویا اور پسینہ سے بچھونا تر ہوگیا۔ تو اگر بدن پر اثر ظاہر نہو تو بدن پاک ہے۔ عالمگیری جلد ۱ ص۶۲ منیہ ص۵۵ بہشتی زیور حصہ ۱ ص۲۰

(۲۰۳) گیلے نجس کپڑے کے ساتھ پاک کپڑا لپیٹا گیا کہ وہ تر ہوگیا۔ اگر نچڑ نہ سکے تو پاک ہے درمختار جلد ۱ ص۱۶۲

کتب مندرجہ فقہ سے مراد ان کے تراجم ہیں

عالمگیری جلد ا صـ۶۳ ہدایہ جلد ا صـ۲۲۹ شرح وقایہ صـ۵۰ کنز صـ۲۳ منیہ صـ۵۴ بہشتی زیور حصہ ۲ صـ۱

(۲۰۴) گیلی نجس زمین پر پاک خشک کپڑا بچھایا گیا اور وہ تر ہو گیا۔ اگر نچوڑنے سے نہ ٹپکے تو پاک ہے۔ عالمگیری جلد ا صـ۶۳

(۲۰۵) تر پاؤں نجس زمین یا نجس بچھونے پر رکھے تو وہ نجس نہ ہوگا۔ عالمگیری جلد ا صـ۶۲ منیہ صـ۵۵

(۲۰۶) نجس دودھ تین بار جوش دینے سے پاک ہے۔ درمختار جلد ا صـ۱۵۷

(۲۰۷) نجس شہد تین بار جوش دینے سے پاک ہے۔ درمختار جلد ا صـ۱۵۷ عالمگیری جلد ا صـ۵۷ ہدایہ جلد ا صـ۲۳۷ بہشتی زیور حصہ ۲ صـ۱۹

(۲۰۸) نجس شیرہ خرما تین بار جوش دینے سے پاک ہے۔ درمختار جلد ا صـ۱۵۷

(۲۰۹) نجس تیل تین بار جوش دینے سے پاک ہے۔ درمختار جلد ا صـ۱۵۷ عالمگیری جلد ا صـ۵۷ منیہ صـ۵۵ بہشتی زیور حصہ ۲ صـ۱۹

(۲۱۰) گھی ناپاک ہو گیا جتنا گھی ہو اتنا پانی ڈال کر پکا دے جب پانی جل جائے تین دفعہ اسی طرح کرے تو پاک ہو جائے گا۔ بہشتی زیور حصہ ۲ صـ۱۹

(۲۱۱) گوشت کے شوربے میں نجاست پڑی جوش کی حالت میں تو تین بار ابال آنے سے پاک ہو جاوے گا۔ درمختار جلد ا صـ۱۵۵

(۲۱۲) پانی میں نجاست گری اس سے چھینٹیں جٹ کر کپڑے پر لگیں۔ اگر رنگ و بو ظاہر نہ ہو تو کپڑا پاک ہے۔ عالمگیری جلد ا صـ۶۴ ہدایہ جلد ا صـ۱۳۶ بہشتی گوہر صـ۱۳

(۲۱۳) نجس سرمہ لگا ہو تو دھونا واجب نہیں۔ عالمگیری جلد ا صـ۵۷ ہدایہ جلد ا صـ۲۱۴ و صـ۳۱۱

(۲۱۴) نجس تیل صابون میں ڈالا گیا ہو تو وہ پاک ہے۔ ہدایہ جلد ا صـ۲۲۵ بہشتی گوہر صـ۱۲

(۲۱۵) نجاست جلا کر اس سے نوشادر بنایا جاوے تو وہ پاک ہے۔ بہشتی گوہر صـ۱۰

(۲۱۶) جب تک نجاست درہم برابر نہ ہو ستر نہ کھولے اور اگر زیادہ ہو تو کھول دے خواہ پردہ ہو یا نہ ہو۔ منیہ

(۲۱۷) عورت نے دیگچہ دھویا۔ یا ہاتھ سے میل۔ یا مٹی چھڑائی تو وہ دھوون پاک ہے اور پاک کرنے والا ہے منیہ صـ۵۵

(۲۱۸) مسافر کا ہاتھ نجس ہو۔ اگر مٹی پر مل دے تو پاک ہو جاوے گا۔ (محمدؒ) منیہ صـ۵۶

(۲۱۹) کافر کا جھوٹا پاک ہے۔ درمختار جلد ا صـ۱۱۱ عالمگیری جلد ا صـ۲۳ ہدایہ جلد ا صـ۱۲ منیہ صـ۵۳ بہشتی زیور حصہ ا صـ۵۲

(۲۲۰) خشک خون رگڑنے سے پاک ہو جاتا ہے۔ ہدایہ جلد ا صـ۲۱۹

(۲۲۱) حرام چیز سے دوا کرنا اگر شفا کا یقین ہو تو جائز ہے۔ ہدایہ جلد ا صـ۱۱۵

(۲۲۲) کعبہ کا غلاف حائضہ اور جنبی پہنے تو جائز ہے۔ درمختار جلد ا صـ۲۱۹

کتب فقہ سے مراد ان کے تراجم ہیں۔

(۲۲۳) جنبی کو قرآن لکھنا درست ہے بشرطیکہ چھوا نہ جائے۔ شرح وقایہ ص۸۴

(۲۲۴) شراب کا سرکہ بن جائے تو پاک ہے۔ (محمدؒ) درمختار جلد۴ ص۲۶۳ عالمگیری جلد۴ ص۴۰۵ ہدایہ جلد۱ ص۵۶ و ص۲۲۴ شرح وقایہ ص۴۷۵ کنز ص۳۸۷ قدوری ص۲۳۳ بہشتی زیور حصہ۲ ص۸۰

(۲۲۵) پیاسے کو شراب پینا فروختاً جائز ہے۔ درمختار جلد۱ ص۱۰۶

(۲۲۶) شراب کا مشکہ سرکہ ہوجانیکے بعد پاک ہے۔ درمختار جلد۱ ص۱۰۶ عالمگیری جلد۱ ص۵۷ - ہدایہ جلد۱ ص۱۳۲

باب شراب کے متعلق

(۲۲۷) جو گوشت شراب میں پکایا گیا ہو وہ تین بار جوش دینے اور خشک کرنے سے پاک ہے (ابویوسفؒ) درمختار جلد۱ ص۱۵۵ عالمگیری جلد۱ ص۵۶ ایضاً جلد۴ ص۴۰۴ ہدایہ جلد۱ ص۲۳۵

(۲۲۸) جو مرغی پیٹ چاک کرنے سے پہلے پر اکھاڑنے کی غرض سے جوش دیگئی ہو تو وہ تین بار دھونے اور خشک کرنے سے پاک ہے۔ درمختار جلد۱ ص۱۵۵ عالمگیری جلد۱ ص۶۰

(۲۲۹) جو گیہوں شراب میں پکایا گیا وہ کئی بار جوش دیکر سوکھانے سے پاک ہوجاتا ہے (ابویوسفؒ) درمختار جلد۱ ص۱۵۸ عالمگیری جلد۱ ص۵۶

(۲۳۰) شراب میں آٹے گوندھے ہوئے کی روٹی پکائی گئی ہو اگر اسقدر سرکہ ڈالا جاوے کہ شراب کا اثر جاتا رہے تو پاک ہے۔ درمختار جلد۱ ص۱۵۸۔ عالمگیری جلد۱ ص۶۰

(۲۳۱) شراب میں چوہا گر کر مرا اور پھٹنے سے پہلے نکالا گیا پھر شراب سرکہ ہوگئی تو وہ پاک ہے۔ درمختار جلد۱ ص۱۶۲ عالمگیری جلد۱ ص۶۰ ایضاً جلد۴ ص۴۰۴ ہدایہ جلد۱ ص۲۲۴

(۲۳۲) ایک قطرہ شراب سرکے میں گرے تو ایک ساعت کے بعد کھانا حلال ہے اور اگر کوزہ بھر گرے تو فی الحال حلال ہے (جل جلالہ) درمختار جلد۱ ص۱۶۲ ہدایہ جلد۴ ص۴۸۰

(۲۳۳) شرابی شراب پینے کے بعد کئی بار تھوک نگل جاوے تو اُس کا مُنہ پاک ہے۔ درمختار جلد۱ ص۱۱۲ عالمگیری جلد۱ ص۳۰ ہدایہ جلد۱ ص۱۲۸

(۲۳۴) گیہوں شراب میں بھیگ کر پھول جائے تو تین مرتبہ پانی میں بھگو کر خشک کیا جائے تو وہ پاک ہے۔ (ابویوسفؒ) عالمگیری جلد۱ ص۵۵ ہدایہ جلد۱ ص۲۳۸

(۲۳۵) شراب کا کوزہ تین بار پانی بھرنے سے پاک ہوجاتا ہے۔ عالمگیری جلد۱ ص۵۵

(۲۳۶) شراب کا پُرانا مشکا تین بار دھونے سے پاک ہوجاتا ہے۔ عالمگیری جلد۱ ص۵۵ - ہدایہ جلد۱ ص۲۳۵

(۲۳۷) کلچہ شراب میں گرا پھر شراب سرکہ ہوگئی تو وہ کلچہ پاک ہے۔ اگر بو نہ رہے۔ عالمگیری جلد۱ ص۶۰

اعلان [illegible] ص۱۸۲

کتب مندرجہ فقہ سے مراد اُن کے تراجم ہیں

(۲۳۸) عورت ہانڈی پکا رہی تھی مرد نے شراب کا پیالہ ہانڈی میں ڈال دیا۔ عورت نے اوپر سے سرکہ ڈال دیا کہ شوربا کھٹا ہوگیا تو حلال ہے۔ کھانے میں کچھ ڈر نہیں۔ عالمگیری جلد ۴ صہ ۳۰۱

(۲۳۹) شراب سے اگر شفا کا یقین ہو تو پینا جائز ہے۔ عالمگیری جلد ۴ صہ ۴۲۵ شرح وقایہ صہ ۴۰۶

(۲۴۰) گیہوں شراب میں گرے اگر بو مزہ نہ پایا جاوے تو کھانے میں مضائقہ نہیں۔ عالمگیری جلد ۴ صہ ۴۰۶

(۲۴۱) شوربے میں شراب پڑی پھر اوپر سے سرکہ ڈالا جائے کہ ترشی آجاوے تو پاک ہے۔ عالمگیری جلد ۱ صہ ۲۱۳ ہدایہ جلد ۱ ...

(۲۴۲) شراب یا پیشاب لگے تو مٹی ڈال کر رگڑنے سے پاک ہو جاتا ہے۔ عالمگیری جلد ۱ صہ ۵۹

(۲۴۳) انگلی شراب میں بھر گئی شرابی کو چوس لے تو پاک ہے۔ ہدایہ جلد ۱ صہ ۲۱۷

(۲۴۴) شراب میں روٹی ملی اس پر سرکہ ڈالا کہ شراب کا اثر جاتا رہا تو وہ پاک ہے۔ ہدایہ جلد ۱ صہ ۲۲۴

(۲۴۵) شراب میں پانی مل کر سرکہ بنا تو پاک ہے۔ ہدایہ جلد ۱ صہ ۲۲۴

(۲۴۶) فاسقوں کے کپڑے جو شراب سے پرہیز نہیں کرتے (نجس نہیں ہوتے) صحیح یہ ہے انمیں نماز مکروہ بھی نہیں۔ ہدایہ جلد ۱ صہ ۲۴

(۲۴۷) شراب مٹی سے ملی ہوئی ہو اگر خشک ہو تو رگڑنے سے پاک ہو جاتی ہے۔ درمختار جلد ۱ صہ ۱۵۰

(۲۴۸) تاڑی کا سرکہ کھانا درست ہے۔ بہشتی زیور حصہ ۳ صہ ۸۰

باب سور کے متعلق

(۲۴۹) سور نجس العین نہیں ہے (ابوحنیفہؒ)۔ (جب یہی نجس العین نہیں تو نہ معلوم پھر کون ہوگا۔)
درمختار جلد ۱ صہ ۲۷

(۲۵۰) سور نمک سار میں گر کر نمک ہو جائے تو پاک ہے۔ (ابوحنیفہؒ و محمدؒ) عالمگیری جلد ۱ صہ ۶۰

(۲۵۱) سور کی بیع جائز ہے۔ منیہ صہ ۴

باب کتے کے متعلق

(۲۵۲) کتا نجس العین نہیں ہے۔ (ابوحنیفہؒ) درمختار جلد ۱ صہ ۱۰۵ عالمگیری جلد ۱ صہ ۲۵
ہدایہ جلد ۱ صہ ۹۴ و صہ ۱۱۱ و صہ ۱۲۰۔ بہشتی زیور حصہ ۲ صہ ۲۰

(۲۵۳) مٹی کے برتن میں کتا منہ ڈالے تو تین بار دھونے سے پاک ہے۔ بہشتی زیور حصہ ۱ صہ ۸۲

(۲۵۴) بھیگے کتے کی چھینٹوں سے۔ اور اسکے کاٹنے سے کپڑا ناپاک نہیں ہوتا۔ درمختار جلد ۱ صہ ۱۰۵ ہدایہ جلد ۱ صہ ۱۱۲

(۲۵۵) کتے کی بیع جائز ہے۔ ہدایہ جلد ۳ صہ ۱۱۲

(۲۵۶) کتے کے بالوں کا تسمہ بنانے میں مضائقہ نہیں۔ ہدایہ جلد ۱ صہ ۲۳

حدیث میں سات بار کا حکم ہے پہلی بار مٹی سے تیسیر الوصول کلکتہ صہ ۲۸۹ مسلم نولکشور جلد ۱ صہ ۱۳۷

کتب فقہ سے مراد ان کے تراجم ہیں

(۲۵۷) کتے کی ہڈی اور بال اور پٹھے پاک ہیں۔ درمختار جلد ۱ ص۱۰۵۔ ہدایہ جلد ۱ ص۱۱۲

(۲۵۸) کتے کی کھال کا ڈول اور جائے نماز بنانا جائز ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۱۰۵ ہدایہ جلد ۱ ص۱۱۲

(۲۵۹) کتے اور بھیڑیے کی کھال ذبح کرنیسے پاک ہوجاتی ہے۔ منیہ ص۴۹

باب گدھے کے متعلق

(۲۶۰) گدھے کا جھوٹا پاک ہے۔ (محمدؒ) درمختار جلد ۱ ص۱۱۳ عالمگیری جلد ۱ ص۳۱۔ ہدایہ جلد ۱ ص۱۲۷ و ص۳۲

(۲۶۱) گدھے ذبح ہوئے کی چربی اور گوشت بالاتفاق پاک ہے ہدایہ جلد ۱ ص۱۱۹

(۲۶۲) گدھی کا دودھ پاک ہے۔ (محمدؒ) عالمگیری جلد ۱ ص۴۲ ہدایہ جلد ۱ ص۱۱۹ منیہ ص۵۳

باب دباغت کے متعلق

(۲۶۳) جو کھال دباغت سے پاک ہوتی ہے وہ پاک ہوجاتی ہے جانور کے ذبح سے۔ درمختار جلد ۱ ص۱۰۴ عالمگیری جلد ۱ ص۳۲ بہشتی زیور حصہ ۱ ص۴۷

(۲۶۴) سور کی کھال کے سوا ہر جانور کی کھال دباغت سے پاک ہوجاتی ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۱۰۴

(۲۶۵) سور کی کھال بھی دباغت سے پاک ہوجاتی ہے۔ منیہ ص۴۷

(۲۶۶) آدمی کی کھال دباغت سے پاک ہوجاتی ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۱۰۴ ہدایہ جلد ۱ ص۱۵ شرح وقایہ ص۴۷

(۲۶۷) کتے اور ہاتھی کی کھال دباغت سے پاک ہوجاتی ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۱۰۴ منیہ ص۴۹

(۲۶۸) مردار جانور کا چمڑا دھوپ یا ہوا میں سکھانے سے پاک ہوجاتا ہے۔ عالمگیری جلد ۱ ص۳۲

(۲۶۹) مردار کی کھال جو دھوپ میں باغت دی ہوئی ہو اگر تر ہوجائے تو پاک ہے۔ ہدایہ جلد ۱ ص۹۹ شرح وقایہ ص۴۷

(۲۷۰) مردار جانور کا چمڑا دھوپ یا ہوا میں سکھائے ہوئے پر نماز اور اسکے ڈول سے وضو جائز ہے۔ عالمگیری جلد ۱ ص۳۲ بہشتی زیور حصہ ۱ ص۴۷

باب متفرقات نجاسات

(۲۷۱) جن جانوروں کا گوشت نہیں کھایا جاتا ان کا گوشت ذبح کرنے سے پاک ہوجاتا ہے۔ ہدایہ جلد ۱ ص۱۰۱ و ص۱۱۲ و شرح وقایہ ص۴۸ و کنز ص۳۷۶

(۲۷۲) سوا سور کے حرام جانوروں پر بسم اللہ پڑھ کر ذبح کیا گیا تو اسکے کل اجزا۔ چربی۔ اور گوشت پاک ہے۔ ہدایہ جلد ۴ ص۱۸۱ منیہ ص۴۷

(۲۷۳) سوا سور کے سب کے بال پاک ہیں۔ درمختار جلد ۱ ص۱۰۵

(۲۷۴) پٹھے مردار کے پاک ہیں۔ درمختار جلد ۱ ص۱۰۵ عالمگیری جلد ۱ ص۳۲۔ ہدایہ جلد ۱ ص۱۱۳۔ شرح وقایہ ص۴۹۔ منیہ ص۴۹

کتب مندرجہ فقہ سے مراد ان کے تراجم ہیں

(۲۷۵) مردار کا چمڑہ اور دودھ پاک ہے (ابوحنیفہؒ) درمختار جلد ۱ ص ۱۰۵ عالمگیری جلد ۱ ص ۳۲

(۲۷۶) آدمی کے کان پاک ہیں۔ درمختار جلد ۱ ص ۱۰۵

باب تیمم کے بیان میں

(۲۷۷) تیمم میں ترتیب شرط نہیں۔ شرح وقایہ ص ۵۷

(۲۷۸) صاف چکنے پتھر پر تیمم جائز ہے اگرچہ دھلا ہوا ہو۔ درمختار جلد ۱ ص ۱۱۴ عالمگیری جلد ۱ ص ۳۵ بہشتی زیور حصہ ۱ ص ۵۸

(۲۷۹) کیچڑ سے تیمم جائز ہے۔ عالمگیری جلد ۱ ص ۳۵ ہدایہ جلد ۱ ص ۱۴۵ (یہاں آیت فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا کا حکم کہاں چلا گیا)

(۲۸۰) تیمم ہڑتال سرمہ وغیرہ گندھک وسیندھے نمک اور پانی سے بنے ہوئے نمک اور کوئلے پر جائز۔ درمختار جلد ۱ ص ۱۱۸ عالمگیری جلد ۱ ص ۳۵ ہدایہ جلد ۱ ص ۱۴۵ شرح وقایہ ص ۵۵ قدوری ص ۱۰ بہشتی زیور حصہ ۱ ص ۵۷ ۔ آثار ابد ص ۱۸

(۲۸۱) جو غبار کی جگہ چہرہ گھسلے تیمم کی نیت سے تو تیمم جائز ہے۔ ہدایہ جلد ۱ ص ۱۴۳

(۲۸۲) سور یا کتے کی پیٹھ پر غبار ہو تو تیمم جائز ہے۔ (ابوحنیفہؒ) ہدایہ جلد ۱ ص ۱۴۷

(۲۸۳) جو تیمم کا ارادہ کر کے زمین پر لوٹے اگر مٹی بالوں اور ہتھیلیوں اور منہ تک پہونچے تو تیمم جائز ہے۔ عالمگیری ص ۳۶

(۲۸۴) جنبی نے تیمم وضو کی نیت سے کیا تو جنابت کے لئے بھی کافی ہے ہدایہ جلد ۱ ص ۱۴۹

(۲۸۵) نماز جنازہ وعید کے واسطے تیمم کرنا جائز ہے اگرچہ پانی موجود ہو۔ درمختار جلد ۱ ص ۱۱۶

باب مسح کے بیان میں

(۲۸۶) موزے پر مسح بھول گیا اتفاقاً پانی موزے پر پڑ گیا تو مسح درست ہے شرح وقایہ ص ۶۲ بہشتی زیور حصہ ۱ ص ۹۲

کتاب الصلوٰۃ

باب اذان کے بیان میں

(۲۸۷) اذان فارسی وغیرہ ہر زبان میں جائز ہے، اگر لوگ سمجھ لیں کہ اذان ہوئی ہے۔ درمختار جلد ۱ ص ۲۲۵ ہدایہ جلد ۱ ص ۲۱۹

باب نماز کی کیفیت میں [۱]

(۲۸۸) نماز میں روزے کی نیت کرے تو درست ہے، درمختار جلد ۱ ص ۲۰۵

(۲۸۹) ایک پیر کی جگہ بھی پاک ہو تو دوسرے پاؤں کو اٹھائے رہے تو کافی ہے۔ بہشتی گوہر ص ۲۴

(۲۹۰) شروع کرنا نماز کا سوا عربی کے درست ہے [۲] اگرچہ عربی جانتا ہو۔ درمختار جلد ۱ ص ۲۲۱ و ص ۲۲۴ عالمگیری جلد ۱ ص ۲۱

(۲۹۱) بجائے اللہ اکبر کے اللہ الاکبر یا اللہ کبیر یا اللہ الکبیر یا اللہ اکبار یا اللہ الاکبار کہنا جائز ہے (ابویوسفؒ) درمختار جلد ۱ ص ۲۲۴ ہدایہ جلد ۱ ص ۲۴۵ قدوری ص ۲۲ منیۃ المصلی ص ۴۲

[۱] نماز امام مروزی ص ۱۵ پر ملاحظہ ہو۔

[۲] خلاف ہے مسلم النسائی جلد ۱ ص ۲۱
تخریج ہدایہ دہلی ص ۶۹ ۱۲

کتب مندرجہ نقشہ سے مراد انکے تراجم ہیں

۲۱۷

(۲۹۲) بجائے اللہ اکبر کے الحمد للہ یا تبارک اللہ یا اللہ جل یا اللہ اعظم یا الرحمن اکبر کہے تو جائز ہے۔ عالمگیری جلد ۱ ص۹۲ ہدایہ جلد ۱ ص۳۴۴ شرح وقایہ ص۹۲ قدوری ص۲۲

(۲۹۳) بجائے اللہ اکبر کے سبحان اللہ یا لا الہ الا اللہ کہے تو جائز ہے۔ عالمگیری جلد ۱ ص۹۲ ہدایہ جلد ۱ ص۳۴۴ شرح وقایہ ص۹۲ کنز ص۳۴ منیہ ص۷۴

(۲۹۴) اللہ اکبر کا فارسی میں پڑھے تو بھی جائز ہے۔ عالمگیری جلد ۱ ص۹۲ ہدایہ جلد ۱ ص۳۴۵ منیہ ص۷۴

(۲۹۵) نماز کے سب اذکار اور خطبہ اور ثنا وغیرہ ہر زبان میں درست ہیں (ابو حنیفہؒ) درمختار جلد ۱ ص۲۲۴ و ص۲۲۵ شرح وقایہ ص۹۲ ہدایہ جلد ۱ ص۳۴۹

(۲۹۶) فارسی زبان فائق ہے (گو عربی جانتا ہو) درمختار جلد ۱ ص۲۲۴

(۲۹۷) سب اذکار سوا قرأت کے باوجود عربی جاننے کے غیر زبان میں جائز ہیں (ابو حنیفہ) درمختار جلد ۱ ص۲۲۵

(۲۹۸) سلام یا جواب سلام اور تکبیر وقت ذبح کے اور قرأت غیر زبان میں جائز ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۲۲۵ عالمگیری جلد ۱ ص۹۲ ہدایہ جلد ۱ ص۳۴۵ شرح وقایہ ص۹۲ کنز الدقائق ص۳۵

(۲۹۹) بقدر ضرورت قرأت عربی میں پڑھ کر فارسی میں پڑھے تو بلا خلاف درست ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۲۲۵

(۳۰۰) نماز میں سبحانک پڑھتے وقت ہاتھ لٹکائے رکھے جب ختم کر چکے تو ہاتھ باندھے۔ درمختار جلد ۱ ص۲۲۶

(۳۰۱) عورت سینہ پر ہاتھ باندھے۔ درمختار جلد ۱ ص۲۲۶ عالمگیری جلد ۱ ص۹۹ ہدایہ جلد ۱ ص۳۵۱ شرح وقایہ ص۹۳ کنز ص۳۵ منیہ ص۸۲ مالابد ص۲۵ بہشتی زیور حصہ ۲ ص۳۴ (اس تخصیص پر کوئی نص بھی ہے۔)

(۳۰۲) امام قرأت شروع کرے تو مقتدی سبحانک اللھم پڑھ لے۔ عالمگیری جلد ۱ ص۱۲۳ منیہ ص۸۳ (اب آیت وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ الخ کا حکم کہاں گیا)

(۳۰۳) بسم اللہ کا منکر کافر نہیں۔ درمختار جلد ۱ ص۲۲۹ (کیا وہ قرآن نہیں)

(۳۰۴) مقتدی سورہ فاتحہ امام کے پیچھے پڑھے تو ضعیف ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۲۵۲

(۳۰۵) مقتدی کا قرأت فاتحہ پڑھنا مکروہ تحریمی ہے مگر نماز صحیح ہوگی (ابو حنیفہؒ و ابو یوسفؒ) درمختار جلد ۱ ص۲۵۲ عالمگیری جلد ۱ ص۱۰۵ (حصہ دوم کے مسئلے ۲۳۹ سے ۲۴۴ تک ملاحظ فرما کر انصاف کریں)

(۳۰۶) نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ بقصد ثنا پڑھے تو جائز ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۸۷ و ص۱۱۴ (ملاحظہ طلب مسئلہ ۱۱۹ حصہ دوم)

(۳۰۷) بعض علما نے کہا ہے کہ اگر میں مقتدی ہوں اور فاتحہ نہ پڑھوں تو امام شافعیؒ مجھ پر عتاب کریں اور پڑھوں تو ابو حنیفہؒ غصہ ہوں۔ اسلئے میں نے امامت کو اختیار کیا۔ درمختار جلد ۱ ص۲۵۶

کتب مندرجہ نقہ سے مراد ان کے تراجم ہیں

كتاب حياة الحيوان الكبرى مطبوعه مصر جلد ۲ ص۲۱۶ يحكى ان السلطان المذكور (محموداً) كان حنفي المذهب وكان مولعاً بعلم الحديث وكان يسأل عن معناه فيجد اكثره موافقاً لمذهب الامام الشافعي رحمه الله فجمع فقهاء المذهبين والتمس منهما الكلام في ترجيح احد المذهبين فوقع الاتفاق على ان يصلي بين يديه ركعتان على مذهب الامام الشافعي ثم على مذهب الامام ابي حنيفة ركعتان فينظر السلطان الى ذلك ويختار الاحسن فصلى القفال المروزي بطهارة سابغة وشرائط معتبرة من الطهارة والسترة واستقبال القبلة واتى بالاركان والهيئات والسنن والابعاض والآداب على وجه الكمال كانت صلاة لا يجوز الشافعي دونها ثم صلى ركعتين على ما يجوز ابو حنيفة رضي الله عنه (بقيه ص۱۵۸ پر دیکھیے)

(۳۰۸) اگر پچھلی دو رکعتوں میں الحمد و تسبیح چھوڑ دے تو جرم نہیں۔ عالمگیری جلد ۱ ص ۱۰۲

(۳۰۹) فاتحہ کے بجائے کوئی حصہ قرآن سے پڑھ لے تو فرض ادا ہو جائیگا۔ ہدایہ جلد ۱ ص ۴۲۵

(۳۱۰) نماز سری جہری میں مقتدی کچھ قراۃ نہ پڑھے۔ ہدایہ جلد ۱ ص ۴۲۵

(۳۱۱) امام کے پیچھے الحمد پڑھنے والے کے مونہہ میں انگارے اور پتھر ہیں۔ ہدایہ جلد ۱ ص ۴۲۴
(حدیث لا صلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب کے مقابلہ میں ایسا لکھنا کیا معنی رکھتا ہے۔ انصاف طلب

(۳۱۲) پچھلی دو رکعتوں میں بجائے الحمد کے تین دفعہ سبحان اللہ کہے تو درست ہے۔ بہشتی زیور حصہ ۲ ص ۳۹

(۳۱۳) پچھلی دونوں رکعتوں میں اگر کچھ بھی نہ پڑھے تو درست ہے۔ بہشتی زیور حصہ ۲ ص ۳۹

(۳۱۴) اگر امام مسافر قصر کرے تو مقتدی پوری کرلے مگر مقتدی بقیہ رکعات میں الحمد نہ پڑھے کنز ص ۵۹

(۳۱۵) آمین بالجہر مکروہ ہے۔ منیہ ص ۸۹ (ملاحظہ ہو مسئلہ ۲۵۱ لغایت ۲۵۵ حصہ دوم)

(۳۱۶) رفع الیدین قبل الرکوع و بعد الرکوع مکروہ ہے۔ منیہ ص ۸۹ (ملاحظہ ہو مسئلہ ۲۵۶ لغایت ۲۶۴ حصہ دوم)

(۳۱۷) سجدہ فقط ناک یا فقط پیشانی پر کرنا جائز ہے۔ (ابوحنیفہؒ) ہدایہ جلد ۱ ص ۳۷۵

(۳۱۸) عورت سجدے میں پیٹ کو اپنے دونوں زانوں سے ملا ہوا رکھے۔ درمختار جلد ۱ ص ۲۳۲ عالمگیری جلد ۱ ص ۱۰۱
ہدایہ جلد ۱ ص ۳۸۱ شرح وقایہ ص ۱۰۱ کنز ص ۳۶ منیہ ص ۸۵ مالابد ص ۲۶ بہشتی زیور حصہ ۲ ص ۳۵

(۳۱۹) التحیات سوا عربی کے ہر زبان میں جائز ہے (ابوحنیفہؒ) ہدایہ جلد ۱ ص ۳۴۹

(۳۲۰) عورت التحیات کے وقت اپنے دونوں پاؤں کو داہنی طرف نکال کر چوتڑوں پر بیٹھے۔ عالمگیری
جلد ۱ ص ۱۰۲ ہدایہ جلد ۱ ص ۳۹۱ شرح وقایہ ص ۱۰۶ کنز ص ۳۷ منیہ ص ۸۶ مالابد ص ۲۹ بہشتی زیور حصہ ۲ ص ۳۵

(۳۲۱) درود پڑھنا ہمارے نزدیک فرض نہیں ہے۔ ہدایہ جلد ۱ ص ۳۹۸ شرح وقایہ ص ۱۰۶

(۳۲۲) سلام کے وقت قصداً حدث کرے (یا د مارے) تو نماز فاسد نہیں ہوتی سلام پھیرنے کی ضرورت نہیں۔ درمختار جلد ۱ ص ۲۴۵ و ہدایہ جلد ۱ ص ۴۰۵ و ص ۴۱۸ و شرح وقایہ ص ۱۱۵ کنز ص ۴۴
قدوری ص ۲۸ منیہ ص ۹۸ مالابد ص ۳۰

(۳۲۳) امام نے بعد تشہد کے باتیں کیں یا مسجد سے نکل گیا تو نماز جائز ہے شرح وقایہ ص ۱۱۶

(۳۲۴) مقتدی تشہد پڑھ کے امام سے بول پڑا تو نماز درست ہوگی۔ درمختار جلد ۱ ص ۲۴۵

(۳۲۵) سلام کے وقت عمداً قہقہہ کرے تو نماز نہیں ٹوٹتی۔ ہدایہ جلد ۱ ص ۵۳

صحیح احادیث کے خلاف مشکوٰۃ باب صفۃ الصلوٰۃ کی پہلی فصل۔ باب القراۃ فی الصلوٰۃ قسطلانی مطبوعہ نولکشور جلد ۲ ص ۷۸ و ص ۷۹ انصاف ص ۴۳ بخاری مطبوعہ احمدی میرٹھ ص ۱۰۴ کے حاشیہ پر ہے۔ مسلم مع شرح نووی ص ۱۷۰ ابوداؤد ص ۱۱۷ و ص ۱۱۹ ابن ماجہ ص ۱۲۶ و ص ۱۲۵ ترمذی احمدی ص ۱۵۹ بلوغ المرام باب صفۃ الصلوٰۃ مسک الختام شرح بلوغ المرام ص ۲۱۸ جزء القراۃ خلف الامام امام بخاری۔ تیسیر الوصول مطبوعہ کلکتہ ص ۲۱۴ غنیۃ الطالبین لاہور ص ۱۰

یہ بالکل خلاف ہے بخاری مطبوعہ احمدی میرٹھ ص ۱۰۰ قسطلانی شرح صحیح بخاری نولکشور جلد ۲ ص ۸۵ بخاری ص ۱۱۰ و ص ۱۱۰ مسلم مع شرح نووی ص ۱۷۱ ابوداؤد ص ۱۳۰ و ص ۱۳۲ ترمذی شاہدرہ ص ۸۱ ابن ماجہ ص ۱۳۰ و ص ۱۳۱ نیل الاوطار مصری جلد ۲ ص ۱۲۵ بلوغ المرام باب صفۃ الصلوٰۃ مشکوٰۃ باب القراۃ فی الصلوٰۃ بخوف طوالت ان ہی حوالجات پر اکتفا کیا گیا۔ غرض کہ ایسی احادیث صحیحہ صریحہ آمین بالجہر کی موجودگی میں اس فعل مسنونہ کو مکروہ کہنا کس قدر جرات ہے (اللہ ہی سمجھ دے) یہ خلاف حدیث ہے۔ بلوغ المرام باب شروط الصلوٰۃ۔

باب بیان میں ان امور کے کہ جن سے نماز فاسد نہیں ہوتی

(۳۲۶) پیشاب کی جگہ یا دبر پر نجاست لگی ہو گو بکثرت ہو تو نماز جائز ہے۔ درمختار جلد ۱ ص ۱۵۹

(۳۲۷) نمازی جنب آدمی یا کتا مونہہ بند ہا ہے کر نماز پڑھے تو جائز ہے۔ درمختار جلد ۱ ص ۱۸۷

(۳۲۸) نمازی کے جسم پر کتا بیٹھ جائے۔ مونہہ سے لعاب نکلے تو مضائقہ نہیں۔ بہشتی گوہر ص ۳۳

(۳۲۹) بلغار میں عشا کا وقت معلوم نہو تو نماز واجب نہیں۔ درمختار جلد ۱ ص ۱۷۰

(۳۳۰) نمازی گریبان کی طرف سے شرمگاہ کو دیکھے تو نماز فاسد نہیں ہوتی۔ درمختار جلد ۱ ص ۹۰۔ عالمگیری جلد ۱ ص ۷۹

(۳۳۱) دبر یا ذکر فوطے چوتھائی سے کم کھل جاویں تو نماز جائز ہے۔ شرح وقایہ ص ۹۔ منیہ ص ۶۵

(۳۳۲) ہاتھ اور زانو کی جگہہ کا پاک ہونا ضروری نہیں۔ اگر ناپاک جگہہ رکھے جاویں تو نماز فاسد نہیں۔ درمختار جلد ۱ ص ۲۱۹

(۳۳۳) نماز میں کپڑا نجس جگہ پر پڑتا ہو تو حرج نہیں۔ بہشتی گوہر ص ۳۴

(۳۳۴) ہجے کر کے نماز پڑھنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔ درمختار جلد ۱ ص ۲۲۵

(۳۳۵) مردہ کی پیٹ پر نماز پڑھا ہے اور اُسپر سجدہ کیا اگر سختی معلوم نہوئی ہو تو سجدہ جائز ہے۔ عالمگیری جلد ۱ ص ۹۵

(۳۳۶) نمازی سلام کا جواب اشارہ سے دے تو نماز فاسد نہیں ہوتی۔ درمختار جلد ۱ ص ۲۸۱ عالمگیری جلد ۱ ص ۱۳۵
ہدایہ جلد ۱ ص ۹۴ منیہ ص ۱۰۱

(۳۳۷) نماز میں پانی مانگنے کیلئے دو صف سے تجاوز کر جائے تو نماز فاسد نہیں ہوتی۔ درمختار جلد ۱ ص ۲۸۱

(۳۳۸) اگر مسبوق (مسبوق وہ ہے کہ جسکو امام کے ساتھ کچھ نماز نہ ملی ہو) کا امام تشہد کے بعد بول پڑا یا
مسجد سے نکل گیا تو مسبوق کی نماز فاسد نہیں ہوتی۔ درمختار جلد ۱ ص ۲۸۴

(۳۳۹) کتے بلی کو بلانے یا گدھے کو ہانکنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔ درمختار جلد ۱ ص ۲۸۶ ہدایہ جلد ۱ ص ۴۸۹

(۳۴۰) امام کی قراءت مقتدی کو اچھی معلوم ہو اور رو کر کہے کیوں نہیں یا ہاں یا البتہ تو نماز فاسد نہیں درمختار

(۳۴۱) نماز میں قبلہ سے مونہہ پھیر لینے سے اگرچہ سارا پھیر لے تو نماز فاسد نہیں ہوتی۔ درمختار جلد ۱ ص ۲۹۲

(۳۴۲) بے وضو ہونیکے گمان سے نماز میں مونہہ پھیر لے اور یاد آنے پر قبلہ کی طرف مونہہ کرے تو
نماز فاسد نہیں ہوتی۔ درمختار جلد ۱ ص ۲۹۳ منیہ ص ۹۸

(۳۴۳) نمازی قبلہ کی طرف مونہہ کئے چلا بقدر ایک صف کے۔ اور ٹھہرا۔ اور چلا اور پھر ٹھہرا تو جبتک کہ
مسجد کے باہر نہو تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔ درمختار جلد ۱ ص ۲۹۳

(۳۴۴) مرد نماز پڑھ رہا ہے اور عورت نے بوسہ لیا تو نماز فاسد نہیں ہوتی۔ ہاں اگر مرد نے نمازی عورت کا
بوسہ لیا تو عورت کی نماز فاسد ہوگی۔ درمختار جلد ۱ ص ۲۹۳ عالمگیری جلد ۱ ص ۱۴۳

(بقیہ ص ۱۵۸)
تدبّغ جلد كلب
مذبوحًا ولطخ ربعه
بالنجاسة وتوضأ
بنبيذ التمر وكان ذلك
في صميم الصيف
فاجتمع عليه الذباب
والبعوض وكان
وضوءه منكسًا
منعكسًا ثم استقبل
القبلة وأحرم
بالصلاة من غير
نية في الوضوء و
كبّر بالفارسية ثم
قرأ آية بالفارسية دو برگ سبز ثم
نقر نقرتين كنقرات
الديك من غير فصل
بينهما ومن غير طمأنينة
وتشهد وضرط في
آخرهما وخرج من
غير نية السلام و
قال أيها السلطان
هذه صلاة أبي حنيفة
فقال السلطان لو لم
تكن هذه صلاة
أبي حنيفة لقتلتك
لأن مثل هذه
الصلاة لا يجوزها
ذو دين فانكرت الحنفية
فطلب القفال كتب
أبي حنيفة فأمر
السلطان باحضارها
وأمر نصرانيا أن يقرأ
كتب المذهبين جميعا
فوجدت الصلاة التي
صلاها القفال جائزة
عند أبي حنيفة
(بقیہ ص ۱۶۰ پر دیکھیے)

کتب مندرجہ نقشہ سے مراد ان کے تراجم ہیں

(۳۴۵) پرندکے پتھر پھینکنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔ درمختار جلد ا ص۲۹۳ عالمگیری جلد ا ص۱۳۶

(۳۴۶) نمازی ہاتھ یا سر سے ہاں یا ناں کا اشارہ کرے تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ عالمگیری جلد ا ص۱۳۵

(۳۴۷) جس عورت کو مرد طلاق رجعی دے چکا ہو اگر نماز میں اُسکی فرج دیکھے تو نماز فاسد نہیں۔ عالمگیری جلد ا ص۱۴۳

(۳۴۸) اپنا ستر عورت دیکھنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔ ہدایہ جلد ا ص۱۲۲

(۳۴۹) کسی نے نماز پڑھنے والے سے پوچھا کہ کے رکعت ہوئیں تو اشارہ سے بتادے تو نماز فاسد نہیں۔ منیہ ص۹۹

(۳۵۰) تین کلموں سے کم لکھنے میں نماز فاسد نہیں ہوتی۔ منیہ ص۹۹

(۳۵۱) نماز میں اذان دیدے مگر حی علی الصلوٰۃ نہ کہے تو نماز فاسد نہیں ہوتی۔ منیہ ص۹۹

(۳۵۲) نماز میں لفظ اللہ سنکر بلا قصد جل جلالہ اور آنحضرتؐ کا نام سنکر درود پڑھے تو نماز فاسد نہیں۔ منیہ ص۱۰۰

(۳۵۳) دل میں شعر بنائے تو نماز فاسد نہیں ہوتی۔ منیہ ص۱۰۱

(۳۵۴) لکھے ہوئے پر نظر کی اور اُسکے معنی دریافت کئے تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔ مالابد ص۳۳

(۳۵۵) نماز میں ٹھہر ٹھہر کر ایک ایک رکن کے بعد ایک ایک جوں مارے تو نماز فاسد نہیں ہوتی۔ منیہ ص۱۰۱

(۳۵۶) پنکھے سے ایک دو مرتبہ نماز میں ہوا کرلے تو نماز فاسد نہیں ہوتی۔ منیہ ص۱۰۱

باب متعلقات نماز میں

(۳۵۷) جمائی دور کرنیکی ترکیب یہ ہے کہ نمازی یہ سمجھے کہ انبیاء جمائی نہیں لیتے۔ درمختار جلد ا ص۲۲۱

(۳۵۸) افعال نماز میں ترتیب شرط نہیں۔ ہدایہ جلد ا ص۸۴

(۳۵۹) اگر قبلہ میں شک ہو تو چار رکعت چاروں طرف پڑھے۔ منیہ ص۶۷

(۳۶۰) جو نماز میں خلل ڈالتا ہو اُسکی تنبیہ کیلئے قرآن اس ترکیب سے پڑھے کہ وہ باز آجائے تو حرج نہیں عالمگیری جلد ا ص۱۳۹

(۳۶۱) نماز میں دروازہ بند کیا تو نماز فاسد نہ ہوگی اور کھولا تو ہوگی۔ عالمگیری جلد ا ص۱۴۳

(۳۶۲) جب یقین ہو کہ صبح کی ایک رکعت مل جاوے گی تو سنت مکروہ نہیں۔ بہشتی گوہر ص۲۵

(۳۶۳) جو چاہے کہ فجر کے پہلے سنت پڑھے تو اُسکا حیلہ یہ ہے کہ پہلے فرض کے سنت پڑھے پھر اُسکو توڑ ڈالے تو اب بعد فرض کے سنت پڑھ لے۔ عالمگیری جلد ۴ ص۱۰۴۱ ہدایہ جلد ۴ ص۵۵۸

(۳۶۴) مستحق امامت کا وہ ہے جسکی بیوی زیادہ اچھی ہو۔ درمختار جلد ا ص۲۵۹

(۳۶۵) جو کافر باجماعت نماز پڑھ لے تو وہ مسلمان ہے۔ ہدایہ جلد ا ص۲۵۱

(۳۶۶) عورتوں کی جماعت مکروہ تحریمی اور بدعت ہے۔ ہدایہ جلد ا ص۱۲۵ (خلاف حدیث ہے دارقطنی)

(۳۶۷) سجدہ تلاوت محض رکوع سے بھی ادا ہو جاتا ہے۔ درمختار جلد ا ص۳۵۳

کتب مندرجہ فقہ سے مراد ان کے تراجم ہیں

(بقیہ ص۱۵۹) فاعرض السلطان عن مذهب ابی حنیفة وتمسك بمذهب الشافعی رضی الله عنهما ترجمہ بادشاہ سلطان محمود امام ابو حنیفہؒ کے مذہب پر تھا۔ اور علم حدیث کی حرص رکھتا تھا۔ اور مشائخ سے حدیث سنا اور استفسار کیا کرتا تھا پس اکثر احادیث کو اُسنے شافعی مذہب کے موافق پایا پس اُسنے فقہاء کو جمع کیا۔ اور اُن سے ایک مذہب کے دوسرے مذہب پر ترجیح کا مطالبہ کیا۔ تو اس بات پر اتفاق ہوا کہ دونوں مذہب کے موافق دو دو رکعت نماز پڑھنی چاہیے۔ پس اس نماز میں نظر اور فکر کرنے سے جو مذہب اچھا معلوم ہو اُسکو اختیار کرنا چاہیے۔ پس قفال مروزی رح نماز پڑھنی شروع کی تو وضو کو پوری شرطوں سے ادا کیا۔ اور لباس و استقبال قبلہ بھی بخوبی کیا۔ اور نماز کے ارکان اور سنتیں اور فرض اور سنتیں اور آداب کو بوجہ کمال ادا کیا۔ اور ایسی نماز پڑھنی جس سے کمی کرنا امام شافعیؒ کے نزدیک درست نہیں۔ پھر اور دو رکعت اس طور سے ادا کیں کہ جو امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک جائز ہوں۔ پس کتے کی کھال جو دباغت دی ہوئی تھی اوڑھ لیا اور اُسکو

(بقیہ ص۱۶۱ پر)

(۳۶۸) قنوت میں درود نہ پڑھے۔ عالمگیری جلد ۱ ص۱۵۴ (خلاف حدیث ہے نسائی باب الدعا فی الوتر)

(۳۶۹) فوت شدہ نماز کے بدلے کفارہ دینا جائز ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۳۳۶

(۳۷۰) اگر میت نے اسقدر مال نہ چھوڑا ہو کہ وہ کفارہ کے لئے کافی ہو تو اسکا حیلہ یہ ہے کہ وارث یہ تدبیر کرے کہ آدھا صاع گیہوں قرض لے اور فقیر کو دیدے۔ فقیر اسکو واپس ہبہ کر دے۔ غرض اسی طرح لوٹ پھیر کرتا رہے کہ کفارہ تمام ہو جائے۔ درمختار جلد ۱ ص۳۳۶

(۳۷۱) جو فقیر چاہے کہ اپنے باپ کی قضا نمازوں کا فدیہ ادا کرے تو یہ حیلہ کرے کہ دو سیر گیہوں فقیر کو دے پھر اُس سے بطور ہبہ مانگ لے روزانہ ایسا کرے جبتک کہ سب نمازوں کا فدیہ نہ ہولے۔ عالمگیری جلد ۴ ص۱۰۴۴ ہدایہ جلد ۴ ص۸۵۹

(۳۷۲) قنوت نہ پڑھے کسی نماز میں سوائے وتر کے ہدایہ جلد ۱ ص۵۳۳ (آگے جا کے لکھا ہے) نماز فجر میں قنوت پڑھنا چاروں خلفائے راشدین اور اکثر صحابہؓ سے ثابت ہے۔ ہدایہ جلد ۱ ص۵۳۴ (دونوں قول قابل غور ہیں)

باب متعلق جمعہ

(۳۷۳) جمعہ کی شرطوں میں سے یہ ہے کہ شہر ہو کہ جہاں حدود شرعیہ قائم ہوں۔ درمختار جلد ۱ ص۳۶۸۔ عالمگیری جلد ۱ ص۲۲۳۔ ہدایہ جلد ۱ ص۶۴۱۔ شرح وقایہ ص۱۴۵ کنز ص۶۰ (یہ شرط اس وقت دنیا بھر میں مفقود ہے لہذا جمعہ ناجائز)

(۳۷۴) جمعہ کی شرطوں میں بادشاہ یا نائب کا ہونا بھی ہے۔ ہدایہ جلد ۱ ص۶۴۳ شرح وقایہ ص۱۴۷ (اکثر جگہ یہ بھی مفقود ہے)

(۳۷۵) منجملہ شرائط جمعہ کے یہ بھی ہے کہ اذن عام ہو۔ درمختار جلد ۱ ص۳۰۵۔ عالمگیری جلد ۱ ص۲۰۹۔ شرح وقایہ ص۱۴۷ کنز ص۶۱ مالابد ص۳۷ (بالعموم اہلحدیث کو روکا جاتا ہے تو جمعہ ناجائز ہوا)

(۳۷۶) جمعہ کے روز تمام مساجد بند کی جاویں سوا جامع مسجد کے۔ درمختار جلد ۱ ص۳۷۰ (عمل کی ضرورت ہے)

(۳۷۷) جمعہ متعدد جگہ ہو اور احتیاطی ظہر پڑھی جاوے (ابو حنیفہؒ) درمختار جلد ۱ ص۳۷۱

(۳۷۸) جمعہ کے دن سورہ سجدہ و سورہ دہر معین کر کے پڑھنا مکروہ ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۲۵۲

(۳۷۹) خطبہ بے وضو بھی پڑھنا درست ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۳۷۰ ہدایہ جلد ۱ ص۶۴۶ قدوری ص۳۷

(۳۸۰) ابو یوسف جب خطیب سے دور ہوتے تو کتاب دیکھا کرتے اور قلم سے تصحیح بھی کرتے۔ درمختار جلد ۱ ص۳۷۹

(۳۸۱) خطبہ ایک تسبیح (سبحان اللہ) کے برابر ہو۔ شرح وقایہ ص۱۴۷

(۳۸۲) جمعہ کا خطبہ بیٹھ کر بھی پڑھنا جائز ہے۔ ہدایہ جلد ۱ ص۶۴۶ قدوری ص۳۷

(کتب مندرجہ فقہ سے مراد انکے تراجم ہیں)

له خلاف حدیث ہے مشکوٰۃ باب القراۃ فی الصلوٰۃ۔

ٹه خلاف حدیث ہے مشکوٰۃ باب الخطبہ

سه خلاف ہے مسلم جلد ۱ ص۱۴۲ مشکوٰۃ باب الخطبہ والصلوٰۃ

(بقیہ ص۱۶۰) (جو نشانی نجاست سے آلودہ کیا۔ اور بند کچھ سے وضو کیا۔ چونکہ گرمی کا موسم تھا اس لئے کمیاں اور مچھر اس پر جمع ہو گئے۔ اور بے نیتی کے وضو کیا اور وضو بھی اُلٹا کیا۔ (یعنی پہلے بائیں پیر دھویا پھر دائیاں پیر دھویا پھر ہاتھ دھویا پھر بائیاں پھر چوتھائی سر کا اُلٹا مسح کیا پھر اُلٹا منہ دھویا پھر تین بار ناک میں پانی ڈالا پھر تین بار کلی کی پھر ہاتھ دھوئے) پھر نماز میں داخل ہوا تو بجائے تکبیر کے فارسی زبان میں کہا (خدا بزرگ است) پھر قرأت کی تو ترجمہ مدھامتان سکّیں فارسی میں کہا دو برگ سبز پھر بجائے سجدہ کے مرغ کی طرح بغیر فرق کے دو ٹھونگیں ماریں اور تشہد پڑھا پھر بجائے (بقیہ ص۱۶۲ پر)

(۳۸۳) جمعہ کے روز روحیں اکٹھی ہوتی ہیں ۔ درمختار جلد ۱ صفحہ ۳۸۳ (محض بے اصل ہے)

باب متعلق عیدین

(۳۸۴) جو شرطیں جمعہ میں ہیں وہی عیدین میں بھی واجب ہیں ۔ شرح وقایہ صفحہ ۱۵۱ کتر صفحہ ۶۲

(۳۸۵) تکبیرات عید الاضحیٰ جہر سے کہنا بدعت ہے ۔ ہدایہ جلد ۱ صفحہ ۱۶۷ (ملاحظہ ہو سئلہ صفحہ ۲۰۶ حصہ دوم)

کتاب الزکوٰۃ

(۳۸۶) کسی کو انعام کا نام لیکر زکوٰۃ دی اور دل میں نیت کرلی تو زکوٰۃ ادا ہو جائیگی بہشتی زیور حصہ ۳ صفحہ ۳۵

(۳۸۷) زکوٰۃ کا بیسواں حصہ کافر سے شراب در مردار کھالوں کی قیمت سے لینا چاہیے ۔ درمختار جلد ۱ صفحہ ۱۵۴

(۳۸۸) زکوٰۃ نہ دینے کا حیلہ ہے کہ جس کے پاس مال ہو بقدر نصاب سال گذرنے سے پہلے ایک درم خیرات کردے بالعض درآہم اپنی اولاد کو ہبہ کردے تاکہ مال نصاب سے کم ہو جائے تو زکوٰۃ[1] واجب ہوگی ۔ (ابو یوسفؒ) درمختار جلد ۱ صفحہ ۱۵۵ عالمگیری جلد ۴ صفحہ ۱۰۴۱ ہدایہ جلد ۴ صفحہ ۸۵۷

(۳۸۹) جو شخص زکوٰۃ اپنے قرضہ میں وصول کرنا چاہے تو اسکا حیلہ ہے کہ اپنے قرضدار محتاج کو زکوٰۃ حوالہ کرے پھر اسکو واپس اپنے قرضہ میں وصول کرلے ۔ اور اگر وہ نہ دے تو چھین لے ۔ درمختار جلد ۱ صفحہ ۱۴۱ عالمگیری جلد ۴ صفحہ ۱۰۴۳ ہدایہ جلد ۴ صفحہ ۸۵۸

(۳۹۰) دوسرا حیلہ یہ ہے کہ قرضدار سے کہے کہ میرے خادم کو اپنا وکیل کرلے کہ وہ مجھ سے زکوٰۃ وصول کرکے واپس تیرے قرضہ میں مجکو دیدے ۔ عالمگیری جلد ۴ صفحہ ۱۰۴۳ ہدایہ جلد ۴ صفحہ ۸۵۸ (خیرات دیکر واپس لینے والے کی مثال حدیث میں کتے کی سی آئی ہے کہ جو قے کرکے خود چاٹتا ہے)۔

(۳۹۱) جو شخص چاہے کہ زکوٰۃ میں کفن دے تو اسکا حیلہ ہے کہ زکوٰۃ محتاج کی ملک کردے اور محتاج کفن دیدے ۔ درمختار جلد ۱ صفحہ ۱۴۳ عالمگیری جلد ۴ صفحہ ۱۰۴۳ ہدایہ جلد ۴ صفحہ ۸۵۸

(۳۹۲) جو شخص زکوٰۃ کو مسجد کی تعمیر میں لگانا چاہے تو اسکا حیلہ ہے کہ زکوٰۃ کسی کو دیدے اور وہ مسجد میں لگادے ۔ درمختار جلد ۱ صفحہ ۱۴۲

(۳۹۳) صاع ۔ ابو حنیفہؒ و محمدؒ کے نزدیک آٹھ رطل عراقی کا ہے ۔ اور ابو یوسفؒ کے نزدیک پانچ رطل اور تہائی رطل کا ۔ درمختار جلد ۱ صفحہ ۱۴۹

کتاب الصوم

باب شک کے روزہ کے متعلق

(۳۹۴) شک کے دن کا روزہ خواص رکھیں اسطرح کہ عوام کو نہ معلوم ہو ۔ درمختار جلد ۱ صفحہ ۱۵۰

[1] امام ابو یوسف آخر سال میں اپنی بی بی کو ہبہ کر دیا کرتے تھے اور اسکا مال اپنے نام اس سے ہبہ کرا لیتے تھے تاکہ زکوٰۃ ساقط ہو جائے احیاء العلوم کشوری جلد ۱ صفحہ ۱۱

(بقیہ صفحہ ۱۶۱) گوزنا عمداً اور نماز سے بغیر سلام کے نکلا اور کیا ایسا ادنا یہ نماز امام ابو حنیفہؒ کی ہے بادشاہ نے کہا کہ اگر اس طرح کی نماز ابو حنیفہؒ کی ہوتی تو میں تجھ کو قتل کرڈالتا کیونکہ ایسی نماز کوئی متقی دیندار نہ پڑھیگا پس حنفیوں نے ابو حنیفہؒ کی اس طرح نماز ہونے سے انکار کر دیا ہے اب بھی کرجاتے ہیں (بقیہ صفحہ ۱۶۳ ملاحظہ ہو)

کتب مندرجہ نقشہ سے مراد انکے تراجم ہے

(۳۹۵) شک کے دن نفل کی نیت سے روزہ رکھنا بالاتفاق افضل ہے[1]۔ درمختار جلد ۱ ص۱۱۰

باب بیان میں اُن چیزوں کے کہ جنسے روزہ فاسد نہیں ہوتا یا کفارہ لازم نہیں آتا

(۳۹۶) عورت کی شرمگاہ کی طرف دیکھنے سے اگر انزال ہو جائے اگرچہ دیر تک دیکھنے اور فکر کرنے کے بعد ہو تو روزہ فاسد نہیں ہوتا۔ درمختار جلد ۱ ص۱۰۹ عالمگیری جلد ۱ ص۲۹۱ ہدایہ جلد ۱ ص۹۲ بہشتی گوہر ص۱۳۱

(۳۹۷) لکڑی دبر میں ڈالی اگر ایک سرا باہر رہا تو روزہ فاسد نہیں۔ درمختار جلد ۱ ص۱۱۰

(۳۹۸) دبر یا فرج میں انگلی کی اگر خشک نکلی تو روزہ فاسد نہیں۔ درمختار جلد ۱ ص۱۱۱ عالمگیری جلد ۱ ص۲۹۱ ہدایہ جلد ۱ ص۹۳ بہشتی زیور حصہ ۳ ص۱۴

(۳۹۹) قبل فجر عمداً جماع کیا پھر فجر ہوتے ہی نکال لیا بعد اُسکے منی نکلی تو روزہ فاسد نہیں۔ درمختار جلد ۱ ص۱۱۱

(۴۰۰) ناف یا ران میں جماع کرے اگر انزال نہو تو روزہ فاسد نہیں۔ درمختار جلد ۱ ص۱۱۱

(۴۰۱) روزہ میں ہاتھ سے منی نکالنے سے روزہ فاسد نہیں۔ درمختار جلد ۱ ص۱۱۲ ہدایہ جلد ۱ ص۹۳

(۴۰۲) اگر زنا کے خوف سے جلق لگا کر منی نکالدے تو توقع ہے کہ وبال نہو۔ درمختار جلد ۱ ص۱۱۲

(۴۰۳) چوپایہ کی فرج یا مردے سے جماع کرے اگر انزال نہو تو روزہ فاسد نہیں۔ درمختار جلد ۱ ص۱۱۲ عالمگیری جلد ۱ ص۲۹۲ ہدایہ جلد ۱ ص۹۳ شرح وقایہ ص۱۸۷ مالابد ص۶۳

(۴۰۴) جانور کی فرج کے ہاتھ لگایا یا مونہہ چوما اور انزال ہوا تو روزہ فاسد نہیں۔ درمختار جلد ۱ ص۱۱۲ عالمگیری جلد ۱ ص۲۹۲ ہدایہ جلد ۱ ص۹۶

(۴۰۵) مردہ عورت سے وطی کی چھوٹی لڑکی یا بہیمہ سے وطی کی یا ران میں یا پیٹ میں وطی کی یا بوسہ لیا تو روزہ فاسد نہیں۔ درمختار جلد ۱ ص۱۱۵

(۴۰۶) منی اپنے ہاتھ سے نکالے یا عورت کے ہاتھ سے یا عورت مرد باہم ننگے ہو کر شرمگاہیں ملائیں۔ اگر انزال نہو تو روزہ فاسد نہیں۔ درمختار جلد ۱ ص۱۱۵

(۴۰۷) سوتی عورت یا مجنونہ سے جماع کیا گیا تو روزے کا کفارہ نہیں۔ درمختار جلد ۱ ص۱۱۵ ہدایہ جلد ۱ ص۹۳ کنز الدقائق ص۸۷ مالابد ص۶۳ بہشتی زیور حصہ ۱ ص۱۵

(۴۰۸) روزہ میں عورت مرد ننگے ہو کر شرمگاہیں ملائیں تو مضائقہ نہیں۔ درمختار جلد ۱ ص۱۱۲ ہدایہ جلد ۱ ص۹۶

(۴۰۹) عورت کو کپڑے کے اوپر سے مساس کیا اور انزال ہوا۔ اگر حرارت معلوم نہوئی ہو تو روزہ فاسد نہیں۔ عالمگیری جلد ۱ ص۲۹۲

کتب مندرجہ فقہ سے مراد ان کے تراجم ہیں۔

[1] افضل نہیں بلکہ خلاف حدیث ہے۔ عامل اور عامل اس کا رسول اللہ صلعم کا نافرمان ہے۔ مشکوٰۃ باب رؤیۃ الہلال و ترمذی وغیرہ ۱۲

(بقیہ ص۱۶۲) تو قفال مروزی نے حنفی مذہب کی کتابیں طلب کیں۔ بادشاہ نے منگوا دیں اور ایک نصرانی عالم کو بلایا اور اسکو شافعی اور حنفی مذہب کی کتابوں کے ترجمے کا حکم دیا تو ابوحنیفہؒ کے مذہب کی نماز ویسی ہی پائی گئی جیسی کہ قفال مروزی نے پڑھکر دکھائی تھی۔ تو بادشاہ نے امام ابوحنیفہؒ کے مذہب کو چھوڑ دیا۔ اور امام شافعیؒ کے مذہب کو اختیار کرلیا۔

مؤلف۔ اے میرے کرم احناف اگر آپ بھی قفال مروزی کے نماز کے متعلق تسلی و تشفی کرنا چاہیں تو مسائل بحوالہ مسند جلد اول ص۲۶۶ و ص۴۸ و ص۶۳ ص۵۲، ص۵۵، ص۹۰ ص۲۹۵ و ص۲۲۲ بغور ملاحظہ فرمائیں بعد اس کے چاہیں تو کرشل سلطان محمود کے اس مذہب کو خیرباد کہیں ورنہ کم از کم اسکی تصدیق کر دیں ۱۲

(۴۱۰) عورت نے شوہر کا مساس کیا اور شوہر کو انزال ہوا تو روزہ فاسد نہیں۔ عالمگیری جلد ۱ ص ۲۹۲ ہدایہ جلد ۱ ص ۹۰
(۴۱۱) عورتیں چپٹی لڑا دیں اگر انزال نہ ہو تو روزہ فاسد نہیں۔ عالمگیری جلد ۱ ص ۲۹۲ ہدایہ جلد ۱ ص ۹۳
(۴۱۲) جو روزے میں زنا کے ڈر سے جلق لگائے اور منی نکال دے تو امید ثواب ہے۔ ہدایہ جلد ۱ ص ۹۳
(۴۱۳) مقعد میں جماع (اغلام) کرنے سے کفارہ واجب نہیں ہوتا (ابوحنیفہؒ) ہدایہ جلد ۱ ص ۹۰
(۴۱۴) روزے دار عورت یا مرد سے اغلام کرے تو روزہ کا کفارہ نہیں۔ ہدایہ جلد ۱ ص ۹۰)
(۴۱۵) ران وغیرہ میں جماع کرے اور انزال ہو جائے تو روزہ کا کفارہ نہیں۔ قدوری ص ۶۱ کنز ص ۸۰
(۴۱۶) روزہ کی حالت میں بوسہ لینے سے منی نکل پڑے تو کفارہ نہیں۔ قدوری ص ۶۰
(۴۱۷) چنے سے کم کھانا عمداً نگل جائے تو روزہ فاسد نہیں۔ درمختار جلد ۱ ص ۱۵۰ ہدایہ جلد ۱ ص ۹۵
بہشتی زیور حصہ ۳ ص ۱۲ مالابد ص ۶۴

(۴۱۸) کسی نے بھولے سے کھانا کھایا۔ یا پانی پیا۔ یا جماع کیا۔ اگر اسکو گمان ہو کہ روزہ ٹوٹ گیا پھر اس نے کھا لیا تو کفارہ لازم نہ ہوگا۔ عالمگیری جلد ۱ ص ۲۹۳
(۴۱۹) جوار باجرا کچا کھانے میں گنواروں کو باک نہیں پس فتوی اس پر مائل ہوگا۔ مسور و ماش و مونگ کھانے میں کفارہ نہیں ہدایہ جلد ۱ ص ۹۰

(۴۲۰) رمضان میں روزہ کی نیت نہیں کی اور کھانا کھا لیا تو کفارہ واجب نہیں (ابوحنیفہؒ) مالابد ص ۶۳
(۴۲۱) عمداً مونہہ بھر سے کم قے کی تو قضا ہے کفارہ نہیں (محمدؒ) ہدایہ جلد ۱ ص ۹۰ (کم و بیش کس دلیل سے)
(۴۲۲) عمداً قے کرنے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا۔ (ابویوسفؒ) ہدایہ جلد ۱ ص ۹۰
(۴۲۳) روزہ میں قصد سے تھوڑی قے کرلے تو روزہ فاسد نہیں۔ مالابد ص ۶۳
(۴۲۴) ڈورے میں گوشت باندھ کر نگل گیا اور اسی وقت نکال لیا تو روزہ فاسد نہیں۔ ہدایہ جلد ۱ ص ۹۰
(۴۲۵) لکڑی کا ایک کنارہ نگل گیا اور دوسرا کنارہ ہاتھ میں ہے تو روزہ فاسد نہیں۔ ہدایہ جلد ۱ ص ۹۰
(۴۲۶) روزہ دار کسی غیر معشوق کی رال پی جائے تو کفارہ نہیں۔ درمختار جلد ۱ ص ۱۵۴

باب فدیہ کے بیان میں

(۴۲۷) جو شخص چاہے کہ اپنے باپ کے قضا روزوں کا فدیہ نہ دوں تو اس کا حیلہ یہ ہے کہ ڈیڑھ سیر گیہوں فقیر کو دے پھر اس سے بطور ہبہ مانگ لے روزانہ ایسا کرے جبتک کہ سب روزوں کا فدیہ نہ ہو جائے۔ عالمگیری جلد ۴ ص ۱۰۴۳ وہدایہ جلد ۴ ص ۸۵۹۔

(۴۴۴) نشہ میں اپنی بیٹی کو پکڑ کر بوسہ لیا لڑکی نے کہا کہ میں تیری بیٹی ہوں تو جورو حرام ہو جائے گی
عالمگیری جلد ۲ ص۱۷۰

(۴۴۵) لڑکے نے بدنیتی سے سوتیلی ماں پر ہاتھ ڈالا تو وہ عورت اپنے شوہر پر حرام ہے بہشتی زیور حصہ ۴ ص

(۴۴۶) عورت کے ساتھ اغلام کرنے سے حرمت نہیں آتی۔ درمختار جلد ۲ ص۱۴ عالمگیری جلد ۲ ص۱۶

(۴۴۷) جس بیوی سے مرد کم عمری میں صحبت کر چکا ہو اور پھر اس کو طلاق دیدے تو اس کی بیٹی سے اس مرد کا
نکاح درست ہے۔ درمختار جلد ۲ ص۱۴

(۴۴۸) سات آٹھ برس کی لڑکی سے جماع کیا تو اس لڑکی کی ماں مرد پر حرام نہیں ہوگی۔ عالمگیری جلد ۲ ص۱۵

(۴۴۹) مرد کا آلہ منتشر ہوا اور اس نے بشہوت جورو کو طلب کیا اس درمیان میں اس نے اپنی بیٹی کی
ٹانگوں میں داخل کیا تو اگر حرکت انتشار کی نہ بڑھی ہو تو جورو حرام نہیں اور اگر بڑھ گئی تو جورو
حرام ہے۔ عالمگیری جلد ۲ ص۱۶ (شرم)

(۴۵۰) ساس نے لڑائی میں اپنے داماد کا ذکر پکڑ لیا۔ پھر ساس نے کہا کہ میں نے شہوت سے نہیں پکڑا تھا تو اسکے
قول کی تصدیق کیجاوے گی۔ عالمگیری جلد ۲ ص۱۵

(۴۵۱) عورت نے جھوٹے گواہ پیش کر کے دعویٰ کیا کہ میرا فلاں مرد سے نکاح ہو گیا اور قاضی نے تسلیم کر لیا
تو مرد کو اس سے وطی کرنا جائز ہے۔ (ابوحنیفہؒ) درمختار جلد ۲ ص۲۲ عالمگیری جلد ۲ ص۲۷

(۴۵۲) اسی طرح مرد عورت پر جھوٹا دعویٰ کر کے ڈگری حاصل کر لے تو مرد کو اس عورت سے وطی کرنی
جائز ہے (ابوحنیفہؒ ومحمدؒ) درمختار جلد ۲ ص۲۲ عالمگیری جلد ۲ ص۲۳ شرح وقایہ ص۲۲۷

(۴۵۳) نکاح متعہ منعقد ہو گا جبکہ اسکی مدت اسقدر دراز ہو کہ آدمی اس مدت تک زندہ نہیں رہ سکتا۔
(ابوحنیفہؒ) عالمگیری جلد ۲ ص۲۷

(۴۵۴) متعہ درست ہے (زفرؒ) شرح وقایہ ص۲۳۵

باب مہر کے متعلق

(۴۵۵) شراب و سور کے بدلے میں ہو تو نکاح صحیح ہے۔ شرح وقایہ ص۲۴۹

(۴۵۶) حالت کفر میں مہر سور یا شراب سے مقرر ہوا ہو تو مسلمان ہونیکے بعد بھی وہی ادا کرنا ہوگا۔
درمختار جلد ۲ ص۶۱ شرح وقایہ ص۲۵۶

(۴۵۷) بیٹے نے سوتیلی ماں کا بوسہ لیا تو بیٹا مہر کا ضامن ہوگا۔ درمختار جلد ۲ ص۸۹

(۴۵۸) بیٹے نے سوتیلی ماں سے جماع کیا تو بیٹا مہر کا ضامن نہوگا۔ درمختار جلد ۲ ص۸۹

کتب مندرجہ فقہ سے مراد انکے تراجم ہیں

(۴۴۴) نشہ میں اپنی بیٹی کو پکڑ کر بوسہ لیا لڑکی نے کہا کہ میں تیری بیٹی ہوں تو جورو حرام ہو جائے گی عالمگیری جلد ۲ صـ۱۷۰

(۴۴۵) لڑکے نے بدنیتی سے سوتیلی ماں پر ہاتھ ڈالا تو وہ عورت اپنے شوہر پر حرام ہے بہشتی زیور حصہ ۴ صـ

(۴۴۶) عورت کے ساتھ اغلام کرنے سے حرمت نہیں آتی۔ درمختار جلد ۲ صـ۱۴ عالمگیری جلد ۲ صـ۱۶

(۴۴۷) جس بیوی سے مرد کم عمری میں صحبت کر چکا ہو اور پھر اس کو طلاق دیدے تو اسکی بیٹی سے اس مرد کا نکاح درست ہے۔ درمختار جلد ۲ صـ۱۴

(۴۴۸) سات آٹھ برس کی لڑکی سے جماع کیا تو اس لڑکی کی ماں مرد پر حرام نہیں ہوگی۔ عالمگیری جلد ۲ صـ۱۵

(۴۴۹) مرد کا آلہ منتشر ہوا اور اس نے بشہوت جورو کو طلب کیا اس درمیان میں اس نے اپنی بیٹی کی ٹانگوں میں داخل کیا تو اگر حرکت انتشار کی نہ بڑھی ہو تو جورو حرام نہیں اور اگر بڑھ گئی تو جورو حرام ہے۔ عالمگیری جلد ۲ صـ۱۶ (شرم)

(۴۵۰) ساس نے لڑائی میں اپنے داماد کا ذکر پکڑ لیا۔ پھر ساس نے کہا کہ میں نے شہوت سے نہیں پکڑا تھا تو اسکے قول کی تصدیق کیجاویگی۔ عالمگیری جلد ۲ صـ۱۵

(۴۵۱) عورت نے جھوٹے گواہ پیش کر کے دعویٰ کیا کہ میرا فلاں مرد سے نکاح ہو گیا اور قاضی نے تسلیم کر لیا تو مرد کو اس سے وطی کرنا جائز ہے۔ (ابوحنیفہؒ) درمختار جلد ۲ صـ۲۲ عالمگیری جلد ۲ صـ۲۷

(۴۵۲) اسی طرح مرد عورت پر جھوٹا دعویٰ کر کے ڈگری حاصل کر لے تو مرد کو اس عورت سے وطی کرنی جائز ہے (ابوحنیفہؒ و محمدؒ) درمختار جلد ۲ صـ۲۲ عالمگیری جلد ۲ صـ۲۳ شرح وقایہ صـ۲۲۷

(۴۵۳) نکاح متعہ منعقد ہوگا جبکہ اسکی مدت اسقدر دراز ہو کہ آدمی اس مدت تک زندہ نہیں رہ سکتا۔ (ابوحنیفہؒ) عالمگیری جلد ۲ صـ۲۷

(۴۵۴) متعہ درست ہے (زفرؒ) شرح وقایہ صـ۲۳۵

باب مہر کے متعلق

(۴۵۵) شراب و سور کے بدلے میں ہو تو نکاح صحیح ہے۔ شرح وقایہ صـ۲۴۹

(۴۵۶) حالت کفر میں مہر سور یا شراب سے مقرر ہوا ہو تو مسلمان ہونیکے بعد بھی وہی ادا کرنا ہوگا۔ درمختار جلد ۲ صـ۶۱ شرح وقایہ صـ۲۵۶

(۴۵۷) بیٹے نے سوتیلی ماں کا بوسہ لیا تو بیٹا مہر کا ضامن ہوگا۔ درمختار جلد ۲ صـ۵۹

(۴۵۸) بیٹے نے سوتیلی ماں سے جماع کیا تو بیٹا مہر کا ضامن نہوگا۔ درمختار جلد ۲ صـ۵۹

کتب مندرجہ فقہ سے مراد انکے تراجم ہیں

کتاب الرضاعۃ

(۴۵۹) رضاعت امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک ڈھائی برس ہے۔ درمختار جلد ۲ صـ۱۸۰ شرح وقایہ صـ۲۶۱ قدوری صـ۱۰۰ (مریح نص وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ کیخلاف ہے)

(۴۶۰) رضاعت امام زفرؒ کے نزدیک تین برس ہے۔ شرح وقایہ صـ۲۶۱ (یہ بھی خلاف ہے۔)

کتاب الطلاق

(۴۶۱) مرد کسی اجنبیہ عورت سے کہے کہ اگر میں نکاح کروں تو تجھ پر طلاق ہے۔ تو طلاق واقع ہو جائیگی ہدایہ جلد ۲ صـ۲۲۲

(۴۶۲) حضرت علیؓ مست کی طلاق جائز رکھتے تھے۔ مگر بعض علماء کے نزدیک طلاق واقع ہوگی شرح وقایہ صـ۲۹۵

(۴۶۳) نابالغہ کا نکاح باپ یا دادا نے کر دیا۔ لڑکی بلوغ ہونے پر نکاح فسخ نہیں کرا سکتی ہدایہ جلد ۲ صـ۳۱ (خلاف حدیث ہے۔ ملاحظہ ہو مسئلہ صـ۴۷ حصہ دوم)

باب نسب کے بیان میں

(۴۶۴) مرد انتہائے مغرب میں ہو اور عورت انتہائے مشرق میں اتنے فاصلہ پر کہ دونوں کے درمیان سال بھر کی راہ ہو۔ کسی طرح ان کا نکاح کر دیا گیا۔ اگر بعد تاریخ نکاح کے عورت چھ مہینے میں بچہ جنے تو یہ بچہ ثابت النسب ہوگا حرامی نہ ہوگا۔ بلکہ یہ اس مرد کی کرامت تصور کیجاویگی۔ درمختار جلد ۲ صـ۱۳۰

(۴۶۵) کسی نے اپنی بیوی کو طلاق رجعی دی دو برس سے کم میں لڑکا پیدا ہو تو لڑکا اسی شوہر کا ہے حرامی نہیں۔ بہشتی زیور حصہ ۴ صـ۶۷

(۴۶۶) نکاح ہو گیا اور رخصت نہ ہوئی۔ لڑکا پیدا ہو گیا تو شوہر ہی کا ہے حرامی نہیں بہشتی زیور حصہ ۴ صـ۶۹

(۴۶۷) میاں پردیس میں ہے برسیں گذر گئی۔ یہاں لڑکا پیدا ہو گیا تو شوہر کا ہے حرامی نہیں۔ بہشتی زیور حصہ ۴ صـ۶۹

باب عدت کے بیان میں

(۴۶۸) عورت کو شوہر کے مرنے پر تین دن سیاہ ماتمی لباس پہننا جائز ہے (رافضیوں اور عیسائیوں نے کیا تصور کیا) درمختار جلد ۲ صـ۲۲۹

باب حیلوں کے بیان میں

(۴۶۹) خاوند اپنی بیوی کو شہر کے باہر نہ لیجا سکے تو اس کا حیلہ یہ ہے کہ عورت اپنے اوپر اپنے بیٹے یا بھائی وغیرہ جس پر اطمینان ہو اس کے بہت سے قرضہ کا اقرار کرے اور گواہ کرے۔ جب شوہر لیجانا چاہے تو جسکے قرضہ کا اقرار کیا ہے وہ مانع ہو (ابو یوسفؒ) عالمگیری جلد ۴ صـ۱۰۴۲ ہدایہ جلد ۴ صـ۸۶۱

کتب مندرجہ نقشہ سے مراد انکے تراجم ہیں۔

(۴۷۰) اگر شوہر قرضہ کی بابت قسم دلوائے تو اسکا حیلہ یہ کہ قرضہ کے عوض کپڑا وغیرہ اسی قیمت پر جتنا کہ شوہر پر قرضہ ظاہر کیا جاتا ہے۔ فروخت کر دے بعد اس کے وہ قسم کھا جائے تو شوہر نہیں لیجا سکے گا (ابو یوسفؒ) عالمگیری جلد ۴ صـ۱۰۲۶ ہدایہ جلد ۲ صـ۸۶۱

كتاب الحدود

(۴۷۱) کم عمر لڑکا یا مجنوں بالغہ عاقلہ عورت سے وطی کرے تو عورت پر حد نہیں۔ درمختار جلد ۲ صـ۲۰۱ عالمگیری جلد ۲ صـ۶۷۲ ہدایہ جلد ۲ صـ۴۹۱

(۴۷۲) گونگا زنا کرے تو اس پر حد نہیں اگرچہ خود اقرار کرے خواہ گواہ بھی گذر جائیں۔ درمختار جلد ۲ صـ۲۰۱ عالمگیری جلد ۲ صـ۶۷۱

(۴۷۳) اندھا زنا کرے پھر انکاری ہو اگرچہ بذریعہ شہادت کے اسکا زنا کرنا ثابت ہو جائے تو حد نہیں درمختار جلد ۲ صـ۲۰۲

(۴۷۴) کم عمر لڑکی یا مردہ یا جانور سے وطی کرے تو حد نہیں۔ درمختار جلد ۲ صـ۲۰۲

(۴۷۵) دار الحرب اور دار البغی میں زنا کرے تو حد نہیں اگرچہ دار الاسلام میں آجائے۔ درمختار جلد ۲ صـ۲۰۲ و ۲۱۶ عالمگیری جلد ۲ صـ۶۷۱ و صـ۶۷۲ ہدایہ جلد ۲ صـ۴۵۹ شرح وقایہ صـ۳۲۵ کنز صـ۱۹۲ قدوری صـ۲۲۱

(۴۷۶) زنا کرنیوالے کو اگر حرمت زنا کی معلوم نہو تو حد نہیں۔ درمختار جلد ۲ صـ۲۰۲

(۴۷۷) بیٹے یا پوتے کی لونڈی سے زنا کرے تو حد نہیں۔ درمختار جلد ۲ صـ۲۱۱ شرح وقایہ صـ۳۲۰ کنز صـ۱۹۱

(۴۷۸) دادا یا دادی کی لونڈی سے جماع کرے تو حد نہیں۔ درمختار جلد ۲ صـ۲۱۲

(۴۷۹) کسی کی لونڈی رہن ہو اور وہ اس سے زنا کرلے تو حد نہیں۔ درمختار جلد ۲ صـ۲۱۲

(۴۸۰) منکوحہ بلا گواہ سے جماع کرنے میں حد نہیں ہے۔ درمختار جلد ۲ صـ۲۱۳ عالمگیری جلد ۲ صـ۶۷۱

(۴۸۱) غیر کی منکوحہ سے نکاح کر کے صحبت کرے حلال جان کر یا اپنی مطلقہ عدت والی سے تو حد نہیں۔ درمختار جلد ۲ صـ۲۱۴

(۴۸۲) جو عورتیں ہمیشہ کیلئے حرام ہیں (ماں بہن بیٹی خالہ پھوپی وغیرہ) اُنسے نکاح کر کے اور حلال جانکر صحبت کرے تو حد نہیں (ابو حنیفہؒ) درمختار جلد ۲ صـ۲۱۴ عالمگیری جلد ۲ صـ۶۷۶ ہدایہ جلد ۲ صـ۴۷۵ شرح وقایہ صـ۳۲۱ کنز صـ۱۹۱ قدوری صـ۲۲۶

(۴۸۳) محرمات (جو عورتیں ہمیشہ کیلئے حرام ہیں) سے حرام جانکر کے بھی نکاح کرلے تو حد نہیں[ل] (ابو حنیفہؒ) درمختار جلد ۲ صـ۲۱۴

(۴۸۴) جس عورت کو اجارہ پر لیا ہو (خرچی دیکر) زنا کرے تو حد نہیں[ع]۔ درمختار جلد ۲ صـ۲۱۶

کتب مندرجہ فقہ سے مراد انکے تراجم ہیں

[ل] حضرت امام ابو حنیفہ کا استدلال قابل غور ہے اکلیل فی استنباط التنزیل مطبوعہ فاروقی صـ۲۲۵ میں ہے قولہ تعالٰی ولا یطئون موطئا یغیظ الکفار ولا ینالون من عدو نیلا الا کتب لهم به عمل صالح استدل بها ابو حنیفة علٰی جواز الزنٰی فی بناء اهل الحرب فی کتاب الحرب وقوم علی ان وطی بالامر ترجمہ اس آیت سے ابو حنیفہؒ نے دلیل پکڑی ہے اس بات پر کہ دار الکفر میں کافروں کی عورتوں سے زنا جائز ہے اور ایک جماعت نے اس بات پر کہ انکے ساتھ اغلام بھی روا ہے (معاذ اللہ)

[ع] خلاف حدیث ہے مشکوٰۃ کتاب البیوع مسلم جلد ۱ صـ۱۹ بخاری احمدی صـ۲۹ مجمع البحار نولکشور جلد ۱ صـ۲۲۸ نسائی مصری جلد ۲ صـ۱۴۰ نووی شرح مسلم نولکشور جلد ۲ صـ۱۹ ترمذی احمدی صـ۲۱ ۱۲

عالمگیری جلد ۲ صفحہ ۶۶۵ کنز صفحہ ۱۹۲ (زانی کیوں نہ خوش ہونگے)

(۴۸۵) زنا بالجبر کرنے سے حد نہیں۔ درمختار جلد ۲ صفحہ ۲۱۶

(۴۸۶) زنا کے بارہ میں مرد یا عورت دونوں میں سے کوئی انکار کرے تو حد نہیں۔ درمختار جلد ۲ صفحہ ۲۱۶

(۴۸۷) جو آزاد عورت کو لونڈی کہکر زنا کرے تو حد نہیں۔ درمختار جلد ۲ صفحہ ۲۱۶ عالمگیری جلد ۲ صفحہ ۶۶۰

(۴۸۸) کسی کی لونڈی کو غصب کرکے زنا کرے تو حد نہیں۔ درمختار جلد ۲ صفحہ ۲۱۷

(۴۸۹) خلیفہ اور امام اور بادشاہ زنا کرے تو حد نہیں۔ درمختار جلد ۲ صفحہ ۲۱۲ عالمگیری جلد ۲ صفحہ ۶۶۵

ہدایہ جلد ۲ صفحہ ۴۶۳ شرح وقایہ صفحہ ۳۳۲ کنز صفحہ ۱۹۲

(۴۹۰) جو مرد عورت سے کہے کہ میں نے تجھکو اسقدر مہر دیا تاکہ زنا کروں اور اس سے زنا کرے تو حد نہیں عالمگیری جلد ۲ صفحہ ۶۶۰

(۴۹۱) عورت سوتے مرد سے وطی کرے تو دونوں پر حد نہیں۔ عالمگیری جلد ۲ صفحہ ۶۶۰

(۴۹۲) لونڈی سے اسطرح وطی کی کہ اسکی بینائی جاتی رہی تو زانی پر بالاطلاق حد نہیں عالمگیری جلد ۲ صفحہ ۶۶۵

(۴۹۳) ماں اور جورو کی لونڈی سے حلال جانکر صحبت کرے تو حد نہیں۔ شرح وقایہ صفحہ ۳۳۲

(۴۹۴) باپ کی لونڈی سے حلال جان کر بھی وطی کرے تو حد نہیں۔ شرح وقایہ صفحہ ۳۳۲ کنز صفحہ ۱۹۱ ۲۲ ہندی

(۴۹۵) حربی حربیہ سے زنا کرے تو دار الاسلام میں حد نہیں اور ابویوسف کے نزدیک عدہ ہے۔ شرح وقایہ صفحہ ۳۳۱

(۴۹۶) جانور سے جماع کرنے پر حد نہیں آتی۔ درمختار جلد ۲ صفحہ ۲۱۳ عالمگیری جلد ۲ صفحہ ۶۶۳ ہدایہ جلد ۲ صفحہ ۲۵۱

شرح وقایہ صفحہ ۳۳۱ کنز صفحہ ۱۹۲ (حدیث میں ہے کہ اس شخص اور جانور کو قتل کر دیا جاوے)

(۴۹۷) اغلام کرنے سے حد نہیں آتی۔ (ابوحنیفہؒ) درمختار جلد ۲ صفحہ ۲۱۵ عالمگیری جلد ۲ صفحہ ۶۶۳

ہدایہ جلد ۲ صفحہ ۴۵۵ شرح وقایہ صفحہ ۳۳۱ کنز صفحہ ۱۹۲ قدوری صفحہ ۲۲۶

(۴۹۸) غلام یا لونڈی یا بیوی سے اغلام کرے تو بالاجماع حد نہیں۔ درمختار جلد ۲ صفحہ ۲۱۵ عالمگیری جلد ۲ صفحہ ۶۶۳

(۴۹۹) اجنبیہ عورت سے فرج کے سوا وطی کرے تو حد نہیں۔ عالمگیری جلد ۲ صفحہ ۶۶۳ ہدایہ جلد ۲ صفحہ ۴۵۵

(۵۰۰) لونڈے بازی کا جنت میں بھی وجود ہوگا۔ لیکن یہ ضعیف ہے۔ درمختار جلد ۲ صفحہ ۲۱۵

(۵۰۱) اپنی بیوی یا لونڈی سے جلق لگوالے تو حد ہے نہ تعزیر۔ درمختار جلد ۲ صفحہ ۲۱۵

(۵۰۲) گونگے شرابی پر حد نہیں اگرچہ اقرار کرلے۔ درمختار جلد ۲ صفحہ ۲۲۱ عالمگیری جلد ۲ صفحہ ۶۸۷

(۵۰۳) شرابی نے بو جانیکے بعد شراب پینے کا اقرار کیا تو حد نہیں ماری جاویگی (ابوحنیفہؒ و ابویوسفؒ)

عالمگیری جلد ۲ صفحہ ۶۸۰ ہدایہ جلد ۲ صفحہ ۴۷۴

(۵۰۴) شراب کی بو جانیکے بعد گواہی گذری تب بھی حد نہیں (ابوحنیفہؒ و ابویوسفؒ) ہدایہ جلد ۲ صفحہ ۴۷۴

کتب معتبرہ فقہ سے مراد ان کے تراجم ہیں

(۵۰۵) شراب پی کر قے کردے تو حد نہیں ماری جائیگی۔[1] عالمگیری جلد ۲ صہ ۶۸۷

(۵۰۶) چھوارے اور انگور کی شراب پی کر بیہوش ہو جائے تو حد نہیں۔ عالمگیری جلد ۲ صہ ۶۸۹

(۵۰۷) شہد کی شراب اور گدھی کے دودھ سے نشہ میں ہو تو حد نہیں۔ عالمگیری جلد ۲ صہ ۶۸۸

(۵۰۸) شراب کو پانی یا دودھ یا تیل سے مخلوط کر دیا اگر شراب غالب نہ ہو اور اس میں سے قطرہ پی لیا تو جب تک نشہ نہ آوے تو حد نہیں۔ عالمگیری جلد ۲ صہ ۶۸۸

(۵۰۹) بھنگ پینے والے پر حد نہیں اگرچہ نشہ ہو گیا ہو۔ عالمگیری جلد ۲ صہ ۶۸۸

(۵۱۰) گونگے چور پر حد نہیں۔ درمختار جلد ۲ صہ ۲۴۵

(۵۱۱) کفن چور پر حد نہیں۔ درمختار جلد ۲ صہ ۲۵۲ عالمگیری جلد ۲ صہ ۷۱۵

(۵۱۲) کسی کا دودھ یا گوشت چُرا لاوے تو حد نہیں۔ شرح وقایہ صہ ۳۳۷

(۵۱۳) کسی کی لکڑیاں یا گھاس چُرا لے تو حد نہیں۔ شرح وقایہ صہ ۳۳۷

(۵۱۴) میوہ یا کھڑی کھیتی چُرا لاوے تو حد نہیں۔[2] شرح وقایہ صہ ۳۳۷

(۵۱۵) مسجد کا دروازہ چُرا لاوے تو حد نہیں۔ شرح وقایہ صہ ۳۳۷

(۵۱۶) کسی کا قرآن چُرا لاوے تو حد نہیں۔ شرح وقایہ صہ ۳۳۷

(۵۱۷) کسی کا لڑکا چُرا لاوے تو حد نہیں۔ شرح وقایہ صہ ۳۳۷

(۵۱۸) کسی کا مال لوٹ لاوے تو حد نہیں۔ شرح وقایہ صہ ۳۳۷

(۵۱۹) بیت المال (شاہی خزانہ) میں سے چُرا لاوے تو حد نہیں۔ شرح وقایہ صہ ۳۳۸

(۵۲۰) حنفی شافعی ہو جاوے تو تعزیر دیجاویگی۔ درمختار جلد ۲ صہ ۲۴۲ عالمگیری جلد ۲ صہ ۷۰۲

(اس پر بھی کہا جاتا ہے کہ چاروں مذہب حق ہیں۔)

کتاب السیر

(۵۲۱) آنحضرتؐ کے گالی دینے سے ذمی کا عہد نہیں ٹوٹتا۔[3] ہدایہ جلد ۲ صہ ۵۸۰ کنز صہ ۲۱۳

(۵۲۲) کافروں سے لڑائی کرنا واجب ہے گو وہ ابتدا نہ کریں۔ قدوری صہ ۲۶۹

(۵۲۳) ذمی مسلمان عورت سے زنا کرے تو بھی عہد نہیں ٹوٹتا۔ کنز صہ ۲۱۳

کتاب المفقود

(۵۲۴) زوجہ مفقود الخبر نوے برس انتظار کرے۔ عالمگیری جلد ۲ صہ ۸۸۲ ہدایہ جلد ۲ صہ ۶۲۱ شرح وقایہ صہ ۲۵۹ کنز صہ ۲۲۱ بہشتی زیور حصہ ۴ صہ ۵۰

[1] خلاف حدیث ہے مسلم جلد ۲ صہ ۷۱

[2] خلاف حدیث ہے مشکوٰۃ باب اللقطہ ۱۲

[3] خلاف حدیث ہے ابوداؤد جلد ۱ صہ ۲۴۳ ایضاً ۲۴۳ بلوغ المرام باب قتال الجانی ۱۲

کتب مندرجہ فقہ سے مراد اُن کے تراجم ہیں

(٥٢٥) جب مفقود کی عمر کے ایکسو بیس ١٢٠ برس گذر جائیں تب مرنے کا حکم کیا جاویگا اور ابو یوسفؒ کے نزدیک سو برس ہیں۔ ہدایہ جلد ٢ صـ٦٢١ قدوری صـ٥٣ا

(٥٢٦) پھر عورت بعدمت مذکورہ کے نکاح کر سکتی ہے۔ بہشتی زیور حصہ ٤ صـ٥٥ (کیا یہ ممکن ہے) (ملاحظہ ہو صـ١٨٤ لغایت صـ١٨٦ حصہ دوم)

کتاب البیوع

(٥٢٧) مسلمان نے ذمی کو شراب و سور خرید فروخت کیلئے وکیل کیا تو جائز ہے[۱]۔ (ابو حنیفہؒ) درمختار جلد ٣ صـ٨٥ و صـ٣٢٦ عالمگیری جلد ٣ صـ١٨٠ کنز صـ٢٣٩

(٥٢٨) شراب گھی یا گوندھے ہوئے آٹے میں جا پڑے تو اسکی بیع میں خوف نہیں۔ عالمگیری جلد ٣ صـ١٨١

(٥٢٩) سوا شراب کے جتنی پینے کی چیزیں حرام ہیں سب کی بیع جائز ہے۔ (ابو حنیفہؒ) عالمگیری جلد ٣ صـ١٨١

(٥٣٠) شیرہ انگور شراب بنانے والے کو فروخت کرے تو جائز ہے[۲]۔ مکروہ نہیں۔ عالمگیری جلد ٣ صـ١٨٢ و صـ٢٠٢ شرح وقایہ صـ٥٦٥ کنز صـ٣٨٢ قدوری صـ٢٨١

(٥٣١) مسلمان دار الحرب میں حربی کو شراب یا سور یا مردار خون فروخت کرے تو جائز ہے۔ عالمگیری جلد ٣ صـ٢٤٨

(٥٣٢) دو حربی دار الحرب میں مسلمان ہونیکے بعد باہم شراب یا سور وغیرہ بیع کریں تو جائز ہے۔ (ابو حنیفہؒ و محمدؒ) عالمگیری جلد ٣ صـ٢٤٨

(٥٣٣) سور اور شراب کے بدلے غلام خریدے تو اُسکو بیچنا اور ہبہ کرنا جائز ہے۔ ہدایہ جلد ٣ صـ٩٤

(٥٣٤) سوا شراب انگور کے دیگر شرابوں میں سے نصف حصے سے زیادہ جل گیا ہو تو اُن کی بیع جائز ہے۔ (ابو یوسفؒ) ہدایہ جلد ٤ صـ٤٩٥

(٥٣٥) سوا شراب انگور کے دیگر شرابوں کی بیع جائز ہے۔ (ابو حنیفہؒ) ہدایہ جلد ٤ صـ٤٩٥

(٥٣٦) کتا اور گدھا ذبح کرکے اُسکا گوشت فروخت کرنا جائز ہے۔ عالمگیری جلد ٣ صـ١٨٠

(٥٣٧) ذبح کئے ہوئے درندوں کا گوشت فروخت کرنا جائز ہے۔ عالمگیری جلد ٣ صـ١٨١

(٥٣٨) پاخانہ کی بیع اگر مخلوط ہو تو جائز ہے۔ درمختار جلد ٤ صـ١٢٢ شرح وقایہ صـ٥٦٥

(٥٣٩) باندی کا دودھ فروخت کرنا جائز ہے۔ (ابو یوسفؒ) عالمگیری جلد ٣ صـ١٨١

(٥٤٠) زمین ایسے شخص کے ہاتھ بیچنے میں کہ جو اسکا کلیسا بنا دیگا کچھ ڈر نہیں۔ عالمگیری جلد ٣ صـ١٨٢

(٥٤١) بربط اور طبل اور مزمار اور دف اور نرد کا فروخت کرنا جائز ہے (ابو حنیفہؒ) عالمگیری جلد ٣ صـ١٨٢

(٥٤٢) ہاتھی گھوڑے مصنوعی یعنی کھلونے کی بیع جائز ہے اور اُنسے بچوں کا کھیلنا بھی جائز ہے۔

[۱] خلاف حدیث۔ مشکوٰۃ باب الک...

[۲] خلاف قرآن و لَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ (سورۂ مائدہ)

کتب مندرجہ فقہ سے مراد ان کے تراجم ہیں

(ابو یوسفؒ) درمختار جلد ۳ صـ۱۵۱ شرح وقایہ صـ۴۰۳

(۵۴۳) کتا اور ہاتھی اور چیتا اور بندر اور دیگر درندوں کی بیع جائز ہے[1]۔ درمختار جلد ۳ صـ۱۵۲ ہدایہ جلد ۳ صـ۱۷۹ شرح وقایہ صـ۴۰۴ کنز صـ۲۵۴ قدوری صـ۹۳

(۵۴۴) سانپ کی بیع جائز ہے۔ درمختار جلد ۳ صـ۱۵۲

(۵۴۵) نجس تیل کی بیع جائز ہے۔ درمختار جلد ۳ صـ۱۵۳

(۵۴۶) جو شخص عیب دار چیز فروخت کرنا چاہے اور عیب بھی ظاہر کرنا چاہے تو اسکا حیلہ یہ ہے کہ عیب کی جگہ پر ہاتھ رکھ کر کہے کہ میں اسکے عیب سے بری ہوں۔ عالمگیری جلد ۴ صـ۱۰۶

(۵۴۷) شفعہ کے باطل کرنیکا حیلہ یہ ہے کہ بائع اُس شے کو مشتری کو ہبہ کر دے اور گواہ کر لے مشتری قیمت بائع کو ہبہ کر دے اور گواہ کر لے۔ عالمگیری جلد ۴ صـ۱۰۸

باب سود کے بیان میں

(۵۴۸) مسلمان مسلمان سے دار الحرب میں سود لے تو جائز ہے (ابو حنیفہؒ) عالمگیری جلد ۳ صـ۱۹۸ شرح وقایہ صـ۴۹۶

کتابُ القضا

(۵۴۹) قاضی کا حکم نافذ ہے دنیا میں اور اللہ کے ہاں اگرچہ جھوٹی گواہی سے ہو[2]۔ شرح وقایہ صـ۴۲۷

(۵۵۰) قاضی مجتہد ہی ہو سکتا ہے۔ قدوری صـ۲۶۱ ومقدمہ ہدایہ جلد ۱ صـ۹ (پھر عمل اسکے خلاف کیوں)

(۵۵۱) حدود میں گواہی پوشیدہ کرنا بہتر ہے۔ قدوری صـ۲۵۵

کتاب الشہادۃ

(۵۵۲) جو حنفی ہو کر شافعی ہو جائے تو اسکی گواہی قبول نہیں (اتنی خفگی کیوں۔ مذہب تو چاروں حق ہیں) درمختار جلد ۳ صـ۲۹۷

(۵۵۳) نکاح کے وکیل کی گواہی قبول نہیں اگر اثبات نکاح کی گواہی دے۔ درمختار جلد ۳ صـ۲۹۷

کتاب الاجارہ

(۵۵۴) نوحہ گری اور راگ باجوں کی بلا شرط اُجرت لینا مباح ہے۔ درمختار جلد ۴ صـ۳۴

کتاب الذبائح

(۵۵۵) آگ سے ذبح کرنا جائز ہے۔ درمختار جلد ۴ صـ۱۷۰

(۵۵۶) گدی کی طرف سے ذبح کرنا مکروہ ہے۔ درمختار جلد ۴ صـ۱۷۰ عالمگیری جلد ۴ صـ۲۱۳

(۵۵۷) اونٹ نے حملہ کیا اگر اسکو حلال کرنیکی نیت سے قتل کر ڈالا تو اسکا کھانا حلال ہے۔ عالمگیری جلد ۴ صـ۲۱۱

کتب فقہ سے مراد ان کے تراجم ہیں۔

[1] خلاف صحیح حدیث ہے ترمذی، احمد صـ۲۱۶ نسائی شاہدرہ جلد ۲ صـ۲۰ مسلم نولکشور جلد ۱ صـ۲۰۔

[2] خلاف حدیث ہے مشکوٰۃ باب الاقضیۃ والشہادت صـ۳۲

(۵۵۸) بسم اللہ اللہ اکبر پڑھنا مکروہ ہے۔ درمختار جلد ۴ ص ۱۷۳۔ عالمگیری جلد ۴ ص ۲۱۵ (خلاف حدیث ہے مسلم)

(۵۵۹) تہلیل (لا الٰہ الا اللہ) و تسبیح (سبحان اللہ) و تحمید (الحمد للہ) کہے تو ذبیحہ حلال ہے۔ عالمگیری جلد ۴ ص ۲۱۱

(۵۶۰) اللہ اعظم یا اللہ اجل یا اللہ الرحمٰن یا اللہ الرحیم یا فقط اللہ یا رحمٰن یا رحیم وقت ذبح کے پڑھے تو ذبیحہ حلال ہے۔ عالمگیری جلد ۴ ص ۲۱۱

(۵۶۱) تسمیہ فارسی میں (اللہ بزرگ است) یا کسی زبان میں ہو جائز ہے۔ (ابوحنیفہؒ) عالمگیری جلد ۴ ص ۲۱۱

(۵۶۲) رومی زبان میں تسمیہ کہا خواہ وہ عربی ادا کر سکتا ہے یا نہیں تو جائز ہے۔ عالمگیری جلد ۴ ص ۲۱۱

(۵۶۳) جو جانور کہ کھائے جاتے ہیں اُنکو شراب پلائی گئی پھر اُسی وقت ذبح کر دیا گیا تو حلال ہے۔ درمختار جلد ۴ ص ۱۹۶ ہدایہ جلد ۴ ص ۴۷۷

(۵۶۴) بکری شراب پی گئی اور اُسی وقت ذبح کیگئی تو مکروہ بھی نہیں۔ عالمگیری جلد ۴ ص ۳۰۰

(۵۶۵) جو حلوان سور کے دودھ سے پالا گیا ہو وہ حلال ہے۔ درمختار جلد ۴ ص ۱۹۶

(۵۶۶) جو کوا مردار اور دانہ دونوں کھاتا ہو وہ حلال ہے (ابوحنیفہؒ) درمختار جلد ۴ ص ۱۷۷ عالمگیری جلد ۴ ص ۲۱۸ شرح وقایہ ص ۵۵۴ و ۵۵۵

(۵۶۷) مسلمان نے مجوسی کی بکری آتشکدہ کے واسطے ذبح کی۔ یا کافر کی بکری اُنکے معبودوں کے واسطے ذبح کی تو کھانا حلال ہے۔ عالمگیری جلد ۴ ص ۲۱۲

عالمگیری جلد ۴ ص ۲۱۲

(۵۶۸) ذبح کئے ہوئے جانور سے بچہ زندہ نکلا اور ذبح کرنے سے پہلے مر گیا تو حلال ہے۔ (صاحبینؒ)

(۵۶۹) ایک شخص نے گائے جننے کے وقت ہاتھ فرج میں ڈال کر بچے کو ذبح کر دیا۔ اگر ذبح کی جگہ سے ذبح ہوا تو حلال ہے۔ عالمگیری جلد ۴ ص ۲۱۳

(۵۷۰) اگر غیر جگہ سے ذبح کیا پس وہ ذبح کی جگہ سے ذبح نہیں کر سکتا تھا تب بھی حلال ہے۔ عالمگیری جلد ۴ ص ۲۱۳

(۵۷۱) وقت ذبح کے جانور جیتا معلوم ہوا گرچہ حرکت نہ کرے اور خون نہ نکلے تو حلال ہے۔ کنز ص ۳۸۸

(۵۷۲) چمگادڑ اور اُلو کا گوشت حلال ہے۔ عالمگیری جلد ۴ ص ۲۱۸

(۵۷۳) گوہ کھانا مکروہ ہے۔ ہدایہ جلد ۴ ص ۴۲۶

خلاف ہے مسلم اللہ جلد ۱ ص ۱۵۲ مشکوٰۃ باب الصید - ۱۲

(۵۷۴) گونگے کا ذبیحہ خواہ مسلمان ہو یا کتابی کھایا جاویگا۔ عالمگیری جلد ۴ ص ۲۱۲

(۵۷۵) اگر کتے سے بکری سے جفتی کی اور بچہ مشترک پیدا ہوا تو دیکھنا چاہیے کہ گوشت اور گھاس

کتب مندرجہ فقہ سے مراد ان کے تراجم ہیں۔ ۱۲

سامنے رکھکر۔ اگر گھاس کھاتا ہے تو حلال ہے اور گوشت کھائے تو حرام۔ اگر دونوں کھائے تو اسکو مارا جائے اگر بھونکے تو کتے کے حکم میں ہے ورنہ بکری کے۔ اگر دونوں آوازیں کرتا ہو تو ذبح کیا جائے اگر اوجھڑی نکلے تو کھایا جائے ورنہ نہیں۔ درمختار جلد ۴ ص۱۸۱ عالمگیری جلد ۴ ص۲۱۹

کتاب الاضحیہ

(۵۷۶) غصب کے جانور کی قربانی جائز ہے۔ شرح وقایہ ص۵۵۹

(۵۷۷) بھینس کی قربانی درست ہے جب دو برس کی ہو۔ بہشتی زیور حصہ ۳ ص۵

(۵۷۸) گاؤں میں عید الضحیٰ سے پہلے اور صبح کی نماز کے بعد قربانی درست ہے۔ کنز ص۳۴ بہشتی زیور حصہ ۳ ص۴

(۵۷۹) حیلہ نماز عید الضحیٰ سے پہلے قربانی کرنیکا یہ ہے کہ جانور کو گاؤں بھیجدے۔ اور وہاں قبل نماز قربانی کردے تو درست ہے۔ درمختار جلد ۴ ص۱۸۵ بہشتی زیور حصہ ۳ ص۲۷

کتاب الحظر والاباحۃ

(۵۸۰) مسلمان کا کافر ذمی کی شراب کو اپنی پیٹھ پر لادنا اور اسکی مزدوری کرنا جائز ہے (ابو حنیفہؒ) درمختار جلد ۴ ص۲۲۷ ہدایہ جلد ۴ ص۳۱۱ شرح وقایہ ص۵۶۸ کنز ص۳۸۲

(۵۸۱) آتشکدہ یا کلیسا بنانے کے لئے گھر کرایہ پر دینا یا شراب بیچنے کیلئے گھر کرایہ پر دینا جائز ہے (ابو حنیفہؒ) درمختار جلد ۴ ص۲۲۷ ہدایہ جلد ۴ ص۳۱۱ شرح وقایہ ص۵۶۸ کنز ص۳۸۲

(۵۸۲) کسی نصرانی نے مسلمان کے واسطے شراب کہ چھوڑی تو کروہ نہیں اور کافر کیلئے رکھے تو کروہ ہے۔ عالمگیری جلد ۴ ص۲۵

(۵۸۳) سور کے بال سے موزہ سینا جائز ہے۔ (ابو حنیفہؒ) درمختار جلد ۳ ص۸۰ عالمگیری جلد ۲ ص۱۸۱ و جلد ۴ ص۳۲۲ ہدایہ جلد ۲ ص۴۷ و جلد ۴ ص۲۹۶ شرح وقایہ ص۳۸۲ و کنز ص۲۳۸

(۵۸۴) کتے کی ہڈی سے دوا کرنا جائز ہے۔ عالمگیری جلد ۴ ص۳۲۲ ہدایہ جلد ۴ ص۲۹۶

(۵۸۵) گدھے کا گوشت مکروہ ہے۔ (ابو حنیفہؒ) ہدایہ جلد ۴ ص۲۱۵

(۵۸۶) مستعمل پانی سے آٹا گوندھنے میں ڈر نہیں (محمدؒ) عالمگیری جلد ۴ ص۳۰۱

(۵۸۷) مردار کھال پر قرآن لکھنا جائز ہے۔ عالمگیری جلد ۴ ص۳۲۶

(۵۸۸) مسجد کو گوبر مٹی سے لیپنا جائز ہے (محمدؒ) ہدایہ جلد ۴ ص۳۲۱

(۵۸۹) فقیہ ابو جعفر نے کہا کہ میں نے اپنے شیخ ابو بکر سے سنا کہ وہ فرماتے تھے کہ ابراہیم سے دریافت کیا گیا ایام تشریق میں بازار میں آواز سے تکبیر کہنا کیسا ہے فرمایا کہ یہ جولاہوں کی تکبیر ہے۔ عالمگیری جلد ۴ ص۳۲۰ (کیا یہ سنت رسول اللہ صلعم پر حملہ نہیں ہے۔ ملاحظہ ہو مسئلہ ۲۰۲ و ۲۰۳ حصہ دوم)

کتب معتبرہ فقہ سے مراد ان کے تراجم ہیں۔

(۵۹۰) مرد کا مرد سے معانقہ کرنا حنیفہ کے نزدیک مکروہ ہے۔ (اور حدیث سے جائز ہے) ہدایہ جلد ۴ ص۴۹۲

(۵۹۱) امام ابوحنیفہ مکہ معظمہ میں رہنا مکروہ جانتے تھے۔ عالمگیری جلد ۴ ص۴۷

(۵۹۲) زیرناف کے بال حجام آنکھیں بند کر کے مونڈے تو جائز ہے۔ عالمگیری جلد ۴ ص۳۲۸

(۵۹۳) مرد اپنی عورت کے مونہہ میں ذکر داخل کرے تو مکروہ ہے اور بعض کے نزدیک مکروہ بھی نہیں عالمگیری جلد ۴ ص۴۰

(۵۹۴) باکرہ عورت سے سوا فرج کے جماع کیا اور حمل رہ گیا بایں طور کہ نطفہ اسکی فرج میں ٹپک گیا پھر جب ایام ولادت قریب آئے تو اسکا پردۂ بکارت انڈا وغیرہ ڈال کر توڑ دیا جائے گا کیوں کہ بدون اسکے بچہ نہیں نکلے گا۔ عالمگیری جلد ۴ ص۳۳۲

(۵۹۵) کافر کا قول گوشت کے متعلق قابل قبول ہے۔ شرح وقایہ ص۵۶۱ کنز ص۳۷۹

(۵۹۶) زمین کو غصب کر کے مسجد بنائے تو ڈر نہیں۔ (ابویوسفؒ) عالمگیری جلد ۴ ص۲۶۹

کتاب الاشربہ

(۵۹۷) ابویوسفؒ نے ایک قسم کی انگوری شراب خلیفہ ہارون رشید کے واسطے تیار کی تھی۔ اس شراب کو ابایوسفی کہتے تھے۔ درمختار جلد ۴ ص۲۶

(۵۹۸) بختج ایک قسم کی شراب ہے جسکو ابویوسفؒ اکثر استعمال کیا کرتے تھے[۱]۔ عالمگیری جلد ۴ ص۴۰۵

(۵۹۹) شراب میں تھوڑی سی ترشی آجائے تو پینا حلال ہے (صاحبینؒ) عالمگیری جلد ۴ ص۴۰۶

(۶۰۰) مچھلی یا نمک بہ نسبت شراب کے کم ہو تو ترش ہونے پر پاک ہے (ابویوسفؒ) عالمگیری جلد ۴ ص۴۰۷

(۶۰۱) کپڑا شراب میں گرا پھر سرکہ میں ڈالا گیا تو پاک ہے۔ عالمگیری جلد ۴ ص۴۰۷

(۶۰۲) شراب کی تلچھٹ پینا مکروہ ہے۔ عالمگیری جلد ۴ ص۴۱۲ شرح وقایہ ص۵۷۶

(۶۰۳) شراب گیہوں، جو، شہد، جوار کی حلال ہے[۲]۔ ہدایہ جلد ۴ ص۴۹۵

(۶۰۴) شراب میں ایسی چیز ملائی جو نظر آتی ہو اگر چہ وہ چیز غالب ہو تو کھانے میں مضائقہ نہیں عالمگیری جلد ۴ ص۴۱۳

(۶۰۵) شیرہ انگور کی دو تہائی جل جاوے تو حلال ہے[۳] (ابویوسفؒ وابوحنیفہؒ) ہدایہ جلد ۴ ص۴۹۸

(۶۰۶) شراب سے گوندھے ہوئے آٹے کی روٹی کھانا مکروہ ہے۔ ہدایہ جلد ۴ ص۴۹۶ ربیع تو جائز ہے ص۵۲۸

(۶۰۷) شراب میں دوا گوندھی گئی جسکا غلبہ ہو اسی کا اعتبار ہے۔ ہدایہ جلد ۴ ص۴۹۶

[۱] خلاف حدیث ہے۔ مسک الختام تعالی جلد ۲ ص۱۳۷ مشکوٰۃ باب النقیع ۱۲

[۲] خلاف حدیث ہے۔ ابوداؤد جلد ۲ ص۱۶۲ مسلم نولکشور صفحہ اخیر ۱۲

[۳] خلاف حدیث ہے بلوغ المرام باب حد الشارب۔ مسلم نولکشور جلد ۲ ص۱۶۲ مشکوٰۃ باب بیان الخمر ۱۲

کتب مندرجہ فقہ سے مراد ان کے تراجم ہیں

(۶۰۸) انگور کے پانی میں پکانیکے بعد جھاگ آجائیں تو پینا درست ہے (ابوحنیفہؒ) شرح وقایہ ص۵۷۵

(۶۰۹) شراب چھوارے اور منقی کی حلال ہے۔ قدوری ص۲۳۳

(۶۱۰) سرکہ شراب میں ڈالا گیا ترشی آنے پر کھانا جائز ہے اگرچہ شراب غالب ہو۔ عالمگیری جلد۴ ص۱۰۴

(۶۱۱) نبیذ اور شہد اور انجیر اور گیہوں اور جوار اور جو کی شراب لہو ولعب کے لئے نہ پئے تو حلال ہے (ابوحنیفہؒ و ابویوسفؒ) مالابد ص۱۸۰ و ص۱۷۰

(۶۱۲) جس نے شراب کے نو پیالے پئیے اور نشہ نہوا پھر دسواں پیالہ پیا تو نشہ ہوا تو یہ دسواں پیالہ حرام ہے پہلے کے نو نہیں۔ درمختار جلد۴ ص۲۶۴

(۶۱۳) سوا شراب کے دیگر مسکرات میں جب تک نشہ نہو پینا حرام نہیں۔ ہدایہ جلد۲ ص۴۷۶

(۶۱۴) تحقیق یہ ہے کہ بھنگ مباح ہے۔ ہدایہ جلد۲ ص۴۶۶

(۶۱۵) نان پاؤ میں کوئی مسکر چیز ملجائے تو کھانا درست ہے۔ شرح وقایہ ص۵۷۶

(۶۱۶) جائفل حرام ہے۔ درمختار جلد۴ ص۲۶۸

کتاب الجنایات

(۶۱۷) جو شخص زبان اور آلہ تناسل کو جڑ سے کاٹ ڈالے تو قصاص نہیں ہے درمختار جلد۴ ص۳۳۳

کتاب الصید

(۶۱۸) سور کی شکار کرنا درست ہے۔ شرح وقایہ ص۵۷۹

(۶۱۹) سوا سور کے اور جانوروں کی کھال اور گوشت شکار کرنے سے پاک ہوتا ہے۔ شرح وقایہ ص۵۷۹

کتب مندرجہ نقشہ سے مراد ان کے تراجم ہیں

حصۂ دوم

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیۡنَ اصۡطَفٰی

بعد حمد و صلوٰۃ کے حسبِ عدۂ دیباچہ مسائلِ ذیل (۶۲۷) درج کئے جاتے ہیں۔ اور احبابِ احناف کی خدمت میں بصد عجز و بنظرِ خیر خواہی و ہمدردی بمقتضائے حدیث بخاری لَا یُؤۡمِنُ اَحَدُکُمۡ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیۡہِ مَا یُحِبُّ لِنَفۡسِہٖ (ایماندار نہ ہوگا کوئی شخص تم میں سے یہاں تک کہ وہ پسند کرے اپنے بھائی کے لئے وہ چیز جو پسند کرتا ہے اپنے لئے) گذارش ہے کہ براہِ انصاف بیجا تعصب سے خالی الذہن اور صاف دل ہو کر ذرا غور و تامل فرمائیں اور بلاخوف لومۃ لائم عمل کریں تو بہت ہی اولیٰ و انسب ہے۔ ورنہ کم از کم جو کدورتیں کہ غربائے اُمتِ محمدیہ و حامیانِ سنتِ احمدیہ یعنی اہلحدیث کی طرف سے بربنائے غلط فہمی دلوں میں جاگزیں ہو رہی ہیں اُنکو تو نکال کر بلحاظ اخوتِ اسلامی اُن سے اپنے بھائیوں کی طرح برتاؤ رکھیں۔ آئندہ اختیار بدستِ مختار ——— وَمَا عَلَیۡنَا اِلَّا الۡبَلَاغُ ۔ وَمَا تَوۡفِیۡقِیۡۤ اِلَّا بِاللّٰہِ عَلَیۡہِ تَوَکَّلۡتُ وَاِلَیۡہِ اُنِیۡبُ وَاللّٰہُ یَہۡدِیۡ مَنۡ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ ۝

تنبیہہ قبل اسکے کہ مسائل مرقوم ہوں انکے متعلقات کتاب الشتیٰ کے ذیل میں بتفصیل ابواب وار درج کئے جاتے ہیں۔

کتاب الشتیٰ

باب متعلق قرآن و حدیث

کتب مندرجہ سے مراد ان کے تراجم ہیں

(۱) کتاب و سنت میں سب کچھ موجود ہے۔ مقدمہ عالمگیری جلد ۱ ص ۱۰۹

(۲) آیۃ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ سے دین قرآن و حدیث میں مکمل ہو چکا۔ مقدمہ عالمگیری جلد ۱ ص ۳۶

(۳) نصوص قرآن و حدیث کے اپنے ظاہر پر محمول رہیں گے جبتک کہ آیت از قسم متشابہات نہو۔ مقدمہ ہدایہ جلد ۱ ص ۳۵

(۴) دین اسلام کا مدار قرآن و حدیث و اجماع پر ہے۔ مقدمہ ہدایہ جلد ۱ ص ۱۱

(۵) نص کے ہوتے ہوئے قیاس ترک کیا جائیگا۔ ہدایہ جلد ۱ ص ۵۴ و جلد ۲ ص ۹۴

(۶) کتاب و سنت کے موافق عمل کرے اور تعصب باطل اور کجروی سے بچے۔ اور یہ مراد نہیں کہ جو کہے میں حنفی ہوں اسکی مغفرت ہوجائے۔ درمختار جلد ۱ ص ۲۱

(۷) فتوی میں یہ نہ لکھا کرو۔ کہ کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں۔ بلکہ یوں لکھا کرو کہ اس واقعہ میں اللہ و رسول کا حکم تمکو کیونکر معلوم ہے۔ مقدمہ عالمگیری جلد ۱ ص ۱۳

(۸) حضرت ابن عباسؓ کا قول خلاف کتاب و سنت کے معتبر نہو گا۔ درمختار جلد ۲ ص ۶۱۱ مقدمہ ہدایہ جلد ۱ ص ۳۵

باب متعلق حدیث

(۹) حدیث وحی خفی ہے۔ مقدمہ ہدایہ جلد ۱ ص ۱۱

(۱۰) حدیث حجت ہے۔ درمختار جلد ۱ ص ۳

(۱۱) حدیث بھی قطعی ہے۔ اسلئے کہ موزہ کا مسح حدیث سے ہے بلا تاویل اسکا منکر کافر ہے۔ ہدایہ جلد ۱ ص ۶۱

(۱۲) حدیث سے قرآن پر زیادتی جائز ہے۔ شرح وقایہ ص ۶۱

(۱۳) حدیث کو وہ شرافت ہے کہ کوئی بھی اسکی برابری نہیں کر سکتا۔ مقدمہ ہدایہ جلد ۱ ص ۱۱

(۱۴) امام ابو یوسفؒ نے آیت پر حدیث کو مقدم کیا۔ ہدایہ جلد ۱ ص ۱۳۴

(۱۵) حدیث سے آیتہ منسوخ ہو جاتی ہے۔ درمختار جلد ۱ ص ۴۷۵ و جلد ۴ ص ۳۹۸

(۱۶) حدیث کا رد کرنیوالا گمراہ ہے (فقہ اکبر) مقدمہ ہدایہ جلد ۱ ص ۳۰

(۱۷) جو بات آنحضرت صلعم کے بال برابر خلاف ہو اسکو ترک کرے۔ مالابد منہ ص ۸

(۱۸) سنت چھوڑنے پر ملامت کی جاویگی۔ ہدایہ جلد ۱ ص ۱۱

(۱۹) آنحضرت صلعم کی محبت محض زبان کے کہنے سے نہیں ہوتی بلکہ اتباع سے ہوتی ہے۔ شرح وقایہ ص ۱۰۰

(۲۰) حدیث امام کے قول پر مقدم ہے۔ ہدایہ جلد ۱ ص ۳۹۱ و ص ۹۳۶

کتب مندرجہ سے مراد انکے تراجم ہیں

(۲۱) عمل حرمین شریفین کا بمقابلہ حدیث کے حجت نہیں۔ شرح وقایہ ص۸۵
(۲۲) حتّٰی تلقی اللہ کا مطلب یہ ہے کہ حدیث منسوخ نہیں ہے۔ ہدایہ جلد ا ص۱۶۳
(۲۳) حدیث صحیح وحسن قابل استدلال ہیں۔ مقدمہ ہدایہ جلد ا ص۱۱۷
(۲۴) جو حدیث شدید الضعف ہو اس پر عمل نہ کیا جائے۔ درمختار جلد ا ص۹۰
(۲۵) موضوع حدیث سے استدلال کرنا حرام ہے اور عمل کرنا بھی حرام ہے، درمختار جلد ا ص۹۰ و ص۳۸۶ ہدایہ جلد ا ص۱۱۷
(۲۶) علم حدیث نہایت رتبہ کمال کو پہونچا۔ اسلئے کہ محدثین نے اسمائے رجال اور طبقات میں کتابیں تصنیف کیں اور جرح وتعدیل کی بعض لاکھ دو لاکھ تین لاکھ حدیثوں کے حافظ تھے۔ درمختار جلد ا ص۱۲

باب اقوال امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے بیان میں

(۲۷) فرمایا کہ آنحضرت صلعم سے جو پہونچے ہمارے سر آنکھوں پر ہے ہمکو مخالفت کی مجال نہیں۔ اور جو صحابہؓ سے پہونچے وہ بھی سر آنکھوں پر ہے۔ اور جو تابعینؒ سے پہونچے اُسپر غور کریں گے۔ مقدمہ عالمگیری جلد ا ص۱۲
(۲۸) فرمایا کہ پہلے ہم قرآن پر حدیث سے معنی سمجھ کر عمل کرتے ہیں۔ اور جب قرآن میں نہیں پاتے تو حدیث کو ڈھونڈتے ہیں۔ اور حدیث میں بھی نہیں پاتے تو خلفائے راشدین کے قضایا پر عمل کرتے ہیں۔ پھر بقیہ صحابہؓ کے قضایا پر۔ مقدمہ عالمگیری جلد ا ص۴۲
(۲۹) فرمایا لوگ ہمیشہ بہتری میں رہیں گے جبتک انمیں کوئی حدیث طلب کرنیوالا رہیگا۔ مقدمہ عالمگیری جلد ا ص۴۳
(۳۰) فرمایا۔ جو لوگ علم کو بغیر حدیث کے طلب کرینگے تو تباہ ہونگے۔ مقدمہ عالمگیری جلد ا ص۴۳
(۳۱) فرمایا۔ جب حدیث صحیح مل جاوے وہی میرا مذہب ہے۔ مقدمہ عالمگیری جلد ا ص۱۲۰ مقدمہ ہدایہ جلد ص۱۰۵ ہدایہ جلد ا ص۱۰۰ شرح وقایہ ص۹
(۳۲) فرمایا۔ چھوڑ دو میرے قول کو حدیث کے سامنے۔ شرح وقایہ ص۹
(۳۳) جب صحیح حدیث مل جاوے اور وہ مذہب کے خلاف ہو تو حدیث پر عمل کیا جاویگا حنفی حدیث پر عمل کرنے سے مذہب سے باہر نہ ہوگا۔ مقدمہ عالمگیری جلد ا ص۱۲۱
(۳۴) فرمایا۔ کسی کو حلال نہیں کہ ہمارا قول اختیار کرے جبتک کہ اُس کا ماخذ قرآن حدیث و اجماع صحابہؓ سے معلوم نہ کرے۔ مقدمہ عالمگیری جلد ا ص۱۲۱ و ص۱۲۷ مقدمہ ہدایہ جلد ا ص۹۳ و ص۱۰۰
(۳۵) فرمایا۔ حدیث کا سننا بھی عبادت ہے۔ مقدمہ عالمگیری جلد ا ص۴۳
(۳۶) فرمایا۔ جبتک لوگ علم حاصل کرنے پر جھکے رہیں گے تو اچھے رہینگے جب ترک کرینگے برباد ہونگے مقدمہ عالمگیری ص۱۲۰

کتب مندرجہ فقہ سے مراد ان کے تراجم ہیں

(۳۷) فرمایا۔ لوگوں کی رائے سے مجھے ضعیف حدیث زیادہ محبوب ہے۔ مقدمہ عالمگیری جلد ۱ ص ۴۳

(۳۸) فرمایا۔ کہ دین میں رائے سے بچو۔ سنت کے تابع رہو۔ اور جو اس سے باہر ہے گمراہی ہے۔ مقدمہ عالمگیری جلد ۱ ص ۴۲

(۳۹) فرمایا۔ اپنے اوپر آثار سلف کو لازم پکڑلو۔ اور لوگوں کی رائے سے بچو اگرچہ کیسی ہی آراستہ ہو مقدمہ عالمگیری جلد ۱ ص ۴۳

(۴۰) فرمایا بدعت سے بچو۔ سلف صالحین کی رسی مضبوط پکڑ لو۔ مقدمہ عالمگیری جلد ۱ ص ۴۳

(۴۱) فرمایا۔ علم کلام بدعت ہے۔ مقدمہ عالمگیری جلد ۱ ص ۴۳

باب قول امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے بیان میں

(۴۲) فرمایا۔ جب ہمارا قول حدیث کے مخالف ہو تو اُسکو دیوار پر مار دو۔ مقدمہ عالمگیری جلد ۱ ص ۱۲۱ مقدمہ ہدایہ جلد ۱ ص ۱۰۶

باب قول ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کے بیان میں

(۴۳) فرمایا۔ تو اے مخاطب اپنے اوپر اتباع سنت غرا لازم کر کہ وہ پناہ ہے ہوا پرستی سے۔ اور سپر ہے سہام شیطانی سے۔ اور چھوڑ تعصب اور ناحق جانب داری کو کہ وہ باب عظیم ہے ابواب شیطانیہ سے۔ درمختار جلد ۱ ص ۴۳

باب متعلق کتب احادیث کے

(۴۴) موطا امام مالک قوی الاسناد اور صحیح متواتر ہے۔ مقدمہ ہدایہ جلد ۱ ص ۱۱۳

(۴۵) اَصَحُّ الْكُتُبِ بَعْدَ كِتَابِ اللّٰهِ الْبُخَارِيْ۔ یعنی زیادہ صحیح کتاب قرآن کے بعد بخاری ہے۔ شرح وقایہ ص ۱۰

(۴۶) کتاب بخاری چھ لاکھ احادیث سے منتخب ہوئی۔ اور ہر حدیث پر دو رکعت نماز پڑھی گئی اور درمیان ممبر اور مزار شریف رسول اللہ صلعم کے لکھی گئی۔ مقدمہ ہدایہ جلد ۱ ص ۱۱۳

(۴۷) اجماع ہے کہ بعد قرآن کے بخاری ہے اور پھر مسلم۔ مقدمہ ہدایہ جلد ۱ ص ۱۱۴

(۴۸) کتاب ابوداؤد پانچ لاکھ احادیث سے منتخب ہوئی۔ اسمیں احادیث صحیح و قریب صحیح کے لکھی ہیں۔ مقدمہ ہدایہ جلد ۱ ص ۱۱۴

(۴۹) امام ترمذی نے فرمایا کہ میری یہ کتاب یعنی جامع ترمذی جس کے گھر میں ہو گویا اُس میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ مقدمہ ہدایہ جلد ۱ ص ۱۱۵

(۵۰) طبقہ اول میں بخاری اور مسلم اور موطاء امام مالک ہے اور یہ اصح ہیں۔ مقدمہ ہدایہ جلد ۱ ص ۱۱۵

کتب مندرجہ فقہ سے مراد ان کے تراجم ہیں

(۵۱) طبقۂ دوم میں ترمذی اور نسائی اور ابوداؤد ہے۔ انکا مرتبہ بخاری مسلم سے کم ہے۔ مسند احمد میں اگرچہ احادیث ضعیف بھی ہیں لیکن اس طبقہ میں داخل ہو سکتی ہے۔ (مترجم کے نزدیک) سنن ابن ماجہ بھی اسی طبقہ میں شامل ہو سکتا ہے اگرچہ اسکی بعض احادیث ضعیف ہیں بلکہ بعض موضوع ہیں۔ مقدمہ ہدایہ جلد ۱ ص ۱۱۵

(۵۲) طبقۂ سوم جنمیں احادیث صحیح حسن اور متہم بموضوع سب طرح کی ہیں۔ وہ یہ ہیں۔ مسند شافعی مصنف عبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ، مسند ابی داؤد۔ طیالسی، مسند دارمی، مسند ابویعلی سنن ابن ماجہ، مسند عبدبن حمید، سنن دارقطنی۔ صحیح ابن حبان مستدرک حاکم۔ کتب بیہقی۔ کتب طحاوی۔ کتب طبرانی۔ ان کتابوں کی احادیث بغیر تنقید اعتبار کے قابل نہیں ہیں۔
مقدمہ ہدایہ جلد ۱ ص ۱۱۵

(۵۳) طبقہ رابعہ کی احادیث اس قابل نہیں کہ انسے کوئی عقیدہ یا عمل ثابت کیا جاوے۔ ان میں سے چند یہ ہیں۔ کتاب الضعفاء ابن حبان۔ تصانیف حاکم۔ کتاب الضعفاء عقیلی۔ کتاب کامل از ابن عدی۔ تصانیف ابن مردویہ۔ تصانیف خطیب بغدادی۔ تصانیف ابن شاہین تفسیر ابن جریر۔ فردوس وغیرہ از دیلمی۔ تصانیف ابونعیم۔ تصانیف جوزقانی۔ تصانیف ابن عساکر۔ تصانیف ابوالشیخ۔ تصانیف ابن النجار وغیرہ۔ ان کتابوں میں احادیث موضوعہ وضعیفہ اکثر مناقب یا معائب میں واقع ہوئی ہیں۔ مقدمہ ہدایہ جلد ۱ ص ۱۱۵

(۵۴) شیخ عبدالحق (محدث دہلوی) کے مقدمہ میں ہے کہ جمہور محدثین کے نزدیک صحیح بخاری ۲ م۴ کے برابر نہیں بدلیل آنکہ صحت میں جو کمالی صفات معتبر ہیں سب اسکے رجال میں موجود ہیں
مقدمہ ہدایہ جلد ۱ ص ۱۱۶

(۵۵) جس حدیث پر بخاری و مسلم دونوں متفق ہیں وہ حدیث متفق علیہ کہلاتی ہے اور جمہور محدثین کے نزدیک یہ حدیث سب سے مقدم۔ پھر جو تنہا صحیح بخاری میں، پھر جو تنہا صحیح مسلم میں۔ پھر جو صحاح معتمدین بشرط بخاری و مسلم ہو۔ پھر جو بشرط بخاری، پھر جو بشرط مسلم پھر جو سوائے ان دونوں شیخین کے دوسرے ائمہ کی شرط پر ہو جنہوں نے تصحیح کا التزام کیا ہے مقدمہ ہدایہ جلد ۱ ص ۱۱۶

(۵۶) ابن خزیمہ وابن حبان بہ نسبت حاکم کے اکثر اقوی و بہتر والطف ہیں۔ مقدمہ ہدایہ جلد ۱ ص ۱۱۶

(۵۷) اگر امام تخریج کرنیوالے مثلاً امام بخاری یا مسلم یا ترمذی وغیرہ نے کسی حدیث کی نسبت م۴ اصح ہونے میں مقدم ہے باقی کتب احادیث پر اور صحت و قوت میں کوئی کتاب صحیح بخاری ۲م

کتب مندرجہ فقرہ سے مراد ان کے تراجم ہیں

صحیح یا حسن یا ضعیف کہا تو شیخ ابن الصلاح سے منقول ہے کہ پچھلے لوگوں کی جرح و تعدیل مفید نہیں۔ مقدمہ ہدایہ ص ۱۱۶ (ناظرین غور فرمائیں کہ مسند امام اعظم و موطاء امام محمد و آثار امام محمد ان چار طبقوں میں سے کسی طبقہ کے قابل نہیں جو انہیں سے کسی میں تذکرہ ہی داخل کیجائیں۔)

باب متعلق ائمہ حدیث

(۵۸) امام مالک بن انسؒ۔ امام مدینہ۔ امام اہل حجاز۔ بلکہ امام جہاں ہیں۔ اور یہی فخر کافی ہے کہ امام شافعیؒ و امام محمدؒ آپکے شاگرد ہیں۔ یحیی القطان نے فرمایا کہ مالکؒ سے اصح حدیث میں کوئی نہیں ہے۔ امام شافعیؒ نے کہا کہ علماء کے ذکر میں مالکؒ ستارہ ہیں۔ مناقب امام مالکؒ بیشمار ہیں۔ آپسے بیشمار مخلوق نے (علم) حاصل کیا۔ آپ تعظیم حدیث میں بہت مبالغہ کرتے اور مدینہ کو ہرگز نہ چھوڑتے۔ اور کبھی سوار ہوکر خاک مدینہ پر نہ چلے اور شہر سے باہر قضاء حاجت کو جاتے اور کہتے کہ میں اللہ تعالے سے شرم کرتا ہوں کہ اس خاک پر سوار چلوں جسمیں رسول اللہ صلعم ہیں۔ ولادت سنہ ۹۵ھ۔ وفات سنہ ۱۷۹ھ۔ مقدمہ ہدایہ جلد ۱ ص ۱۱۳

(۵۹) امام احمدؒ شاگرد امام شافعی فقہ میں اور حدیث کو بہت سے شیوخ سے روایت کیا۔ اور فضائل بیشمار ہیں۔ اور سید عبدالقادر جیلانیؒ آخر عمر میں انہیں کے مذہب پر ہوگئے تھے۔ اور آپکی کتاب حدیث مسند احمدؒ معروف ہے (ولادت ربیع الاول سنہ ۱۶۴ھ بغداد میں۔ وفات ۱۲ ربیع الاول سنہ ۲۴۱ھ بغداد میں ہوئی اور وہیں مدفون ہوئے) مقدمہ ہدایہ جلد ۱ ص ۱۱۳

(۶۰) امام بخاریؒ محمد بن اسمٰعیل۔ امام ائمہ حدیث حفظ و اتقان و نقد حدیث میں امت رسول اللہ صلعم میں ایک معجزہ تھے۔ بچپن میں تیم نابینا تھے۔ انکی والدہ ماجدہ کو اس کا رنج رہتا۔ ایک روز خواب میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا کہ تیرے بیٹے کی آنکھیں اللہ تعالے نے روشن کردیں صبح کو دیکھا تو درحقیقت یہی ہوا۔ آپنے طلب حدیث میں دور دراز کے سفر کئے۔ اور بہت سے ائمہ ثقات حفاظ سے روایت کی۔ صحیح بخاری کو اُن سے حیات میں نوے ہزار آدمیوں نے سنا اور مناقب آپکے مطولات میں بہت مذکور ہیں۔ ولادت (بروز جمعہ ۱۳ شوال) سنہ ۱۹۴ھ۔ وفات (شب عید الفطر) سنہ ۲۵۶ھ مقدمہ ہدایہ جلد ۱ ص ۱۱۳

(۶۱) امام مسلم بن الحجاج قشیری صحت و اتقان شرائط میں مقدم ہیں۔ ولادت سنہ ۲۰۴ھ۔ وفات سنہ ۲۶۱ھ۔ مقدمہ ہدایہ جلد ۱ ص ۱۱۳

(۶۲) امام ابوداؤد سلیمان بن الاشعث الازدی۔ نہایت پرہیزگار و متقی تھے۔ (ولادت سنہ ۲۰۲ھ)

امام محمد بن ادریس شافعی شیریں بیان فصیح البیان مکہ میں قریشی تھے چھ سال کی عمر میں تمام قرآن مجید حفظ کرلیا رمضان میں ساٹھ قرآن ختم کرتے دس سال کی عمر میں موطا امام مالک کو حفظ کرلیا آپ علم اسلامیہ کے ہر فن میں کامل تھے آپ فن اصول علم حدیث کے واضع ہیں آپکی کثیر التصانیف علم حدیث و فقہ میں امام ہونا آپکا مسلم ہے امام مالک فرماتے تھے کہ میرے پاس امام شافعی سے بڑھکر سمجھدار ذہین کوئی نہیں آیا امام محمد امام شافعی کی سب سے زیادہ تعظیم کرتے۔ اور فرماتے کہ امام شافعیؒ دنیا کیلئے مثل آفتاب ہیں۔ قاسم بن سلام امام ثوری داؤد بن علی الاصبہانی وغیرہ نے بہت کچھ محامد بیان کئے ہیں۔ ولادت سنہ ۱۵۰ھ میں وفات سنہ ۲۰۴ھ ۵۴ سال کی عمر سے کچھ بیشی۔ وفات سے چند دن پہلے مصر آئے پھر انتقال ہوا۔ اور یہیں مدفون ہوئے ۱۲۔

کتب مندرجہ نقشہ سے مراد ان کے تراجم ہیں

وفات ۲۷۵ھ۔ مقدمہ ہدایہ جلد ۱ ص۱۱۱

(۶۳) امام ترمذی محمد بن عیسیٰ۔ امام حافظ ہیں۔ شان الٰہی میں استغراق رہتے کہ آنکھوں کے آنسوؤں سے چہرہ پر زخم آگئے (ولادت ۲۰۹ھ) وفات ۲۷۹ھ۔ مقدمہ ہدایہ جلد ۱ ص۱۱۲

(۶۴) امام نسائی احمد بن شعیب۔ امام۔ حافظ متقن ہیں۔ اپنے زمانہ میں مقدم تھے۔ مناقب جلیلہ رکھتے تھے۔ مناقب امیر المومنین میں بڑا رسالہ لکھا تو نواصب شام نے عداوت سے انکو دمشق میں شہید کیا۔ ولادت ۲۱۵ھ وفات ۳۰۳ھ۔ مقدمہ ص۱۱۲ ہدایہ جلد ۱

باب متعلق کتب فقہ

(۶۵) فقہ کے لئے اصل کتاب و سنت ہیں۔ مقدمہ عالمگیری جلد ۱ ص۲۴

(۶۶) خلاصہ کیدانی محض واہی اور غیر معتبر کتاب ہے۔ مقدمہ عالمگیری جلد ۱ ص۲۹ مقدمہ ہدایہ جلد ۱ ص۱۰۹

(۶۷) ہدایہ کے مصنف کا شغل حدیث سے کمتر رہا ہے۔ مقدمہ عالمگیری جلد ۱ ص۱۳

(۶۸) درمختار بوجہ ایجاز قابل افتاء نہیں۔ مقدمہ ہدایہ ص۱۰۰

(۶۹) قنیۃ المنیہ غیر معتبر ہے۔ مقدمہ ہدایہ جلد ۱ ص۱۰۷

(۷۰) فقہ میں جو احادیث ہیں اُن پر اعتماد کلی نہیں ہو سکتا (جبتک کہ کتب حدیث سے تصحیح نہ کر لی جائے) حالانکہ فقہ میں احادیث موضوع بھی ہیں۔ مقدمہ ہدایہ جلد ۱ ص۱۰۵

باب متعلق فرقہ اہل حدیث

(۷۱) امام اعظمؒ جب بغداد میں وارد ہوئے تو ایک اہل حدیث نے سوال کیا کہ رطب کی بیع تمر سے جائز ہے یا نہیں۔ درمختار جلد ۳ ص۱۱۰ (ثابت ہوا کہ اہلحدیث کا وجود امام ابوحنیفہؒ کے زمانہ میں تھا۔)

(۷۲) اجماع ہے کہ اہلحدیث اہلسنت والجماعت سے ہیں اور حق پر ہیں انکی اقتدا حنفی کو جائز ہے ہدایہ جلد ۱ ص۲۸

باب متعلق اجماع

(۷۳) اصول فقہ میں ہے کہ خلاف ایک شخص کا بھی مانع انعقاد اجماع ہے۔ اور اجماع نہیں ہوتا مگر سب کے اتفاق سے۔ شرح وقایہ ص۲۲۴

(۷۴) فَمَا رَاٰهُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ حَسَنٌ سے اجماع مومنوں کا مراد نہیں بلکہ اجماع صحابہؓ کا مراد ہے۔ اسلئے بدعت حسنہ حجت کے لائق نہیں۔ مقدمہ عالمگیری جلد ۱ ص۲۱

(۷۵) فَمَا رَاٰهُ الْمُؤْمِنُوْنَ الخ سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے مومنوں کی صحابہؓ سے تفسیر

لہ ابن ماجہ وہ عبداللہ محمد بن یزید بن ماجہ قزوینی ہیں حافظ ہیں صاحب سنن کے۔ ولادت ۲۰۹ھ وفات ۲۷۳ھ عمر ۶۴ سال۔ ۱۲
دارمی۔ وہ ابو محمد عبداللہ بن عبدالرحمن ہیں حافظ عالم سمرقند کے ابو حاتم نے کہا امام ہیں اپنے زمانہ کے۔ ولادت ۱۸۱ھ وفات ۲۵۵ھ عمر ۷۴ سال
دارقطنی۔ وہ ابوالحسن علی بن عمر ہیں حافظ المشہور یگانہ زمانی اپنے عصر کے سردار اپنے زمانہ میں امام اپنے وقت میں ختم ہوا انپر علم حدیث کا اور معرفت اسکی علتوں کی اور نقد راویوں کی ساتھ صدق اور امانت و ثقاہت اور عدالت اور صحت اعتقاد اور سلامتی مذہب کے۔ ولادت ۳۰۵ھ وفات ۳۸۵ھ عمر ۸۰ سال۔ ۱۲
حلیۃ ابو نعیم وہ ابو نعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی ہیں حدیث کے ثقات مشائخ سے ہیں جنکی حدیث کے ساتھ عمل کیا جاتا ہے۔ ولادت ۳۳۴ھ وفات ۴۳۰ھ عمر ۹۶ سال۔ اسمٰعیلی وہ ابوبکر احمد بن ابراہیم اسمٰعیلی علی جرجانی امام (بقیہ حاشیہ ص۱۸۴)

کتب مندرجہ سے مراد ان کے تراجم ہیں

فرمائی ہے اسی واسطے کہ وہی بالقطع مومنین ہیں۔ تو انکے اجماع پر مومنین کا اجماع صادق ہے یہیں سے ظاہر ہوا کہ بعض نادان جو اکثر اعتراض اعادس بیس ہزار مسلمانوں کا اتفاق کرنا مومنوں کا اجماع حجت قرار دیتے ہیں۔ یہ خطا بلکہ خطا در خطا ہے۔ مقدمہ عالمگیری جلد ۱ ص۳۵

(۷۶) فَمَا رَاٰہُ الْمُؤْمِنُوْنَ الخ قول عبداللہ بن مسعودؓ کا ہے۔ حدیث نہیں ہے۔ درمختار جلد ۲ ص۳۱۰

(۷۷) لَا تَجْتَمِعُ اُمَّتِیْ عَلَی الضَّلَالَۃِ کے یہ معنی ہیں کہ میری امت کا اتفاق کسی گمراہی پر نہوگا۔ مقدمہ عالمگیری جلد ۱ ص۲۵

(۷۸) اسی واسطے بعض اکابرین نے ہر ایسے قول و فعل سے انکار کر دیا ہے کہ جو عہد اول میں نہ تھا۔ مقدمہ عالمگیری جلد ۱ ص۲۶

باب اہلسنت کی تعریف میں

(۷۹) افضل جاننا حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ کو۔ محبت رکھنا حضرت عثمانؓ و حضرت علیؓ سے۔ موزوں پر مسح کرنا۔ (ابوحنیفہؒ) درمختار جلد ۱ ص۱۲۹

باب متعلق اجتہاد

(۸۰) اَلْمُجْتَهِدُ یُخْطِیْ وَیُصِیْبُ یعنی مجتہد خطا کرتا ہے اور صواب بھی۔ مقدمہ ہدایہ جلد ۱ ص۲۴

(۸۱) بالاجماع کسی مجتہد کی نسبت قطعی کا دعوی نہیں (کسی مسئلہ میں کسی سے خطا ہوئی ہے اور کسی میں کسی سے) ہدایہ جلد ۱ ص۳۵

باب متعلق تقلید

(۸۲) تقلید کے معنی پٹا گلے میں ڈالنا۔ درمختار جلد ۱ ص۶۱۵ وہدایہ جلد ۱ ص۱۰۳

(۸۳) تقلید کی صفت یہ ہے کہ جوتی کا ٹکڑا بدنہ (قربانی) کے گلے میں ڈالا جاوے۔ ہدایہ جلد ۱ ص۱۰۳ شرح وقایہ ص۲۱۱

(۸۴) حدیث میں ہے مَنْ قَلَّدَ بَدَنَۃً فَقَدْ اَحْرَمَ یعنی جسنے تقلید کی بدنہ کی سو وہ محرم ہوگیا۔ شرح وقایہ ص۲۱۱

(۸۵) مقلد پر دلیل کا مطالبہ نہیں اسواسطے کہ دلیل قائم کرنا مجتہد کا کام ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۷

(۸۶) مقلد پر دلائل سے استدلال کرنا ضرور نہیں۔ درمختار جلد ۱ ص۱۳

(۸۷) عامی مقلدین کو دلائل سے بحث کی اجازت نہیں۔ مقدمہ عالمگیری جلد ۱ ص۱۹۱

(۸۸) استنباط و اعتبار مجتہد کا کام ہے۔ مقدمہ ہدایہ جلد ۱ ص۹۵

(۸۹) ائمہ اربعہ آپس میں کسی کے مقلد نہ تھے۔ درمختار جلد ۱ ص۳۲

(۹۰) چودہ مسئلوں میں امام ابوحنیفہؒ نے لَا اَدْرِیْ (میں نہیں جانتا) کہا ہے ایسا ہی

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۸۳) حافظ حدیث ... درمیان تھا اور حدیث اور اصول میں ... وفات ۴۲۱ھ عمر ... برقانی۔ وہ ابوبکر احمد بن محمد خوارزمی برقانی معتبر ... متقی، سمجھدار، حافظ قرآن ... عارف فقہ کثیر التصانیف تھے۔ ولادت ۳۳۶ھ وفات ۴۲۵ھ عمر ۸۹ سال۔ سنی۔ وہ ابوبکر احمد بن محمد سنی حافظ ہیں۔ وفات ۳۶۴ھ بیہقی۔ وہ ابوبکر احمد بن حسین ... ثانی تھے حدیث میں اور ... فقہ میں۔ لوگوں نے انکی تصانیف سے بڑا نفع اٹھایا ولادت ۳۸۴ھ وفات ۴۵۸ھ عمر ۷۴ سال۔ کتاب الجمع حمیدی۔ وہ محمد بن ابی نصر فتوح بن عبداللہ اندلسی امام ہیں بڑے عالم مشہور۔ امیر بن ماکولا نے کہا کہ نہیں دیکھا میں نے کوئی مثل انکے ستھرائی اور عفت اور پرہیزگاری میں۔ ولادت تقریباً ۴۲۰ھ وفات ۴۸۸ھ عمر تقریباً ۶۸ سال۔ خطابی۔ وہ ابو سلیمان احمد بن محمد خطابی۔ علامہ ثانی اپنے زمانہ میں فقہ اور حدیث میں و ادب اور معرفت میں ... وفات ۳۸۸ھ ... بغوی۔ وہ ابو محمد حسین بن مسعود ہیں پرہیزگار اور صحیح عقیدہ کے تھے۔ کتاب مصابیح اور شرح السنہ اور کتاب التہذیب و تفسیر معالم التنزیل انہیں کی تصنیف سے ہے۔ وفات ۵۱۶ھ (بقیہ بر صفحہ ۱۸۵)

باقی ائمہ سے منقول ہے۔ درمختار جلد ۲ صفحہ ۳۴۲

(۹۱) آفت تقلید سے پڑی ہے (بیشک)۔ درمختار جلد ۱ صفحہ ۵ ہدایہ جلد ۱ صفحہ ۳ و صفحہ ۱۲

(۹۲) اپنے امام کے سوا دوسرے امام کی تقلید کرنے میں مضائقہ نہیں۔ درمختار جلد ۱ صفحہ ۱۰۱ مقدمہ ہدایہ جلد ۱ صفحہ ۹۹ و صفحہ ۱۰۱

(۹۳) تقلید دوسرے امام کی بدوں ضرورت بھی جائز ہے۔ درمختار جلد ۱ صفحہ ۱۰۱ ہدایہ جلد ۱ صفحہ ۲۸۹

(۹۴) یہ ضرور نہیں کہ جو بات مجتہد کی خلاف صریح نصوص پاوے اسکو خواہ مخواہ اختیار ہی کرے اور تقلید بیجا کو فرض جانے۔ عالمگیری جلد ۴ صفحہ ۱۰۲

(۹۵) عوام کے لئے اجتہادی مذاہب میں سے کوئی مذہب نہیں۔ مقدمہ عالمگیری جلد ۱ صفحہ ۱۱۵

(۹۶) فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ سے مراد قرآن و حدیث کا حکم دریافت کرنا ہے۔ لوگوں کی باتیں مان لینے کا حکم نہیں ہے۔ مقدمہ عالمگیری جلد ۱ صفحہ ۱۳

(۹۷) یہود و نصاریٰ اپنے مولویوں اور درویشوں کا کہنا مانتے تھے۔ اسلئے اللہ نے مشرک فرمایا۔ مومنوں کو حکم کیا کہ لوگوں کے قول مت پوچھو۔ بلکہ یہ پوچھو کہ اللہ و رسول کا کیا حکم ہے۔ مقدمہ عالمگیری جلد ۱ صفحہ ۱۳

(۹۸) مستقل مجتہد اب بھی ہو سکتا ہے۔ اجتہاد علامہ نسفی پر ختم ہوا یہ بلا دلیل ہے۔ اسی سبب سے ائمہ اربعہ کی تقلید واجب کی۔ یہ سب ان لوگوں کی ہوسات بلا دلیل شرعی بلکہ علم غیب کے دعوے جو نہایت مذموم ہیں۔ مقدمہ عالمگیری جلد ۱ صفحہ ۳۰

(۹۹) مسلمان بادشاہ کی اطاعت امر موافق شرع میں واجب ہے نہ مخالف شرع میں۔ شرح وقایہ صفحہ ۴۲۹

باب متعلق بدعت

(۱۰۰) تعریف اہل بدعت یہ ہے۔ جو لوگ دین میں خواہ اصول میں یا فروع میں بدون دلیل شرعی کے کوئی نئی بات پیدا کریں۔ انکو اہل ہوا بھی کہتے ہیں۔ فرہنگ عالمگیری جلد ۱ صفحہ ۳

(۱۰۱) اہل ہوا وہ ہے کہ مخالف سنت ہو۔ درمختار جلد ۳ صفحہ ۲۸۶

باب متعلق عقائد

(۱۰۲) آنحضرت صلعم کے والدین کفر پر مرے (فقہ اکبر) مقدمہ ہدایہ جلد ۱ صفحہ ۲۸

(۱۰۳) ابو طالب کفر پر مرے (فقہ اکبر) مقدمہ ہدایہ جلد ۱ صفحہ ۲۸

(۱۰۴) آیۃ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا اور اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ

(بقیہ ۱۸۴) زرین۔ وہ ابو زرین معاویہ حافظ ہیں مصنف ہیں کتاب التجرید فی الجمع بین الصحاح کے وفات سنہ ۵۲۰ھ ۱۲

ابن جوزی۔ وہ ابو الفرج عبد الرحمن بن علی بن جوزی واعظ بغداد ہیں۔ ولادت سنہ ۵۱۰ھ وفات سنہ ۵۹۷ھ

نووی۔ وہ ابو زکریا محی الدین یحییٰ ہیں امام مجتہد زمانہ کے وہ فاضل پرہیز فقیہ محدث ہیں وفات سنہ ۶۷۶ھ

الخ ابوطالب کے حق میں ہیں (فقہ اکبر) مقدمہ ہدایہ جلد ا ص۲۹ شرح وقایہ ص۱۶

(۱۰۵) سوا انبیاء اور عشرہ مبشرہ کے اولیاء صاحب کرامات اور علماء اصفیا کو قطعی جنتی نہیں کہہ سکتے ہیں (ملا علی قاری) مقدمہ ہدایہ جلد ا ص۲۸

(۱۰۶) نبی اور فرشتوں کے سوا کوئی معصوم نہیں۔ ماآلابد ص۸

(۱۰۷) اہل قبلہ کو کافر نہ کہنا چاہیئے (ابوحنیفہ) درمختار جلد ا ص۲۹۲ مقدمہ ہدایہ جلد ا ص۴ و ص۲۴۹

(۱۰۸) نماز ہر نیک و بد کے پیچھے ہے (فقہ اکبر) مقدمہ ہدایہ جلد ا ص۱

باب متعلق علم غیب

(۱۰۹) علم غیب سوا خدا کے کسی مخلوق کو نہیں ہے۔ درمختار جلد ا ص۱ مقدمہ ہدایہ جلد ا ص۵۹

(۱۱۰) نکاح کیا کسی شخص نے خدا اور رسول کی گواہی سے تو نکاح درست نہ ہوگا۔ ابوالقاسم صفار نے اُسکے کفر کا فتویٰ دیا ہے۔ کفر اُسکا دو دلیلوں سے منقول ہے۔ اول یہ کہ اُسنے حرام کو حلال جانا۔ اسواسطے کہ اللہ اور اسکے رسول نے گواہی آدمیوں پر مخصوص کی ہے اسکے سوا اور کی گواہی کا حکم نہیں دیا۔ اور دوسری دلیل یہ ہے کہ جب اُس نے رسول کو گواہ قرار دیا تو رسول کو علم غیب ثابت کیا اور حالانکہ علم غیب اللہ تعالیٰ کو خاص ہے۔ درمختار جلد ۲ ص۱

باب الفاظ کفریہ عقائد و اعمال کفریہ کے متعلق

(۱۱۱) جس نے اللہ کی کسی صفت کو مخلوق کی کسی صفت کے مشابہ کیا تو وہ کافر ہے۔ (فقہ اکبر) مقدمہ ہدایہ جلد ا ص۴

(۱۱۲) جو نص کا انکار کرے وہ کافر ہے۔ مقدمہ ہدایہ جلد ا ص۴۲

(۱۱۳) جو کوئی قرآن کی ایک آیت کا انکار کرے یا قرآن میں سے کسی چیز میں عیب رکھے یا قل اعوذ برب الفلق یا قل اعوذ برب الناس کے قرآن ہونیسے بلا تاویل منکر ہو تو کفر ہے۔ مقدمہ ہدایہ جلد ا ص۴۲

(۱۱۴) جو خدا کے کسی حکم سے مسخراپن کرے۔ یا اُسکے وعدہ اور وعید سے انکار کرے تو وہ کافر ہے درمختار جلد ۲ ص۳۱۵

(۱۱۵) حدیث متواتر کا منکر کافر ہے۔ درمختار جلد ۲ ص۳۱۵

(۱۱۶) جو نص حدیث کی عقل و قیاس سے تاویل کرے تو وہ کافر ہے۔ مقدمہ ہدایہ جلد ا ص۴۲

(۱۱۷) ایک نے حدیث بیان کی دوسرے نے کہا کچھ نہیں تو وہ کافر ہے۔ درمختار جلد ۲ ص۳۱۵

(۱۱۸) ایک شخص کے سامنے حدیث کا ذکر ہوا۔ دوسرے نے کہا کہ کیا سب احادیث سچی ہیں جن پر عمل

کیا جاوے تو وہ کافر ہے۔ اگر توبہ نہ کرے تو قتل کیا جاوے۔ اور تینوں ائمہ کے نزدیک اسکی توبہ قبول نہیں۔ درمختار جلد ۲ صفحہ ۵۱۵

(۱۱۹) جو سنت کو ہلکا جان کر برابر ترک کرے وہ کافر ہے۔ مقدمہ ہدایہ جلد ۱ صفحہ ۳۷

(۱۲۰) جو سنت کو حقیر جانے گا وہ کافر ہے۔ درمختار جلد ۱ صفحہ ۲۱۵ ہدایہ جلد ۱ صفحہ ۵۴۱

(۱۲۱) جو سنت کو حق نہ جانے گا وہ بھی کافر ہوگا۔ درمختار جلد ۱ صفحہ ۲۱۵

(۱۲۲) جو نبیوں کی کسی سنت کو ناپسند کرے وہ کافر ہے۔ درمختار جلد ۲ صفحہ ۵۱۳

(۱۲۳) کسی نے کہا کہ ناخن ترشنا سنت ہے دوسرا کہے کہ میں نہیں تراشونگا تو کافر ہے۔ مالابد صفحہ ۹

(۱۲۴) اگر کہے کہ سنت کیا کام آویگی تو کافر ہوجائیگا۔ مالابد صفحہ ۹

(۱۲۵) رافضی جب شیخین (ابوبکر وعمر) پر لعنت کرے تو وہ کافر ہے۔ درمختار جلد ۲ صفحہ ۵۱۳

(۱۲۶) کوئی مقام بندے پر ایسا نہیں کہ احکام شرعی بندہ سے ساقط ہوں اسکا خلاف الحاد و زندقہ وکفر ہے۔ مقدمہ ہدایہ جلد ۱ صفحہ ۳۴

(۱۲۷) جو عبادت کو معاف کہے وہ کافر ہے۔ زندیق ہے۔ ملحد ہے گمراہ ہے۔ مقدمہ ہدایہ جلد ۱ صفحہ ۳۵

(۱۲۸) جو شخص قرآن کو مخلوق کہے وہ کافر ہے۔ درمختار جلد ۲ صفحہ ۵۱۳ (کتاب الاوائل للعسکری قلمی مولوی سید محمد یوسف صاحب ٹونکی سے نقل کیا جاتا ہے۔ اَلْبَابُ التَّاسِعُ فِیْ ذِکْرِ الْقُضَاةِ وَالْعُلَمَاءِ۔ میں امام عسکری فرماتے ہیں کہ اَوَّلُ مَا اخْتَلَفَ النَّاسُ فِیْ خَلْقِ الْقُرْاٰنِ اِمَامُ اَبُوْحَنِیْفَةَ۔ فَسُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ اَبُوْیُوْسُفَ فَاَبٰی اَنْ یَّقُوْلَ اَنَّهٗ مَخْلُوْقٌ۔ وَسُئِلَ عَنْهُ اَبُوْحَنِیْفَةَ فَقَالَ اَنَّهٗ مَخْلُوْقٌ لِاَنَّ مَنْ قَالَ وَالْقُرْاٰنِ لَاَفْعَلُ کَذَا فَقَدْ حَلَفَ بِغَیْرِ اللّٰهِ وَکُلُّ مَا هُوَ غَیْرُ اللّٰهِ فَهُوَ مَخْلُوْقٌ۔ ترجمہ۔ پہلے جسنے قرآن کے مخلوق ہونے میں اختلاف کیا وہ امام ابوحنیفہ ہیں۔ امام ابو یوسف رحمہ سے یہ دریافت کیا گیا تو وہ مخلوق کہنے سے منکر ہوے۔ اور امام ابوحنیفہ سے دریافت کیا گیا تو بولے قرآن مخلوق ہے کیونکہ جس نے کہا قسم قرآن کی ایسا نہ کروں گا تو اس نے غیر اللہ کی قسم کھائی اور جو چیز اللہ کے سوا ہے سب مخلوق ہے) (تامل کی ضرورت ہے)

(۱۲۹) جو شخص قرآن میں سے کسی آیت کا منکر ہو وہ کافر ہے۔ درمختار جلد ۲ صفحہ ۵۱۳ (بسم اللہ قرآن کی آیت ہے۔ اِنَّهٗ مِنْ سُلَیْمٰنَ وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کتب مندرجہ نقشہ سے مراد ان کے تراجم ہیں

(سورہ نمل) درمختار جلد ۱ ص۲۲۹ میں ہے کہ بسم اللہ کا منکر کافر نہیں۔ یہ دونوں قول قابل غور ہیں۔)

(۱۳۰) جو شخص مسخراپن اور بے ادبی کسی آیت سے کرے وہ کافر ہے۔ درمختار جلد ۲ ص۵۱۳

(۱۳۱) جو قرآن کو دف وغیرہ کی گت پر پڑھے وہ کافر ہے۔ درمختار جلد ۲ ص۵۱۳

(۱۳۲) ایک شخص نے دوسرے سے کہا کہ نماز پڑھ۔ اس نے جواب دیا کہ اسکو کون سر پر اٹھاوے یا بولا کہ تو نے نماز پڑھ کے کیا کیا۔ یا یوں بولا کہ نماز پڑھنا نہ پڑھنا برابر ہے یہ سب کفر ہے۔ درمختار جلد ۲ ص۵۱۳

(۱۳۳) جو شخص کہے ہمنے بہت نماز پڑھی ہماری کوئی حاجت روا نہوئی تو وہ کافر ہے۔ درمختار جلد ۲ ص۵۱۳

(۱۳۴) شریعت حقیقت سے باہر نہیں۔ جو باہر جانے اسپر کفر کا خوف ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۱۴

(۱۳۵) جس حقیقت کو شریعت رد کرے وہ کفر زندقہ ہے۔ درمختار جلد ۲ ص۵۲۰

(۱۳۶) رقص کرنیوالے اور حلال جاننے والے اور حال کھیلنے والے کافر ہیں۔ درمختار جلد ۲ ص۵۲۹

(۱۳۷) گانے بلجے سے لذت اٹھانا کفر ہے۔ درمختار جلد ۲ ص۲۰۱ ہدایہ جلد ۴ ص۲۲۳

(۱۳۸) صوفیا گانا سننے والے حال کھیلنے والے مفسد بے دین ہیں۔ ہدایہ جلد ۴ ص۲۲۳

(۱۳۹) جو صوفی رقص میں مشغول ہوتے ہیں وہ افتروا علی اللہ کذبا۔ یعنی ان لوگوں نے اللہ پر بہتان باندھا عام لوگوں کے فتنہ میں پڑجانیکا خوف دور کرنیکے واسطے ایسے لوگ شہر سے دور کردیے جاویں۔ عالمگیری جلد ۴ ص۳۱۹

(۱۴۰) گانا اللہ کے نزدیک شرک ہے۔ ہدایہ جلد ۴ ص۲۲۳

(۱۴۱) یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ کہنا خوف کفر سے خالی نہیں۔ درمختار جلد ۲ ص۵۲۹

(۱۴۲) جو ولی کے واسطے طے مسافت کو کہے وہ جاہل کافر ہے۔ درمختار جلد ۲ ص۵۲۹

(۱۴۳) کاہن کی خبر کی تصدیق کرنا کفر ہے۔ مقدمہ ہدایہ جلد ۱ ص۵

(۱۴۴) عبدالنبی وغیرہ نام رکھنا کفر ہے۔ مقدمہ ہدایہ جلد ۱ ص۸

(۱۴۵) حرام کھانے پر بسم اللہ پڑھے تو کفر ہے۔ مقدمہ ہدایہ جلد ۱ ص۸

(۱۴۶) جو بسم اللہ کہکر حرام کھاوے تو کافر ہے۔ مالابد ص۹۴

(۱۴۷) شراب پیتے وقت یا زنا کرتے وقت یا جوا کھیلتے وقت بسم اللہ کہے تو کافر ہے درمختار جلد ۲ ص۵۱۴

(۱۴۸) جو حرام مال سے صدقہ دے اور ثواب کی امید رکھے تو کافر ہے۔ ہدایہ جلد ۴ ص۲۰۸۔ مالابد ص۹۳

کتب مندرجہ فقہ سے مراد ان کے تراجم ہیں

(۱۴۹) جو یہود و نصاریٰ سے تشبیہہ دے صورت یا سیرت میں اگرچہ خوشدلی سے ہو تو وہ کفر ہے۔ مقدمہ ہدایہ جلد ۱ ص ۵
(۱۵۰) جو آتش پرستوں کے مانند ٹوپی پہنے۔ یا ہندوؤں کے مانند لباس پہنے تو بعض کے نزدیک کافر ہوگا۔ مالابد ص ۹۳
(۱۵۱) دسہرہ ہولی دیوالی بسنت وغیرہ میں شرکت کرنا کفر ہے۔ درمختار جلد ۲ ص ۵۱۵۔ مالابد ص ۹۴
(۱۵۲) کفار کے میلے میں جا کر موافقت کی غرض سے کوئی چیز خریدے تو کافر ہوتا ہے۔ درمختار جلد ۲ ص ۵۱۵
(۱۵۳) اُس دن مشرکین کو بطریق تعظیم تحفہ دینے سے اگرچہ انڈا ہی ہو کافر ہو جاتا ہے۔ درمختار جلد ۲ ص ۵۱۵
(۱۵۴) تحسین امر کفار سے باتفاق کافر ہو جاتا ہے۔ درمختار جلد ۱ ص ۵۱۴
(۱۵۵) جو جیچک کو پوجے وہ کافر ہے۔ اسکا نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔ درمختار جلد ۲ ص ۵۱۵
(۱۵۶) کوئی امر بالمعروف کرے دوسرا کہے کیوں شور مچاتے ہو تو کافر ہے۔ مالابد ص ۹۰
(۱۵۷) کوئی گناہ سے توبہ کرنیکو کہے یہ کہے کہ میں نے کیا کیا ہے جو توبہ کردں تو کافر ہو جائیگا مالابد ص ۹۳
(۱۵۸) اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی میں تنہا بطور مذاق کہے تو کفر ہے۔ مالابد ص ۹۴
(۱۵۹) جو کہے کہ زر چاہیئے علم کیا کام آویگا تو کافر ہوگا۔ مالابد ص ۹۴
(۱۶۰) جو کہے اس زمانہ میں بغیر خیانت اور دروغ گوئی کے گذر نہیں ہو سکتی۔ یا روٹی نہیں مل سکتی تو کافر ہے۔ درمختار جلد ۲ ص ۵۱۴
(۱۶۱) لواطت کا حلال جاننے والا کافر ہے۔ درمختار جلد ۲ ص ۲۹۶

باب مسائل متفرقہ

(۱۶۲) سلف صالحین سے مراد خصوصًا صحابہؓ ہیں اور عمومًا صحابہؓ و تابعینؒ۔ مقدمہ عالمگیری جلد ۱ ص ۷۶
(۱۶۳) خلف سے مراد فقط تابعین ہیں۔ مقدمہ عالمگیری جلد ۱ ص ۸۶
(۱۶۴) سنت وہ ہے جس پر آنحضرت صلعم نے مواظبت کی ہو مگر عذر سے۔ ہدایہ جلد ۱ ص ۱۰ شرح وقایہ ص ۱۲۴
(۱۶۵) حدیث ضعیف پر عمل کیا جاویگا فضائل اعمال میں۔ شرح وقایہ ص ۱۱۱
(۱۶۶) معجزہ وہ ہے جو نبیؑ کے ہاتھ پر ہو۔ کرامات وہ ہے جو متقی کے ہاتھ پر ہو۔ استدراج وہ ہے جو فاسق کے ہاتھ پر ہو۔ درمختار جلد ۲ ص ۲۴۰
(۱۶۷) امر وجوب کیلئے ہوتا ہے۔ درمختار جلد ۱ ص ۲۱۰
(۱۶۸) واجب اور سنت موکدہ کا مآل ایک ہی ہے۔ درمختار جلد ۱ ص ۲۵۶
(۱۶۹) اماموں کے نزدیک فرض واجب ایک ہے۔ مالابد ص ۲۴
(۱۷۰) اہلحدیث و احناف میں اتفاق باہم ہونا چاہیئے (ضرور) ہدایہ جلد ۱ ص ۳۹۰

کتب مندرجہ فقہ سے مراد ان کے تراجم ہیں

(۱۷۱) (حضرت پیران پیر) سید عبدالقادر جیلانی حنبلی تھے۔ ہدایہ جلد ۱ ص۲۴۸

(۱۷۲) مسند امام اعظم خوارزمی کی تالیف ہے)۔ درمختار جلد ۱ ص۲۷ و ص۲۵

(۱۷۳) کیدانی نے اپنے خلاصہ میں لکھا ہے کہ وقت التحیات مثل اہل حدیث کے انگلی اٹھانا حرام ہے۔ تو یہ قول کیدانی کا خطاء عظیم و جرم جسیم ہے اور واقعی وہ جاہل اور نادان ہے، اگر تاویل نہ کریں تو کفر صحیح و ارتداد صریح ضرور ہے (ملا علی قاری) مقدمہ عالمگیری جلد ۱ ص۱۲۱ مقدمہ ہدایہ جلد ۱ ص۱۰۵

(۱۷۴) کتاب صبح کے ستارے کی روایات پکی نہیں ہیں۔ بہشتی زیور حصہ ۱۰ ص۸۰

(۱۷۵) کتاب وفات نامہ کی بعض روایات بے اصل ہیں۔ بہشتی زیور حصہ ۱۰ ص۸۲

(۱۷۶) کتاب ہزار مسئلہ، حیرت الفقہ، گلدستہ معراج، نعمت ہی نعمت۔ دیوان لطف میں بہت مضمون شرع کے خلاف ہیں۔ بہشتی زیور حصہ ۱۰ ص۸۲

(۱۷۷) دعاء گنج العرش، عہد نامہ کی اسناد بالکل گھڑی ہوئی ہیں۔ بہشتی زیور حصہ ۱۰ ص۸۲

(۱۷۸) دیوان، غزلوں کی کتابیں۔ اندر سبھا، قصہ بدر منیر، قصہ شاہ یمن۔ داستان امیر حمزہ، گل بکاولی۔ الف لیلہ، نقش سلیمانی، فالنامہ، قصہ ماہ رمضان، معجزہ آل نبی، چہل رسالہ جسمیں بعض کتابیں محض جھوٹی ہیں۔ بہشتی زیور حصہ ۱۰ ص۸۱

(۱۷۹) آرائش محفل، جنگ نامہ محمد حنیف میں بعض باتیں کچی ہیں۔ بہشتی زیور حصہ ۱۰ ص۸۲

کتاب الطہارۃ

باب متعلق استنجا

(۱۸۰) پانی سے استنجاء کرنا آنحضرت صلعم کے زمانہ میں ادب تھا باجماع صحابہ سنت ہوگیا۔ درمختار جلد ۱ ص۵۷

(۱۸۱) پانی سے استنجاء کرنا افضل ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۷۶

(۱۸۲) پانی سے استنجا کرنا سنت مؤکدہ ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۱۵۵۔ ہدایہ جلد ۱ ص۲۴۶۔ شرح وقایہ ص۷۶ و ص۷۷

(۱۸۳) عمدہ یہ ہے کہ استنجاء ڈھیلے اور پانی سے ہو۔ پھر فقط پانی سے۔ پھر فقط ڈھیلے۔ درمختار جلد ۱ ص۱۵۹

(۱۸۴) بعض وقت پانی سے استنجا کرنا مستحب ہے۔ عالمگیری جلد ۱ ص۶۷۔ ہدایہ جلد ۱ ص۲۴۶ و ص۲۴۷

(۱۸۵) اگر مخرج سے نجاست جاری ہو تو پانی ہی سے دھولے۔ ہدایہ جلد ۱ ص۲۴۷ و ص۲۴۸

باب وضو کے متعلق

(۱۸۶) نیت دل کے ارادہ کو کہتے ہیں نہ زبان کے بولنے کو۔ درمختار جلد ۱ ص۲۴، ص۲۵، ص۱۹۲۔ ہدایہ جلد ۱ ص۲۴۵

[۱] بستان المحدثین مطبوعہ لاہور ص۱۰۳ میں ہے کہ مسند امام اعظم کہ بالفعل مشہور است تالیف قاضی القضاۃ ابوالمؤید محمد بن محمود بن محمد الخوارزمی است کہ در سنہ ششصد و ہفتاد و چہار آں را ساختہ ۱۲

کتب مندرجہ نمبر سے مراد ان کے تراجم ہیں

کنز ص۳۲ مالابد ص۲۰ بہشتی زیور حصہ ۲ ص۳۰

(۱۸۷) نیت زبان سے کرنا بدعت ہے۔ درمختار جلد ا ص۴۹ ہدایہ جلد ا ص۲۲

(۱۸۸) نیت زبان سے کرنا صحابہؓ اور تابعینؒ سے منقول نہیں ہے۔ درمختار جلد ا ص۵۹

(۱۸۹) جس نے بسم اللہ نہ پڑھی اُسکا وضو نہیں۔ ہدایہ جلد ا ص۱۲

(۱۹۰) ایک چلو سے کلی اور ناک میں پانی دینا جائز ہے (ابوحنیفہؒ) درمختار جلد ا ص۵۴ وص۵۵ عالمگیری جلد ا ص۷ ہدایہ جلد ا ص۱۵ وص۱۶

(۱۹۱) مسح میں ہاتھ آگے سے پیچھے اور پیچھے سے آگے لیجانا چاہئے۔ ہدایہ جلد ا ص۲۷

(۱۹۲) کانوں کے مسح کے لئے نیا پانی لے تو بہتر ہے۔ عالمگیری جلد ا ص۵ ہدایہ جلد ا ص۱۷

(۱۹۳) گردن کا مسح بدعت ہے اور اُسکی حدیث موضوع ہے۔ درمختار جلد ا ص۵ ہدایہ جلد ا ص۱۰

(۱۹۴) عمامہ پر مسح جائز ہے۔ ہدایہ جلد ا ص۱۰

(۱۹۵) امام مالکؒ و احمدؒ کے نزدیک سارے سر کا مسح فرض ہے۔ شافعیؒ کے نزدیک ایک یا دو یا تین بال۔ ابوحنیفہؒ کے نزدیک چوتھائی سر۔ ہدایہ جلد ا ص۷ کنز ص۱۰

(۱۹۶) وسوسہ بچنے کے لئے میانی پر چھینٹے دے لے۔ عالمگیری جلد ا ص۶۶

(۱۹۷) وضو کے بعد اشہدان لا الہ الا اللہ الخ پڑھے۔ ہدایہ جلد ا ص۳۰

(۱۹۸) تشہد و دعا بعد وضو کے پڑھنا چاہیئے۔ درمختار جلد ا ص۶۰

(۱۹۹) قہقہہ ناقض وضو ہے گو قیاس چاہتا ہے کہ ناقض نہو مگر حدیث میں ہے۔ درمختار جلد ا ص۶۸

باب تیمم کے متعلق

(۲۰۰) تیمم میں ایک ضرب کی احادیث صحیحین میں بطرق کثیرہ ہیں اور صحیح ہیں۔ ہدایہ جلد ا ص۴۲ شرح وقایہ ص۵۷

(۲۰۱) تیمم میں دو ضرب کی احادیث ضعیف ہیں اور موقوف بھی۔ ہدایہ جلد ا ص۴۲ شرح وقایہ ص۵۶

باب مسح کے متعلق

(۲۰۲) گاڑھی جرابوں پر مسح جائز ہے (جراب وہ ہیں جو سوت سے بنتے ہیں۔ درمختار جلد ا ص۱۳۲ عالمگیری جلد ا ص۴۲ شرح وقایہ ص۶۳ قدوری ص۱۳ بہشتی زیور حصہ ا ص۹۴

(۲۰۳) امام ابوحنیفہؒ جرابوں کے مسح کے قائل نہ تھے اپنی آخر عمر میں رجوع کر کے قائل ہوگئے منیہ ص۴۲

(۲۰۴) اب اسی پر فتویٰ ہے۔ ہدایہ جلد ا ص۴۷

(۲۰۵) سنت مسح موزہ میں یہ ہے کہ تینوں انگلیوں تر سے پاؤں کی انگلیوں کے سرے سے پنڈلی تک اوپر

کتب مندرجہ فقہ سے مراد ان کے تراجم ہیں

کی طرف کھینچے۔ شرح وقایہ صفحہ ۶۲

باب پانی کے متعلق

(۲۰۶) مسئلہ دہ دردہ کا اصل مذہب میں نہیں ہے۔ مقدمہ عالمگیری جلد ا صفحہ ۹۶ مقدمہ ہدایہ جلد ا صفحہ ۱۰۱

کتاب الصلوٰۃ

(۲۰۷) نماز کا منکر کافر ہے۔ درمختار جلد ا صفحہ ۱۶۴ ہدایہ جلد ا صفحہ ۲۵۱

(۲۰۸) حکم کیا جاتا ہے نماز پڑھنے والے کے مسلمان ہونیکا۔ درمختار جلد ا صفحہ ۱۶۵

(۲۰۹) بے نمازی کو نزدیک امام اعظم کے ہمیشہ قید رکھنا واجب ہے مالابد صفحہ ۱۱۔ درمختار جلد ا صفحہ ۱۶۵۔ ہدایہ جلد ا صفحہ ۲۵۱

(۲۱۰) امام شافعیؒ کے نزدیک قتل کیا جاوے۔ درمختار جلد ا صفحہ ۱۶۵ مالابد صفحہ ۱۱

(۲۱۱) امام شافعیؒ وامام احمدؒ کے نزدیک ایک نماز ترک کرنیوالا کافر ہے۔ مالابد صفحہ ۱۱ درمختار جلد ا صفحہ ۱۶۵۔ ہدایہ جلد ا صفحہ ۱۵۱

(۲۱۲) تارک الصلوٰۃ مارا جاوے یہانتک کہ اس کا خون جاری ہو۔ درمختار جلد ا صفحہ ۱۶۵

باب اوقات کے متعلق

(۲۱۳) غلس میں نماز صبح پڑھنے کی احادیث کا ثبوت۔ ہدایہ جلد ا صفحہ ۲۶۸

(۲۱۴) آنحضرت صلعم کا عمل دوام غلس میں تھا اور صحابہؓ کا اسفار میں۔ ہدایہ جلد ا صفحہ ۲۷۰

(۲۱۵) ظہر کا وقت دو مثل تک ہے (ابوحنیفہؒ) شرح وقایہ صفحہ ۷۹ [1]

(۲۱۶) ظہر کا وقت ایک مثل تک ہے (صاحبینؒ) امام ابوحنیفہؒ سے بھی ایک روایت ہے۔ یہی مذہب زفرؒ اور امام شافعیؒ اور امام مالکؒ اور امام احمدؒ کا ہے۔ درمختار جلد ا صفحہ ۱۶۸ کنز صفحہ ۲۰ عالمگیری جلد ا صفحہ ۶۹ ہدایہ جلد ا صفحہ ۲۵۶ شرح وقایہ صفحہ ۷۹ قدوری صفحہ ۱۸ مالابد صفحہ ۱۸

(۲۱۷) امام ابوحنیفہؒ کی ایک مثل کی روایت لائق تصحیح ہے۔ ہدایہ جلد ا صفحہ ۲۵۷

(۲۱۸) عصر کا وقت ایک مثل سے شروع ہوتا ہے (مذہب صاحبینؒ) (مطابق حدیث) درمختار جلد ا صفحہ ۱۶۷ ہدایہ جلد ا صفحہ ۲۵۷ منیہ صفحہ ۶۸

باب اذان کے متعلق

(۲۱۹) اذان ٹھہر ٹھہر کر دے اور کلمے جدا جدا کہے۔ شرح وقایہ صفحہ ۸۹ کنز صفحہ ۲۰ قدوری صفحہ ۲۰

(۲۲۰) صحیح حدیث سے اذان کے کلمے دو دو بار اور تکبیر کے ایک ایک بار ہیں۔ شرح وقایہ صفحہ ۸۹

(۲۲۱) ترجیع حدیث سے ثابت ہے (ترجیع کہتے ہیں اشہدان لا الہ الا اللہ واشہدان محمد رسول اللہ دو دو بار آہستہ پھر دو دو بار آواز بلند کہنے کو) ہدایہ جلد ا صفحہ ۲۹۳ کنز صفحہ ۲۰

[1] حاشیہ علامہ الجلبی ترجمہ نیۃ المصلی صفحہ ۱۱ میں ہے کہ بعض علماء نے کہا ہے کہ امام صاحب اخیر عمر میں اس مسئلہ سے رجوع کر کے ایک مثل کے قائل ہوئے۔ ۱۲

کتب مندرجہ فقہ سے مراد ان کے تراجم ہیں

(۲۲۲) نماز کیلئے صلوٰۃ کہہ کر (سوا اذان کے) بلانا بدعت ہے۔ ہدایہ جلد ۱ صفحہ ۳۰۔ شرح وقایہ ص ۱۴۹۔ کنز ص ۳۱

(۲۲۳) جو شخص ایسی مسجد میں داخل ہو جس میں اذان دیدی گئی ہو تو اسکو نکلنا مکروہ ہے۔ یہاں تک کہ نماز پڑھ لے۔ ہدایہ جلد ۱ ص ۱۶۵۔ کنز ص ۵۰

(۲۲۴) سترے کو ڈال دینا جائز نہیں خط کھینچنا۔ درمختار جلد ۱ ص ۲۹۰۔ ہدایہ جلد ۱ ص ۱۵۰۔ شرح وقایہ ص ۱۱۸۔ مالابد ص ۳۳

(۲۲۵) جو سترے کے اندر سے گذرے تو نمازی ہٹا دے۔ درمختار جلد ۱ ص ۲۹۰۔ ہدایہ جلد ۱ ص ۱۵۰۔ شرح وقایہ ص ۱۱۸

(۲۲۶) جب منہ کعبہ کی طرف ہے تو کعبے کی نیت کرنی جائز نہیں۔ منیہ ص ۶۶

(۲۲۷) نماز فرض میں نیت تعداد رکعات کی فرض نہیں۔ شرح وقایہ ص ۹۰

(۲۲۸) لمبی چوڑی نیت کی ضرورت نہیں۔ بہشتی زیور حصہ ۲ ص ۱۳

(۲۲۹) سنت اور مستحب میں تعیین نیت شرط نہیں، مطلق نیت کافی ہے۔ درمختار جلد ۱ ص ۱۷۵۔ بہشتی گوہر ص ۳۵

(۲۳۰) قیام فرض ہے۔ شرح وقایہ ص ۹۱۔ قدوری ص ۲۲

(۲۳۱) بجائے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ کے اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ الخ پڑھنا زیادہ صحیح ہے (ابن ہمام) شرح وقایہ ص ۹۴

(۲۳۲) سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ اور اِنِّیْ وَجَّهْتُ کو نفل نماز میں ملانا جائز ہے۔ درمختار جلد ۱ ص ۲۲۶

(۲۳۳) اِنِّیْ وَجَّهْتُ الخ نماز کے اندر پڑھنا مسنون ہے (ابو یوسفؒ) شرح وقایہ ص ۹۴۔ منیہ ص ۷۵

(۲۳۴) ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کی حدیث باتفاق ائمہ محدثین ضعیف ہے۔ ہدایہ جلد ۱ ص ۳۵

(۲۳۵) سینے پر ہاتھ باندھنے کی حدیث باتفاق ائمہ محدثین جلد ۱ ص ۳۵۔ شرح وقایہ ص ۹۳

(۲۳۶) ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کی حدیث مرفوع نہیں ہے۔ وہ قول حضرت علیؓ کا ہے اور ضعیف ہے۔ شرح وقایہ ص ۹۴

(۲۳۷) حضرت میرزا مظہر جان جاناںؒ مجددی حنفی سینہ پر ہاتھ باندھنے کی حدیث کو بسبب قوی ہونے کے ترجیح دیتے تھے۔ اور خود سینے پر ہاتھ باندھتے تھے۔ مقدمہ ہدایہ جلد ۱ ص ۱۱۱ و ص ۳۵

(۲۳۸) ابن المنذر نے امام مالکؒ سے ہاتھ باندھنا حکایت کیا ہے۔ ہدایہ جلد ۱ ص ۳۵

(۲۳۹) لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِفَاتِحَۃِ الْكِتَابِ۔ یہ حدیث بسند صحیح صحاح ستہ و ابن حبان و سنن دارقطنی وغیرہ میں مروی ہے۔ ہدایہ جلد ۱ ص ۳۶

(۲۴۰) ابن ہمام نے ثعلبہ القرآن والی حدیث کے راوی کو ثقہ بتا کر کہا کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جہری نماز میں امام کے پیچھے فاتحہ پڑھے۔ ہدایہ جلد ۱ ص ۱۲۹

(۲۴۱) امام کے پیچھے فاتحہ نہ پڑھنے کی احادیث ضعیف ہیں۔ شرح وقایہ ص ۱۰۰ و ص ۱۰۱

کتب مندرجہ بالا سے مراد ان کے تراجم ہیں

(۲۴۲) حضرت ابن عمرؓ کا اثر فاتحہ خلف امام نہ پڑھنے کا ضعیف ہے۔ شرح وقایہ صفحہ ۱۰۹

(۲۴۳) حضرت علیؓ کا قول بھی منع فاتحہ میں ضعیف ہے یا باطل ہے۔ شرح وقایہ صفحہ ۱۱۰

(۲۴۴) اذا کبر الامام فکبروا الخ حدیث ضعیف ہے۔ شرح وقایہ صفحہ ۱۱۰

(۲۴۵) مشرکین نے قرآن سننے سے پرہیز کیا۔ آپس والوں سے کہتے لا تسمعوا لهذا القرآن (مت سنو اس قرآن کو) تو اللہ نے انکو نصیحت کی فرمایا واذا قرئ القرآن جب پڑھا جائے قرآن تو سنو اور چپ ہو۔ ہدایہ جلد ۱ صفحہ ۲۳۰

(۲۴۶) اور نیز اس کا شان نزول یہ ہے کہ لوگ نماز میں باتیں کرتے تھے یا سلام کرتے تھے یا وعظ کے متعلق ہے۔

(۲۴۷) مقتدی فاتحہ کو دل میں پڑھ لے اور یہ حق ہے۔ ہدایہ جلد ۱ صفحہ ۲۳۰

(۲۴۸) فاتحہ خلف امام مقتدی کو مستحسن ہے بطور احتیاط کے (محمدؒ) ہدایہ جلد ۱ صفحہ ۲۳۰

(۲۴۹) ض اور ظ کے بدلنے سے اکثر فقہا نماز کو باطل نہیں کہتے۔ یہ حروف قریب المخرج ہیں۔ اور مشتبہ الصوت۔ درمختار جلد ۱ صفحہ ۲۹۵ ہدایہ جلد ۱ صفحہ ۳۹۰ منیہ صفحہ ۱۰۵

(۲۵۰) ض اور ظ۔ ص اور س۔ ط اور ت۔ ح اور ہ میں فرق بغیر مشقت نہیں ہوسکتا۔ اگر فرق نہ کرسکے تو نماز فاسد نہیں ہوتی۔ عالمگیری جلد ۱ صفحہ ۱۰۱ ہدایہ جلد ۱ صفحہ ۳۹۰ منیہ صفحہ ۱۰۱

(۲۵۱) آمین کہہ قبولیت ہے۔ ہدایہ جلد ۱ صفحہ ۳۶۴

(۲۵۲) احادیث آمین بالجہر کے اثبات ہیں۔ ہدایہ جلد ۱ صفحہ ۳۶۵ شرح وقایہ صفحہ ۹۷

(۲۵۳) مقتدی امام کی آمین سنکر آمین کہیں۔ درمختار جلد ۱ صفحہ ۲۲۹

(۲۵۴) ایک دو آدمیوں نے سنا تو جہر نہوگا جہر جب ہے کہ سب سنیں۔ درمختار جلد ۱ صفحہ ۲۲۹

(۲۵۵) ابن ہمام نے آہستہ آمین والی حدیث کو ضعیف کہکر یہ فیصلہ کیا کہ آمین درمیانی آواز سے ہونی چاہیئے۔ ہدایہ جلد ۱ صفحہ ۳۶۳

(۲۵۶) تصدیق احادیث رفع الیدین قبل رکوع و بعد رکوع ہدایہ جلد ۱ صفحہ ۳۸۶ شرح وقایہ صفحہ ۱۰۲ و صفحہ ۱۰۲

(۲۵۷) بیہقی کی روایت میں ابن عمرؓ سے جسکے آخر میں ہے کہ یہی آپکی نماز رہی یہانتک کہ اللہ تعالیٰ سے ملاقی ہوئے۔ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔ ہدایہ جلد ۱ صفحہ ۳۸۶

(۲۵۸) رفع الیدین کرنے کی حدیثیں بنسبت ترک رفع کے قوی ہیں۔ ہدایہ جلد ۱ صفحہ ۳۸۹

(۲۵۹) رفع الیدین نہ کرنے کی حدیث ضعیف ہے۔ شرح وقایہ صفحہ ۱۰۲

کتب مندرجہ فقہ سے مراد انکے تراجم ہیں

(۲۶۰) حق یہ ہے کہ آنحضرت صلعم سے رفع یدین صحیح ثابت ہے۔ ہدایہ جلد ا ص۳۸۶

(۲۶۱) رفع الیدین کرنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔ اور فساد کی روایت خلاف صحیح روایت ہے۔ درمختار جلد ا ص۲۹۲

(۲۶۲) جو رفع الیدین کرے اس سے مناقشہ حلال نہیں۔ ہدایہ جلد ا ص۳۸۹

(۲۶۳) رفع الیدین اکثر فقہا اور محدثین اسکو سنت ثابت کرتے ہیں۔ مالابد ص۴۷

(۲۶۴) عصام ابن یوسف و امام ابو حنیفہ کے شاگرد (شاگردوں) رفع الیدین کرتے تھے۔ مقدمہ عالمگیری جلد ا ص۵

(۲۶۵) امام ابو یوسف کے نزدیک قومہ و جلسہ فرض ہے۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک سنت (ہدایہ جلد ا ص۳۴۷ شرح وقایہ ص۹۱ و ص۹۵ قدوری ص۲۲ بہشتی زیور حصہ ۲ ص۲۹

(۲۶۶) جلسہ میں اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَارْفَعْنِیْ وَاجْبُرْنِیْ پڑھے۔ مالابد ص۲۷

(۲۶۷) جلسہ استراحت میں مضائقہ نہیں۔ درمختار جلد ا ص۲۳۵

(۲۶۸) جلسہ استراحت نہ کرنیکی حدیث میں ابن ایاس راوی نزدیک محدثین کے ضعیف ہے شرح وقایہ ص۱۰۱

(۲۶۹) درمیانی قاعدے پر ہاتھ ٹیک کر اٹھنے میں مضائقہ نہیں۔ ہدایہ جلد ا ص

(۲۷۰) التحیات میں مٹھی باندھکر انگلی اٹھاوے و مختار ہدایہ جلد ا ص۲۹۱ شرح وقایہ ص۱۰۲

(۲۷۱) انگلی سے حرکت دینا بھی جائز ہے۔ ہدایہ جلد ا ص۱۹۱

(۲۷۲) قنوت اچھا ہے حدیث سے ثابت ہے۔ ہدایہ جلد ا ص۳۹۶

(۲۷۳) امام بعد سلام کے دائنے یا بائیں یا مقتدیوں کی طرف بیٹھے۔ درمختار جلد ا ص۲۴۰ عالمگیری جلد ا ص۱۰۳ ہدایہ جلد ا ص۴۰۶

باب متعلقات نماز کے بیان میں

(۲۷۴) پہلی دوسری رکعت میں ایک سورۃ چھوڑ کر پڑھے تو مکروہ نہیں۔ ہدایہ جلد ا ص۴۲۸

(۲۷۵) بھولے سے ترتیب سورۃ بدل جاوے تو مضائقہ نہیں۔ درمختار جلد ا ص۲۵۴

(۲۷۶) رکنے پر قراۃ ایک جگہ سے پڑھ کر دوسری جگہ سے پڑھنا جائز ہے۔ درمختار جلد ا ص۲۹

(۲۷۷) جس غلطی سے معنی ایسے بگڑ جاویں کہ جسکا اعتقاد کفر ہے تو نماز فاسد ہوگی ورنہ نہیں درمختار جلد ا ص۲۹۴

(۲۷۸) صبح کی فرض کے بعد سنت پڑھ سکتا ہے ہدایہ جلد ا ص۵۴۲ شرح وقایہ ص۸۴ منیہ ص

کتب مندرجہ فقہ سے مراد انکے تراجم ہیں

(۲۷۹) صبح کی سنت پڑھنے کے بعد داہنی کروٹ پر لیٹے۔ درمختار جلد ا ص۳۱۶ ہدایہ جلد ا ص۵۱۲
(۲۸۰) ظہر کی چار سنتیں دو سلام سے (بھی) ہیں۔ (مالکؒ و شافعیؒ و احمدؒ) ہدایہ جلد ا ص۵۴۲
(۲۸۱) ظہر احتیاطی نہ پڑھنا بہتر ہے۔ درمختار جلد ا ص۳۶۷
(۲۸۲) جس نے نماز فجر یا مغرب تنہا شروع کی اور پھر تکبیر کہی گئی تو نماز توڑ دے اگرچہ ایک رکعت پڑھ چکا ہو۔ شرح وقایہ ص۱۳۶ ہدایہ جلد ا ص۵۶۷ کنز ص۵۰
(۲۸۳) حدیث صحیح ہے کہ اقامت ہونے کے بعد سوا فرض کے کوئی نماز نہیں۔ ہدایہ جلد ا ص۵۴۲
(۲۸۴) سنت کو جماعت کے درمیان پڑھنا مکروہ ہے۔ درمختار جلد ا ص۳۱۴
(۲۸۵) مغرب سے پہلے دو رکعت ثابت ہیں۔ درمختار جلد ا ص۳۱۴
(۲۸۶) نماز تحیۃ المسجد بیٹھنے سے پہلے پڑھے۔ درمختار جلد ۲ ص۲۲۴ عالمگیری جلد ۲ ص۱۲۶
(۲۸۷) مستحب ہے جو وضو کے دو رکعت کا پڑھنا سوائے وقت کراہت کے۔ درمختار جلد ا ص۲۱۶ و ص۳۱۶
(۲۸۸) نماز میں آیات کا جواب دینا ثابت ہے ہدایہ جلد ا ص۱۲ (یعنی اَلَیْسَ اللّٰہُ بِاَحْکَمِ الْحَاکِمِیْنَ (سورہ تین) کے بعد کہے۔ بَلٰی وَاَنَا عَلٰی ذٰلِکَ مِنَ الشَّاھِدِیْنَ اور سورہ ملک بِمَاءٍ مَّعِیْنٍ کے بعد کہے اَللّٰہُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ اور بَعْدَہٗ یُؤْمِنُوْنَ (سورہ مرسلات) کے بعد کہے اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ اور فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ کے بعد کہے لَا بِشَیْءٍ مِّنْ نِّعَمِکَ رَبَّنَا نُکَذِّبُ فَلَکَ الْحَمْدُ وغیرہ
(۲۸۹) جوتے پہن کر نماز پڑھنا افضل ہے۔ درمختار جلد ا ص۳۰۶
(۲۹۰) نماز میں سانپ بچھو مارنا مکروہ نہیں۔ اگرچہ عمل کثیر ہو۔ شرح وقایہ ص۱۲۱
(۲۹۱) بسم اللہ ہر رکعت کے اول میں احتیاطاً پڑھے۔ ہدایہ جلد ا ص۳۶۰
(۲۹۲) امیر کاتب العمید متعصب حنفی تھا جب کو رفع الیدین کرتا دیکھتا نماز باطل ہونے کا فتویٰ دیتا فاضل لکھنوی نے تردید کر کے کہا کہ رفع الیدین کی روایات صحیح بکثرت موجود ہیں۔ اسمیں امام ابوحنیفہؒ سے کچھ مروی نہیں۔ مقدمہ عالمگیری جلد ا ص۸۱
(۲۹۳) مثل اِیَّاکَ نَعْبُدُ کے ایک حرف دوسرے کلمہ کے حرف (ک ن) سے ملجاوے اگرچہ عمداً ہو تو نماز فاسد نہیں ہوتی۔ درمختار جلد ا ص۲۹۵ عالمگیری جلد ا ص۸۱
(۲۹۴) امام ابوحنیفہؒ نے جو کہا کہ فارسی میں نماز جائز ہے تو آپ نے اس سے رجوع کیا مقدمہ ہدایہ جلد ا ص۹۴
(۲۹۵) دیکھکر قرآن پڑھنے سے نماز فاسد نہ ہوگی (صاحبینؒ) درمختار جلد ا ص۲۹۱

کتب مندرجہ فقہ سے مراد انکے تراجم ہیں

عالمگیری جلد ۱ ص۱۴۹ ہدایہ جلد ۱ ص۱۰۵ منیہ ص۱۱۰

(۲۹۶) انکساری کے لئے سر کھول کر نماز پڑھنا درست ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۲۹۹

(۲۹۷) نماز میں عمامہ ٹوپی گر جاوے تو سر پر رکھ لے۔ درمختار جلد ۱ ص۲۹۹ بہشتی گوہر ص۸

(۲۹۸) نماز میں عمامہ سر پر رکھنے اور اُتارنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔ عالمگیری جلد ۱ ص۱۴۹

(۲۹۹) ہر رکن کو اطمینان سے ادا کرنا واجب ہے۔ بہشتی زیور حصہ ۲ ص۳۷

(۳۰۰) منہ میں بلغم آوے تو بائیں طرف تھوک دے یا کپڑے میں لے کر مل دے۔ بہشتی زیور حصہ ۲ ص۴۱

(۳۰۱) جماعت کے وقت بھوک لگی ہو اور کھانا سامنے ہو تو پہلے کھانا کھائے۔ درمختار جلد ۱ ص۲۸۲

ہدایہ جلد ۱ ص۱۲۴ بہشتی زیور حصہ ۲ ص۴۷

(۳۰۲) تنہا فرض جہر سے پڑھنا افضل ہے جہری نماز میں سر سے جائز۔ درمختار جلد ۱ ص۲۴۹

ہدایہ جلد ۱ ص۱۱۲ بہشتی زیور حصہ ۲ ص۱۲

(۳۰۳) سورہ حجرات سے سورہ بروج تک ظہر میں پڑھنا مسنون ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۲۵۱

(۳۰۴) نمازی کے سامنے سے عورت یا کتے کا گذرنا مفسد نہیں۔ درمختار جلد ۱ ص۲۹۶ مالابد ص۳۳

(۳۰۵) ضرورتاً نماز میں بچے کو گود میں لے لینا جائز ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۳۰۵ عالمگیری جلد ۱ ص۱۲۰

(۳۰۶) سات جگہوں میں نماز مکروہ ہے۔ کعبہ۔ راستہ۔ اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ۔ قبرستان۔

نجاست ڈالنے کی جگہ۔ کمیلہ۔ حمام۔ درمختار جلد ۱ ص۱۷۷ و ص۲۲۸ منیہ ص۹۱

(۳۰۷) شرعاً نفل اُس عبادت کو کہتے ہیں جسکے کرنے سے ثواب ہو اور نہ کرنے سے عذاب ہو درمختار جلد ۱ ص۱۰۱

(۳۰۸) نفل بیٹھ کر پڑھنے میں آدھا ثواب اور کھڑے ہو کر پڑھنے میں پورا ثواب ہے۔ بہشتی زیور حصہ ۲ ص۵۹

(۳۰۹) چار رکعت قبل عشاء کے مستحب ہیں نہ سنت۔ ہدایہ جلد ۱ ص۵۴۳

(۳۱۰) قضا نماز کے لئے اذان و اقامت کہنا سنت ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۱۸۱

(۳۱۱) فجر کی سنتوں کی قضا ہے نہ دیگر سنتوں کی۔ درمختار جلد ۱ ص۲۸۴

(۳۱۲) بعد نماز فجر و عصر قضا نماز پڑھ سکتا ہے۔ ہدایہ جلد ۱ ص۲۸۵

(۳۱۳) قضا نماز جہری پکار کر پڑھے۔ کنز ص۲۸

(۳۱۴) دو نمازوں کو سفر اور مینہ کے عذر سے جمع کرنا درست ہے (شافعیؒ) درمختار جلد ۱ ص۱۷۱

(۳۱۵) تین میل تک کی مسافت میں قصر جائز ہے (حدیث) شرح وقایہ ص۱۴۵

(۳۱۶) سجدہ تلاوت دو تکبیروں کے ساتھ بغیر رفع یدین تشہد و سلام کے۔ شرح وقایہ ص۱۴۲

کتب مندرجہ حقہ سے مراد انکے تراجم ہیں۔

باب امامت کے متعلق

(۳۱۷) جو شخص جماعت والوں میں سنت کا زیادہ عالم ہو وہ امامت کیلئے اولیٰ ہے۔ ہدایہ جلد ۱ ص ۲۴۳

(۳۱۸) گنوار اندھے اور غلام اور ولد الزنا اور فاسق کی امامت جائز ہے۔ عالمگیری جلد ۱ ص ۱۱۵

(۳۱۹) جو امامت مزدوری لے کر کرے تو اسکی امامت مکروہ ہے۔ درمختار جلد ۱ ص ۲۶۲

(۳۲۰) اُجرت پر حافظ مقرر کرنا مکروہ ہے۔ ہدایہ جلد ۱ ص ۵۶۵

(۳۲۱) بدعتی کی امامت مکروہ ہے۔ درمختار جلد ۱ ص ۲۶۱ و بہشتی گوہر ص ۶۹ شرح وقایہ ص ۱۱۱

(۳۲۲) کم عمر لڑکا اگر زیادہ عالم ہو تو اسکی امامت جائز ہے۔ درمختار جلد ۱ ص ۲۶۲ ہدایہ جلد ۱ ص ۲۴۹

(۳۲۳) امام مقتدیوں کو حکم کرے کہ ایک دوسرے سے ملے رہیں اور بیچ کی جگہ کو بند کر دیں۔ درمختار
جلد ۱ ص ۲۶۴ شرح وقایہ ص ۱۱۲ بہشتی گوہر ص ۶۹

(۳۲۴) حدث ہونے پر امام اپنا خلیفہ کر دے۔ ہدایہ جلد ۱ ص ۲۶۲ درمختار جلد ۱ ص ۲۸۰

باب جماعت کے متعلق

(۳۲۵) حنفی شافعی کی اقتدا کرے تو صحیح ہے۔ درمختار جلد ۱ ص ۲۶۲ و ص ۳۱۱ عالمگیری جلد ۱ ص ۱۱۳ ہدایہ جلد ۱ ص ۲۴۸

(۳۲۶) مختلف فیہ مسئلوں میں اقتدا غیر حنفی کی درست ہے۔ درمختار جلد ۱ ص ۳۱۱

(۳۲۷) نماز میں اپنے امام کو لقمہ دے تو جائز ہے کسی طرح مفسد نہیں۔ درمختار جلد ۱ ص ۲۹۰
عالمگیری جلد ۱ ص ۱۳۶ ہدایہ جلد ۱ ص ۴۹۵ منیہ ص ۹۵ مالابد ص ۳۳ بہشتی گوہر ص ۷۶

(۳۲۸) امام کی لغزش ہونے پر مقتدی سبحان اللہ کہے۔ ہدایہ جلد ۱ ص ۴۹۵

(۳۲۹) اقتدا جب درست ہوگی کہ ایڑیاں برابر ہوں۔ درمختار جلد ۱ ص ۲۵۹

(۳۳۰) شارع عام کی مسجد میں تکرار جماعت کی مکروہ نہیں۔ درمختار جلد ۱ ص ۲۵۷

(۳۳۱) ایک مقتدی امام کے برابر ہے اور دوسرا آیا تو امام آگے بڑھ جاوے یا مقتدی پیچھے ہٹے۔
درمختار جلد ۱ ص ۲۶۱ ہدایہ جلد ۱ ص ۴۵۲ شرح وقایہ ص ۱۱۳

(۳۳۲) دوسرا مقتدی بائیں طرف آ کھڑا ہو تو امام دونوں کو پیچھے ہٹنے کا اشارہ کر دے درمختار جلد ۱ ص ۲۶۲

(۳۳۳) صف کے پیچھے تنہا نہ کھڑا ہو بلکہ کسی مقتدی کو آگے کی صف سے کھینچ لے۔ درمختار جلد ۱
ص ۲۶۳ و ص ۳۱۲ عالمگیری جلد ۱ ص ۱۲۸ مالابد ص ۲۵ بہشتی گوہر ص ۸

(۳۳۴) صف کے بیچ میں جگہ ہو اسمیں کھڑا ہو جائے تو اسکی مغفرت ہوگی۔ درمختار جلد ۱ ص ۲۶۳ شرح وقایہ ص ۱۱۲

(۳۳۵) صف میں جگہ چھوڑنا ثواب کو فوت کرنا ہے۔ درمختار جلد ۱ ص ۲۶۵

کتب ... فقہ سے مراد ... ہیں

(۳۳۶) دو شخص امام و مقتدی ہوں تو برابر کھڑے ہوں۔ ہدایہ جلد ۱ ص۱۴۵ درمختار جلد ۱ ص۲۶۴

(۳۳۷) ایک لڑکا مردوں کی صف میں داخل ہو سکتا ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۲۶۶

(۳۳۸) جس سے دین میں خصومت ہو وہ مقتدی ہو سکتا ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۲۴۹

(۳۳۹) فرض تنہا پڑھ چکا ہو تو جماعت میں شریک ہو جائے سوائے فجر اور عصر کے۔ ہدایہ جلد ۱ ص۵۶۰

(۳۴۰) جس نے اقتدا کی اور امام رکوع میں ہے اور ٹھہرا رہا یہاں تک کہ امام نے سر اٹھا لیا تو وہ رکعت اسکو نہیں ملی۔ شرح وقایہ ص۱۳۷

(۳۴۱) جب مسافر امام اپنی دو رکعت پڑھ لے مقیم اپنی نماز کو چار رکعتیں کر لے۔ کنز ص۵۹

باب وتر کے متعلق

(۳۴۲) وتر میں سورہ اعلیٰ اور سورہ کافرون و سورہ اخلاص پڑھنا مسنون ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۳۰۱

(۳۴۳) وتر ایک رکعت بھی ہے۔ ہدایہ جلد ۱ ص۵۲۸ و ص۵۲۹ شرح وقایہ ص۱۲۵ منیہ ص۹۶

(۳۴۴) ایک وتر پر مسلمانوں کا اجماع ہو چکا ہے۔ ہدایہ جلد ۱ ص۵۲۹

(۳۴۵) وتر ایک۔ تین۔ پانچ۔ سات رکعت ہیں۔ ہدایہ جلد ۱ ص۵۲۶ شرح وقایہ ص۱۲۳

(۳۴۶) تین وتر کی روایت ضعیف ہے۔ شرح وقایہ ص۱۲۳

(۳۴۷) قنوت میں دونوں ہاتھ اٹھا کر چھاتی تک دعا مانگنے کی طرح ہتیلیاں آسمان کی طرف رکھے (ابو یوسف) درمختار جلد ۱ ص۳۰۱ شرح وقایہ ص۱۲۷

(۳۴۸) بعد رکوع کے دعائے قنوت پڑھنے کی روایت چاروں خلفاءؓ سے ہے۔ شرح وقایہ ص۱۲۵

(۳۴۹) ابن ہمام نے کہا کہ بعد رکوع کے قنوت پڑھنے کی نص صریح حدیث حسن بن علی رضؓ بروایت حاکم ہے۔ ہدایہ جلد ۱ ص۵۳۰

(۳۵۰) دعائے قنوت اَللّٰهُمَّ اهْدِنِي الخ حدیث سے ثابت ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۳۰۱ و عالمگیری جلد ۱ ص۱۵۴ ہدایہ جلد ۱ ص۵۳۱ شرح وقایہ ص۱۲۶ کنز ص۳۸

(۳۵۱) امام قنوت جہر سے پڑھے تو مقتدی آمین کہے (ابو یوسفؒ) ہدایہ جلد ۱ ص۵۳۲ منیہ ۹۷

(۳۵۲) نماز فجر میں قنوت پڑھنا چاروں خلفائے راشدینؓ عمار بن یاسر و ابی بن کعبؓ ابو موسیٰ اشعریؓ ابن عباسؓ ابو ہریرہ و براء بن عازبؓ انس و سہل بن سعد و معاویہ و عائشہ رضی اللہ عنہم اجمعین سے ثابت ہے۔ اور اسی طرف اکثر صحابہؓ و تابعینؒ گئے ہیں۔ ہدایہ جلد ۱ ص۵۳۳ و ۵۳۰

(۳۵۳) وتر کے قومہ میں قنوت پڑھنے والے کی حنفی کو متابعت کرنی چاہیئے۔ عالمگیری جلد ۱ ص۱۵۱ ہدایہ جلد ۱ ص۵۳۰

کتب مندرجہ فقہ سے مراد ان کے تراجم ہیں

(۳۵۴) قنوت ہر سختی اور نازلہ میں ہر نماز میں جائز ہے اور مقتدی آمین کہیں۔ درمختار جلد ۱ صفحہ ۳۱۲ ہدایہ جلد ۱ صفحہ ۵۲۹ و ۵۳۴

باب سجدہ سہو کے متعلق

(۳۵۵) سجدہ سہو دونوں طرف سلام پھیرنے کے بعد کرے۔ درمختار جلد ۱ صفحہ ۳۴۳ و ہدایہ جلد ۱ صفحہ ۵۸۴ شرح وقایہ صفحہ ۱۳۹

(۳۵۶) سجدہ سہو سلام سے پہلے بھی جائز ہے۔ درمختار جلد ۱ صفحہ ۳۴۵ ہدایہ جلد ۱ صفحہ ۵۸۵ و صفحہ ۵۸۴ شرح وقایہ صفحہ ۱۳۹ ملا علی صفحہ ۲۴

(۳۵۷) دونوں طرف سلام کا قول صحیح ہے (ابو حنیفہؒ و ابو یوسفؒ) ہدایہ جلد ۱ صفحہ ۵۸۵ شرح وقایہ صفحہ ۱۳۹

(۳۵۸) سجدہ سہو میں ایک سلام پھیرنے والا بدعتی ہے۔ ہدایہ جلد ۱ صفحہ ۵۸۵

(۳۵۹) مقتدی کے سہو سے مقتدی پر سجدہ سہو لازم نہیں۔ درمختار جلد ۱ صفحہ ۳۴۴ و صفحہ ۳۴۵ ہدایہ جلد ۱ صفحہ ۵۸۸

باب نماز بدعات کے متعلق

(۳۶۰) صلوٰۃ رغائب یعنی رجب کے پہلے جمعہ کی شب میں نفل پڑھے جاتے ہیں۔ یہ نماز ۴۸۰ھ میں ایجاد ہوئی جو کچھ اس باب میں ہے سب باطل و موضوع ہے۔ درمختار جلد ۱ صفحہ ۳۲۷

(۳۶۱) صلوٰۃ برات۔ مراد اس سے پندرھویں شعبان کی نفلیں ہیں۔ مراد صلوٰۃ قدر سے ستائیسویں شب رمضان کی نفلیں ہیں۔ انہیں بھی جماعت سے کروہ ہے۔ درمختار جلد ۱ صفحہ ۳۲۷

باب مسجد کے متعلق

(۳۶۲) مسجد کی محراب کا منقش کرنا مکروہ ہے۔ درمختار جلد ۱ صفحہ ۳۰۰ عالمگیری جلد ۴ صفحہ ۲۶۹

(۳۶۳) مال وقف سے نقش کرنا حرام ہے۔ درمختار جلد ۱ صفحہ ۳۰۰

(۳۶۴) مشرک کی نجاست تو اسکے اعتقاد میں ہے تو اسکو مسجد میں آنے سے نہ روکا جاوے۔ (تعجب ہے کہ مشرک تو نہ روکا جاوے اور مسلمان روکے جاویں۔ افسوس۔ اللہ تعالےٰ ہمارے حنفی بھائیوں کو سمجھ دے) ہدایہ جلد ۳ صفحہ ۲۹۵

باب تہجد کے متعلق

(۳۶۵) تہجد کی آٹھ رکعتیں ہیں۔ درمختار جلد ۱ صفحہ ۳۱۸

باب تراویح کے متعلق

(۳۶۶) تراویح بیس رکعت کی حدیث ضعیف ہے۔ درمختار جلد ۱ صفحہ ۳۲۶ ہدایہ جلد ۱ صفحہ ۵۶۹ شرح وقایہ صفحہ ۱۳۱

(۳۶۷) تراویح آٹھ رکعت کی حدیث صحیح ہے۔ شرح وقایہ صفحہ ۱۳۱

کتب مندرجہ لفظ سے مراد ان کے تراجم ہیں

(۳۶۸) تراویح صحیح حدیث سے مع وتر کے گیارہ رکعت ثابت ہیں۔ ہدایہ جلد ۱ ص۵۶۳ شرح وقایہ ص۱۳۳

(۳۶۹) مع وتر کے تراویح گیارہ رکعت سنت رسول اللہ صلعم ہیں اور بیس سنت خلفائے راشدین سے
شرح وقایہ ص۱۳۴ ہدایہ جلد ۱ ص۵۶۳

(۳۷۰) حضرت عمرؓ نے جو نعم البدعۃ فرمایا ہے اُس سے مراد معنی لغوی ہیں نہ شرعی۔ شرح وقایہ ص۱۳۳

(۳۷۱) تراویح آٹھ رکعت سنت ہیں اور بیس مستحب ہیں۔ شرح وقایہ ص۱۳۴

(۳۷۲) تراویح میں کم عمر لڑکے کی اقتدا جائز ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۲۶۹ عالمگیری جلد ۱ ص۱۱۵
ہدایہ جلد ۱ ص۵۲۴ منیہ ص۹۵

(۳۷۳) جس نے فرض تنہا پڑھے تو تراویح کی جماعت میں شریک ہو۔ ہدایہ جلد ۱ ص۵۶۵

(۳۷۴) جس نے تراویح نہ پائی یا دوسرے کے ساتھ پڑھی تو وتر میں اقتدا کر سکتا ہے۔ ہدایہ جلد ۱ ص۵۶۵

(۳۷۵) صحیح یہ ہے کہ تراویح میں تین مرتبہ قل ہو اللہ پڑھنا مکروہ ہے۔ بہشتی گوہر ص۲۲

باب جمعہ کے متعلق

(۳۷۶) جمعہ جماعت سے مشق ہے کمتر سوا امام کے تین شخص ہوں (امام ابو حنیفہؒ) صاحبینؒ کے
نزدیک دو ہوں۔ ہدایہ جلد ۱ ص۶۲۹

(۳۷۷) جن بڑے گانوں میں بازار ہو تو وہاں جمعہ فرض ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۳۶۸

(۳۷۸) حاکم کی اجازت سے اگر گانوں میں جامع مسجد بن جاوے تو جمعہ جائز ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۳۶۸

(۳۷۹) جمعہ کو زوال کے وقت نفل پڑھنے جائز ہیں۔ (ابو یوسفؒ) درمختار جلد ۱ ص۱۴۳ و ص۳۸۳
شرح وقایہ ص۸۴ منیہ ص۶۹

(۳۸۰) حالت خطبہ میں دو رکعت پڑھنا ثابت ہے۔ شرح وقایہ ص۱۴۸ ہدایہ جلد ۱ ص۲۸۷

(۳۸۱) حضرت ابو بکرؓ کا قبل زوال کے خطبہ پڑھنا ثابت ہے۔ شرح وقایہ ص۱۴۷

(۳۸۲) جمعہ کو ایک اذان آنحضرت صلعم اور حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کے زمانہ میں تھی اور دوسری اذان
حضرت عثمانؓ کے زمانہ سے شروع ہوئی۔ درمختار جلد ۱ ص۳۸۰ ہدایہ جلد ۱ ص۶۵۸

(۳۸۳) خطیب جب ممبر پر بیٹھے تو سلام کرے (امام شافعیؒ) درمختار جلد ۱ ص۳۷۴

(۳۸۴) خطیب کو عصا رکھنا مسنون ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۳۸۱

(۳۸۵) خطبہ میں خطیب حمد و ثنا درود اور وعظ و نصیحت اور قراۃ قرآن کرے۔ درمختار
جلد ۱ ص۳۷۴ ہدایہ جلد ۱ ص۶۴۷ بہشتی گوہر ص۹۹

کتب مندرجہ فقہ سے مراد انکے تراجم ہیں

(۳۸۶) خطیب کا خطبہ میں امر بالمعروف کے لئے بولنا جائز ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۳۷۶

(۳۸۷) خطبہ کے وقت نہ کلام ہے نہ سبحان اللہ نہ امر بالمعروف یہ سب سامع کو حرام ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۳۷۹

(۳۸۸) خطیب سے آنحضرت صلعم کا نام سنکر اپنے جی میں درود پڑھے۔ درمختار جلد ۱ ص۳۷۹

(۳۸۹) خطیب ایک سیڑھی اُترے اور چڑھے تو یہ بدعت شنیع ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۳۸۰

(۳۹۰) خطبہ میں شعر پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ بہشتی گوہر ص۹۹

(۳۹۱) جب خطیب پہلے خطبہ کو پڑھ کر بیٹھے تو لوگ دعا نہ مانگیں۔ درمختار جلد ۱ ص۳۷۳

(۳۹۲) دعا کرنا (دونوں خطبوں کے درمیان) مکروہ تحریمی اور حرام ہے اور نادرستی پر فتویٰ ہے درمختار جلد ۱ ص۳۷۳ بہشتی گوہر ص۱۰۰

(۳۹۳) دعا کرنا (دونوں خطبوں کے درمیان) نامشروع اور بدعت ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۳۷۳ شرح وقایہ ص۱۴۹

(۳۹۴) حضرت عمارہؓ نے جب بشیر ابن مروان کو دعا مانگتے دیکھا تو بد دعا دی۔ درمختار جلد ۱ ص۳۷۳

(۳۹۵) اس دعا کی بدعت خلفائے مروانیہ کے زمانے سے پیدا ہوئی۔ درمختار جلد ۱ ص۳۷۳

(۳۹۶) رمضان کے آخری خطبہ میں الوداع پڑھنا۔ آنحضرت صلعم وصحابہؓ سے منقول نہیں نہ صحابہؓ سے ثابت ہے اس لئے بدعت ہے۔ بہشتی گوہر ص۱۰۰

(۳۹۷) خطبہ ہر زبان میں جائز ہے۔ (ابو حنیفہؒ) ہدایہ جلد ۱ ص۳۴۰

(۳۹۸) جس شے کی حاجت ہو خطیب خطبہ میں بیان کردے۔ درمختار جلد ۱ ص۳۸۸

(۳۹۹) نماز جمعہ میں سورہ جمعہ وسورہ منافقون یا سورۂ اعلیٰ وسورہ غاشیہ پڑھنا مسنون ہے۔

(۴۰۰) بعد جمعہ کے چار رکعتیں سنت ہیں۔ منیہ ص۹۳

(۴۰۱) جمعہ کو سورۂ کہف پڑھنا مسنون ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۳۸۳

(۴۰۲) جمعہ کے دن زیارت قبور افضل ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۴۲۳

باب عیدین کے متعلق

(۴۰۳) عیدین میں تکبیر جہر سے کہے۔ یہی سنت ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۳۸۵ وص۳۸۶ ہدایہ جلد ۱ ص۱۶۲ شرح وقایہ ص۱۵۱

(۴۰۴) تکبیر بآواز بلند کہے راستہ میں اور عیدگاہ میں۔ درمختار جلد ۱ ص۳۸۹

(۴۰۵) نماز عیدین میں بارہ تکبیروں کی حدیث صحیح ہے۔ ہدایہ جلد ۱ ص۱۶۶ شرح وقایہ ص۱۵۱

(۴۰۶) عیدین میں چھ تکبیروں کی بابت ابن مسعودؓ کا قول ہے۔ ہدایہ جلد ۱ ص۱۶۵ شرح وقایہ ص۱۵۲

کتب مندرجہ فقہ سے مراد انکے تراجم ہیں۔

(۴۰۷) دونوں رکعتوں میں قبل قرأۃ تکبیرات کہے۔ قدوری ص۴۰

(۴۰۸) عیدین میں سورہ اعلیٰ و غاشیہ پڑھنا مسنون ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۳۸۷

(۴۰۹) عید الفطر کے دن خطیب صدقۃ الفطر کے مسائل بیان کرے۔ درمختار جلد ۱ ص۳۸۵

(۴۱۰) مصافحہ بعد عید کے مکروہ ہے۔ یہ طریقہ رافضیوں کا ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۳۸۵

(۴۱۱) معانقہ بھی بعد عید کے بے اصل اور مکروہ ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۳۸۵

باب نماز کسوف و خسوف کے متعلق

(۴۱۲) نماز کسوف (سورج گہن) قرآن و حدیث و اجماع سے ثابت ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۳۹۱

(۴۱۳) نماز کسوف (سورج گہن) و نماز خسوف (چاند گہن) جہر سے پڑھے۔ (صاحبینؒ) درمختار جلد ۱ ص۳۹۲ ہدایہ جلد ۱ ص۱۶۹ شرح وقایہ ص۱۳۵

باب نماز استسقا کے متعلق

(۴۱۴) نماز استسقا میں دعا کی جائے اور دوگانہ جہر سے پڑھا جائے (صاحبینؒ) درمختار جلد ۱ ص۳۹۳ ہدایہ جلد ۱ ص۱۶۸ مالابد ص۴۲ بہشتی گوہر ص۱۴

(۴۱۵) خطبہ میں چادر تبدیل کرنی جائز ہے (محمدؒ) درمختار جلد ۱ ص۳۹۳ - ہدایہ جلد ۱ ص۱۶۸ شرح وقایہ ص۱۳۵

کتاب الجنائز

باب مردے کے غسل دینے کے متعلق

(۴۱۶) شوہر کا بیوی کو نہلانا بعد مرنے کے تینوں اماموں کے نزدیک جائز ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۴۰۳

(۴۱۷) بیوی شوہر کو نہلا وے۔ درمختار جلد ۱ ص۴۰۳ بہشتی زیور حصہ ۲ ص۸۸

دار قطنی میں ہے کہ حضرت علیؓ نے حضرت فاطمہؓ کو بعد وفات کے غسل دیا ۱۲

باب نماز جنازہ کے متعلق

(۴۱۸) تکبیرات جنازہ میں رفیع الیدین جائز ہے (ائمہ بلخ و فقہاء بلخ) درمختار جلد ۱ ص۴۱۱

(۴۱۹) نماز جنازہ میں الحمد پڑھنا اکثر عالموں کے نزدیک جائز ہے۔ مالابد ص۴۸

(۴۲۰) بعد تکبیر اولیٰ الحمد دعا کی نیت سے پڑھنا جائز ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۴۱۱

(۴۲۱) دعائے جنازہ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ الخ حدیث سے ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۴۱۱ ہدایہ جلد ۱ بہشتی گوہر ص۱۵

(۴۲۲) اگر دونوں دعائیں یعنی اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ الخ اور اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا کو پڑھے تو بہت اچھا ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۴۱۱

(۴۲۳) امام مرد کے جنازے پر سر کے مقابل اور عورت کے وسط میں کھڑا ہو۔ ہدایہ جلد ۱ ص۱۶۱

کتب مندرجہ فقہ سے مراد انکے تراجم ہیں

(۴۲۴) ولی کا نماز پڑھانا پیچھے غیر شخص کے گویا اُسکو نماز پڑھانیکی اجازت دینا ہے۔ درمختار جلد ۱ صفحہ ۴۲
(۴۲۵) اقتدا کرنے ہی سے اجازت ہو جاتی ہے۔ درمختار جلد ۱ صفحہ ۳۷
(۴۲۶) سب جنازوں کو خواہ ایک صف میں رکھے اور اُنمیں افضل کے مقابل امام کھڑا ہو۔ یا سب جنازوں کو قبلہ کی جانب رکھیں۔ اس ترتیب سے کہ اول افضل پھر بڑی عمر والا۔ پھر لڑکا پھر عورت۔ درمختار جلد ۱ صفحہ ۴۱۳
(۴۲۷) آنحضرت صلعم نے جنازہ غائب بادشاہ نجاشی اور معاویہ بن مزنیؓ اور زید بن حارثہ اور جعفر طیارؓ پر پڑھی۔ شرح وقایہ صفحہ ۱۵۷

باب مردے کے لیجانے کے متعلق

(۴۲۸) جنازہ جلد لے چلیں دوڑیں نہیں۔ درمختار جلد ۱ صفحہ ۴۱۸ عالمگیری جلد ۱ صفحہ ۲۲۷ ہدایہ جلد ۱ صفحہ ۲۲۷ شرح وقایہ صفحہ ۱۶۰ کنز صفحہ ۶۵ مالابد صفحہ ۴۹ بہشتی گوہر صفحہ ۱۲۰
(۴۲۹) جنازہ کے آگے چلنا درست ہے۔ درمختار جلد ۱ صفحہ ۴۱۹
(۴۳۰) ذکر اور قراءۃ قرآن جہر سے مکروہ ہے۔ درمختار جلد ۱ صفحہ ۴۱۹

باب دفن کے متعلق

(۴۳۱) قبر میں اُتارتے وقت بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ پڑھے درمختار جلد ۱ صفحہ ۴۲۰
(۴۳۲) آنحضرت صلعم پائنتی کی طرف سے قبر میں داخل کیے گئے۔ ہدایہ جلد ۱ صفحہ ۲۲۶
(۴۳۳) مٹی دیتے وقت مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ الخ پڑھے۔ درمختار جلد ۱ صفحہ ۴۲۰
(۴۳۴) دفن کے بعد قبر پر کچھ ٹھیرنا جائز ہے۔ درمختار جلد ۱ صفحہ ۴۲۰
(۴۳۵) حضرت ابن عمرؓ دفن کے بعد قبر پر سورہ بقر کا اول و آخر پڑھنا مستحب جانتے تھے۔ درمختار جلد ۱ صفحہ ۴۲۱

باب قبور کے متعلق

(۴۳۶) قبر پر پانی چھڑکنے میں مضائقہ نہیں۔ درمختار جلد ۱ صفحہ ۴۲۱
(۴۳۷) قبروں پر قرآن پڑھنا مکروہ اور بدعت ہے (ابو حنیفہؒ و ابو یوسفؒ) عالمگیری جلد ۱ صفحہ ۲۲۵ ہدایہ جلد ۴ صفحہ ۲۸۸
(۴۳۸) پختہ قبر نہ بنائی جائے۔ درمختار جلد ۱ صفحہ ۴۲۱ کنز صفحہ ۶۹
(۴۳۹) عمارت بنانا قبر پر زینت کے لئے حرام ہے۔ درمختار جلد ۱ صفحہ ۴۲۲
(۴۴۰) اولیاء اللہ کی قبروں پر بلند مکان بنانا اور چراغ جلانا بدعت ہے اور حرام ہے۔ درمختار جلد ۴ صفحہ ۲۲۲ ہدایہ جلد ۴ صفحہ ۲۸۹ مالابد صفحہ ۴۹

کتب مندرجہ فقہ سے مراد انکے تراجم ہیں

(۴۴۱) انبیاء اور اولیاء کی قبروں کو سجدہ کرنا اور طواف کرنا اور مراد ماننا اور نذریں چڑھانا حرام اور کفر ہیں۔ مالابد ص۵۲

(۴۴۲) قبر پر اذان دینا بدعت ہے۔ بہشتی گوہر ص۱۲۶

(۴۴۳) قبر کو بوسہ دینا جائز نہیں کہ نصاریٰ کی عادت ہے۔ درمختار جلد۴ ص۲۴۲

باب رسومات کے متعلق

(۴۴۴) سوگ ترک زینت کو کہتے ہیں یعنی بناؤ سنگھار نہ ہو۔ مالابد ص۵ بہشتی زیور حصہ۴ ص۶۱

(۴۴۵) مردے کی طرف سے اسقاط دینا مذموم ہے۔ درمختار جلد۱ ص۳۳۶

(۴۴۶) تیجہ۔ دسواں۔ چالیسواں نہایت مذموم اور بدعت ہے۔ بہشتی زیور حصہ۶ ص۸۹

(۴۴۷) فاتحہ مروجہ بدعت ہے۔ بہشتی زیور حصہ۶ ص۸

(۴۴۸) جو مباح وجوب کی نوبت کو پہونچ جائے تو وہ مکروہ ہے۔ درمختار جلد۱ ص۲۵۰

کتاب الزکوٰۃ

(۴۴۹) آثار حضرت عمرؓ۔ وحضرت ابن مسعودؓ۔ وحضرت ابن عمرؓ سے زیور پر زکوٰۃ ہے۔ شرح وقایہ ص۱

(۴۵۰) زیور مستعمل وغیر مستعملہ دونوں پر زکوٰۃ ہے۔ شرح وقایہ ص۱۱۹ کنز ص۴۲ قدوری ص۳۵ مالابد ص۹۲ بہشتی زیور حصہ۳

(۴۵۱) مال تجارت میں زکوٰۃ واجب ہے۔ ہدایہ جلد۱ ص۸۵، کنز ص۵۰

(۴۵۲) سید کو زکوٰۃ دینی درست نہیں۔ بہشتی زیور حصہ۳ ص۴

(۴۵۳) فی سبیل اللہ میں طلبہ بھی داخل ہیں بلکہ کل خیرات مراد ہیں۔ درمختار جلد۱ ص۴۵

(۴۵۴) جو مال صدقہ میں آدے اس کو ہدیہ دینا جائز ہے۔ شرح وقایہ ص۱۶۱

کتاب الصوم

(۴۵۵) شک کے دن کا روزہ نہ رکھے۔ درمختار جلد۱ ص۵ شرح وقایہ ص۱۵۲ بہشتی زیور حصہ۳ ص۴

(۴۵۶) شک کے دن کا روزہ مکروہ تحریمی ہے۔ اہل کتاب کی مشابہت ہے۔ درمختار جلد۱ ص۵۰۱

(۴۵۷) ہر شہر کی رویت جدا ہے اور اپنے شہر کی رویت معتبر ہے۔ درمختار جلد۱ ص۵

(۴۵۸) روزہ میں تیل اور سرمہ لگانا مکروہ نہیں۔ درمختار جلد۱ ص۵۲۴ کنز ص۶۴ بہشتی زیور حصہ۳ ص۱۱

(۴۵۹) روزے میں مسواک کرنا بعد زوال کے بھی مکروہ نہیں بلکہ بہتر ہے۔ درمختار جلد۱ ص۵۲۵ ہدایہ جلد۱ ص۱۹۱ کنز ص۶۴ بہشتی زیور حصہ۳ ص۱۵ و بہشتی زیور ص۱۳۲

(۴۶۰) افطار میں جلدی سحری میں دیر کرنا اور مسواک کرنا رسولوںؑ کی سنت ہے۔ درمختار جلد۱ ص۵۲۵

کتب مندرجہ فقہ سے مراد انکے تراجم ہیں

ہدایہ جلد ۱ صـ۹۲۲ بہشتی زیور حصہ ۳ صـ۱۶ و صـ۱۷

(۴۶۱) دعوت کے عذر سے نفل روزہ توڑنا مباح ہے۔ ہدایہ جلد ۱ صـ۹۲۳

(۴۶۲) بغیر عذر کے نفل روزہ توڑنا مباح ہے۔ ہدایہ جلد ۱ صـ۹۲۳

(۴۶۳) روزہ میں جورو کا بوسہ لینے میں مضائقہ نہیں جبکہ اپنے نفس پر امن ہو۔ ہدایہ جلد ۱ صـ۸۹۶

(۴۶۴) بعض حدیثوں میں آدھے شعبان کے بعد روزہ رکھنا منع آیا ہے۔ مالابد صـ۹۶

باب اعتکاف کے متعلق

(۴۶۵) اخیر عشرہ کا اعتکاف سنت موکدہ ہے۔ درمختار جلد ۱ صـ۵۳۹ عالمگیری جلد ۱ صـ۳۰۱ ہدایہ جلد ۱ صـ۹۲۶ شرح وقایہ صـ۱۹۳ مالابد صـ۹۷ بہشتی زیور حصہ ۳ صـ۲۵ وبہشتی گوہر صـ۱۳۳

(۴۶۶) اعتکاف ایک دن بھی ہے (ابوحنیفہؒ) درمختار جلد ۱ صـ۵۴۰ شرح وقایہ صـ۱۹۵ کنز صـ۸۰ مالابد صـ۶۷ بہشتی گوہر صـ۱۳۴

(۴۶۷) اعتکاف آدھے دن سے زیادہ کا بھی ہے۔ (ابویوسفؒ) مالابد صـ۹۷

(۴۶۸) اعتکاف کی اقل مدت ایک ساعت بھی ہے (محمدؒ) درمختار جلد ۱ صـ۵۴۰ شرح وقایہ صـ۱۹۵ کنز صـ۸۰ مالابد صـ۹۷

کتاب الحج

(۴۶۹) زیارت روضۂ شریف آں سرور کائناتؐ مندوب و مستحب و فضل ہے۔ ہدایہ جلد ۱ صـ۱۱۷ شرح وقایہ صـ۲۲۳

(۴۷۰) جب زیارت کی نیت کرلے تو مسجد نبوی کی نیت کرے۔ ہدایہ جلد ۱ صـ۱۱۷ عالمگیری جلد ۱ صـ۲۸۳

کتاب النکاح

(۴۷۱) قبل نکاح کے عورت کا دیکھ لینا مستحب ہے۔ درمختار جلد ۲ صـ۳ و جلد ۴ صـ۲۱ ہدایہ جلد ۴ صـ۲۴۱ شرح وقایہ صـ۵۶۵

(۴۷۲) جو خدا و رسولؐ کو نکاح میں گواہ کرے تو نکاح درست نہیں بلکہ وہ کافر ہے۔ درمختار جلد ۲ صـ۵ و صـ۵۲ مالابد صـ۸۹

(۴۷۳) جو نکاح باپ کی ولایت سے ہوا ہو اور عورت ناخوش ہو تو نکاح فسخ ہوگا۔ ہدایہ جلد ۲ صـ۲۵ شرح وقایہ صـ۲۲ و صـ۲۴۱

(۴۷۴) اہل کتاب کی عورت سے نکاح درست ہے۔ درمختار جلد ۲ صـ۱۸

کتب مندرجہ فقہ سے مراد انکے تراجم ہیں

(۴۷۵) نکاح حاملہ کا جس کا حمل زنا سے ہے صحیح ہے۔ درمختار جلد ۲ صفحہ ۲

(۴۷۶) زانیہ حاملہ سے زانی مرد نے نکاح کیا تو اس کو اس سے وطی کرنا حلال ہے (ابوحنیفہؒ و شافعیؒ) درمختار جلد ۲ صفحہ ۲

کتاب الطلاق

(۴۷۷) طلاق بدعی حرام ہے۔ وہ یہ کہ حیض میں طلاق دے۔ یا جس طہر میں وطی کی ہو اُس میں طلاق دے یا یکبارگی تین طلاق دے۔ درمختار جلد ۲ صفحہ ۹ ہدایہ جلد ۲ صفحہ ۳۴۴ شرح وقایہ صفحہ ۲۶۳ کنز صفحہ ۱۰۲ قدوری صفحہ ۱۰۱

(۴۷۸) ایک طہر میں دو طلاق دینا بھی بدعت ہے۔ ہدایہ جلد ۲ صفحہ ۱۲۵

(۴۷۹) بعضوں کے نزدیک تین طلاق ایک جلسہ میں ایک طلاق ہوگی۔ شرح وقایہ صفحہ ۲۶۲

(۴۸۰) اگر طلاق کسی شرط پر موقوف کرے تو شرط کے پیچھے ہی طلاق ہو جائیگی ہدایہ جلد ۲ صفحہ ۲۲

کتاب المفقود

(۴۸۱) زوجہ مفقود الخبر کو قاضی چار برس کے بعد تفریق کرا دے (مالکؒ) درمختار جلد ۲ صفحہ ۵۲۴ ہدایہ جلد ۲ صفحہ ۶۲۰

(۴۸۲) حضرت عمرؓ کا بھی یہی فیصلہ ہے۔ درمختار جلد ۲ صفحہ ۵۲۴ ہدایہ جلد ۲ صفحہ ۶۲۰

(۴۸۳) حضرت علیؓ و حضرت عثمانؓ کا بھی یہی فیصلہ ہے بلکہ اسی پر اجماع صحابہؓ ہے۔ ہدایہ جلد ۲ صفحہ ۶۲۰

کتاب الوقف

(۴۸۴) مسجد وہ ہے کہ جس میں کسی کو منع کرنے کا حق نہ ہو۔ ہدایہ جلد ۲ صفحہ ۶۵۵

(۴۸۵) اور جو منع کرنے کا حق حاصل ہو تو وہ مسجد نہیں۔ ہدایہ جلد ۲ صفحہ ۶۵۵

کتاب الذبائح

(۴۸۶) جس جانور پر نام غیر اللہ کا پکارا گیا ہو۔ اگرچہ وقت ذبح کے بسم اللہ اللہ اکبر کہا ہو تو ذبیحہ حرام ہے۔ درمختار جلد ۴ صفحہ ۱۷۲ و صفحہ ۱۷۹

(۴۸۷) سید احمد کبیر کی گائے اور شیخ سدو کا بکرا۔ اور اُجالا شاہ کا مرغا حرام و مردار ہے۔ درمختار جلد ۴ صفحہ ۱۷۹ شرح وقایہ صفحہ ۵۵۵

(۴۸۸) غیر اللہ کے نام پر ذبح کرنیوالا بعضوں کے نزدیک گنہگار ہے اور بعضوں کے نزدیک کافر ہے۔ درمختار جلد ۴ صفحہ ۱۹۰

(۴۸۹) نبیؐ اور ولیؒ کے نام سے ذبح کرنا حرام ہے۔ شرح وقایہ صفحہ ۵۵۵

(۴۹۰) ذبح کے بعد پیٹ سے بچہ مردہ نکلا تو حلال ہے (صاحبینؒ) عالمگیری جلد ۴ صفحہ ۱۳ شرح وقایہ صفحہ ۵۵۳

کتب مندرجہ فقہ سے مراد انکے تراجم ہیں

(۴۹۱) کھٹیک سے گوشت لینا درست نہیں۔ بلکہ خریدنا حرام ہے شرح وقایہ ص۴۱۱ بہشتی زیور حصہ ۳ ص۵۰

کتاب الاضحیہ

(۴۹۲) قربانی ہر وسعت والے پر واجب ہے (حدیث) درمختار جلد ۴ ص۱۸۲
(۴۹۳) افضل دن قربانی کا عیدالاضحیٰ کا دن ہے۔ درمختار جلد ۴ ص۱۸۳
(۴۹۴) قربانی اپنے ہاتھ سے کرنا بہتر ہے۔ بہشتی زیور حصہ ۳ ص۴۸
(۴۹۵) خصی کی قربانی جائز ہے۔ بلکہ افضل ہے۔ درمختار جلد ۴ ص۱۸۱ عالمگیری جلد ۴ ص۲۳۴
شرح وقایہ ص۵۵۵ کنز ص۳۷۷ قدوری ص۲۳۵ بہشتی زیور حصہ ۳ ص۵۲
(۴۹۶) آنحضرت صلعم نے خصی ابلق سیاہ رنگ کے مینڈھے کی قربانی کی ہے۔ درمختار جلد ۴ ص۱۹۱
(۴۹۷) اونٹ نحر کیا جائے اور دوسرے جانوروں کا ذبح کرنا مسنون ہے۔ اس کے خلاف مکروہ ہے۔ عالمگیری جلد ۴ ص۲۰۹
(۴۹۸) قربانی کے جانور کی جھول یا نکیل خیرات کر دے۔ درمختار جلد ۱ ص۶۱۴۔ عالمگیری جلد ۴ ص۲۳۵
بہشتی زیور حصہ ۳ ص۵۳
(۴۹۹) میت کی طرف سے قربانی جائز ہے۔ درمختار جلد ۴ جلد اول کنز ص۳۷۸ بہشتی زیور حصہ ۳ ص۴۶
(۵۰۰) اہل کتاب کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے بنا بر مذہب قوی کے (بقید تسمیہ)
درمختار جلد ۲ ص۱۱ و جلد ۴ ص۱۷۱ شرح وقایہ ص۵۵۵ کنز ص۳۷۴
(۵۰۱) عورت کا ذبیحہ درست ہے۔ درمختار جلد ۴ ص۱۷۱ شرح وقایہ ص۵۵۱ کنز ص۳۷۴
(۵۰۲) نذر والی قربانی کا گوشت خیرات کر دے۔ درمختار جلد ۴ ص۱۸۶
(۵۰۳) ابوحنیفہؒ گھوڑے کو حرام جانتے تھے مرنے سے پہلے آپ نے رجوع کی۔ درمختار جلد ۴ ص۱۶۱

باب عقیقہ کے متعلق

(۵۰۴) عقیقہ میں سر پر استرہ اور ذبحہ ایک ساتھ ہونیکی رسم مہمل ہے۔ بہشتی زیور حصہ ۳ ص۵۲
(۵۰۵) عقیقہ کا گوشت باپ دادا دادی نانا نانی سب کھا دیں۔ بہشتی زیور حصہ ۳ ص۵۵

کتاب الشہادۃ

(۵۰۶) جس فرض کا وقت معین ہے جیسے روزہ و نماز جب اسمیں بلا عذر تاخیر کریگا عدالت ساقط ہو جائے گی۔ عالمگیری جلد ۳ ص۴۸ ۵
(۵۰۷) تارک جمعہ کی گواہی قبول نہیں۔ درمختار جلد ۳ ص۲۹۶ عالمگیری جلد ۳ ص۴۹ ۵

کتب مندرجہ فقہ سے مراد انکے تراجم ہیں

(۵۰۸) زکوٰۃ نہ دینے والے کی شہادت قبول نہ کی جائے۔ درمختار جلد ا ص۴۳۷

(۵۰۹) بلا عذر زکوٰۃ کی تاخیر سے عدالت ساقط ہو جاتی ہے۔ عالمگیری جلد ۳ ص۵۲۹

(۵۱۰) یتیم کا مال کھانیوالے کی گواہی ایک بار کھانے سے رد کر دی جائیگی۔ عالمگیری جلد ۳ ص۵۲۸
(دکیا اتیجے چالیسویں میں جو یتیموں کا مال کھاتے ہیں وہ اس سے مستثنیٰ ہیں)

(۵۱۱) بدعتی کی گواہی اخبار اور دیانات میں قبول نہیں۔ قدوری ص۲۵

(۵۱۲) جو بدعت کے پابند ہیں اُنکی گواہی مقبول ہے بشرطیکہ اُسکی بدعت کفر نہو اور وہ شخص بے باک نہو اور اپنے لین دین میں عادل ہو۔ عالمگیری جلد ۳ ص۵۳۱

(۵۱۳) گانیوالی عورت کی گواہی قبول نہیں۔ درمختار جلد ۳ ص۲۹۵ شرح وقایہ ص۴۲۶ کنز ص۲۸۰ قدوری ص۲۵۷ عالمگیری جلد ۳ ص۵۵

(۵۱۴) طنبور بجانے والے کی گواہی قبول نہیں۔ درمختار جلد ۳ ص۲۹۵ ہدایہ جلد ۳ ص۵۵ شرح وقایہ ص۴۲۶

(۵۱۵) راگ سننے والے کی گواہی قبول نہیں۔ درمختار جلد ۳ ص۳۰ ہدایہ جلد ۳ ص۳۵

(۵۱۶) شاعر اگر ہجو کیا کرتا ہے تو اُسکی گواہی مقبول نہیں۔ عالمگیری جلد ۳ ص۵۵

(۵۱۷) مسخرہ اور ناچنے والا اور جانور کو گالی دینے والے کی گواہی قبول نہیں۔ درمختار جلد ۳ ص۲۹۶

(۵۱۸) جو شخص جھوٹ بولنے میں مشہور ہو اُسکی گواہی مقبول نہیں۔ عالمگیری جلد ۳ ص۵۵

(۵۱۹) اُجرت پر نوحہ کرنیوالے کی گواہی قبول نہیں۔ درمختار جلد ۳ ص۲۹۵ ہدایہ جلد ۳ ص۲۵۸ شرح وقایہ ص۴۲۶ کنز ص۲۸۰ قدوری ص۲۵۷

(۵۲۰) ریشمی کپڑا پہننے والے کی گواہی قبول نہیں۔ درمختار جلد ۳ ص۲۹۶

(۵۲۱) جو شخص تصویروں کے کپڑے فروخت کرتا ہے یا بُنتا ہے اُسکی گواہی نامقبول ہے۔ عالمگیری جلد ۳ ص۵۵

(۵۲۲) نشہ باز کی گواہی قبول نہیں۔ درمختار جلد ۳ ص۲۹۷ عالمگیری جلد ۳ ص۵۴۸ شرح وقایہ ص۴۲۶ کنز ص۲۸۰ قدوری ص۲۵۷

(۵۲۳) جو شرابیوں اور بدکاروں کی مجلس میں بیٹھتا ہو اگرچہ خود بری ہو تو بھی گواہی قبول نہیں درمختار جلد ۳ ص۳۰ عالمگیری جلد ۳ ص۵۴۸

(۵۲۴) چوسر کھیلنے والے کی گواہی قبول نہیں۔ درمختار جلد ۳ ص۳۰ عالمگیری جلد ۳ ص۵۴۹ ہدایہ جلد ۳ ص۲۵۹ شرح وقایہ ص۴۲۶ کنز ص۲۸۰ قدوری ص۲۵۷

(۵۲۵) رنڈی باز لونڈے باز کی گواہی قبول نہیں۔ ہدایہ جلد ۳ ص۲۵۸

کتب مندرجہ فقہ سے مراد ان کے تراجم ہیں

(۵۲۶) کبوتر باز و مرغ باز کی گواہی قبول نہیں ۔ درمختار جلد ۳ صفحہ ۲۹۵ عالمگیری جلد ۳ صفحہ ۵۲۹
ہدایہ جلد ۳ صفحہ ۳۵۵ شرح وقایہ صفحہ ۲۲۶ کنز صفحہ ۲۸۰ قدوری صفحہ ۲۵۷

(۵۲۷) شطرنج کھیلنے والے کی گواہی قبول نہیں ۔ درمختار جلد ۳ صفحہ ۳۰۰ عالمگیری جلد ۳ صفحہ ۵۲۹

(۵۲۸) شطرنج سے غافل ہو کر نماز ترک کرے تو گواہی قبول نہیں ۔ عالمگیری جلد ۳ صفحہ ۵۲۹

(۵۲۹) جو سرِ راہ شطرنج کھیلتا ہے اسکی گواہی مقبول نہیں ۔ عالمگیری جلد ۳ صفحہ ۵۲۹

(۵۳۰) شعبدے باز کی گواہی قبول نہیں ۔ عالمگیری جلد ۳ صفحہ ۵۲۹ ہدایہ جلد ۳ صفحہ ۳۵۹

(۵۳۱) سود خوار کی گواہی قبول نہیں ۔ درمختار جلد ۳ صفحہ ۳۰۱ عالمگیری جلد ۳ صفحہ ۵۲۹ شرح وقایہ صفحہ ۲۲۶

(۵۳۲) جس شخص نے ختنہ کرانیکو حقیر جانکر نہ کرایا تو اسکی گواہی مقبول نہیں ۔ عالمگیری جلد ۳ صفحہ ۵۵۱

(۵۳۳) عامل اگر عادل نہوں لوگوں سے ناحق لیتے ہوں انکی گواہی نامقبول ہے ۔ عالمگیری جلد ۳ صفحہ ۵۵۲

(۵۳۴) بخیل کی گواہی نامقبول ہے ۔ عالمگیری جلد ۳ صفحہ ۵۵۵

(۵۳۵) گزاف بکنے والے کی گواہی بلا خلاف نامقبول ہے ۔ عالمگیری جلد ۳ صفحہ ۵۵۱

(۵۳۶) جو سلف کی بدگوئی کرے اسکی گواہی قبول نہیں ۔ درمختار جلد ۳ صفحہ ۳۰۲ عالمگیری جلد ۳ صفحہ ۵۵۱ کنز صفحہ ۲۸۰

(۵۳۷) جو صحابہ کی بدگوئی کرے اسکی گواہی قبول نہیں ۔ درمختار جلد ۳ صفحہ ۳۰۲ عالمگیری جلد ۳ صفحہ ۵۵۱

(۵۳۸) جو شخص حرام کھانے میں مشہور ہو اسکی گواہی مقبول نہیں ۔ عالمگیری جلد ۳ صفحہ ۵۴۸

(۵۳۹) فاسق جو لوگوں کی نظر میں جیسے ذی مروت ہو اصح یہ ہے کہ اسکی گواہی مقبول نہیں ۔
عالمگیری جلد ۳ صفحہ ۵۴۸

(۵۴۰) جو اعلان کے ساتھ کبیرہ گناہ کرے اسکی گواہی قبول نہیں ۔ عالمگیری جلد ۳ صفحہ ۵۴۸ ہدایہ جلد ۳ صفحہ ۳۵۹

کتاب العلم

(۵۴۱) علم سے دنیا کمانا منع ہے ۔ درمختار جلد ۱ صفحہ ۱۶

(۵۴۲) حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلعم نے ایک صحابی کو یہودی زبان سیکھنے کا حکم کیا تھا مقدمہ عالمگیری جلد ۱ صفحہ ۱۴

باب علماء کے متعلق

(۵۴۳) علماء کو امیروں کے پاس دنیا حاصل کرنے کو نہ جانا چاہیئے ۔ درمختار جلد ۱ صفحہ ۱۶

(۵۴۴) قرآن حدیث و فقہ علم دین ہیں ۔ جو اسکو حاصل کر چکا ہو وہی عالم ہے خواہ عربی جانتا ہو یا نہو
مقدمہ عالمگیری جلد ۱ صفحہ ۳

(۵۴۵) علم سے کشاف کے نحوی بلاغت ۔ اور تلویح کے مقدمات اربعہ ۔ اور ہدایہ کے مسائل

کتب مندرجہ فقہ سے مراد ان کے تراجم ہیں

مراد نہیں۔ مقدمہ عالمگیری جلد ۱ ص۲

(۵۴۶) جو خالی منطق فلسفہ جانے وہ عالم نہ ہوگا۔ مقدمہ عالمگیری جلد ۱ ص۶

(۵۴۷) مولوی محمد اسمٰعیل شہید دہلوی نے ایسے زمانہ میں جبکہ جہالت عالمگیر ہو رہی تھی رسول اللہ کی سنت کو زندہ کیا اور احیاء سنت میں لومۃ لائم کا بالکل خیال نہ کیا۔ آپکا زہد مشہور ہے۔ آپ علوم ظاہری و باطنی کے ایک کامل ماہر تھے۔ شرح وقایہ ص۱۰

باب فقیہ کے متعلق

(۵۴۸) فقاہت سمجھ کو کہتے ہیں۔ مقدمہ عالمگیری جلد ۱ ص۶

(۵۴۹) فقیہ ہونے کے لئے قرآن وحدیث کے احکام جاننا کافی ہے خواہ عربی میں جانے یا اردو میں۔ مقدمہ عالمگیری جلد ۱ ص۶

(۵۵۰) جو تین مسائل جانتا ہو وہ فقیہ ہے۔ درمختار جلد ۱ ص۱۳ و ص۱۸

باب مجتہد کے متعلق

(۵۵۱) مجتہد کی تعریف یہ ہے کہ دس سوالوں میں آٹھ کا جواب دیوے۔ درمختار جلد ۱ ص۳۰

(۵۵۲) مجتہد وہ ہے کہ جو ناسخ اور منسوخ اور محکم اور مأول جانتا ہو۔ درمختار جلد ۱ ص۳۰ مقدمہ ہدایہ جلد ۱ ص۴۵

(۵۵۳) قرآن میں سے فقط آیات احکام جاننا مجتہد کیلئے شرط ہے۔ مقدمہ عالمگیری جلد ۱ ص۳۰ و جلد ۳ ص۳۰

(۵۵۴) مجتہد کے یہ شرائط معتبر ہیں۔ کہ زبان عربی و بلاغت ضروری ولغت سے واقف ہو۔ اور مورد استعمال جانتا ہو۔ مقدمہ ہدایہ جلد ۱ ص۴۵

(۵۵۵) جس کی رائے میں صواب زیادہ ہوں خطا سے اسکو اجتہاد حلال ہے۔ عالمگیری جلد ۳ ص۳۰

(۵۵۶) اجتہاد کیلئے بڑی عمر کا آدمی معتبر نہیں ہے۔ عالمگیری جلد ۳ ص۳۰

(۵۵۷) مجتہد مطلق ہر زمانہ میں ہو سکتا ہے۔ کوئی زمانہ مجتہد سے خالی نہیں۔ درمختار جلد ۱ ص۳۲ ہدایہ جلد ۱ ص۴۶ و ص۹۵

(۵۵۸) ختم اجتہاد کا دعویٰ رجم بالغیب ومعصیت ہے۔ ہدایہ جلد ۱ ص۹۵

(۵۵۹) اجتہاد کی تعریف یہ ہے کہ مقصود حاصل کرنیکے کیے کوشش کیجاوے۔ عالمگیری جلد ۳ ص۳۰

باب قاضی کے متعلق

(۵۶۰) قاضی صاحب حدیث ہو یا فقیہ جس کو حدیث کی معرفت حاصل ہو تاکہ وہ منصوص علیہ حکم میں قیاس کرنے میں مشغول نہو۔ کیونکہ جس مسئلہ میں نص موجود ہے تو قیاس

متروک ہے۔ ہدایہ جلد ۳ صفحہ ۲۸۷

(۵۶۱) ادب قاضی کا یہ ہے عدل کو پھیلانا اور ظلم کو دور کرنا اور حق سے تجاوز نہ کرنا اور حدود شرع کی حفاظت کرنا اور سنت طریقہ پر چلنا اختیار کرے۔ عالمگیری جلد ۳ صفحہ ۱۰۲

(۵۶۲) قاضی کتاب اللہ کے موافق عمل کرے اور اگر اسمیں نہ پاوے تو حدیث کے موافق عمل کرے اور اگر اسمیں بھی نہ پاوے تو اجماع صحابہؓ کے موافق عمل کرے۔ عالمگیری جلد ۳ صفحہ ۱۰۵

(۵۶۳) نص قرآنی کے خلاف جو مسئلہ ہو تو قاضی اسکو باطل کر دے۔ درمختار جلد ۲ صفحہ ۶۱۳

(۵۶۴) نص حدیث کے خلاف جو مسئلہ ہو قاضی اس کو باطل کر دے۔ درمختار جلد ۲ صفحہ ۶۱۳

(۵۶۵) (قاضی کو دلائل) سے کچھ بھی روایت نہ ہو پس اگر خود اہل اجتہاد سے ہے تو مشابہ احکام پر اجتہاد کر کے حکم دے۔ عالمگیری جلد ۳ صفحہ ۱۰۶

کتاب الکراہۃ والاباحۃ

(۵۶۶) علم راگ حرام ہے۔ درمختار جلد ۱ صفحہ ۱۷

(۵۶۷) سننے کا راگ۔ باجوں اور بانسری کی آواز سننا حرام ہے۔ درمختار جلد ۴ صفحہ ۲۰۱ ہدایہ جلد ۴ صفحہ ۲۲۳۔ مالابد منہ صفحہ ۱۳۸

(۵۶۸) پہلا گانیوالا شیطان ہے۔ درمختار جلد ۴ صفحہ ۲۰۱

(۵۶۹) گانا نفاق اُگاتا ہے۔ درمختار جلد ۴ صفحہ ۲۰۱ ہدایہ جلد ۴ صفحہ ۲۲۱

(۵۷۰) گانا حرام ہے اور سننا معصیت۔ اسی طرح قوالی۔ عالمگیری جلد ۴ صفحہ ۲۱۹ و صفحہ ۲۲۰ ہدایہ جلد ۴ صفحہ ۲۸۹ (مراقبہ کی ضرورت ہے)

(۵۷۱) گانا و قوالی و رقص جو ہمارے زمانہ کے صوفی لوگ کرتے ہیں حرام ہے۔ عالمگیری جلد ۴ صفحہ ۲۲۱

(۵۷۲) اس زمانے میں عورتوں کا ڈھول بجانا امام ابو یوسفؒ کے نزدیک مکروہ ہے۔ عالمگیری جلد ۴ صفحہ ۲۲۰

(۵۷۳) دعوت ولیمہ میں ناچ گانا اگر دسترخوان کے پاس ہو تو ہر ایک کو واپس آنا چاہیئے۔ درمختار جلد ۴ صفحہ ۲۰۱ ہدایہ جلد ۴ صفحہ ۲۲۲ شرح وقایہ صفحہ ۵۶۱ کنز صفحہ ۴۷۹ مالابد صفحہ ۱۳۸

(۵۷۴) اگر جانے سے پہلے ناچ گانے کا علم ہو جاوے تو وہاں نہ جاوے۔ درمختار جلد ۴ صفحہ ۲۰۱ ہدایہ جلد ۴ صفحہ ۲۲۲

(۵۷۵) مولود میں راگنی سے اشعار سننا اور پڑھنا حرام ہے۔ ہدایہ جلد ۴ صفحہ ۲۲۳ (مولود کے شیدائی غور کریں)

(۵۷۶) لحن گلکری کے ساتھ قرآن سننا معصیت ہے۔ اور پڑھنے و سننے والا دونوں گنہگار ہیں۔ ہدایہ جلد ۴ صفحہ ۲۲۳

(۵۷۷) قرآن سے فال نکالنا حرام ہے۔ مقدمہ ہدایہ جلد ۱ صفحہ ۵

کتب مندرجہ فقہ سے مراد ان کے تراجم ہیں

(۵۷۸) نقش اور طلسم حرام ہیں۔ درمختار جلد ۱ صـ۱۷

(۵۷۹) تعویذ بیچنا حلال نہیں۔ ہدایہ جلد ۴ صـ۲۸۱

(۵۸۰) تعویذ قرآن یا حدیث یا عربی زبان میں ہو اور اُسکو متاثر حقیقی نہ جانا جاوے تو جائز ہے اور جس کے معنی معلوم نہوں تو جائز نہیں۔ فرشتہ یا ولی یا مخلوقات عرش کے نام ہوں تو ترک کرنا بہتر ہے۔ درمختار جلد ۱ صـ۹

(۵۸۱) قرآن گر جلئے تو اُسکے برابر اناج تولنا کوئی شرع کا حکم نہیں ہے بہشتی زیور حصہ ۱۰ صـ۹۷

(۵۸۲) قرآن اونچی جگہ پر ہو تو اُس طرف پاؤں پھیلانا مکروہ نہیں۔ درمختار جلد ۱ صـ۳۰۶

(۵۸۳) مصحف (قرآن) بوسیدہ ہو جائے تو دفن کیا جاوے۔ درمختار جلد ۱ صـ۹۵

(۵۸۴) قرآن اگر دور رکھا ہو تو اُس طرف پاؤں پھیلانا مکروہ نہیں۔ درمختار جلد ۱ صـ۳۰۶

(۵۸۵) عبداللہ بن عمر دعائے استعاذہ اپنی اولاد کو سکھاتے اور صغیر کے گلے میں لکھکر ڈال دیتے تھے۔ ہدایہ جلد ۴ صـ۲۹۱

(۵۸۶) ایک روز میں قرآن ختم کرنا مکروہ ہے اور قرآن کی تعظیم کے واسطے تین روز سے کم میں ختم نہ کرے۔ عالمگیری جلد ۴ صـ۲۶۵

(۵۸۷) تین دن سے کم قرآن پڑھنا مکروہ ہے۔ شرح وقایہ صـ۱۱۱

(۵۸۸) ادب کا شعر پڑھنا جسمیں ذکر فسق و شراب و امرد کا ہے مکروہ ہے۔ عالمگیری جلد ۴ صـ۳۱۹

(۵۸۹) حکمت یونان (فلسفہ) رمل نجوم شعبدہ کہانت سیکھنا حرام ہے۔ درمختار جلد ۱ صـ۱۷

(۵۹۰) منطق سیکھنا حرام ہے۔ (مگر مخالفین کے جواب کیلئے) درمختار جلد ۱ صـ۱۷

(۵۹۱) کیمیا حرام ہے۔ درمختار جلد ۱ صـ۱۷

(۵۹۲) ریشمی کپڑا اور زیور بچے کو پہنانا حرام ہے۔ درمختار جلد ۱ صـ۳۰۵

(۵۹۳) نوحہ کرنا اور پیٹنا اور کپڑے پھاڑنا حرام ہے۔ مالابد صـ۵۱

(۵۹۴) سلام کے وقت جھکنا مکروہ ہے اسکی حدیث میں ممانعت آئی ہے۔ عالمگیری جلد ۴ صـ۳۴۵

(۵۹۵) سلطان وغیرہ کے سامنے جھکنا مکروہ ہے کہ یہ مجوس کے ساتھ مشابہت ہے۔ عالمگیری جلد ۴ صـ۳۴۵

(۵۹۶) مصافحہ داہنے ہاتھ سے کرنے پر اتفاق ہے۔ ہدایہ جلد ۴ صـ۲۹۳

(۵۹۷) مصافحہ ایک ہاتھ سے کرنا اکثر روایات صحاح سے ثابت ہے۔ ہدایہ جلد ۴ صـ۲۹۳

کتب فقہ سے مراد ان کے تراجم ہیں

(۵۹۸) بیعت میں عورت سے مصافحہ کرنا جائز نہیں۔ ہدایہ جلد ۴ ص ۴۴۲

(۵۹۹) دوست سے ملاقات کے وقت اپنا ہاتھ چومنا جیسا جاہل لوگ کیا کرتے ہیں۔ بالاجماع مکروہ ہے۔ عالمگیری جلد ۴ ص ۳۲۵

(۶۰۰) انگلیوں اور رکابی کا چاٹنا سنت ہے۔ درمختار جلد ۴ ص ۱۹۵

(۶۰۱) سر برہنہ کھانے میں مضائقہ نہیں۔ درمختار جلد ۴ ص ۱۹۵

(۶۰۲) شطرنج حرام ہے اور گنجفا اور چوسر بالاجماع حرام ہے۔ ہدایہ جلد ۴ ص ۴۹۱ مالابد ص ۸۴

(۶۰۳) کبوتر بازی اور مرغ بازی حرام ہے۔ شرح وقایہ ص ۸۷ مالابد ص ۸۵

(۶۰۴) کشتی کرنا بقصد حصول قوت اور جہاد جائز ہے اور بقصد بازی مکروہ۔ شرح وقایہ ص ۸۷ درمختار جلد ۴ ص ۲۳۲ عالمگیری جلد ۴ ص ۳۲۰

(۶۰۵) ننگے ہوکر نہانا اگر پردہ ہو خواہ کھڑے ہوکر یا بیٹھ کر غسل خانہ کی چھت پٹی ہو یا نہیں جائز ہے۔ بہشتی زیور حصہ ۱ ص ۶۱

(۶۰۶) خشک منی رگڑ ڈالنے سے پاک ہے۔ بہشتی زیور حصہ ۲ ص ۱۰

(۶۰۷) طاعون وہیضہ وغیرہ میں اذان دینا بے وقوفی ہے۔ ہدایہ جلد ۴ ص ۲۲۲

(۶۰۸) فجر کی اذان آدھی رات کے بعد دینی درست ہے۔ شرح وقایہ ص ۸۶ قدوری ص ۲۰

(۶۰۹) اذان اور اقامت پڑھانے تعلیم فقہ اور دیگر عبادات پر مزدوری لینی جائز نہیں (ابوحنیفہؒ) درمختار جلد ۴ ص ۳۴ ہدایہ جلد ۱ ص ۲۲۹ شرح وقایہ ص ۲۲۹ کنز ص ۳۳۳ مالابد ص ۸۵

(۶۱۰) چغلخور کی امامت مکروہ ہے۔ شرح وقایہ ص ۱۱۱

(۶۱۱) اصل ہر شے میں اباحت ہے۔ درمختار جلد ۱ ص ۴۸

(۶۱۲) تمباکو کی حرمت پر کوئی دلیل نہیں لیکن ترک اولیٰ ہے۔ مقدمہ عالمگیری جلد ۱ ص ۱۱۵۔ ہدایہ جلد ۱ ص ۵۹

(۶۱۳) بلی کا جھوٹا مکروہ نہیں (ابویوسفؒ) ہدایہ جلد ۱ ص ۲۹

(۶۱۴) جوان مرد اپنی بیوی کا دودھ پی لے تو بیوی حرام نہیں ہوتی۔ بہشتی زیور حصہ ۴ ص ۲۰

(۶۱۵) خوجہ سے عورت کو پردہ کرنا چاہیے۔ درمختار جلد ۴ ص ۲۱۲

(۶۱۶) چھینکنے والا جب الحمدللہ کہے تو سننے والا یرحمک اللہ کہے اگرچہ دس دفعہ ہو۔ درمختار جلد ۱ ص ۳۵۵

(۶۱۷) فطرت کی دس چیزوں میں سے داڑھی بڑھانا مونچھیں کترانا ہے۔ ہدایہ جلد ۱ ص ۹۰

(۶۱۸) مونچھوں کا کترانا سنت ہے۔ درمختار جلد ۴ ص ۲۳۵ عالمگیری جلد ۴ ص ۳۲۸ شرح وقایہ ص ۸۷

کتب منسوبہ فقہ سے مراد ان کے تراجم ہیں

(۶۱۹) ڈاڑھی منڈانا اور کتروانا حرام ہے۔ کفار اور مجوس کی رسم ہے۔ اور عورتوں سے تشبیہ ہے
درمختار جلد ۱ ص۵۲۴ و جلد ۲ ص۲۳۵ بہشتی گوہر ص۱۴۲

(۶۲۰) ڈاڑھی ایک مشت سے کم کتروانی حرام ہے۔ اور بڑھانی سنت ہے۔ مالابد ص۱۵۸

(۶۲۱) کسی نے عمداً یا خطاً داڑھی مونڈی۔ اگر پوری مونڈی ہو تو پوری دیت اور آدھی مونڈی تو آدھی دیت لی جائے۔ (ضرور لیجائے تاکہ نائیوں کو عبرت ہو) عالمگیری جلد ۴ ص۵۳۵

(۶۲۲) سر کچھ منڈانا اور کچھ چھوڑنا مکروہ ہے۔ ہدایہ جلد ۴ ص۴۹۸

(۶۲۳) لنگوری بال جو پیشانی پر بڑھائے جاتے ہیں جائز نہیں۔ بہشتی گوہر ص۱۴۲

(۶۲۴) ازار آدھی پنڈلی تک پہننے۔ ٹخنوں تک جائز ہے۔ ٹخنوں سے نیچے حرام ہے۔ مالابد ص۱۴۲

(۶۲۵) دعا بحق ولی و نبی مانگنا مکروہ ہے۔ اسواسطے کہ مخلوق کا کچھ حق اللہ پر نہیں ہے۔
درمختار جلد ۴ صفحہ ۲۳۰ عالمگیری جلد ۴ ص۲۶۷ ہدایہ جلد ۴ ص۴۲۶

(۶۲۶) شرعی احکام کا مدار خواب پر نہیں ہو سکتا۔ درمختار جلد ۱ ص۴۲۶

(۶۲۷) شرط یکطرفہ درست ہے۔ درمختار جلد ۴ ص۲۶۳ شرح وقایہ ص۵ کنز ص۴۲۹

(۶۲۸) مردہ بدعتی کی برائی کرنا درست ہے تاکہ اور لوگ بدعت سے باز رہیں۔ درمختار جلد ۱ ص۲۲۲

(۶۲۹) علانیہ گناہ کرنیوالے اور بدعقیدہ کی غیبت جائز ہے۔ درمختار جلد ۴ ص۲۳۶ ہدایہ جلد ۴ ص۳۰

(۶۳۰) رات کے وقت درخت سوتے ہیں۔ یہ بات غلط ہے۔ بہشتی زیور حصہ ۱ ص۵۹

(۶۳۱) جو بھنگ کو حلال جانے وہ ملحد اور بدعتی ہے۔ اسکا قتل مباح ہے۔ درمختار جلد ۴ ص۳۶۵

(۶۳۲) جس نے مولود پڑھوانے یا مزار پر چادر چڑھوانے یا عبدالحق کا توشہ یا سید کبیر کی گائے یا مسجد میں گلگلے چڑھانے یا اللہ میاں کے طاق بھرنے یا بڑے پیر کی گیارھویں یا مولا مشکلکشا کا روزہ یا آس بی بی کا کونڈا کرنے کی منت مانی ہو تو اسکو پورا کرنے کی ضرورت نہیں۔ بلکہ سب باتیں خرافات ہیں۔ اور روزہ ماننا تو شرک ہے۔ بہشتی زیور حصہ ۳ ص۶۵

(۶۳۳) مولود مروجہ بدعت ہے۔ بہشتی زیور حصہ ۶ ص۹۷

(۶۳۴) بسم اللہ کی رسم بے اصل اور لغو ہے۔ بہشتی زیور حصہ ۶ ص۲۳

(۶۳۵) شبرات کا حلوہ اور دیگر رسومات اور رسومات محرم سب بدعت ہیں۔ بہشتی زیور حصہ ۶ ص۹۹

(۶۳۶) غیراللہ کی قسم کھانا قسم نہیں بلکہ شرک ہے۔ بہشتی زیور حصہ ۳ ص۶۶

(۶۳۷) غیراللہ کی منت ماننا شرک ہے اور اُس چیز کا کھانا حرام ہے۔ بہشتی زیور حصہ ۳ ص۶۵

کتب مندرجہ فقہ سے مراد ان کے تراجم ہیں

نتیجہ وخاتمہ

الحمدللہ کہ آغاز رسالہ ہذا میں جو وعدہ کیا گیا تھا وہ پورا ہوگیا۔ اور اب یہ بضاعت مزجات ناظرین کے پیش نظر ہے۔ نیز اسکا فیصلہ خود انکے انصاف پر موقوف اور منحصر۔ ہاں یہ عرض کر دینا بیجا نہ ہوگا کہ اسکو بغور ملاحظہ فرمائیں گے تو انشاء اللہ اس نتیجہ پر ضرور پہونچیں گے کہ

(۱) محض رسم ورواج آبائی کا پابند رہنا۔ پھر بمقابلہ حق اُسپر اصرار وضد رکھنا۔ مزید براں جو کوئی راہ سنت اختیار کرے یا اُسکی طرف رہنمائی کرے اُس سے تکرار اور بدسلوکی کرنا شیوہ جاہلیت کا ہے۔

(۲) تقلید (بے تحقیق پیروی کرنا) کسی فرد امت کی خواہ امام ہو یا اور کوئی جائز نہیں۔ اور جو امر جائز یا لازمی بلکہ فرض ہے وہ اتباع۔ اور صرف اتباع نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔

(۳) آنحضرت صلعم کے بعد خود صحابہؓ نے کسی امتی کی (خواہ وہ خلیفۂ وقت ہی تھا) تقلید نہیں کی نہ وہ صدیقی اور فاروقی وغیرہ نام سے مشہور ہوئے۔ بلکہ امور خلاف سنت میں ادنیٰ سے ادنیٰ صحابیؓ بڑے سے بڑے جلیل القدر صحابہؓ سے برابر معارضہ رکھتے تھے اور یہ امر نہیں قابل ملامت نہیں بلکہ سزاوار تحسین خیال کیا جاتا تھا اور اس طرح سب نے اتباع سنت نبوی ہی کو صرف اپنا ایک مضبوط شعار بنا رکھا تھا۔

(۴) تقلید مروجہ کا وجود خیر القرون میں نہیں تھا۔ بلکہ یہ شر القرون میں بزور حکومت جاری ہوئی ہے۔ چنانچہ اسی طرح چوتھی صدی میں اسکا آغاز ہوا۔ پھر ساتویں صدی میں بادشاہ وقت کے حکم سے مذاہب اربعہ کے چار قاضی جدا جدا مقرر ہوئے۔ بعدازاں یہی مذاہب مختلف ممالک میں علیحدہ علیحدہ سلطنتوں کے قانونی مذہب قرار پائے۔ اسکے بعد نویں صدی میں ان ہی مذاہب کے چار مصلے منجانب سلطنت خانۂ کعبہ میں قائم ہوگئے۔

(۵) خود امام ابوحنیفہؒ اور دیگر ائمہ ثلاثہ رحمہم اللہ جنکی تقلید انکے بعد اختیار کی گئی ہے اپنی تقلید سے منع۔ اور صرف اتباع سنت رسول صلعم کی ہدایت بلیغ فرما کر بری ہو چکے۔

(۶) امام ابوحنیفہؒ رحمۃ اللہ علیہ بیشک ایک مسلّم اور محتاط ذکی الفہم عابد زاہد متقی بزرگ تھے لیکن علم حدیث میں کہ جس پر بیشتر مدار دین کا ہے۔ ائمہ ثلاثہؒ یا دیگر خواص علماء امت سے کمتر پایہ رکھتے اور آپ زیادہ تر اقوال شیوخ خود سے مسائل استنباط کیا کرتے تھے۔ اسی وجہ سے امام اہل الرائے

کے مشہور ہوئے نہ اہل حدیث کے۔

(۷) امام صاحبؒ کا پایۂ علم تسلیم بھی کر لیا جائے تو آج کیا بلکہ پہلے سے دنیا میں اُنکی کوئی تصنیف کا پتہ نہیں چلتا جیسا کہ علامۂ محقق مولانا شبلی مرحوم حنفی اپنی کتاب سیرۃ النعمان میں صاف اقرار کرتے ہیں کہ سچ یہ ہے کہ امام ابو حنیفہؒ صاحب کی تصنیف کا ایک صفحہ بھی باقی نہیں رہا

(۸) موجودہ ذخائر فقہ حنفیہ کا کلیتہً امام ابو حنیفہؒ سے کوئی تعلق نہیں جسکی وجہ نقلی یہ کہ اس کی سند امام صاحبؒ تک نہیں پہونچتی۔ اور وجہ عقلی یہ کہ امام صاحبؒ جیسے محتاط اور متقی بزرگ کی شان سے بعید ہے کہ ایسے بے وجود اور ناگفتنی مسائل بیان کریں جو مشتے نمونہ از خروارے رسالہ ہذا کے حصہ اول میں درج ہیں۔ اور امام صاحبؒ کی طرف اسکی نسبت کرنا بڑی زبردستی اور جراۃ عظیم ہے۔

(۹) اس فقہ کے مصنفین بعض عقیدۃً معتزلی۔ شیعی اور مرجیہ وغیرہ فرقوں میں سے تھے یہی وجہ ہے کہ اسمیں بے ثبوت اور دور از کار مکروہ باتیں بھری پڑی ہیں۔ اور امام صاحبؒ کی طرف اُس کی نسبت کو صرف ایک ذریعہ قبول عام کا بنایا گیا ہے۔ اور کچھ نہیں۔

(۱۰) تقلید (بے دلیل کسی کی پیروی کرنا) انسان کو خواہ وہ علم رکھتا ہو تحقیق سے باز رکھتی ہے اسی وجہ سے وہ جائز اور ناجائز۔ حلال یا حرام میں کبھی تمیز دار نہیں ہوتا۔ اور بالکل لکیر کا فقیر بن جاتا ہے۔ پھر لاکھ کوئی سمجھائے اُس کی سمجھ میں نہیں آتا۔ بلکہ سیدھی سے سیدھی اور بدیہی بات کا انکار کر دیتا ہے۔ جیسا کہ حال ابنائے زمان کا شاہد ہے کہ اس بے ثبوت فقہ پر اڑے ہوئے ہیں۔ اور سخت سے سخت معاصی یا بدعات میں مبتلا ہیں۔ مگر بفحوائے کُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ ○ (ہر فرقہ جو اپنے پاس ہے اُس پر خوش ہو رہے ہیں) کسی کی نہیں سنتے۔ اور اپنی کورانہ مختار باتوں کے مقابل قرآن و حدیث کے صاف ستھرے احکام کی تردید کھلے بندوں کر بیٹھتے ہیں۔ نعوذ باللہ من ذٰلک

(۱۱) فقہ کے جو مسائل درست ہیں جیسے کہ حصہ دوم رسالہ ہذا میں درج ہیں اُنکی بھی سند امام صاحبؒ تک گو نہیں پہونچتی لیکن چونکہ کتاب و سنت کے مطابق ہیں۔ اور دیگر تصانیف ائمہ کرامؒ سے امام عالیمقامؒ کا متبع سنت ہونا ثابت ہے۔ بلکہ خود امام صاحبؒ کے اقوال اِذَا ثَبَتَ الْحَدِيْثُ فَهُوَ مَذْهَبِيْ (جو حدیث سے ثابت ہے بس وہی میرا مذہب ہے) اور اِذَا صَحَّ الْحَدِيْثُ فَهُوَ مَذْهَبِيْ (جو صحیح حدیث ملے وہی میرا مذہب ہے) اور اُتْرُكُوْا قَوْلِيْ بِخَبَرِ الرَّسُوْلِ صلعم (میرے قول کو چھوڑ دو حدیث کے آگے) بجائے خود اس بات کے قوی

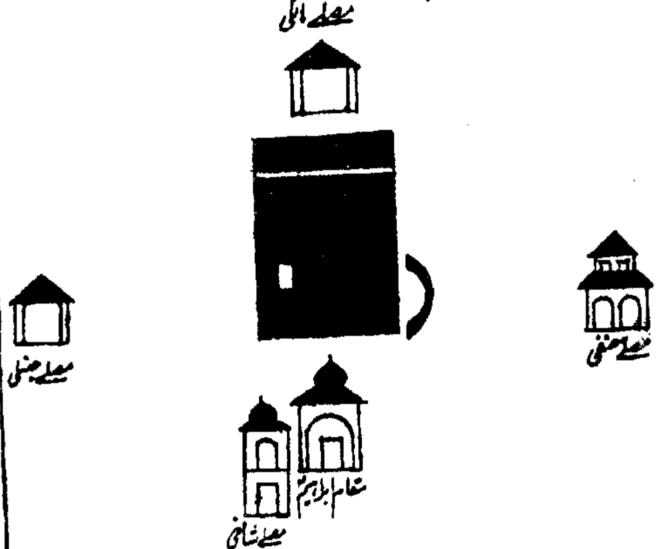
شاہد ہیں۔ اسلئے یہ مسائل قابل قبول اور لائق تسلیم ہیں۔

(۱۲) جو مسائل خاص اہلحدیث کے خیال کئے جاتے ہیں۔ اور جنکی وجہ سے ان غربائے اسلام پر ہر طرح اور ہر جانب سے خفگی کا اظہار ہوتا رہتا ہے۔ اور یہ بہرصورت نقصان رسانی سے بھی دریغ نہیں کیا جاتا۔ وہ مسائل بالکل قرآن حدیث کے مطابق ہیں۔ اور فقہ حنفیہ بھی اُسکی پوری تائید کرتی ہے (جیساکہ حصہ دوم سے اظہر ہے) اور ان پر عمل کرنیوالے لامذہب اور بے دین نہیں ہوا کرتے۔ بلکہ خاص اہلسنت والجماعت اور خالص مطیع خدا اور رسول کے۔ یا ارباب فرقہ ناجیہ یہی لوگ ہیں۔ کیونکہ سبیل مَآ اَنَا عَلَيْهِ وَاَصْحَابِي کے تابع ہیں

جب اس نتیجہ مندرجہ بالا تک ناظرین کی رسائی ہوجائے تو اُسوقت اُنکی خدمت میں مؤلف کی عرض ہے کہ یہ تقلید علاوہ ایک وسیلہ گمراہی کے ایک بڑا ذریعہ تعصب باہمی اور تفرقہ جماعت اسلام کا ہے۔ جسکی ممانعت اور وعید قرآن وحدیث میں جابجا وارد ہوئی ہے۔ اور اسی کی بدولت اگلی اُمتیں فرقہ بندیوں میں غارت ہوچکی ہیں جنکی مذمت کلام الٰہی اور اخبار نبوی سے خوب ظاہر ہے۔ اور اسی قدیم عادات انسانی کو دیکھتے ہوئے رسول اکرم صلعم نے اپنی امت کے لئے پیشتر ہی فرمادیا کہ تہتر فرقوں میں تقسیم ہوجاویگی۔ اور یہ پیشنگوئی آپکی حرف بحرف پوری ہوئی جیساکہ تفصیل ان فرقوں کی مقدمہ رسالہ ہذا میں گذرچکی ہے۔ پھر ساتھ ہی آپ نے یہ تنبیہ فرمادی کہ بہتر فرقے اُنمیں سے ناری ہیں۔ گویا وہ سب دائرہ اسلام سے بالکل یا قریب قریب خارج اور منقطع ہیں۔ اور باقی ایک فرقہ ناجی ہے یعنی اسلام کا خالص فرقہ صرف ایک ہی ہے۔

اب یہاں ایک دعویٰ ہے کہ وہ فرقہ ناجیہ خالص اسلام کا اہلسنت والجماعت کا گروہ ہے۔ اور بیشک یہ گروہ اس قول میں حق بجانب ہے لیکن افسوس صد افسوس کہ اس تقلید ناسدید نے انمیں سے بھی اکثر کو ایک سیدھی شاہراہ محمدی سے چار مختلف طریقوں میں متفرق کرکے باہمی مغائرت ومنافرت پیدا کردی۔ ایسی کہ خالص خانہ کعبہ میں قدیم سے صرف ایک مصلی ابراہیمی تھا جو وحدت جماعت اسلام اور واحد پرستی کا نشان تھا۔ اور اسی کے لئے خداوند تعالٰی کا حکم تھا۔ وَاتَّخِذُوا مِن مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى (یعنی اختیار کرو مصلے مقام ابراہیم کو۔ چنانچہ یہی ایک مصلے قدیم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وصحابہ رضی اللہ عنہم وغیرہ اولین سابقین امت کا تھا۔ اور یہی اہل حدیث کا ہے لیکن علاوہ اس کے چار مصلے علیحدہ علیحدہ اور قائم ہوکر ایک دوسرے سے بالکل جدا ہوگئے۔ جیساکہ اس

نقشہ ذیل سے ظاہر ہے۔



اب ہر مصلے کے نمازی دوسرے مصلے کی جماعت میں شریک نہیں ہوتے۔ اور خداوند تعالیٰ کے حکم صریح وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِيْنَ ۝ کے خلاف اپنے مصلے کی جماعت کے انتظار میں بیٹھے رہتے ہیں۔ گویا اپنے طریقۂ عمل سے بتلا رہے ہیں کہ دین اور معبود ان چاروں کے بالکل مختلف ہیں۔ کہ ایک کا دوسرے سے کوئی تعلق اور رابطہ نہیں۔ علاوہ اسکے خانہ کعبہ میں جس کثرت کو رسول کریمؐ نے مٹا کر وحدت قائم کی تھی اس صورت میں اب پھر وہی کثرت نظر آنے لگی۔ اور آپؐ نے تمام مومنوں کی مثال ایک جسم کی سی فرمائی۔ کہ ایک عضو میں درد پیدا ہو تو سب اعضاء کو برابر تکلیف محسوس ہو۔ اور کوئی کام کسی عضو کے متعلق ہو تو سب اعضاء بالاتفاق اُس میں شریک ہوں مگر اس تقلید نے انکو باہم ایسا دشمن بنا دیا کہ اب ان میں باہمی ہمدردی اور اُخوت اسلامی جیسی کہ چاہیئے باقی نہ رہی [1]

پس حقیقت الامر یہ ہے کہ اس آخر فرقہ اہلسنت والجماعت کے سامنے اُن بہتر فرقہ ہائے اسلام کی قبر بندی نسیاً منسیا ہوگئی کیونکہ اُن فرقہ ہائے خدا آزار نے اسلام میں شروع ہی سے کوئی وقعت نہیں

[1] یہ مرحوم مؤلف کے زمانے کی بات ہے الحمد للہ آج ملت اسلامیہ پھر کعبہ شریف میں ایک مصلے پر جمع ہوگئی ہے ناشر

پائی۔ نہ اسلام کے گھر بیت اللہ میں انکو جگہ ملی۔ اور اب تک حالتِ کسمپرسی میں ذلیل و خوار ہیں۔ مگر اہلسنت والجماعت ہمیشہ سے اسلام اور خانہ کعبہ کے دشمن رہے۔ اور ان ہی کو دنیا میں پایۂ اعتبار حاصل رہا۔ تو چاہیئے تھا کہ ویسے ہی جیسے کہ شروع سے تھی ایک ہی جماعت یا فرقۂ واحد بن کر رہتے۔ مگر نہ رہے۔ اور آخر انکی تفریق زوالِ اسلام کا باعث ہوئی۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ٥

اب یہاں وہ روایات بھی درج کر دینا ضروری ہے کہ جنسے اس تفرقہ مذاہبِ اربعہ کی ناپسندیدگی پر کافی روشنی پڑتی ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صلعم فَخَطَّ خَطًّا وَخَطَّ خَطَّيْنِ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَخَطَّ خَطَّيْنِ عَنْ يَسَارِهٖ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهٗ فِي الْخَطِّ الْاَوْسَطِ فَقَالَ هٰذَا سَبِيْلُ اللّٰهِ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہا انہوں نے کہ ہم رسول اللہ صلعم کے پاس تھے آپنے ایک لکیر سیدھی کھینچی اور دو لکیریں اس کے داہنی طرف اور دو لکیریں اسکے بائیں طرف کھینچیں (جس کا نقشہ یہ ہے صراط <——> مستقیم) پھر بیچ کی لکیر پر انگلی رکھکر فرمایا کہ یہ اللہ کی راہ ہے۔ پھر یہ آیت پڑھی وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا۔ الخ یعنی فرمایا ہے اللہ عزوجل کہ یہ میری راہ سیدھی ہے تو چلو اس پر اور مت چلو اور راہیں کہ بہکا دیں گی تمکو اسکی سیدھی راہ سے (ابن ماجہ مطبوعہ فاروقی ص۳)

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ خَطَّ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم خَطًّا ثُمَّ قَالَ هٰذَا سَبِيْلُ اللّٰهِ ثُمَّ خَطَّ خُطُوْطًا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ وَقَالَ هٰذِهٖ سُبُلٌ عَلٰى كُلِّ سَبِيْلٍ مِنْهَا شَيْطَانٌ يَدْعُوْا اِلَيْهِ وَقَرَاَ وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ الاٰية ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا کہ خط کھینچا ہمارے لئے رسول اللہ صلعم نے ایک خط پھر فرمایا کہ یہ راہ اللہ کی ہے۔ پھر کھینچے کئی خط داہنے اسکے اور بائیں اسکے اور فرمایا کہ یہ راہیں ہیں۔ اور ہر راہ پر انمیں سے شیطان ہے۔ جو بلاتا ہے اس راہ کی طرف۔ اور پڑھی آپ نے یہ آیت وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ الخ یعنی فرمایا اللہ رب العزة نے کہ یہ میری راہ سیدھی ہے تم چلو اسپر اور مت چلو اور راہیں کہ بہکا دیں گی تمکو سیدھی راہ سے (مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی دہلی ص۱۹)

ان روایات سے معلوم ہوا کہ اسلام کا طریقہ اور فرقہ ایک ہے۔ اور صرف ایک ہے۔ دو، تین، چار یا زائد نہیں ہیں۔ اور صرف چار خط ٹیڑھے کھینچنا مخبر صادق علیہ السلام کا گویا ایک صاف پیشین گوئی ہے کہ تمام فرقہ ہائے اسلام میں جو ایک فرقہ برحق ہوگا وہ بھی مذاہب اربعہ کی صورت میں متفرق ہو جائیگا۔ اور تفریق جماعت اسلام کی واقع ہوگی جو خاص منشاء و مقصد اعظم شیطان کا ہے۔ اسی لئے چار ٹیڑھے خط کھینچکر ان کو کج راہیں شیطان کی قرار دیں۔ اور فرمایا کہ صرف ایک درمیانی سیدھی راہ پر چلو۔ اور ادھر اُدھر کی متفرق ٹیڑھی راہوں میں مت جاؤ کہ گمراہ ہو جاؤگے

ترسم نہ رسی بکعبہ اے اعرابی
کیں راہ کہ تو میروی بترکستان است

پس اتباع کے لایق صرف ایک ہی راستہ سیدھا بتلایا۔ اور وہی صراط مستقیم خداوندی یا طریقۂ محمدی۔ اور مسلکِ صحابہؓ ہے اسلئے اسی پر چلنے والا فرقہ خالص اسلام کا ہے اور بس۔

اب اس مقام پر اگر ہمارے معزز برادر مقلدین فرمائیں کہ صحابہؓ میں بھی فروعی اختلاف تھا اور اُسی اختلاف پر ان مذاہب کی بنا ہے پھر یہ مذاہب کیسے مذموم ہوئے۔ تو آپکی جناب میں یہ عرض ہے کہ بیشک صحابہؓ میں بھی اختلاف تھا۔ مگر انہوں نے اپنے جدا جدا مذاہب قائم کرکے فرقہ بندی نہیں کی۔ نہ خالص اتباع رسولؐ کو چھوڑ کر کسی امتی کی پیروی کی۔ نہ علیحدہ علیحدہ نام سے موسوم ہوکر مغائرت پیدا کی۔ نہ آپس میں اختلاف فروعی کی وجہ سے دشمنی برتی۔ بلکہ جو کچھ اختلاف تھا وہ محض خلوص کے ساتھ تھا یعنی وہ حضرات بابرکاتؓ ایک دوسرے کے جائز مختارات پر بیجا تعرض نہیں کیا کرتے تھے۔ اور ذرا ذرا سی باتوں پر کفر کے فتوی نہیں لگایا کرتے تھے۔ ہاں امور خلاف شرع میں خاموشی اور لحاظ بھی نہیں برتتے تھے۔ اور دلیل حق سے اُسکا برابر انکار یا رد فرماتے تھے۔ اور حق معلوم کرکے اپنے ناحق پر ضد اور اصرار نہیں رکھتے تھے۔ اور ہر قسم معاملات کے برا اثر لیکر اپنے دلوں میں عداوت باہمی کو جگہ نہیں دیتے تھے۔ بلکہ باوجود اختلاف بلا دریغ ایک دوسرے کے پیچھے نماز پڑھتے تھے۔ اور خلوص و محبت کے ساتھ ایک جماعت کی صورت میں متفق رہ کر اسلام اور اہل اسلام کی فلاح و بہبود میں مصروف رہتے تھے۔ اور اُنکی شان تھی۔ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ (یعنی صحابہ سخت ہیں کافروں پر ہمدرد ہیں آپس میں) اور اَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَكَانُوْٓا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا (یعنی لازم کردی اُنپر پرہیزگاری اور تھے بھی وہ اسی کے لایق اور اہل)

اب ان مذاہب کو دیکھیئے کہ بالکل ایک دوسرے کے خلاف برسر پیکار ہیں۔ اور لعن وطعن، سب وشتم

بلکہ عام تکفیر اور نقصان رسانی سے دریغ نہیں کرتے۔ اور ایک جماعت میں شامل نہیں ہوتے یا ہونے نہیں دیتے۔ بلکہ کفار سے دوستی اور مسلمانوں سے عداوت و نفرت انکا خاص شیوہ ہے۔

ببیں تفاوتِ رہ از کجاست تا بکجا

پس جب حقیقت اس تقلید خانہ خراب کی اور اصلیت اختلاف سلف و خلف کی آپ کو معلوم ہو چکی تو اے برادران رحم کرو اپنی جانوں پر اور مٹا دو اپنے سب باہمی اختلافات رسمی اور اسمی کو۔ اور عمل کرو۔ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا۔ پر۔ اور قائم کرو اپنا صرف ایک نام اور ایک جماعت فرقہ اسلام کا۔ اور چھوڑ دو فرقہ بندیوں کو۔ اور چلو سب متفق ہو کر اس ایک سیدھی شاہراہ محمدی پر جس پر۔ وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ کا نشان لگا ہوا ہے۔ اور ساتھ لو اپنے دو رہبروں کو جنکی تعریف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:۔

تَرَكْتُ فِيْكُمْ اَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ رَسُوْلِهٖ (مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی ص۲۹) یعنی چھوڑ دیں میں نے تم میں دو چیزیں جبتک تم ان کو پکڑے رہو گے گمراہ نہ ہو گے وہ اللہ کی کتاب اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ اور مت چلو ان متفرق کج راہوں پر جو اس صراط مستقیم کے ادھر ادھر جاتی ہیں۔ اور جن پر لکھا ہوا ہے۔

وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ یا عَلٰى كُلِّ سَبِيْلٍ مِّنْهَا شَيْطَانٌ يَّدْعُوْ اِلَيْهِ (یعنی ان میں سے ہر راہ پر شیطان ہے جو بلاتا ہے اسکی طرف) اور نصرت کرو سب مل کر امور دین و دنیا میں۔ اسلام اور اہل اسلام کی یہی ہماری غرض ہے اور بس۔ سہ

مرادِ ما نصیحت بود و گفتیم حوالت با خدا کردیم و رفتیم

فقط

والسلام خیر الختام

وَمَا علينا الا البلاغ المبين والتوفيق لموفقه الهادي المتين ربنا افتح بيننا وبين قومنا بالحق وانت خير الفاتحين واجمعهم على اتباع سنن سيد المرسلين ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذين سبقونا بالايمان ولا تجعل في قلوبنا غلا للذين امنوا ربنا انك رؤف رحيم اللهم اغفر ذنوبنا واستر عيوبنا و نحن نسئال الله عز وجل السلامة من كيد العدو وفتن الدنيا انه قريب مجيب والمرجو من الله ان ينفع بحقيقة الفقه سائر المسلمين

العائلین بفضلہ ومنہ امین یا رب العلمین وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین برحمتک یا ارحم الراحمین

حررہ العبد الضعیف محمد یوسف عفی عنہ مدرس مدرسہ فیض محمدی محلہ نلہ نیلگران جے پور راجپوتانہ

تقریظ وقطعہ تاریخ از نتیجہ فکر جناب مولانا مولوی ابصر صاحب مدظلہ

هذا الکتاب جمیعہ مقبول — رغب المقلد بالدلیل بذیل
یهدی ویشفی من یشاء شفاءه — عن داء تقلید فاین علیل
ذالک البیان علی حقیقة نفقهه — کالشمس فی نصف النهار دلیل
فکیف یتبع الرسول لانما — حظ المقلد فی الحدیث قلیل
فالرأی رد فی امور شریعة — ولہ ما للقیاس سوی الدلیل سبیل

کرد تصنیف مولوی یوسف — درحقیقت کتاب قابل دید
رہ نماید بسوئے راہ صواب — سالکان را بسنت وتوحید
اتباع حدیث وقرآن را — ظاہر است از عبارتش تائید
مشکلات از مسائل مذہب — ولہ حل نماید بصورت تنقید

پسند عام ہے تالیف مولوی یوسف — نظیر جسکی کتب میں ہے واقعی معدوم
ہوئی ہے فقہ کی ساری حقیقت اس سے عیاں — ہیں شرح وبسط سے ادلہ کل مرقوم
مفید اہلحدیثوں کو گرچہ ہے لیکن — نہونگے فیض سے اسکے مقلدین محروم
عجیب خامہ گوہر فشاں سے بس اپنے — کئے سروش معانی نے ہر دو سن مرقوم
عجیب طبع سلیم کی تحریر ہے کہ جس سے ہوئی — ہمیں حقیقت نقاب بخوبی یہ معلوم

قطعہ تاریخ از طبع سلیم منشی محمد عبد الرحیم صاحب جیپوری المتخلص بہ خاطر کاتب کتاب ہذا

جزاک اللہ اے مولانا یوسف — عجائب این کتابے تو رقم کرد
بگفتہ عیسوی تاریخ خاطر — ولہ حقیقت فقہ تالیفش عجب کرد

خوب لکھی آپنے مولانا یوسف یہ کتاب — فی الحقیقت کی ہے درج اسمیں حقیقت فقہ کی
ہیں سمجھتے فقہ کو جو مغز قرآن وحدیث — کہدو اسے دیکھ لیں یہ ہے حقیقت فقہ کی
سن طبع اسکا خاطر کہہ مقلد سے کہ دیکھ — لو میاں یہ کھل گئی ساری حقیقت فقہ کی

اِلتماس

خاکسار مؤلف نے پیشتر بھی گذارش کی تھی اب پھر عرض کرتا ہے کہ احقر نے حتی الامکان ترتیب رسالہ ہذا میں اس امر کی کوشش کی ہے کہ کوئی بات خلاف واقع۔ اور کوئی حوالہ غیر صحیح درج نہو جاوے۔ لیکن خطا و نسیان خاصۂ انسان ہے۔ اور نقصان علم کا اعتراف عین انصاف۔ اسلئے ارباب علم اس رسالہ کو ملاحظہ فرما کر بے دریغ اپنی اپنی رائے سے مطلع فرماویں۔ اور خدا نخواستہ اس سے کوئی تحسین و آفرین مطلوب نہیں۔ صرف اپنے عیوب سے واقفیت حاصل کرنا مقصود ہے۔
پس علمائے کرام بے تکلف ازراہ افادہ (نہ بطریق اعتراض) ہر نقص و سقم سے آگاہی بخشیں۔ تو مؤلف خلوص دل و صفائے قلب کے ساتھ اپنی غلطیوں کو قبول کر کے ممنون و مشکور ہو گا۔ اور طبع ثانی میں انشاء اللہ تعالےٰ ضرور اُسکی اصلاح کریگا۔ فقط
والسلام

[illegible] وبخشش را

المُلتمس

احقر العباد محمد یوسف عفی عنہ مدرس مدرسہ فیض محمدیہ محلہ نل قبل گران جے پور (راجپوتانہ)

ے دلوٹ: مرحوم اللہ کو پیارے ہو گئے غفر اللہ لہ لہذا اب ناشر کی طرف سے یہ التماس کو تصور کیا جائے والسلام۔

دار السلام للنشر والتوزيع

رقم الكتاب : .... رقم الخانة : ....

رقم المجلد : .... عدد المجلدات : ....

www.KitaboSunnat.com

ہماری چند معیاری مطبوعات

- تفسیر فی ظلال القرآن (اردو)
- ترجمان القرآن (اردو)
- سنن ابن ماجہ (۳ جلد)
- سنن ابو داؤد (۳ جلد)
- سنن نسائی (۳ جلد)
- جامع ترمذی (۲ جلد)
- مؤطا امام مالک
- مؤطا امام محمد
- مفردات القرآن (۲ جلد)
- اسلامی تعلیم (۲ جلد)
- تاریخ اسلام (۲ جلد)
- تاریخ اسلام (۳ جلد)
- الفاروق
- قصص القرآن (۲ جلد)
- تحفۂ خواتین
- حجۃ اللہ البالغہ (۲ جلد)
- خلفاء راشدین
- کتاب الوسیلہ (اردو)
- مصباح اللغات (عربی / اردو)

اس کے علاوہ ہمارے ہاں ہر سائز کے قرآن پاک (سادہ، مترجم) کتب تفاسیر و احادیث، دینی اداروں کی نصابی کتب نیز ہر قسم کی دینی، تاریخی و معلوماتی کتب دستیاب ہیں

اسلامی اکادمی

۱۷ اردو بازار لاہور فون: ۰۴۲-۷۳۵۷۵۸۷